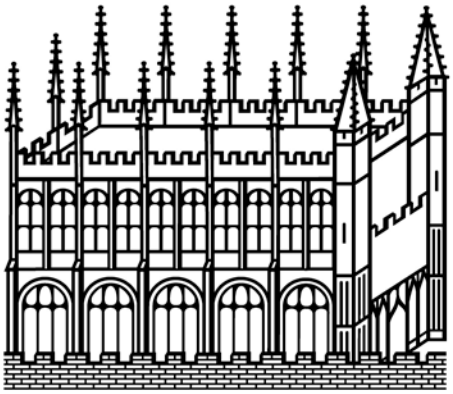


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

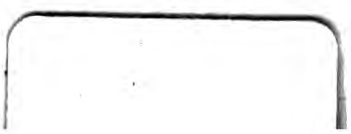
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16 C71

16 C71

گرینڈا اور سینٹ ونسنٹ - یہ جزیرے بھی ۱۷۶۲ء مین فرانسیسیون سے چھینے گئے -

بربیڈوز - یہ جزیرے ۱۶۲۵ء مین سر ولیم کورٹین نے آباد کئے -

سینٹ لوشیا - یہ جزیرہ ۱۸۰۳ء مین فرانسیسیون سے چھین لیا -

ڈومینکا - یہ جزیرہ ۱۷۸۳ء مین انگریزون کے ہاتھ آیا -

مونٹ سرات - انٹیگوا - سینٹ کٹس - یہ تین جزیرے ۱۶۳۲ء اور ۱۶۲۳ء مین بسائے گئے -

نوس ۱۶۲۸ء مین انگوئلا ۱۶۵۰ء مین اور جزائر ورجن ۱۶۶۶ء مین بسائے گئے -

جزائر بہیما ۱۶۲۹ء مین اور جزائر برمیوڈاز ۱۶۱۱ء مین انگریزون کے قبضہ مین آئے - سب سے پیشتر امریکا کی زمین جو کلمبس نے دیکھی وہ جزیرہ سین سیلوڈور کی زمین ہے - یہ جزیرہ جزائر بہیما مین سے ہے - جزائر برمیوڈاز بحر اوقیانوس مین واقع ہین اور یہان کی آب وہوا اچھی ہے اور یہ بہت خوبصورت جزیرے ہین اور یہان ارارروٹ خوب پیدا ہوتا ہے -

تمت

غلامون نے بلوائے کیا۔ سنہ ۱۸۳۱ء مین یہان تین دریاؤن پر انگریزون نے تین بستیان بسائین۔ گرم ملکون کی چیزین یہان پیدا ہوتی ہین۔

جزائر فاکلینڈ۔ یہ سنگ لاخ جزیرے پٹگونیا کے مشرق کے سمت واقع ہین۔ سنہ ۱۵۹۴ء مین ھاکنس جہازران نے انہین ظاہر کیا تھا۔ سنہ ۱۷۶۵ء مین یہان انگریزی عملداری ہوئی۔ ان جزیرون مین بندرگاہین عمدہ عمدہ ہین۔

جزائر غرب الہند

جمیکا۔ یہ جزیرہ سنہ ۱۴۹۴ء مین کلمبس نے ظاہر کیا تھا سنہ ۱۶۵۵ء مین انگریزون نے اسپانیہ والون سے چھین لیا۔ یہان شکر اور رم شراب عمدہ ہوتی ہے اور گرم ملکون کی چیزین پیدا ہوتی ہین۔

ٹرینڈاڈ۔ اس لفظ کے معنے تثلیث مقدس ہین۔ یہ جزیرہ دریاے اورینوکو کے دہانہ پر واقع ہے سنہ ۱۴۹۸ء مین اسے کلمبس نے ظاہر کیا۔ سنہ ۱۵۸۸ء مین اسے اہل اسپانیہ نے آباد کیا۔ سنہ ۱۵۹۵ء مین اسپر انگریزون نے حملہ کیا اور سنہ ۱۷۹۷ء مین لے لیا۔ اس جزیرہ مین ایسے آتش بار پہاڑ ہین جنمین سے غلیظ چیزین اُبلتی ہین اور ایک رال کی جھیل ہے اور یہان گرم ملکون کی چیزین پیدا ہوتی ہین۔

ٹوبیگو۔ یہ جزیرہ سنہ ۱۷۹۳ء مین انگریزون نے فرانسیسیون سے چھین لیا۔

INDIAN INSTITUTE

مین یہان کیپٹ آیا۔ یہان مچھلی با فراط پکڑی جاتی ہے۔ اور ایک لفٹننٹ گورنر اسکا حاکم ہے۔

ھنڈیوراس۔ یہ صوبہ جزیرہ نماے یوکٹن کے مشرق کی سمت ساحل دریا پر واقع ہے۔ اسکا پایۂ تخت بلن ہے۔ سنہ ۱۵۰۲ء مین اسے کلمبس نے ظاہر کیا تھا۔ سنہ ۱۶۳۱ء مین اسپانیہ والون نے انگریزون کو دیدیا۔ یہان ایک قسم کی لکڑی جسکے صندوقچے وغیرہ بنتی ہین خوب ہوتی ہے۔

خلیج ھڈسن۔ اِس خلیج پر کچھ سوداگرون نے ایک بستی بسائی تھی۔ یہ سوداگر یہان پوستین کی تجارت کرتے ہین۔

جزیرہ وانکوور و کولمبیاے برطنی۔ یہ ملک بحرالکاہل کے ساحل غربی پر واقع ہے۔ سنہ ۱۷۷۸ء مین کپتان کوک نے اسکا سراغ لگایا۔ بعد اوسکے سنہ ۱۷۸۷ء اور سنہ ۱۷۹۳ء مین اور دو جہازرانون نے اس ملک کا خوب تفحص کیا۔ سنہ ۱۸۵۸ء مین اس ملک مین دریاے فریزر مین سے سونا نکلا اس سبب سے یہ فوراً مشہور ہوگیا۔

امریکاے جنوبی مین

گیانا ے برطنی۔ یہ ضلع امریکاے جنوبی کے شمال و مشرق مین واقع ہے۔ سنہ ۱۶۱۳ء مین اسے ڈچ نے بسایا۔ سنہ ۱۷۸۳ء مین فرانسیسیون نے چھین لیا۔ سنہ ۱۸۰۳ء مین ڈچ سے انگریزون نے لیا۔ سنہ ۱۸۲۳ء مین

یہان فرانسیسیون نے مجرمون کی بستی بسائی۔ اور اسکا نام اکیڈیا رکھا۔ پھر ۱۶۲۳ء مین سر ولیم الگزنڈر نے یہان ایک بستی بسائی اور اسکا نام نووا اسکوشیا رکھا۔ مصالحہ یوٹرکٹ کے بموجب یہ جزیرہ انگریزون کو ملا۔

(۳) نیو برنزلک۔ یہ ضلع سینٹ لارنس کے جنوب مین واقع ہے۔ اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۷۱۳ء مین فرانسیسیون نے انگریزون کو دیدیا۔ کیپ بریٹن۔ یہ جزیرہ نووا اسکوشیا کے متصل واقع ہے۔ اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۷۴۵ء مین لوی برگ کو نیو انگلنڈ کے انگریزون نے لے لیا اور ۱۷۴۹ء مین اوس کا مبادلہ مندراس سے کرلیا۔ ۱۷۵۸ء مین یہ جزیرہ انگریزون نے فرانسیسیون سے چھین لیا اور لوی برگ کے دیوارین وغیرہ منہدم کردین۔

(۴) شاہزادہ اڈورڈ کے جزیرے۔ یہ جزیرے نیو برنزلک کے قریب واقع ہین اور انکا رقبہ ۱۴۰ × ۳۴ میل ہے۔ انہین بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۷۵۸ء مین انگریزون نے لے لئے۔ یہان مچھلی بہت پکڑی جاتی ہے اور تجارت خوب ہوتی ہے۔

(۵) نیو فونڈلینڈ۔ یہ جزیرہ دریاے سینٹ لارنس کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۴۲۰ × ۳۰۰ میل ہے۔ ۱۴۹۷ء مین شاید اسے ایس لینڈ کے ایک ملاح نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۵۹۷ء

یہان دفن رہا۔ اب یہان ہندوستان کے جہاز ٹکتے ہین
جزیرہ میڈاگاسکر کے شمال مین دو کچھ چھوٹے چھوٹے جزیرون
کے ہین۔ ایک کا نام سیشلس ہے اور دوسرے کا امی رائنٹ
یہ جزیرے ۱۷۹۴ء مین فرانسیسیون سے چھین لیئے گئے۔ یہان کی
آب و ہوا اچھی ہے اور بندرگاہین مستحکم و محفوظ ہین اور گرم مصالح
خوب پیدا ہوتا ہے۔
سا وڈرپگز اور جیگس یہ دو کچھ جزیرون کی بھی انگریزون کو قبضہ مین ہین

امریکائی شمالی مین

صوبجات امریکائی برطنی شمالی

۱۔ کینڈا۔ اس صوبہ مین دریاے سینٹ لارنس اور اوسکی
جھیلین واقع ہین ۱۴۹۷ء مین اسے کیبٹ جہازران نے ظاہر کیا تھا۔
۱۵۳۵ء مین یہان فرانسیسیون نے بستی بسائی ۱۷۵۹ء مین انگریزون
نے لے لیا اور اس لڑائی مین وُلف سپہ سالار مارا گیا ۱۷۸۳ء و ۱۸۳۸ء
مین یہان دو دفعہ بلوے ہوا ۱۸۴۱ء مین کینڈائی مغربی و کینڈائی
مشرقی یہ دونون صوبے ملا لیئے گئے۔ اب انکا پایہ تخت اُٹاوا
ہے اور لکڑی۔ غلہ۔ مچھلی۔ اور پوستین یہان اچھی ہوتی ہے۔
(۲) نووا اسکوشیا۔ یہ جزیرہ نما دریاے سینٹ لارنس کے
جنوب مین واقع ہے اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا ۱۵۹۷ء مین

دل آویز پیدا ہوتے ہین۔

گیمبیا اور ساحل طلا۔ یہ دو بستیان سولھوین صدی عیسوی مین بسائی گئین گیمبیا دریاے گیمبیا کے دہانہ پر واقع ہی اور ساحل طلا گنی مین یہان کی مٹی سی سونا نکلتا ہی اور چاول اچھا ہوتا ہے۔

مار یشس۔ یہ جزیرہ جزیرہ میڈاگاسکر کے مشرق کو سنت سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکا پاے تخت پورٹ لوی ہے۔ سنہ ۱۵۰۷ء مین اسے پرتگیزون نے دریافت کیا اور چندروز اپنے قبضہ مین رکھکر چھوڑ دیا۔ سنہ ۱۵۹۸ء مین یہ ڈچ کے ہاتھہ آیا اونھون نے بھی اسے چھوڑ دیا۔ پھر سنہ ۱۷۲۱ء مین یہان فرانسیسیون نے بستی بسائی سنہ ۱۸۱۰ء مین انگریزی فوج بحری نے فرانسیسیون سے یہ جزیرہ چھین لیا۔ اب یہ بندرگاہ ہی اور یہان سے شکر۔ روئی۔ چوب شیشم اور نیل اور ملکون مین جاتا ہے۔

سایرالیون۔ اس لفظ کے معنے جبال الاسد ہین۔ سنہ ۱۷۸۷ء مین یہان انگریزون نے بستی بسائی مگر یہان کی آب وہوا ایسی خراب ہے کہ اسے مقبرۂ سفید پوستان کہتے ہین۔

سینٹ ہلینا۔ یہ سنگ لاخ جزیرہ بحر اوقیانوس کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۰×۷ میل ہے سنہ ۱۵۰۲ء مین پرتگیزون نے اسے دریافت کیا۔ سنہ ۱۶۵۱ء مین ڈچ نے لے لیا۔ بعد اوسکے انگریزون کے قبضہ مین آیا۔ یہ جزیرہ اسواسطے مشہور ہے کہ یہان سنہ ۱۸۱۵ء سے سنہ ۱۸۲۱ء تک نپولین بوناپارٹ قید رہا اور سنہ ۱۸۴۰ء

افریقیہ مین

ایسنشن - یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور یہان ایک کوہ آتشین ہے اور یہ بوینوس ایرس اور گنی کے بیچمین آدھی دور پر واقع ہی - یہان ایک قسم کا جانور جسکا نام ٹرٹل ہے بافراط ہوتا ہے -

راس گڈ ھوپ - یہ افریقیہ کی منتہی جنوب مین واقع ہی اور دریاے اڈرنے اسکی حد شمالی ہی - ۱۴۸۷ء مین یہ زمین بورتھولومیو ڈیاز نے دریافت کی مگر یہان اُتر نہ سکا - جان دوم پادشاہ پرتگال نے اسکا نام کیپ آف گڈ ھوپ یعنے راس امید اسواسطے رکھا تھا کہ اوسے امید تھی کہ ایکی جو میری جہازران سفر دریا کرین گی تو اسی بھی بہتر ملک دریافت کرین گی - ۱۴۹۷ء مین واسکوڈی گاما نے اس راس کو گرد دورہ کیا - ۱۶۵۰ء مین قوم ڈچ نے یہان بستی بسائی اور ۱۸۰۱ برس اسپر قابض رہی - ۱۷۹۵ء مین انگریزون نے اسے ڈچ سے لے لیا - پھر بروقت مصالحہ امینس مسترد کر دیا - بعد اوسکے سر ڈیوڈ بیرڈ اور سر ہوم پوفم نے جنوری ۱۸۰۶ء مین اسے پھر ڈچ سے چھین لیا -

پورٹ نیٹل - یعنے وہ زمین جو یوم الولادۃ حضرت مسیح کو دریافت ہوئی تھی - یہ بستی راس کولونی کے حدود سے باہر واقع ہے اور ۱۸۲۴ء مین اسکی بنا ہوئی تھی - راس امید ہندوستان و دیگر ممالک مشرقیہ کی کلید بحری ہے اور یہان گندم و شراب و گلہاے

جسنے اسے دریافت کیا تھا اوسی کے نام سے اسکا نام ٹیسمینیا مشہور ہے۔ سنہ ۱۷۹۸ء مین ایک اور ملاح باس نامی کو معلوم ہوا کہ یہ ایک جزیرہ ہے اور جس خلیج پر یہ واقع ہی اوسکا نام ملاح مذکور کے نام پر خلیج باس ہوگیا۔ سنہ ۱۸۰۳ء مین انگریزون نے اِس جزیرہ پر قبضہ کرکے یہان مجرمون کی بستی بسائی اور سنہ ۱۸۳۵ء مین اِس جزیرہ کی حکومت نیو سَوتھ ویلس کی حکومت سے علیحدہ کرلی گئی اور اوسکا انتظام ایک لفٹنٹ گورنر اور ایک کونسل کے سپرد ہوا۔ اسکا پایۂ تخت ہوبرٹ ٹون دریاے ڈَرِ وِنٹ پر واقع ہے۔ اور یہان بھی ویسی ہی چیزین پیدا ہوتی ہین جیسے اسٹریلیا مین ہوتی ہین۔

نورفک ایلینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے مشرق مین واقع ہی اور ٹیسمینیا کے حاکم کے زیر حکومت ہے اور سابق مین یہ فقط مجرمون کی بستی تھی۔

نیوزیلینڈ۔ یہ جزیرہ تین جزیرون سی مرکب ہی انمین سی دو جزیرے بڑی ہین اونکا نام نیو السٹر اور نیو منسٹر ہے اور چھوٹے جزیرہ کا نام لینسٹر ہی۔ نیوزیلینڈ اسٹریلیا کے جنوب و مشرق مین واقع ہے اور اسکا پایۂ تخت اکلینڈ جزیرہ نیو السٹر مین واقع ہے۔ جزیرہ مذکورہ اسی صدی مین نیوزیلینڈ کمپنی نے بسایا تھا اور سنہ ۱۸۴۱ء مین یہ سلطنت برطانیہ مین داخل ہوا۔ یہان کی آب و ہوا بہت معتدل ہے۔

جزیرہ ہمین نے دریافت کیا۔ اس جزیرہ کے ساحل کا سراغ انگریزی جہازرانون نے لگایا۔ سنہ ۱۷۷۰ع مین کوک جہازران نے خلیج بوٹینی کو دریافت کیا۔ چونکہ اس خلیج کے گرد و نواح مین پھول بہت خوبصورت ہوتے ہین اس سبب سے اسکا نام بوٹینی یعنے خلیج نباتات رکھا ۔ سنہ ۱۸۸۸ع مین انگریزون نے اِسکے ساحل پر مجرمون کی بستی بسائی اور اوسکا نام نیو سوتھ ویلس رکھا اور اوسکا پایے تخت شہر سڈنی بندر جیکسن مین بنا کیا۔ سنہ ۱۸۲۹ع مین اسٹریلیا مے مغربی آباد کیا گیا۔ اس ملک کا پایے تخت پرتھ ہی۔ سنہ ۱۸۳۴ع مین اسٹریلیا ئے جنوبی بسایا گیا۔ اسکا دار الحکومت اڈیلیڈ ہی سنہ ۱۸۳۸ع مین اسٹریلیا مے شمالی آباد کیا گیا۔ اسکا پایے تخت وکٹوریا ہے۔ اسٹریلیا کے گوشۂ جنوب و مشرق مین ایک بستی ہے جسکا نام وکٹوریا ہی اور پایے تخت ملبورن ہی۔ یہ بستی سنہ ۱۸۳۷ع مین بسائی گئی تھی۔ سنہ ۱۸۵۱ع مین اس جزیرہ مین معادن طلا دریافت ہوے اوسکی طمع مین ہزارون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے۔ یہان اُون۔ سونا۔ چربی۔ اور تیل خوب پیدا ہوتا ہے۔

وان ڈیمنس لینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے جنوب مین واقع ہے اور وسعت مین ایرلنڈ کے قریب قریب ہی۔ سنہ ۱۶۴۲ع مین ایک ڈچ ملاح ٹیسمین نامے نے یہ جزیرہ دریافت کیا۔ اور بٹیویا کے حاکم کے خاطر سے اِسکا نام وان ڈیمنس لینڈ رکھا۔ مگر اب

یہ جزیرہ سلطانِ جوھور سے خریدا۔ یہان شکر۔ روئی۔ بُن۔ جوز۔ اور سیاہ مرچ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تجارت کا بڑا مخزن ہی اور جو مجرم ہندوستان مین محکوم بہ عبور دریائے شور ہوتے ہین وہ یہان بھیجے جاتے ہین۔ یہ جزیرہ اور پلنگ اور ملاکا مشرقی بستیان کہلاتی ہین۔

سراوک۔ ضلع ساحل دریائے سراوک پر جزیرہ بورنیو کے شمال و مغرب مین واقع ہے۔ سنہ ۱۸۴۰ء مین سلطان بورنیو نے یہ ملک سر جیمس بروک کو عطا کیا تھا۔ پھر سنہ ۱۸۴۶ء مین یہ عطیہ پھیر لیا۔ مگر انگریزون نے پھر توپین مار کر چھین لیا۔ اب کچھ سرکار انگریزی کو اس ملک پر توجہ نہین ہے مگر تاہم یہ ملک عزیز القدر ہے کہ حجر الکحل۔ ھیرا۔ طلا۔ آہن۔ اور تمام نباتات جو گرم ملکون مین پیدا ہوتی ہین وہ یہان پیدا ہوتی ہین۔ اور دریاے چین کی تجارت کا مرکز ہے۔

لیبون۔ یہ جزیرہ دریاے بورنیو کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۲ × ۶ میل ہی۔ سنہ ۱۸۴۷ء مین انگریزون کے قبضہ مین آیا۔ یہان کویلا بہت عمدہ اور بافراط پیدا ہوتا ہے۔

اسٹریلیا مین

اسٹریلیا۔ یہ جزیرہ تمام جزائر سے بڑا ہے۔ فرانسیس اور انگلستان اور ھالنڈ اور اسپانیہ یہ چار ملک اِس بات کے مدّعی ہین کہ یہ

ہین اور بحارِ مشرقی کی تجارت اِس ملک کے مالکون کے قبضہ قدرت مین ہے اور اس ملک کی حکومت سے اہل برطانیہ کو تمام اقوام مین بڑی وقعت وعزت حاصل ہے۔

ہونگ کونگ۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ دریاے کینٹن کے دہانہ پر واقع ہے۔ اور شہر کینٹن واقع چین سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنہ ۱۸۴۲ء مین چینیون نے انگریزون کو دیدیا۔ یہان انگریزی سوداگر چاے۔ ریشم۔ اور افیون کی تجارت کرتے ہین۔

ملاکا۔ یہ بستی آب نماے ملاکا پر جزیرہ نماے ملایا کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۴۰×۲۵ میل ہے۔ پیشتر یہان پرتگیزون کی عملداری تھی پھر ڈچ کی ہوئی۔ آخر الامر سنہ ۱۸۲۴ء مین ڈچ نے یہ بستی انگریزون کو دیدی اور اسکی عوض مین جزیرہ سماترا لے لیا۔

پننگ۔ یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے ساحل غربی کے قریب واقع ہے۔ سنہ ۱۷۸۵ء مین انگریزون نے کویڈاہ کے پادشاہ سے اِسے خریدا۔ پھر سنہ ۱۸۰۲ء مین ایک پارہ زمین ساحل ملایا پر خریدا اور اسکا نام صوبہ ولسلی رکھا۔ پننگ جزیرہ ملاکا اور سنگاپور کا دارالحکومت ہے۔

سنگاپور۔ یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۲۶×۱۳ میل ہے۔ سنہ ۱۸۱۹ء مین سرکارنی

شکر- چاول- کالی مرچ- لکڑی- دارچینی- جواہرات علی الخصوص موتی مشہور ہین
جزیرہ نمای ہند- اسمین تین احاطے ہین یعنے بنگالہ- مندراس- بمبئی-
ہندوستان بوطنی سے متعلق جو بڑے بڑے وقایع تاریخی ظہور مین آئے
وہ یہ ہین + کہ ۱۶۰۰ء مین ملکہ الزبتہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی یعنے جماعت
تاجران ہند کو فرمان عنایت کیا- ۱۶۴۸ء مین انگریزون نے مندراس
مین کوٹھیان قائم کین- بعد اوسکے چارلس دوم نے اپنی بی بی کیتھرائن
شاہزادی پرتگال کے جہیز مین جزیرہ بمبئی پایا- ۱۶۹۹ء مین کلکتہ مین
فورٹ ولیم تعمیر ہوا- ۱۷۵۶ء مین سراج الدولہ ناظم صوبہ بنگ نے کلکتہ لیا-
۱۷۵۷ء مین کلایو سپہ سالار انگریزی نے نواب موصوف کو جنگ پلاسی
مین شکست دی اور کلکتہ پھر چھین لیا- ۱۷۷۳ء مین وارن ہیسٹنگس گورنر
جنرل ہند مقرر ہوئے- حیدر علی اور ٹیپو سلطان والیان میسور
سے لڑائیان ہوئین- اور ۱۷۹۹ء مین سری رنگ پٹن پایہ تخت میسور فتح
ہوا اور ٹیپو سلطان مرگیا- ۲۳ ستمبر ۱۸۰۳ء مین امیر ولنگٹن نے آسای کی
لڑائی مین مرہٹون کو شکست دی- ۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک
افغانون سے لڑائی رہی- ۱۸۴۳ء مین سندہ انگریزی
عملداری مین شامل ہوا- ۱۸۴۹ء مین پنجاب فتح ہوا-
۱۸۵۶ء مین اودہ سلطنت برطانیہ مین ملحق ہوا- ۱۸۵۷ء
مین غدر ہوا- یکم ستمبر ۱۸۵۸ء مین ہندوستان کی حکومت کمپنی
سے نکل گئی- ہندوستان مین گرم ملکون کی چیزین بکثرت پیدا ہوتی

ملا۔ آخر ۱۸۲۵ء مین پادشاہ برطانیہ نے اون سے خرید لیا۔

ایشیا مین

عدن ۔ یہ شہر عرب کے جنوب و مغرب مین واقع ہے ۱۸۳۸ء مین انگریزون کے ہاتھ آیا۔ جو دخانی جہاز بمبئی سے سویز جاتی ہین وہ یہان کوئلے لینے کے واسطے ٹھہرتے ہین۔ یہان کا بُن بہت عمدہ ہوتا ہے۔

برھما کی نوآبادبستیان۔ اراکان ۔ یہ ضلع خلیج بنگالہ کے شمال و مشرق اور چٹگانگ کے جنوب مین واقع ہے ۱۸۲۶ء مین اِسے انگریزون نے فتح کیا۔ اور اوسی زمانہ مین تناسرم بھی فتح کیا جو جزیرہ نمائے ملایا کے قریب اور دریائے اراوڈی کے جنوب مین واقع ہے۔ اس دریا کے دہانہ پر پیگو واقع ہے۔ یہ شہر ۱۸۵۳ء مین انگریزون نے فتح کیا۔ یہان چاول اور لکڑی اچھی ہوتی ہے۔

جزیرہ سکوٹرا۔ اس جزیرہ کی شکل بیضوی ہے اور اسکا رقبہ ۷۰×۲۵ میل ہے اور ہندوستان کے جنوب و مشرق مین واقع ہے۔ یہ جزیرہ ہمیشہ سے بادشاہ کی نامزد ہے۔ سولھوین صدی عیسوی مین اسپر پرتگیزون نے دخل پایا۔ بعد اوسکے ڈچ نے لے لیا۔ اوسکے بعد ۱۷۹۶ء مین انگریزون نے ڈچ سے چھین لیا اور ۱۸۱۵ء مین اس جزیرہ کی اصلی ریاست برباد ہوگئی۔ یہان کا بُن

سنہ ۱۵۳۰ء مین شاہ چارلس پنجم نے یہ جزیرہ غازیانِ سینٹ جان کو دیدیا تھا۔ پھر ترکون نے کئی مرتبہ اسپر حملہ کیا۔ بعد اوسکے سنہ ۱۷۹۸ء مین نپولین بونا پارٹ نے اسے فتح کیا۔ سنہ ۱۸۰۰ء مین انگریزون نے اِس جزیرہ کے اصلی باشندون کی مدد سے فرانسیسیون سے اِسے چھین لیا۔ پھر یہان کے باشندون نے خود اِسے انگریزون کے حوالہ کردیا۔ جو انگریزی جنگی جہاز بحیرۂ روم مین رہتے ہین وہ اِسی جزیرہ مین مقیم رہتے ہین۔ اس جزیرہ سے شمال و مغرب کی جانب ۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور جزیرہ گوزو نامی ہے۔ یہ جزیرہ بہت سرسبز و شاداب ہے مگر آبادی بہت کم ہے۔

جزائرِ نورمن۔ یہ چند چھوٹے چھوٹے جزیرے خلیج میکائیل مین صوبہ نورمنڈی کے قریب واقع ہین۔ انمین سب سے بڑے جزیرہ کا نام جرسی ہے۔ یہ جزیرہ اوس زمانہ سے انگریزون کے قبضہ مین ہے جبکہ ولیم رئیسِ نورمنڈی نے انگلستان کو فتح کیا تھا۔ کئی مرتبہ اسپر فرانسیسیون نے حملہ کیا مگر نہ لے سکے۔ ان جزیرون مین بڑا وصف یہ ہے کہ ماکولات ارزان ہین اور آب و ہوا اچھی ہے۔

جزیرۂ مین۔ یہ جزیرہ خلیج آئرلنڈ مین واقع ہے۔ سنہ ۱۲۷۶ء مین الگزنڈر سوم شاہِ اسکاٹلنڈ نے یہ جزیرہ اہل نورویجی سے چھین لیا تھا۔ پھر سنہ ۱۲۸۹ء مین شاہ ایڈورڈ اوّل کے حوالہ کردیا۔ سنہ ۱۷۳۵ء مین امرائے اتھول کو یہ جزیرہ ترکہ مین

انگریزی کو بڑا نفع یہ ہے کہ یہان انگریزی فوج اور جہاز ٹکتے ہین اور یہ گویا بحیرۂ روم کی کنجی ہے۔

ہلی گولینڈ۔ یہ جزیرہ (جسکا طول ایک میل اور عرض ثلث میل ہے) دریائے اَلب کے دہانہ سے شمال و مغرب کی جانب ۴۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اِس جزیرہ کے نام کے معنے **ارضِ مُقدّس** ہین اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہان قوم سَیکسن کا معبد تھا۔ یہ جزیرہ اکثر امرائے **سلسلۂ** کے قبضہ مین رہا مگر ۱۸۱۴ء مین **ڈینمارک** والون نے اونسے چھین لیا۔ پھر ستمبر ۱۸۱۴ء مین انگریزون نے اِسے لے لیا اور جب ۱۸۱۴ء مین اہلِ **ڈینمارک** سے مصالحہ ہوا تو اونھون نے خود یہ جزیرہ انگریزون کو دیدیا۔ لڑائی کے زمانہ مین انگریزون کو اس جزیرہ سے بڑا نفع یہ تھا کہ اسکے سبب سے **جرمنی** کے دریا اونکے قبضہ مین تھے اور اب یہ فائدہ ہے کہ یہان ایک روشنی گھر بنا ہوا ہے جسے شب کو جہاز والون کو سمندر کا راستہ سُجھائی دیتا ہے اور یہان کے ملّاح اچھے ہوتے ہین اور لنگرگاہ بہت محفوظ و مامون ہے۔

مالٹا۔ یہ وہ قدیم جزیرہ ہے جہان **پولوس** کا جہاز طوفان سے تباہ ہوا تھا۔ **پولوس** اَتباعِ حواریّین رَضِیَ اللہُ عَنہُم مین سے تھے اور اونھون نے ترویج دین عیسوی مین بڑی سعی کی اور بہت اذیتین اوٹھائین۔ یہ جزیرہ جزیرۂ صقلیہ کے جنوب مین قریب ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکے پائے تخت کا نام **لاوالِتّا** ہے

نوآبادبستیان اور
مُضافات ومُتعلقاتِ سلطنتِ برطانیہ
یورپ مین

جبل الطارق - یہ ایک شاخ زمین سنگ لاخ کی اسپانیہ کے جنوب مین دور تک چلی گئی ہے - اسکے مُنتہے کا نام راس یور وپا ہی - اسمین ایک بڑی پتھر کی چٹان ہے اوسکا طول ۳ میل اور بلندی ۱۵۰۰ فیٹ ہی - اس زمینِ سنگ لاخ کا نام دو عربی لفظون سے مُرکب ہے یعنی **جبل** بمعنے پہاڑ اور **طارق** یہ ایک مسلمان سردار کا نام ہے جو ۷۱۱ء مین بقصدِ تسخیر مملکتِ اسپانیہ یہان وارد ہوا تھا - کئی مرتبہ اس زمین کو مسلمانون نے لے لیا پھر اہل اسپانیہ نے اونسے چھین لیا - ۲۴ جولائی ۱۷۰۴ء مین انگریزون نے بسرداری **سر جارج رُوک** وباعانتِ شاہزادہ ھسِ دارمسٹاٹ یہ زمین اسپانیہ والون سے چھین لی - پھر جب **مصالحۂ یوٹرکٹ** ہوا تو اونھون نے خود یہ زمین انگریزون کو دیدی - بعد اسکے جون ۱۷۷۹ء سے فروری ۱۷۸۳ء تک فرانسیسی اور اہل اسپانیہ اسکا محاصرہ کئے رہے مگر کامیاب نہوئے اور اگرچہ اثنائے محاصرہ مین اونھین کمک بھی پہنچی لیکن **لارڈ ھاؤ** سپہ سالارِ انگریزی نے اونکا قبضہ اس زمین پر نہونے دیا اور جیسے یہ زمین انگریزون کے قبضہ مین ہے - اِس زمین سے سرکار

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ناوارنو	جارج چہارم	سنہ ۱۸۲۷ء
جنگ علی وال	ملکہ وکٹوریا	سنہ ۱۸۴۶ء
جنگ سُبراؤن	ایضاً	سنہ ۱۸۴۶ء
جنگ چلیان والہ	ایضاً	سنہ ۱۸۴۹ء
جنگ گجرات	ایضاً	سنہ ۱۸۴۹ء
آغازِ محاربہ روس	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ ایلما	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ بالک لیوا	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ اِنکرمن	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
تسخیر سباستپول	ایضاً	سنہ ۱۸۵۵ء
انعقاد صلح درمیان پادشاہِ روس و پادشاہان روم و فرانس و برطانیہ در شہر پیرس	ایضاً	سنہ ۱۸۵۶ء
بغاوت ہند	ایضاً	سنہ ۱۸۵۷ء
جنگ چین	ایضاً	سنہ ۱۸۶۰ء

جنگ کلوڈن	جارج دوم	۱۷۴۶ء
مصالحہ ایکس لاشپیل	ایضاً	۱۷۴۸ء
آغاز جنگ ہفت سالہ	ایضاً	۱۷۵۶ء
پیرس کا پہلا مصالحہ	جارج سوم	۱۷۶۳ء
آغاز محاربہ امریکا	ایضاً	۱۷۷۵ء
جنگ کوہ بنکر در امریکا	ایضاً	۱۷۷۵ء
جنگ دریاے برینڈی وائین	ایضاً	۱۷۷۷ء
محاصرہ جبل الطارق	ایضاً	۱۷۷۹-۱۷۸۳ء
انقلاب سلطنت فرانس	ایضاً	۱۷۸۹-۱۷۹۵ء
جنگ دریاے نیل	ایضاً	۱۷۹۸ء
بغاوت ایرلنڈ	ایضاً	۱۷۹۸ء
مصالحہ ایمینس	ایضاً	۱۸۰۲ء
جنگ ٹرافلگار	ایضاً	۱۸۰۵ء
آغاز جنگ جزیرہ نما	ایضاً	۱۸۰۸ء
جنگ با ممالک متحدہ امریکا	ایضاً	۱۸۱۲-۱۸۱۴ء
جنگ ویٹوریا	ایضاً	۱۸۱۳ء
جنگ واٹرلو	ایضاً	۱۸۱۵ء
پیرس کا دوسرا مصالحہ	ایضاً	۱۸۱۵ء
محاصرہ الجزیرہ	ایضاً	۱۸۱۶ء

ممالک مستحصلہ و منتزعہ

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
فتح بنگال	جارج دوم	۱۷۵۷ء
فتح کینڈا و امریکا	ایضاً	۱۷۵۹ء
خودسری ممالک متحدہ امریکا	جارج سوم	۱۷۸۳ء
استحصال جزیرہ ہونگ کونگ	ملکہ وکٹوریا	۱۸۴۲ء
شمول ریاست سندہ در سلطنت برطانیہ	ایضاً	۱۸۴۳ء
فتح پنجاب	ایضاً	۱۸۴۹ء
شمول صوبہ اودہ در سلطنت برطانیہ	ایضاً	۱۸۵۶ء

محاربات و مصالحات

خروج جیمس کذاب در اسکاٹ لنڈ	جارج اول	۱۷۱۵ء
جنگ ڈنبجن	جارج دوم	۱۷۴۳ء
جنگ فونٹی نوی	ایضاً	۱۷۴۵ء
ورود چارلس اڈورڈ در اسکاٹ لنڈ	ایضاً	۱۷۴۵ء

تغیرات در آئینِ مملکت

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
قانونِ انسدادِ ہنگامہ پردازی کا نافذ ہونا	جارج اوّل	۱۷۱۵ء
نفاذ قانونِ ہفت سالہ	ایضاً	۱۷۱۶ء
امریکا کی نوآبادیوں پر قانونِ اسٹامپ جاری ہونا	جارج سوم	۱۷۶۵ء
اتحاد سلطنت برطانیہ اعظم و ایرلنڈ	ایضاً	۱۸۰۱ء
نفاذ قانونِ مشعر آزادی و برات فرقہ کیتھولک از تشددات	جارج چہارم	۱۸۲۹ء
نفاذِ قانونِ اصلاح محکمۂ عوام	ولیم چہارم	۱۸۳۲ء
منسوخی قانون در باب غلہ	ملکہ وکٹوریا	۱۸۴۶ء
منظوریِ قانونِ اصلاحِ سلطنتِ ہند	ایضاً	۱۸۵۸ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
وارن ہیسٹنگس گورنر جنرل ہند کی روبکاری کا شروع ہونا	جارج سوم	سنہ ۱۷۸۸ء
ریل کا پہلی مرتبہ انگلستان مین جاری ہونا	ولیم چہارم	سنہ ۱۸۳۰ء
انگریزی نوآبادیستیون مین بردہ فروشی کا موقوف ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۳۳ء
اوکونل کی روبکاری	ملکہ وکٹوریا	سنہ ۱۸۴۴ء
ریل کی کارخانون کی نقصان سے انگلستان مین تھلکہ پڑجانا	ایضاً	سنہ ۱۸۴۷ء
لنڈن مین نمایش گاہِ عظیم کا ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۵۱ء
امیر ولنگٹن کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۵۲ء
ملکۂ معظمہ کے شوہر شاہزادہ البرٹ کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۶۱ء
ملکۂ معظمہ کو ولیعہد کی شادی	ایضاً	سنہ ۱۸۶۳ء
نواب پامرسٹن وزیر اعظم کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۶۵ء
بحر اوقیانوس کے اندر تار برقی کا جاری ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۶۶ء

تفصیل خرچ

سود قرضۂ قومی	۲۶۳۶۹۳۹۸۰ روپیہ
سِوِل لِسٹ یعنے مصارف بادشاہ و حکام ملکی وغیرہ	۱۹۰۲۴۱۲۰ روپیہ
پنشن عدالتہائے دیوانی و فوجداری وغیرہ	
فوج بری	۱۴۳۸۲۶۷۲۰ روپیہ
فوج بحری	۱۰۸۹۸۲۵۳۰ روپیہ
خدمات ملکی سررشتۂ مال وغیرہ	۱۲۹۰۹۴۷۰۰ روپیہ

تاریخاتِ سوانح عظیمۂ زمانۂ بادشاہانِ برٹن و وقائع عامّہ

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
تجار بحر جنوبی کی تباہی	جارج اوّل	سنہ ۱۷۲۰ء
والپول وزیر اعظم کا استعفا دینا	جارج دوم	سنہ ۱۷۴۲ء
تقویم سال و ماہ کا نیا طریقہ جاری ہونا	ایضاً	سنہ ۱۷۵۲ء
جان ولکس ممبر پارلیمنٹ کا قید ہونا	جارج سوم	سنہ ۱۷۶۳ء

یا مہتمم خزانۂ عامرہ کہتے ہین- اسکاٹ لنڈ مین دو محکمے بڑے ہین- (۱) کورٹ اف سشن (۲) ہای کورٹ اف جسٹشیری دیہات مین یہ دستور ہے کہ اکثر سال بھر مین دو مرتبہ عدالت کا اجلاس ہوتا ہے اور جج دورہ کرتے ہین وہی اس عدالت مین مقدمات فیصلہ کرتے ہین—

۳۱ مارچ ۱۸۶۵ء مین انگلستان کی آمدنی اور خرچ حسب تفصیل ذیل تھا

آمدنی	۷۰۳۱۳۴۳۶۰ روپیہ
خرچ	۶۶۴۶۲۲۶۰ روپیہ

تفصیل آمدنی

محصول اور ملکون کی چیزون پر	۲۲۵۷۲۰۰۰ روپیہ
محصول انگلستان کی چیزون پر	۱۹۵۵۸۰۰۰ روپیہ
کاغذ اسٹامپ	۹۵۳۰۰۰۰ روپیہ
محصول زمین پر	۳۲۹۲۰۰۰ روپیہ
محصول مال پر	۷۹۵۸۰۰۰ روپیہ
محصول ڈاک	۴۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ
اراضی خالصہ	۳۰۰۰۰۰ روپیہ
متفرقات	۲۹۹۳۴۳۶۰ روپیہ

وہ قوانین ہین جو پارلیمنٹ کے دونون محکمون نے بمنظوری پادشاہ جاری کئے ہون۔ (۲) کومن لا وہ قانون ہے جو رسوم قدیم پر مبنی ہو اور سابق کے مقدمات کے فیصلون کے بموجب اوسکی عمل درآمد کیجاے۔ (۳) لا اف اکوٹی اوس قانون کو کہتے ہین جو ایسے مقدمات مین جاری کیا جاے جنمین صدر الصدور کے واسطہ سے بادشاہ دخل دے تاکہ کومن لا سے کسیطرح کا ظلم و ناانصافی نہونے پاے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ مین بڑی عدالتین یہ ہین۔ (۱) چینسری یعنے عدالۃ العالیہ یا محکمۂ صدر۔ اس عدالت سے جملہ احکام و فرامین شاہی جاری ہوتے ہین اور ہر قسم کی دستاویزون اور اسناد کی تصدیق اور رجسٹری ہوتی ہے اور پارلیمنٹ اور اور کونسلون کے منعقد ہونیکا حکم جاری ہوتا ہے۔ اس محکمہ کے حاکم اعلی کو لارڈ چینسلر یعنے صدر الصدور کہتے ہین اور یہ حاکم دیوان وزرا مین داخل ہے جسکا ذکر تفصیلاً سابق مین کیا گیا۔ (۲) کوینس بنچ یعنے عدالت ملکۂ معظمہ۔ (۳) کومن پلیس۔ یہ وہ عدالت ہے جسمین ہر قسم کے مستغیث استغاثہ کرتے ہین اور اسکا مرافعہ عدالت ملکۂ معظمہ مین ہوتا ہے۔ (۴) اکسچکر یعنے عدالۃ العالیہ مال۔ اس محکمہ مین وہ مقدمات منفصل ہوتے ہین جو خراج ملک اور حقوق پادشاہی سے متعلق ہوتے ہین اور اسی مین محاصل ملکی کا روپیہ داخل ہوتا ہے اور اسکے حاکم اعلی کو چینسلر اف دی اکسچکر یعنے وزیر مال

جو قوانین برطانیہ مین نافذ ہوتے ہین اونکی عمل درآمد تین اصول عظیمہ پر موقوف ہے۔ جوری یعنے پنچایت ایکٹ ہبیاس کورپس — ججون یعنے محکام عدالت کی رائے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ مین یہ دستور ہے کہ پیشتر ایک جوری اس امر کی تحقیق کے واسطے مقرر کیجاتی ہے کہ آیا یہ مقدمہ اس قابل ہے کہ عدالت مین تحقیقات کیواسطے بھیجا جائے یا نہین۔ بعد اسکے ایک اور جوری جسمین بارہ آدمی ہوتے ہین اوس مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے مگر اوسکا فیصلہ اوسوقت مستند اور واجب العمل ہوتا ہے جبکہ سب اہل جوری بالاتفاق اپنی رائے ظاہر کرتے ہین کہ فلان شخص مجرم ہے یا مجرم نہین ہے۔ اسکاٹ لنڈ مین پہلے قسم کی جوری جسے بڑی جوری کہتے ہین نہین مقرر ہوتی بلکہ پندرہ آدمی کی ایک جوری مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے کہ فلان شخص مجرم ہے یا نہین ہے یا اوسکا جرم ثابت نہین ہوا مگر اس مین کل اہل جوری کا اتفاق شرط نہین ہے بلکہ اکثریت اور غلبہ رائے پر مدار ہے۔

انگلستان مین تین قسم کے قانون جاری ہین اور انکا انصرام مختلف عدالتون سے متعلق ہے۔ (۱) اسٹیچوٹ لا وہ قانون ہے جو ایکٹہای پارلیمنٹ مین داخل ہو۔ ایکٹہای پارلیمنٹ

سلہ اس قانون کی کیفیت چاپٹر دوم کے حال مین دیکھئے ۱۲۔

دیدیتے ہین اور جب یہ استعفا دیدیتے ہین تو پادشاہ انکے فریق مقابل کے سربراہ کار کو طلب کرکے حکم دیتا ہے کہ اب تم اور **کونسل وزرا** مقرر کرلو۔ تو یہ کونسل گویا ایک خاص قسم کی کمیٹی ہوتی ہے کہ اوسے **کمیٹی رازدارانِ پادشاہ** کہتے ہین اور جو مشیرانِ خاص اس مین شریک ہوتے ہین وہ اون لوگون مین سے منتخب کیے جاتے ہین جو سرآمدِ روزگار ہوتے ہین۔

پارلیمنٹ کے دو محکمونمین سے ہر ایک محکمہ مین قانون تجویز ہوسکتا ہی اور جبتک قانون نافذ نہین ہوتا اور زیر تجویز رہتا ہے جبتک اوسے **بِل** کہتے ہین۔ ہر **بِل** کو لازم ہے کہ پارلیمنٹ کے دونون محکمون مین تین مرتبہ پڑہا جائے اور تینون مرتبہ اکثر اربابِ محکمتین اوسے مقبول کرلین تب وہ پادشاہ کی حضور مین دستخط کے واسطے بھیجا جاتا ہے۔ غرض جب **بِل** یہ سات مرحلے طے کرچکتا ہے یعنے تین مرتبہ **محکمۂ عوام** مین اور تین مرتبہ **محکمۂ امرا** مین منظور ہوچکتا ہی اور ایک مرتبہ پادشاہ اوسے ملاحظہ کرکے دستخط کرلیتا ہے تب وہ **ایکٹ پارلیمنٹ** سمجھا جاتا ہے اور آئینِ انگلستان مین داخل ہوجاتا ہے۔ جو قوانین روپیہ کے باب مین تجویز ہوتے ہین اونکی ابتدا **محکمۂ عوام** سے ہوتی ہے پھر جاہے **محکمۂ امرا** اونمین منسوخ کردے مگر اونمین کسی نہج کا تغیر و تبدل نہین کرسکتا

۵- **وزیر مختص بہ انگلستان**- اِس وزیر سے خاص انگلستان کے معاملات متعلق رہتے ہین

۶- **وزیر ممالک غیر**- اس وزیر سے غیر ملکون کے مقدمات متعلق رہتے ہین

۷- **وزیر ممالک نوآباد**- یہ وزیر امریکا اور افریقہ وغیرہ مین جو انگریزی بستیان ہین اونکا انتظام کرتا ہے

۸- **وزیر ہند**- یہ وزیر نواب گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور ہندوستان کے امور اسسے متعلق ہین

۹- **وزیر جنگ**- اِس سے کل جنگی مقدمات متعلق ہین

۱۰- **وزیر مال**- اسسے کل مقدمات مال متعلق رہتے ہین اور کل محاصل ملکی کا انتظام یہی کرتا ہے لہذا اسی مہتمم **خزانۂ عامرہ** اور **بخشی الملوک** بھی کہسکتے ہین-

۱۱- **حاکم اعلیٰ عدالت بحری** اسی کل مقدمات دیوانی و فوجداری جو بحر مین واقع ہون متعلق ہین

۱۲- **صدر کونسل تجارت**

۱۳- **صدر کونسل برائے پرورش غربا و مساکین**

۱۴- **افسر اعلیٰ محکمۂ ڈاک**

۱۵- **وزیر ریاست لینکیسٹر**

۱۶- **وزیر ایرلنڈ**

جب کوئی بڑا قانون پارلیمنٹ مین تجویز ہوتا ہے اور ان وزیرون کی راے اوسکے باب مین نہین مقبول ہوتی تو اکثر یہ استعفا

آیرلنڈ کی طرف سے - تمام اضلاع و بلاد و قرے و قصبات اور بعض مدارسِ عالیہ کی طرف سے وکیل اس محکمہ مین شریک رہتے ہین اور اس محکمہ کے اختیارات مخصوصہ بکرّات و مرّات اس کتاب مین لکھے گئے - روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اسی محکمہ کے اختیار مین ہی اس سبب سے پادشاہ اِسکے قابو مین رہتا ہے - یہ قاعدہ ہی کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین رہ سکتی اور یہ بھی ضرور ہے کہ پادشاہ کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر ہی نئی پارلیمنٹ مقرر ہو جائے

پادشاہ وُزرا کے واسطہ سے حکمرانی کرتا ہے اور انمین سے جو بڑے بڑے وزیر ہین اونکی ایک کونسل علیحدہ ہے اور اوسکا نام کونسل وُزرا ہے اور اوس مین بالفعل وزرائے مُفصّلہ ذیل داخل ہین -

۱ - خزانۂ عامرہ کا افسرِ اعلیٰ - یہی اکثر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے -

۲ - صدرُ الصُّدور - اس وزیر پاس مُہرِ سلطانی رہتی ہے اور قاضی اور مفتی بھی مقرر کرتا ہے اور اسے بہت بڑے اختیارات حاصل ہین اور جوری کو بھی اسکی رائے مین دخل نہین ہے اور اِسکے حکم کا مرافعہ محکمۂ اُمرا مین ہوتا ہے -

۳ - داروغۂ دیوان خانہ - یہ وزیر کاغذات پر مہر سلطانی ثبت کرتا ہی

۴ - صدرِ کونسلِ وُزرا -

ہین۔ (۱) ڈیوک[1] یعنے امیر الامراء (۲) مارکوس یعنے امیر درجۂ دوم۔ (۳) ارل یعنے امیر درجۂ سوم۔ (۴) وای کونٹ یعنے امیر درجۂ چہارم۔ (۵) بیرن یعنے امیر درجۂ پنجم۔ (۶) امیر آئرلنڈ کے اور ۲۸ امیر اسکاٹ لنڈ کے محکمۂ امرا مین شریک رہتے ہین اور انہین انہین کے ہم مرتبہ امیر اس محکمہ مین مقرر کرتے ہین۔ اِن امرا کا منصب باعتبار مشارکتِ محکمۂ امرا موروثی ہوتا ہے (یعنے جسکا باپ مثلاً ڈیوک یعنے امیر الامرا کا منصب اس محکمہ مین رکھتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اوس منصب پر مقرر ہوگا)۔ یہ محکمہ سلطنت برطانیہ مین سب عدالتون سے اعلیٰ ہے۔

محکمۂ امرا کی کیفیت تو مجملاً لکھی گئی اب محکمۂ عوام کا کچھ حال سُنئے کہ ۱۸۶۴ء کے اجلاس مین اس محکمہ مین ۶۵۸ ممبر یعنے وکلای رعایا تھے۔ انمین سے ۵۰۰ آدمی اہل انگلنڈ اور ویلس کیطرف سے وکیل تھے اور ۵۳ اہل اسکاٹ لنڈ کیجانب سے اور ۱۰۵ مردم

[1] اس کتاب مین جہان جہان اِن پانچ درجون کے امیرون مین سے کسی امیر کا خطاب آیا ہے اوسکا ترجمہ لفظ نواب یا امیر سے کیا گیا ہے کیونکہ ہماری زبان مین اِن پانچون درجون کے لئے علحدہ علحدہ لفظ نہین ہین اور نہ ہو سکتے ہین نہ اِن مدارجِ امارت کے فرق و امتیاز پر نفسِ مطلب موقوف تھا لہذا فقط نواب یا امیر کی لفظ پر اکتفا کی گئی کہ اسقدر تو مفہوم ہوتا ہے کہ صاحبِ اسم منصبِ امارت پر فائز ہے گو وہ منصب بالتحقیق نہ مفہوم ہو ۱۲۔

بلکہ اِن تینون کا مجموع ہی اور اِسی ترکیب خاص سے اس سلطنت کو قیام و استحکام ہی۔ پادشاہ کا منصب موروثی ہی اور اب وہ بیہودہ قانون نہین باقی ہی جسسے عورت پادشاہ نہو سکتی تھی۔ پادشاہ کے اختیارات کے جزء اعظم یہ ہین۔ (۱) فقط پادشاہ ہی صلح و جنگ کر سکتا ہے (۲) وہی اون مجرمون کا جرم عفو کر سکتا ہے جو خلاف قانون کوئی حرکت کرین۔ (۳) وہی پارلیمنٹ کو مُعطّل اور برخاست اور منعقد کر سکتا ہے۔ (۴) نفاذ قوانین اوسیکے دستخط پر موقوف ہے۔ مگر ایسا بہت کم بلکہ کبھی نہین ہوا ہے کہ جس قانون کو پارلیمنٹ کے دونون محکمے منظور کرلین اوسپر پادشاہ دستخط نکرے۔ (۵) پادشاہ کے حکم کے بغیر روپیہ پر سکّہ نہین پڑ سکتا۔ (۶) تمام مدارج و مناصب امارت کے عطا کرنے کا اوسیکو اختیار ہے۔ مگر باوصف اِن تمام اختیارات کے پادشاہ کو بھی قوانین کی پابندی اوسیقدر لازم ہے جسقدر کہ رعایا مین سے کسی شخص کو۔

پارلیمنٹ کے محکمۂ اعلیٰ یعنے محکمۂ اُمرا مین دو قسم کے امیر اجلاس کرتے ہین اُمرا۔ اور علماء دین۔ علماء دین مین سے ۲۶ شخص اس محکمہ مین شریک شورے ہوتے ہین یعنے ۲۶ اُسقف کلیسائے انگلستان کے اور ایک اُسقف اعظم اور تین اُسقف آیرلنڈ کے۔ مگر آیرلنڈ کے اُسقف ہر سال بدلے جاتے ہین۔ اُمرا کی تعداد کچھ مقرر نہین ہے۔ بلکہ یہ پادشاہ کے اختیار مین ہے کہ اونکی تعداد جتنی چاہے بڑہا دے۔ اِن اُمرا کے پانچ درجے

مین پیدا ہوا تھا۔ ریل کا بڑا انجنیر تھا۔ دخانی انجن اسی نے اختراع کیا تھا۔
۶۷ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اوسکا بیٹا سر رابرٹ اسوا سطے
مشہور ہے کہ اوسنے آب نائی منائی پر دو منزلہ نل کا پل بنایا جسکا ذکر سابق مین ہوا

سر جوزف پیکسٹن..... ۱۸۴۴ء سے ۱۸۶۵ء تک رہا۔ کسی زمانہ مین
ایک امیر کا باغبان تھا۔ ۱۸۵۱ء مین
جو لنڈن مین وہ عظیم الشان نمائش گاہ
ہوئی تھی جسکا ذکر سابق مین کیا گیا اوسکی
شیش محل کا نقشہ اسی نے بنایا تھا۔

باب ہشتم

آئینِ سلطنت و عنوانِ حکومتِ انگلستان

سلطنتِ برطانیہ تین ارکان پر مبنی ہے۔ یعنی پاشاہ یا ملکہ۔ اُمرا۔ عوام۔ پس اسسے ظاہر ہے کہ انگلستان کی سلطنت نہ صرف سلطنت شخصی ہے کہ فقط ایک شخص یعنے پادشاہ کو کل سیاہ وسفید اور رطب و یابس کا اختیار ہو۔ نہ محض سلطنتِ نوعی ہے کہ صرف امراء اور اہلِ مقدرت و صاحبانِ مکنت کے دستِ قدرت مین عنانِ حکومت و زمامِ سیاست ہو۔ نہ فقط سلطنتِ جمہوری ہے کہ جمہور عوام و کافۂ انام پر نظمِ مہامِ مملکت موقوف و محوّل ہو۔

سَر فرانسِس چینٹری .... سنہ ۱۷۸۲ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک رہا۔ پتھر کی تصویرین بنانے مین بڑا نام پیدا کیا۔ ایک بہت عمدہ مجری تصویر اوسکی بنائی ہوئی لِچ فیلڈ کے گرجے مین ابتک موجود ہے۔

جُوزف ٹرنر ..... سنہ ۱۷۷۵ء سے سنہ ۱۸۵۱ء تک رہا۔ بڑا نامی مصور تھا۔ کوہ و صحرا و دریا وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین۔ اور وقایعِ تاریخی کی بھی خوب خوب نقشے کھینچے۔

مُختَرعینِ صنایع

سَر اِسامبارڈ برونِل .... سنہ ۱۷۶۹ء سے سنہ ۱۸۴۹ء تک رہا۔ بڑا نامی انجینر تھا۔ اسی نے دریاے ٹیمس کے اندر سے راستہ بنایا۔ یہ صنعت اسکی بہت بڑی صنعت ہے اور واقع مین عجایب و غرایبِ روزگار سے ہے کہ پانی کے نیچے راستہ چلے۔ یہ تحت آب راستہ سنہ ۱۸۲۶ء مین بنا شروع ہوا اور سنہ ۱۸۴۳ء مین بن چکا۔

جارج اسٹیونِسن .... سنہ ۱۷۸۱ء سے سنہ ۱۸۴۸ء تک رہا۔ ضلع نورتھمبرلنڈ

تاریخ انقلاب سلطنت فرانسیسی تالیف کی اور اور کئی کتابین تصنیف کین

چارلس ڈکنس ..... کیا کیا دلچسپ اور لطیف قصے لکھے ہین کہ صل علیٰ۔ اسکے کلام کا مزا کوئی اہل زبان کے دل سے پوچھے۔

شرایڈن نولس ..... ۱۷۸۴ء سے ۱۸۶۲ء تک رہا۔ جیسی تماشہ گاہون مین شبیہ بنانی کی نقلین اسنے لکھی ہین ویسی اس زمانہ کی کسی شاعر نے نہین نظم کین

الفرڈ ٹنی سن ..... ملک الشعرا تھا۔ تھوڑے دن ہوئے کہ انتقال کیا۔ بہت سی مثنویان اوسکی مشہور ہین

ولیم تھیکری ..... ۱۸۱۱ء سے ۱۸۶۳ء تک رہا۔ بڑا نامی قصہ نویس اور لکچر گو تھا بعض تصنیفات اوسکی مشہور ہین۔

صناعان مشہور

سر ڈیوڈ ولکی ..... ۱۷۸۵ء سے ۱۸۴۱ء تک رہا۔ اسکاٹلنڈ کا مصور تھا۔ عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین۔

سر آرچی بالڈ آلیسن ..... اِسکاٹ لنڈ کا قانون دان تھا۔ انقلابِ سلطنت فرانسیس کی تاریخ لکھی اور ایک تاریخ یورپ بھی تالیف کی اور اوسمین وہ حالات لکھے جو نپولین بونا پارٹ کے وقت مین ممالک یورپ مین گذری۔

سر ڈیوڈ بروسٹر ..... ایک طویل وضخیم کتاب مسمّی بہ مخزن العلوم اِڈنبرا تصنیف کی اور اسکی تصنیف مین ۱۸۰۸ء سے ۱۸۳۰ء تک مشغول رہا۔ عجائب وغرائب عالم کے حال مین کچھ خطوط لکھے۔ اور رئیس الحکماء سر ایزک نیوٹن کا تذکرہ لکھا۔ علم المناظر والمرایا مین کئی مسئلے مستنبط کئے۔

سر اڈورڈ بلور لٹن ..... بڑا سیاست دان اور قصہ نویس اور شاعر تھا۔ اسکی تصنیفات مین بہت سے عشق کے قصے اور تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کی نقلین مشہور ہین۔

ٹامس کارلائیل ..... بڑا زبردست عالم تھا مگر اوسکی طبیعت کا رنگ دنیا سے نرالا تھا۔

جان لنگرڈ ..... سنہ ۱۷۶۹ء سے سنہ ۱۸۵۱ء تک رہا۔ فرقہ کیتھولک کا قسیس تھا۔ تاریخ انگلستان تصنیف کی اور اوسمین زمانۂ انقلاب سلطنت تک کی حالات لکھے۔ اکثر اوسکے خیالات صحیح ہین مگر کلیسائے روم کی طرف میلان ور رجحان مترشح ہے۔

صموئیل روجرس .... سنہ ۱۷۶۲ء سے سنہ ۱۸۵۵ء تک رہا۔ لنڈن کا مہاجن تھا۔ اسکی مصنفات مین سے **یادِ ایام سالفہ** اور **گلشنِ اطالیہ** یہ دونون مثنویان مشہور ہین۔

لارڈ میکالی ..... سنہ ۱۸۰۰ء سے سنہ ۱۸۵۹ء تک رہا۔ اس زمانہ مین اسسے بہتر کوئی مورخ نہین ہوا۔ تاریخ انگلستان تالیف کی۔ اس تاریخ لطیف کی چار جلدین چھپکر مشتہر ہو گئی ہین اور اونمین جیمس دوم کی کل عہد کے حالات اور ولیم سوم کی بعض عہد کے سوانح اور کچھہ حالات مختصر زمانۂ سابق کی مرقوم ہین۔ اوسنے کئی قصیدے روم قدیم کی محاربات و محاصرات کے حال مین بھی نظم کئے

مشاہیر اہل تصنیف
عہد ملکہ معظمہ وکٹوریا

رابرٹ سودي ..... ۱۷۷۴ء سے ۱۸۴۳ء تک رہا۔ بوسٹل کا باشندہ تھا۔ اِس نامور شاعر نے کئی مثنویان نظم کین اور ۱۸۱۳ء مین ملک الشعرا ہوا۔ نثر مین امیر البحر نلسن کا تذکرہ بطرز لطیف لکھا اور کئی تاریخین تصنیف کین۔

ٹامس کیمبل ..... ۱۷۷۷ء سے ۱۸۴۴ء تک رہا۔ گلاسگو مین پیدا ہوا اور وہین تعلیم پائی۔ اوسکی نظم مسمّی بہ شادمانی اُمید مشہور ہے۔ اوسنے لڑائیون کے حال مین ایسے ایسے عمدہ قصیدے کہے ہین کہ سبحان اللہ

ولیم ورڈس ورتھ ..... ۱۷۷۰ء سے ۱۸۵۰ء تک رہا۔ سودي کے بعد ملک الشعرا ہوا۔ کئی مثنویان نظم کین۔ اوسکی اکثر اشعار مین روزمرّہ کی باتین سلیس روزمرّہ مین نظم ہین

ٹامس مور ..... ۱۷۷۹ء سے ۱۸۵۱ء تک رہا۔ ایرلنڈ کا شاعر غزل گو تھا۔ اوسکی مثنوی لالہ رخ مشہور ہے۔ اسمین ممالک مشرقیہ کی حکایات نظم کی ہین نثر مین بھی اسکی کتابین ہین

ہوکر گذرا ہے جنمین سے ایک کا نام وکٹوریا نیانزا ہے دوسرے کا نام البرٹ نیانزا ہے اور یہ دوسری جھیل دریائے مذکور کا منبع ہے

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوئی فلپ ... بسنہ ۱۸۴۸ء مین معزول ہوا
سلطنت جمہوری ... بسنہ ۱۸۵۲ء مین موقوف ہوئی
نپولین سوم .....

اسپانیہ

ملکہ ازابلا ..... بسنہ ۱۸۳۹ء

سویڈن

چارلس جان برنڈوٹ ... بسنہ ۱۸۴۴ء
اوسکر اوّل ..... بسنہ ۱۸۵۹ء

روس

نکولاس ..... بسنہ ۱۸۵۵ء
الگزنڈر دوم

پرشیا

سنہ وفات

فوڈرک ولیم سوم ..... بسنہ ۱۸۴۰ء
فوڈرک چہارم ..... بسنہ ۱۸۶۱ء
ولیم اوّل .....

ترکستان روم

محمد ششم ..... بسنہ ۱۸۳۹ء
عبدالمجید ..... بسنہ ۱۸۶۱ء
عبدالعزیز اوّل .....

اسٹریا

فرڈننڈ اوّل ..... بسنہ ۱۸۴۸ء
فرانسس جوزف اوّل .....

پوپ

گریگری شانزدہم ... بسنہ ۱۸۴۶ء
پایس نہم .....

استعفا دیدیا اور اب اور وزرا فرقۂ ٹوری سے مقرر ہوے
اور نواب ڈسرایلی اور مسٹر ڈزریلی اونکے سرمنشا ہوتے۔

آخرالامر بعد جستجوئے بسیار ۲۸ جولائی ۱۸۶۶ء مین تار
برقی بحر اوقیانوس کے اندر سے جاری ہوگیا اور اب امریکا
اور یورپ مین پانی کے اندر ہی اندر برابر خبر آنے جانے لگی۔

یہ واقعہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار ہے کہ اس پانچ
برس کے عرصہ مین جہازرانان و سیاحان برطانیہ نے کیا کیا نئے
ملک اور کیسی کیسی نامعلوم راہین دریافت کین۔ چنانچہ ۱۸۶۱ء مین دو
بہادرون نے جزیرۂ اسٹریلیا کو جنوب سے شمال تک طے کیا
آخر بیچارے بھوکھون کے مارے مرگئے۔ وسط افریقہ کا حال
ابتک نہ معلوم تھا اب اوسکی کیفیت بھی معلوم ہوئی۔ ڈاکٹر لونگسٹن
نے ساحل زنگبار کی تفتیش و تفحص کرتے کرتے ایک بڑی بھاری
جھیل دریافت کی جسکا نام وکٹوریا ہے اور ایک آب شار بھی ظاہر
کیا جسکا نام نیاسا ہے زور و شور اور عظم و وسعت مین یہ آب شار
نیاگیرا جیسے قہار آب شار سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ کپتان اسپیک
اور مسٹر بیکر نے یہ معمہ لاحل حل کیا کہ دریائے نیل دو جھیلون[1] مین

[1] انکا نام بروک اور ولس ہے ۱۲۔

مین تھے اونکی سلطنت سے منسلک کردئے گئے۔

جنگِ خانگی امریکا مین باشندگانِ اضلاع شمالی نے سکنۂ اضلاعِ جنوبی پر غلبہ پایا اور شہر پر شہر اونکی فتح کرنی شروع کئے کہ اس اثنا مین ایک ایسی خبر موحش آئی کہ سب لوگ دنگ ہوگئے۔ وہ خبر یہ تھی کہ ابراہیم لنکن صدرِ کونسلِ سلطنتِ جمہوریِ ممالکِ متحدۂ امریکا شہر واشنگٹن کی ایک تماشہ گاہ مین مارا گیا۔ یہ سانحہ ۱۴ اپریل ۱۸۶۵ء مین ہوا اور اوسی سال اکتوبر کے مہینے مین ملکۂ معظمہ کے وزیرِ باتدبیر و سیاست دان دیرینہ یعنے امیر پامی سٹن نے بسنِ ہشتاد سالگی انتقال کیا اور اوسکے مقام پر امیر رسل وزیر اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۶۶ء مین پادشاہانِ آسٹریا و پرشیا مین لڑائی ہوئی اور پرشیا کا پادشاہ غالب رہا۔ اوسکے غلبہ کی یہ وجہ ہوئی کہ اوسکی فوج کے پاس ایک نئی قسم کی بندوق تھی جسسے بہت لوگ ہلاک ہوتے تھے۔ اس سال انگلستان مین یہ امر عظیم ہوا کہ وہ قانون جو پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے تجویز ہو رہا تھا اور جسکے باب مین وزرا مین بڑے مباحثے ہو رہے تھے وہ رسل وزیر اعظم اور اوسکے شرکا کی رائے کے خلاف تجویز ہوا آخر اونھون نے

اور جو بہادر اونکے ساتھ ۱۸۴۵ء مین بحرِ شمالی کے تفتیش و تفحص کے واسطے گئے تھے وہ سب فوت ہوگئے۔

پانچ برس تک ممالکِ متحدۂ امریکا مین باہم جدال و قتال رہا اور اہلِ انگلستان اوسکے سبب سے نہایت متردد و متفکر رہے۔ اونکی تشویش و پریشانی کا یہ باعث ہوا کہ امریکا کے اضلاعِ جنوبی سے روئی بافراط انگلستان مین آتی تھی اور ضلع لینکشیر مین اوسسے الغارون کپڑا بنا جاتا تھا اب اِس لڑائی کے سبب سے روئی کا آنا موقوف ہوگیا اور بہت سے کارخانے کپڑے کے خراب ہوگئے اور ہزارون آدمی محتاج ہوگئے۔ ایک مرتبہ اثنائے جنگ مین شمالی اضلاع والون نے دو شخص سکنۂ اضلاعِ جنوبی مین سے ایک انگریزی جہاز پر سے گرفتار کرلئے اس سبب سے سرکار انگریزی اور فرمانروایانِ امریکا سے کچھ ہیلیطفی ہوگئی مگر خدا نے خیر کی کہ وہ دونون شخص چھوٹ گئے اور فساد بڑھنے نہ پایا۔

مارچ ۱۸۶۳ء مین ولیعہد بہادر کی شادی ڈیمارک کی شاہزادی الگزنڈرا سے ہوئی۔ اس شادی کے بعد شاہزادی موصوفہ کے بھائی شاہزادہ جارج تختِ سلطنتِ یونان پر بٹھائے گئے اور جزائرِ یونان کہ پادشاہِ برطانیہ کی حفظ و حمایت

سے بنا رہا تھا تیار ہوگئی اور اوسکے ذریعہ سے بہت سے سیّاری
مشاہدہ ہوے چنانچہ ۱۸۴۵ء مین ایسٹریا اور ۱۸۴۶ء مین پنچون
اور ۱۸۵۰ء مین وکٹوریا یہ سیّارات جدید دریافت ہوے —
۱۸۴۹ء مین ملکۂ معظّمہ کے نام نامی سے تین کالج ایرلنڈ مین مقرّر
ہوے ایک شہر بلفاسٹ مین ایک کورک مین اور ایک گیلوے
مین — ۱۸۵۰ء مین آب نائے مِنای پر وہ پُل بنایا گیا جسکا نام جسر
بریطانیہ ہے — یہ پُل عجائب روزگار سے ہے اور اسکی صورت
یہ ہے کہ دو ہشت گوشہ آہنی نلکون کو لوہے کی میخون سے خوب مضبوط
جوڑا ہے اسطرح سے کہ اِن دونون کا ایک پُل بن گیا ہے اور
ایک ریل اوپر والے نل کے اندر چلتی ہے اور ایک نیچے والے کے اندر
چلتی ہے — ۱۸۵۱ء مین دوور سے کیلی تک اور ۱۸۵۲ء مین
اِنگلنڈ سے ایرلنڈ تک سمندر کے اندر سے تار برقی جاری ہوا
اِسی صنّاعانِ انگلستان کو یہ حوصلہ ہوا کہ بریطانیہ سے امریکا تک
اسی قسم کا تحت آب تار بحر اوقیانوس کے اندر جاری کرین مگر جب یہ
تدبیر نہ بن پڑی — ۱۸۵۳ء مین ایک جہاز ران ایم کلیور نامی نے
شمال و مغرب کی جانب سے ایشیا کا راستہ نکالا — ۱۸۵۸ء مین ایک
بڑا اقہار جہاز جسکے برابر کوئی جہاز آجتک نہین بنا دریاے ٹیمس
مین چھوڑا گیا — ۱۸۹۷ء مین ایک کشتی جسکا ناخدا ایم کلنٹوک تھا
بحر شمالی سے پھر آئی اور یہ خبر وحشت اثر لائی کہ سر جان فرینکلن

۔ اونکے مرنے سے خاندان شاہی کا چراغ گل ہوگیا اور علم یتیم ہوگیا۔ اب علوم و فنون کو ایسا قدر دان اور جوہر شناس کاہیکو نصیب ہوگا اگر چراغ لیکر ڈھونڈین گے تو ایسا مربّی شفیق و مشیر با تدبیر نہ پائین گے جب ایسا مونس و غمخوار دنیا سے اوٹھہ گیا تو ملکۂ معظمہ کو سلطنت کا لطف کیا باقی رہا۔ بیس ۲۰ برس تک شاہزادۂ عالی وقار ملکۂ نامدار کے ہم پہلو و ہم کنار رہے اور اتنے دنون بڑے لطف سے نبھہ گئی اور چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیان بہم پہنچین۔ بس اب انھین نونو نہالون سے حضرت مخدّرۂ علیا کی آنکھون کو طراوت اور قلب کو راحت ہے۔ بڑی شاہزادی کی شادی ۱۸۵۸ء مین شہنشاہ پرشیا کے ولیعہد شاہزادۂ فریڈرک ولیم سے ہوئی اور اونکے قدوم سعادت لزوم سے سلطنت پرشیا کی رونق دوبالا ہوگئی۔

خطون کی ڈاک جو چارلس دوم کے عہد مین فقط لنڈن مین جاری ہوئی تھی ۱۶۸۰ء مین وہ تمام **مملکت متحدۂ برطانیہ و ایرلنڈ** مین جاری ہوگئی اور یہ امر خاتمہ مسٹر رولنڈ ہل کی سعی جمیل سے ہوا۔ جسسے خطون کی سالانہ آمد و رفت بیشتر کی چھہ گنی ہوگئی ہے۔ ۱۸۴۳ء مین وہ راہ جو دریاے ٹیمس کے اندر سے بنتی تھی بن چکی اور جاری بھی ہوگئی۔ ۱۸۴۴ء مین وہ عظیم الشان دوربین جسے لارڈ راس نے

پر فتح عظیم حاصل کی اس معرکہ مین بہت سے انگریز بھی جرنیل موصوف کے شریک تھے اور اسکے فتح ہونے سے وہ بھی سرخرو ہوے۔

اِس لڑائی کا انجام نیپلس مین ہوا اور اطالیہ جدید کا بادشاہ وکٹر عمنوائیل مقرر ہوا۔ نیپلس کے بادشاہ نے آخری مقابلہ شہر گائیٹا مین کیا وہان بھی شکست کھائی مگر اوس شہر کے لوگ بعد اِس شکست کے بھی کئی مہینے تک لڑا کئے۔

مارچ ۱۸۶۱ء مین جو مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ جزائر برطانیہ مین ۲۹۳۲۴۷۸۸ کی آبادی ہے۔ اسی سال ایک سانحۂ عظیم سلطنت برطانیہ سے باہر واقع ہوا یعنے چارلسٹن واقع امریکا مین جنگ خانگی شروع ہوئی۔ یہ لڑائی ممالک متحدۂ امریکا مین آپس مین ہوئی تھی اسی سے اسے جنگِ خانگی کہا۔

اِسی سال ہماری شہنشاہِ نامدار ملکۂ عالی وقار پر دو صدمے عظیم گذرے۔ مارچ کے مہینے مین مادرِ مہربان نے انتقال کیا۔ ابھی اون مرحومہ کے غم کے آنسو نہ پونچھے تھے کہ ڈسمبر مین شوہر عالیوقار نے اِس دنیاے ناپائدار سے رحلت کی۔ شاہزادہ البرٹ کو حمی لازمی لاحق ہوئی اور ۱۴ ڈسمبر ۱۸۶۱ء مین مقام ونڈسر مین انتقال کیا

اور ایک وزیر بخطاب وزیرِ ہند اونکا سررشتہ مقرر ہوا۔ دوسرے قانون کی رو سے ایک یہودی بیرن راتھچایلڈ نامی اہل لنڈن کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر یعنے وکیل مقرر ہوا۔

جب ۱۸۵۸ء مین نواب ڈربی نے استعفا دیا تو لارڈ پامرسٹن کو پھر منصبِ وزیر اعظم عطا ہوا اور گلیڈسٹن مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا۔ اِن وزرا جدید کی وزارت مین پہلا کام یہ ہوا کہ والنٹیر سپاہی بھرتی ہوئے اور بادشاہ فرانس سے تجارت کے باب مین عہد و پیمان ہوا۔ اہل چین کے فریب سے پھر آتش جنگ مشتعل ہوئی۔ اور فوج انگریزی و فرانسیسی نے چینیون کا ایک قلعہ دریاے پیہو پر مسخر کر لیا اور دو لڑائیون مین برابر شکست دیکر اہل آسمان کی ساری شیخی خاک مین ملادی۔ اور ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۶۰ء مین شجاعانِ برطانیہ و فرانسیس پکن دارالسلطنت چین کی دیوارون مین زینے لگاکے شہر کے اندر پھاند پڑے اور محلہ امین گھس کر فغفور سے صلح کی گفتگو حاکمانہ کی۔ غرض اوسی مہینے مین شہر تین ہین مین صلح منعقد ہوگئی اِس معاملہ مین لارڈ الجن سرکار انگریزی کی طرف سے وکیل تھا۔ مئی ۱۸۶۰ء مین جرنیل گاری بالڈی نے ساحل جزیرۂ صقلیہ

چینی شیخی سے اپنے تئین اہل آسمان کہتے ہین ۱۲۔

کے سوداگر بھی برباد ہوئے۔ آٹے کے ساتھ گھن بھی پسا۔ بہت سے پرانے کارخانے تو بالکل خراب ہو گئے اور جن لوگون کی گرہ مین ٹکہ نہ تھا مگر اورون کی دستخطی ہنڈیون سے اپنا کام چلاتے تھے وہ بھی جلد تشریف لیگئے۔ اور اسی طوفان مین کئی بنک گھر بھی غریق رحمت ہوئے مگر یہ اونکے مالکون کی عقل کی خوبی تھی کہ بے دیکھے بھالے ہزار ہا روپیہ پیشگی لوگون کو دیدیا اب اونھون نے دھتا بتلائی لیکن یہ کوئی نئی بات نہ تھی چار مرتبہ ایسا ہی ہو چکا تھا کہ نوٹ کے کاغذون کو لوگ سمجھتے تھے کہ قارون کا خزانہ ہمارے ہی پاس ہے اور اِس خیال خام مین برباد ہوتے تھے۔

۱۸۵۸ء مین وہ وزرا جنکا سر منشا لارڈ پامرسٹن تھا معزول ہوے اور اونکے مقام پر فرقہ ٹوری سے وزیر مقرر ہوئے۔ انمین نواب ڈربی وزیر اعظم اور ڈزریلی مہتمم خزانۂ عامرہ ہوا۔ اِن وزرا کے عہد وزارت مین سیاست ملک سے متعلق دو امر عظیم ہوے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کی حکومت کی اصلاح کے واسطے قانون جاری ہوا۔ دوسرے یہ کہ یہودیون کے پارلیمنٹ مین داخل ہونے کے باب مین ایک قانون جاری ہوا۔ پہلے قانون کے بموجب یکم ستمبر ۱۸۵۸ء مین ایسٹ اِنڈیا کمپنی سے ہندوستان کی حکومت منتزع ہو گئی اور پندرہ وزیرون کی کونسل کے سپرد ہوئی

تھوڑے ہی عرصہ مین فوج انگریزی نے مسخر کر لئے آخر شاہ ایران صلح کا سائل ہوا۔

مگر محاربہ روس کے بعد اعظم وقایع بغاوت سپاہ ہند تھی۔ اس غدر کے دفع کرنے مین سردار دلاور کالن کیمبل نے بڑی جد وجہد کی اور اسکے صلہ مین امارت کا درجہ پایا۔ ۱۸۵۷ء موسم بہار مین یہ غدر میرٹ سے شروع ہوا اور اسکا باعث تو سب ہی جانتے ہین کہ یہ سارا جھگڑا کارتوس پر ہوا تھا۔ کانپور مین جسطرح انگریزون کی عورتین اور بچے ذبح ہوئے اوسکے سننے سے روئین کھڑی ہوتے ہین۔ دھلی کا محاصرہ تو طشت از بام افتادہ ہے۔ لکھنؤ کا معرکہ اور اوسمین جنرل ہیولاک جیسے بہادر سردار کا کام آنا یہ بھی یادگار ہے۔ بعد اوسکے بانس بریلی کا فتح ہونا بھی یاد ہے۔ غرض یہ معرکے ابتک ہر شخص کے دل پر نقش کالحجر ہین۔ اور اہل انگلستان تو ابتک یہ یاد کر کے زار و قطار روتے ہین کہ ہائے ہمارے ہم وطنون کو اتنی دور جا کر مٹی نصیب ہوئی۔

۱۸۵۷ء کے آخر مین تاجرون پر عجب بلا نازل ہوئی امریکا کے تاجر مارے طمع کے بولا گئے اور ایسے ایسے معاملات مین پھنس گئے کہ آخر دوالے نکل گئے۔ اونکے ساتھ بیچاری یورپ

جنگِ رُوس کا ہنگامہ ملک سرکاشیا مین بھی گرم تھا۔ اور وہان شامِل سپہ سالار فرانسیسی نے بڑی بہادری سے روسیون کا مقابلہ کیا۔ آخر سب سپاہِ رُوس شہر کارس پر جھک پڑی مگر جنرل ولیمس نے بڑی جوانمردی سے اوسے رُوکا اور شہر پر قبضہ نکرنے دیا لیکن افسوس ہے کہ اوسے کمک نہ پہنچی آخر ناچار ہوکر اوسنے یہ شہر روسیون کے حوالہ کردیا۔ غرض شہنشاہ روس نے بحر بالٹک اور بحرِ اسود دونون جانب سے زک اُٹھاکر صلح کی استدعا کی اور مارچ ۱۸۵۶ء مین شہر پیرس مین متخاصمین مین صلح منعقد ہوئی۔

۱۸۵۶ء کے آخر مین سرکار سے اور چین سی لڑائی شروع ہوئی۔ اِس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ ایک انگریزی جہاز چین کی سرحد سے جاتا تھا اوسکے جاشون کو چینیون نے ذلیل کیا۔ بڑا معرکہ اِس لڑائی مین یہ ہوا کہ سپاہِ انگریزی و فرانسیسی نے شہر کینٹن چینیون سے چھین لیا۔ بعد چند روز کے کچھ مراسلات ممالکِ مشرقیہ سے انگلستان مین آئے اونسے معلوم ہوا کہ سرکار سے اور فغفور چین سے مصالحہ ہوگیا اور یورپ کے سوداگرون اور پادریون کو اجازت مِل گئی کہ چین مین جہان چاہین آئین جائین۔ قریب اسی زمانہ کے افواجِ برطانیہ فارس مین داخل ہوئین اور ایک بڑا انگریزی جہازون کا خلیج فارس مین پہنچا۔ ہرات اور بوشہر

سے زیادہ بھروسا تھا مگر آخر کو یہ دُھس چھُن گئے - فرانسیسی لشکر نے
میملوُن پر قبضہ کر کے قلعۂ میلاکوف پر دھاوا کر دیا اور اوسے
بھی چھین لیا - اوسی روز انگریزی فوج کے ایک گروہ نے بڑی جانباری
کی کہ قلعہ سرِ یڈان کو چھین لیا مگر اس فرقۂ جرّار پر روسیون نے چار طرف
سے آگ برسا دی آخر یہ پَس پا ہوا اور بہت سے لوگ ضایع ہوئے -
دوسری روز شب کو گورٹ شاکاف سردارِ فوج روسی محصورین
شہر سباستپول کو نکالکر بندرگاہ کی راہ سے شہر مذکور کے گوشۂ شمالی مین
لیگیا مگر یہ مقام بھی اونسے چند ساعت مین چھِن گیا اور جب وہ وہان سے
بھاگنے لگے تو اپنے جہازون کو سمندر مین ڈبو دیا چنانچہ ابتک وہ یوہین
پانی مین پڑے سڑ رہے ہین - جب سپاہِ روس اسطرح سے منہزم و مفرور
ہوئی تو فوج انگریزی و فرانسیسی نے اونکی بڑی بڑی لنگرگاہین اور دُھس
وغیرہ بارود رکھکر اُڑا دئے چنانچہ وہ قلعۂ رفیع الشّان جو روس جنوبی
مین بڑا حِصن حصین تھا اب فقط ایک تودۂ خاک ہے -

سباستپول کی لڑائی تو اسطرح ختم ہوئی اب اِدھر شمال
کی طرف کی کچھ کیفیت سُنیے کہ ۱۸۵۵ء مین سَر چارلس نِیپیئر سے
بحرِ بالٹک کی فوج کی حکومت نکل گئی اور اوسکے مقام پر ڈنڈاس
امیرالبحر مُقرّر ہوا اور اوسنے بھی روسیون پر ایسی کڑی چوٹ لگائی کہ
بھناگئے یعنے بندر سوی بورگ کو بم کے گولے مار کے چھین لیا -

ڈاکٹر ولیم رسل جسکو ٹائمس سے خط کتابت رہتی تھی بہت مشہور و معروف ہے اور اوسکے خطوط جنمین لڑائی کی کیفیت شرح و بسط سے لکھی ہے اوسکی شہرت اور ناموری کا باعث ہوئے۔

۲۱ مارچ ۱۸۵۵ء مین نکولاس شہنشاہ روس نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا الگزنڈر پادشاہ ہوا مگر اوسکے وقت مین بھی لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ مئی ۱۸۵۵ء مین انگریزی اور فرانسیسی فوج بحری کنچ اور بحر ازوف مین پہنچی اور بہت سے جہاز اور شہر روسیون کے تباہ و برباد کردئے۔ سارڈنیا کا پادشاہ بھی اس لڑائی مین انگریزون اور فرانسیسیون کا شریک ہوگیا اور اوسکی فوج نے سپاہ فرانسیسی کی مدد سے ساحل دریائے چرنایا پر فتح مبین حاصل کی۔ اثنائے محاربہ کریمیا مین انگریزی اور فرانسیسی فوجون کی سردار دو مرتبہ بدلی گئے پیشتر فرانسیسی فوج کا سردار سینٹ آرنو تھا جب وہ ایلما کی لڑائی کے بعد مرگیا تو کینرو بیجوٹ سردار مقرر ہوا اور مئی ۱۸۵۵ء مین اوسکے مقام پر پلیسیر قائد عسکر فرانسیسی مقرر ہوا۔ ادھر فوج انگریزی کا سردار لارڈ ریگلن ہیضہ کرکے مرگیا اور اوسکے مقام پر جنرل سمپسن مقرر ہوا مگر وہ چند ہی روز کے بعد معزول ہوگیا اور منصب سپہ سالاری سر ولیم کوڈرنگٹن کو عطا ہوا۔

روسیون کو اپنے قلعہ کے دھسون پر پتھر کی دیوارون

جنگ چرنایا وقتحہ بادشاہ سارڈنیا با عانت فوج فرانسیسی ۱۶ اگست ۱۸۵۵ء

انگریزی جہاز پُر از غلّہ و دیگر ضروریاتِ جنگ بندرگاہ بالکلیوا مین
موجود تھی مگر فوجِ انگریزی کو وہان سے رسد نہ پہنچی۔ جب یہ ماجرا
اہلِ انگلستان نے سُنا تو پارلیمنٹ کے ایک ممبر رابرٹ نامی نے وزرا
کو الزام دیا کہ یہ تکلیف و صعوبت جو ہماری فوج نے اُٹھائی ہے یہ فقط تمھاری
بدانتظامی کے باعث سے۔ غرض ۱۵۷ ممبرون کے غلبہ رائے سے
یہ الزام ممبرِ موصوف کا محکمۂ عوام مین مستند و مقبول ہوا اور نوّاب
آبرڈین نے استعفا دیدیا اور لارڈ پامرسٹن وزیر اعظم مقرر
ہوا۔ اب لڑائی کا انتظام بڑی چستی اور چالاکی کے ساتھ ہوا۔ اور عرصہ
قلیل مین بندرگاہ بالکلیوا سے معسکر انگریزی تک ریل جاری ہوگئی اور
اب یہ طرفہ تماشا دیکھنے مین آیا کہ ریل کا انجن بسکٹ اور گائے کا گوشت
اور شراب اور گولا بارود لئے ہوئے فراٹے بھرتا ہوا رزمگاہ کو چلا
جاتا ہے۔ علاوہ برین اس لڑائی مین اور کئی باتین نئی ہوئین کہ وہ
وِکٹوریا اور واٹرلو کے معرکون مین بھی نہوئی تھین۔ ایک بات تو
یہی تھی کہ بحر اسود کے اندر ہی اندر کریمیا سے ساحل وارنا تک
تار برقی دوڑ گیا اور وہان سے برابر لنڈن تک جارے ہوگیا۔ پس
جو حادثہ لڑائی مین ہوتا تھا اس تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ
مین اوسکی کیفیت لنڈن مین پہنچ جاتی تھی۔ قطع نظر اسکے بڑے بڑے
اخبار جو ولایت مین جاری تھے اونکے مخبر بھی اس معرکہ مین موجود تھے
اور وہ وقتاً فوقتاً خبرین بھیجتے تھے۔ اِن وقائع نگارون مین سے

مضبوط و مستحکم کر لیئے تھے کہ اونھین ٹوڑ کر قلعہ کے اندر گھس جانا محالِ عادی تھا۔ غرض یہ وار تو بالکل خالی گیا۔ بعد اوسکے روسیون نے فوج انگریزی پر بالکلیوا مین حملہ کیا مگر انگریز بھی ایسے جی توڑ کر لڑے کہ روسیون کے چھکّے چھڑوا دئے آخر وہ پس پا ہوئے۔ اس معرکہ مین سوارانِ سُبک سَیرِ انگریزی فوج مخالف کی توپون پر بیدھڑک جا پڑے اور اگرچہ کامیاب نہوئے مگر پھر بھی یہ شجاعت و جوانمردی اونکی مُدّت تک یادگار رہے گی۔ سپاہ انگریزی کی دھنی جانب قریب انکرمان کے اسّی بھی بڑھکر فتح حاصل ہوئی۔ اسکی کیفیّت یہ ہے کہ ہنوز تاریکیِ شب فی الجملہ باقی تھی کہ انگریزی سنتریون نے دیکھا کہ روسیون کے دل کے دل خاکستری وردی پھنے ہوئے اِس ارادہ سے بڑھتے آتے ہین کہ انگریزی لشکر کی صفون کو تہ و بالا کر دین۔ بس یہ دیکھتے ہی تھوڑی سی انگریزی فوج اونکے مقابلہ کو آگے بڑہی اور باڑہ پر باڑہ اس زور و شور سے چلنے لگی کہ سارا لشکر چونک پڑا اور اب خوب گھمسان لڑائی ہونے لگی اور افسر اور سپاہی سب کے سب لڑائی مین گتھ گئے۔ کہ اتنی مین فرانسیسی فوج مدد کو آپہنچی اور قبلِ غروبِ آفتاب روسیون کے قدم اُٹھ گئے اور رُبعِ لشکر اونکا لڑائی مین کام آیا۔

موسم سرما مین سپاہِ انگریزی و فرانسیسی نے بسبب عدم تیسّرِ طعام و خیام بڑے مصائب و آلام اُٹھائے اور اگرچہ بہت سے

گولے برسے - بعد اوسکے ترکون نے بڑی شجاعت و جوانمردی سے
روسیون کو مار کر دریاے ڈینیوب کے اوسپار بھگا دیا اور صوبہ
سلسٹریا مین اونھین نہ دھسنے دیا - ادھر سر چارلس نیپیر
نے کہ بحر بالٹک مین انگریزی بیڑے کا سردار تھا شہر بوومارسنڈ
پر حملہ کر کے سب دھس وغیرہ برباد کر دئے اور کرونسٹٹ کے
قلعہ کو جا کر خوب دیکھ بھال لیا کہ یہ قلعہ عظیم الشان تھا اور دارالسلطنت
روس کی ناکہ پر واقع تھا - لیکن جزیرہ نماے کریمیا مین سب جگھہ سے
زیادہ ہنگامۂ کارزار گرم رہا - ۱۴ ستمبر کو ۵۶ ہزار آدمی کی فوج بسرداری
مارشل سینٹ ارنو و لارڈ ریگلن مقام یوپی ٹوریا
مین وارد ہوئی اور جب یہ فوج سمندر کے کنارے کنارے جنوب
کی طرف گئی تو دیکھا کہ ۵۰ ہزار روسی دریاے ایلما کے دھنے کنارے
پر صف بستہ کھڑے ہین - غرض تین ہی گھنٹہ کے عرصہ مین فوج انگریزی
و فرانسیسی روسیون کو دریا سے ہٹا کر اوسپار اوتر گئی اور وہ پیچھے
ہٹکر سباستپول کے قلعہ مین کہ نہایت مضبوط و مستحکم تھا چلے گئے -
سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے اوس قلعہ کے جنوب کی سمت مورچہ لیا -
اس مقام سے دس میل کے فاصلہ پر بالکلیوا کی بندرگاہ تھی اور
وہان انگریزون کے جہاز اور میخزین وغیرہ سب مہیا تھا - ۱۷ اکتوبر کو
انگریزون اور فرانسیسیون نے شہر سباستپول پر بر و بحر دونون جانب
سے حملہ کیا مگر اس اثنا مین روسیون نے فرصت پا کر دھس وغیرہ ایسے

آغاز جنگ سباستپول یا سنہ ۱۸۵۴ء

وزیر مختص بہ انگلستان مقرر ہوا۔

اسی سال ۱۴ ستمبر کو امیر باتوفیر ولنگٹن نے ۸۳ برس کے سن مین قلعہ والمر مین انتقال کیا۔ یہ سپہ سالار فلک وقار ایسا شجاع وجری تھا کہ اسکے اہل وطن نے ازراہ فخر ومباہاۃ اسکا نام روئین تن اور مرد صد میدان رکھا تھا۔ ۱۸ نومبر کو اسکا جنازہ بہ تزک واحتشام جنگی کلیسائے سینٹ پال مین لیجاکر دفن کیا کہ وہین نلسن امیرالبحر بھی مدفون تھا۔

جنگ واٹرلو کے بعد کوئی بڑی لڑائی یورپ مین نہ ہوئی تھی مگر اس اثنا مین شہنشاہ روس نے صوبہ مولڈیویا اور صوبہ والیکیا کو انمین اور اور ممالک مقبوضۂ سلطان روم مین دریاے ڈینیوب حائل ہے چھین لئے تھے اس سبب سے میزان سلطنت کی معادلہ ومساواۃ مین فرق آگیا تھا اور شہنشاہ روس کا پلّہ بھاری ہوگیا تھا۔ الغرض پادشاہان فرانسیس وبرطانیہ نے بالمشارکت سلطان روم کی مدد کی واسطے افواج بحری بحر اسود مین بھیجین۔ لیکن اوسیوقت سفیر روس لنڈن سے رخصت ہوگیا اور ۲۸ مارچ ۱۸۵۴ء مین طرفین سے لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ اس لڑائی مین پہلا معرکہ یہ ہوا کہ شہر اوڈیسا پر بم کے

اس کا سبب یہ ہوا کہ رنگون کے حاکم نے دو انگریزی جہازون کے افسرون کو ذلیل کیا لہذا گورنمنٹ[1] ھند نے کموڈور امیر البحر کو بھیجا کہ سرکشانِ برھما سے اِس ذلت کی تلافی چاہے - مگر والیِ برھما نے صاف انکار کیا کہ ہم کچھ تلافی نکرین گے - پھر سرکار انگریزی نے اس مقدمہ مین سعی کی مگر کچھ ثمرہ نہ مترتب ہوا - آخر ناچار ہو کر فوج بھیجی اور یہ فوج برھما مین داخل ہوئی اور چند ہی روز مین مرتبان کہ ساحل دریا پر بسا ہے اور رنگون جو دریاے ایراودی کے مشرقی شاخ پر واقع ہے اور پیگو جو دریاے پیگو پر آباد ہے یہ تین شہر برھما والون سے چھین لیے - پھر اونھون نے بڑی جدّوجہد کی کہ پیگو کو لے لین مگر جرنیل ھیل کی شجاعت و جوانمردی سے کچھ پیش رفت نہ گئی - باوجودیکہ ایسے ایسے شہر بادشاہ برھما سے چھن گئے تھے اسپر بھی اوسنے سرکار انگریزی سے مصالحہ نہ کیا - آخر کار سرکار نے ایک اشتہار جاری کیا جسکے بموجب صوبہ پیگو سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا -

۱۸۵۲ء کے ابتدا مین جان رسّل کی مقام پر لارڈ ڈربی اور ڈزریلی وزیر اعظم مقرر ہوئے مگر ہنوز انکی وزارت کو سال بھر بھی نہ گذرا تھا کہ یہ معزول ہوئے اور نواب ابرڈین وزیر اعظم اور لارڈ جان رسّل وزیر ممالکِ غیر اور لارڈ پامرسٹن

[1] یعنے نواب گورنر جنرل بہادر اور انکے ارباب کونسل ۱۲

پر مترتب ہوئی۔ ایک تو یہ کہ اسکے سبب سے انگلستان مین ہر قسم کے صنّاعون اور کاری گرون کو اپنی ہنر آزمائی اور لیاقت نمائی کا حوصلہ پیدا ہوا۔ دوسرے یہ کہ اسمین ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ آئے سب کا خال وخط رنگ ڈھنگ بات چیت پوشاک کی قطع جدا تھی اور سب ایک مکان مین اور ایک ہی غرض سے جمع ہوئی تھی اس سبب سے اون مین موانست و موالفت زیادہ ہوگئی اور تپاک بڑہا۔ ایسی ہی نمائش ۱۸۵۳ء مین ڈبلن مین ہوئی اور ۱۸۵۵ء مین پیرس مین ہوئی۔

۱۸۵۱ء مین وہ وزرا جنکا سرمنشا امیر رسل تھا کسی مقدمہ مین زک اٹھاکر مستعفی ہوئے۔ مگر امیر ولنگٹن کی صلاح سے پھر منصب وزارت پر قائم ہوئے۔ اسی سال قوم کافر سے لڑائی شروع ہوئی۔ یہ وحشی قوم راس گڈ ہوپ مین افریقیہ کے انتہائی جنوب مین رہتی تھی اور انگریزون کو ہمیشہ بتنگ کرتی تھی۔ آخر ۱۸۵۳ء مین جاکر کہین یہ قوم مغلوب ہوئی۔ جس سال یہ نمائش ہوئی اوسی سال ایک اور واقعہ عظیم یہ بھی ہوا کہ جزیرہ اسٹریلیا مین سونے کی معدن نکلی اور اونھین کھود کر سونا نکالنے کو لاکھون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے۔

۱۸۵۲ء مین دوسری لڑائی والی برما سے شروع ہوئی

کی کچھ حرمت و وقعت نہین ہے۔

پیل وزیر اعظم نے اپنی عمر عزیز اصلاح و ترفیہ خلائق مین بسر کردی تھی یہانتک کہ دم واپسین بھی اوسے انہین امور کا خیال رہا اور اوسوقت بھی اوسنے لنڈن کی نمائش گاہ کی تدبیرین بتلائین — اس نمائش گاہ کا نام مخزنِ صنایع کُلِّ اقوام ہے اور سب سے پیشتر ملکۂ معظمہ کے شوہر عالی وقار یعنے شاہزادۂ البرٹ کو اسکا خیال آیا تھا — واقع مین یہ نمایش گاہ بھی رفعت و احتشام مین دوسرا ایوان کسریٰ تھا — سر جوزف پیکسٹن سے کامل شخص نے اسکا نقشہ بنایا تھا اور یہ مقام ہائیڈ پارک مین بنی تھی اور کئی ایکڑ کے گردے مین واقع تھی اور لوہا اور شیشہ کہ یہی دونون عمارت کی جان ہین اور ایک کی پائداری اور دوسرے کی نزاکت ضرب المثل ہے اس عالیشان نمائش گاہ مین بہت لگا تھا اور اسکی سقف بلور کی تھی اور اسقدر بلند تھی کہ کئی اونچے اونچے درخت اوسکے نیچے آگئے تھے — اس نمائش گاہ عرش اشتباہ مین ہر قسم کی چیزین ہر ولایت کی موجود تھین اور پانچ مہینے تک ہر روز اسمین تماشائیون کا ہجوم رہا اور جو اسے دیکھتا تھا فرط حیرت سے آیینہ صفت ہوجاتا تھا کہ یا الٰہی یہ کس شک مسیحا کا مکان ہے + زمین جسکی چہارم آسمان ہے + — دو بہت بڑے فائدے اس نمائش گاہ

تقرر نمائش گاہ لنڈن و ہجوم تماشائیان وہان
از یکم مئی تا ۱۱ اکتوبر ۱۸۵۱ء

سزاے موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدلگیا اور وہ ملک بدر کئے گئے۔
اب یہ مفسد ایک ایک کرکے رہا ہو گئے ہین اور بعضے بھاگ بھی گئے ہین۔

سنہ ۱۸۴۹ء مین تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین جہازرانی مین تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکۂ معظمہ ایرلنڈ کی سیر کو تشریف لے گئین اور وہان کی رعایا اونکی تشریف آوری کو اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھکر بہت خوش و مسرور ہوئی۔ تیسرے یہ کہ ملکۂ محتشمہ کی چچی صاحبہ یعنے شاہ ولیم چہارم کی ملکہ ادلیڈ نے وفات کی۔

۲۹ جون سنہ ۱۸۵۰ء مین سر رابرٹ پیل گھوڑے پر سے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چار ہی دن کے بعد مر گیا۔ اِس وزیر آصف نظیر نے ۶۳ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اسی سال ایک یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پایس نہم خلیفۂ روم نے انگلستان پر پھر دست درازی کی اور پادری وایزمین کو اس غرض سے ویسٹ منسٹر کا اسقف اعظم مقرر کیا کہ اساقفہ و قسیسین کیتھولک کی حکومت جسے ملکۂ الزبتہ نے باطل و عاطل بلکہ منعدم و مستاصل کر دیا تھا دوبارا انگلستان مین قائم ہو جاے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گلی اور اہل انگلستان نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہو گیا کہ اونکی نظر مین امام کلیسا ہی روم

جائین اور ایک عرضی مین اپنے مطالب لکھکر اوسکے ہاتھہ سے دلوائین
مگر ادھر بھی ان مفسدون کی گوشمالی کے واسطے ان شاء اللہ تھوڑے
نہ بہت ۲ لاکھہ آدمی خوب کرارے کرارے لنڈن کی سڑکون پر ڈٹے
کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انھین بے مارے نچھوڑین گے۔
یہ رنگ جو اونھون نے دیکھا تو سب چپکے چپکے کھسک گئے۔

ایرلنڈ مین فسخ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ[1] کے واسطے

ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن مین جو صاحب زیادہ محرور المزاج تھے
اونھون نے ایک شخص ولیم اسمتھ اوبرائن نامی کو اپنا سرگروہ
بناکر اپنا نام گروہ جوانان ایرلنڈ رکھا تھا۔ اور لڑائی پر تلے
ہوئے تھے۔ اور فتنہ انگیز اخبار جاری کئے تھے جنکے دیکھنے سے
عوام الناس کو ایک ولولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا۔ انمین سے ایک اخبار
نہایت تیز اور حمیت انگیز تھا اور اسکا اڈیٹر جان مچل تھا۔
ہر روز ہزارہا مزدور پیشہ لوگ کنار دریا اور کھیتون مین گیند بازی کے
حیلہ سے جمع ہوتے تھے مگر نیت مین فساد تھا۔ لیکن اس ساری پیش بندی کا
انجام کچھہ نہوا۔ اوبرائن اور اور مفسدون نے کچھہ تھوڑا سا ہنگامہ
مقام ٹپریری مین کیا مگر چند ہی برقندازون نے اس فتنہ کو فرو
کر دیا۔ اور اسکے سربراہ کارون کو گرفتار کر لیا اور اونمین سے چار کو

[1] یعنے پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ ایرلنڈ ۱۲

دیکھا کہ جتنی ریلین بنانے کا قصد کیا ہے اون مین سے نصف محض عبث و بیکار ہونگی۔ غرض اب ساری ملک مین ایک کھرام پڑگیا اور ہر اخبار مین اسی کا ذکر ہوتا تھا کہ آج فلان ریل کی کمپنی شکست ہوگئی آج فلان کارخانہ ٹوٹ گیا اتنون کی جمع ڈوب گئی اور اتنون کا دوالا نکل گیا۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء مین اس آفت ناگہانی کا اثر سب دنون سے شدید تر محسوس ہوا۔ لکن اس منحوس سال مین اتنا تو فائدہ ہوا کہ تار برقی کے فوائد قوت سے فعل مین آئے یعنی اوسکے واسطہ سے خبرین آنے جانے لگین۔

۱۸۴۸ء مین فرانسیس مین تیسرا انقلاب ہوا اور لوی فلیپ شاہ فرانس معزول ہوا اور سلطنت جمہوری قائم ہوئی بادشاہ معزول نے انگلستان مین جاکر پناہ لی اور ۱۸۵۰ء مین وہین انتقال کیا اسی سال کے آخر مین لوی نپولین کہ ہالنڈ کے بادشاہ معزول کا بیٹا اور نپولین اعظم کا بھتیجا تھا سلطنت جمہوری فرانسیس کا صدر مقرر ہوا اور چار برس کے بعد بخطاب نپولین سوم شہنشاہ فرانس ہوگیا۔ ۱۸۴۸ء مین تمام یورپ مین عجب تلاطم برپا رہا۔ ویانا اور برلن اور روم قدیم مین ہنگامے ہوئے۔ اور انگلستان مین جاں نثاران فرمان شاہی نے فساد برپا کیا اور ۱۰ اپریل کو بہت سے لوگ اون مین سے باین غرض جمع ہوے کہ ایک شخص فیرگس اوکونر نامی کو ہمراہ لیکر پارلیمنٹ مین

غلہ پر زیادہ محصول لگانے سے اونھین یہ فائدہ تھا کہ اونکے ملک کے غلہ کا نرخ نہ گھٹنے پائے گا - غرض از دیاد محصول سے تجارت مین مدّت تک ترقی نہوئی مگر آخر کو تجارت سے اپنے ملک اور غیر ملک کی قید رفع ہوگئی اور غیر ملکون سے جو گیہون آتا تھا اب اوسپر فی ۷ من ۸ آنہ محصول رہگیا - اس ماجرے کے دو روز کے بعد سَر رابرٹ پیل نے استعفا دیا اور لارڈ جان رسّل وزیر اعظم مقرّر ہوا

استعفا سر رابرٹ پیل و وزارت لارڈ جان رسل ۶ جون ۱۸۴۶ء

۱۸۴۵ء مین آلو کی فصل پر پالا پڑا - اِس سبب سے آیرلنڈ مین بڑا قحط پڑا اور شدید تپ آئی - برطانیہ اور امریکا کے لوگون نے بڑی ہمت کی کہ آیرلنڈ کے قحط زدہ دہقانون کو مدد بھیجی مگر پھر بھی بہت سے لوگ وہان کے قحط اور بیماری سے ہلاک ہوگئے اور بہت سے سَر بصحرا نکل گئے اس سبب سے اوس ملک کی آبادی مین قریب بیس لاکھ آدمی کا گھاٹا پڑا

اب اہل انگلستان کو ریل بنانے کا مالیخولیا پیدا ہوا - صدہا کمپنیان ریل کی بن گئین اور ہر شخص ریل کی تجارت کے حصّے بیع و شرا کرنے لگا - آخر اس مالیخولیا کا انجام یہ ہوا کہ جب لوگون کی آنکھون سے غفلت کے پردے اوٹھے اور حواس بجا ہوئے تو

کو اونپر حملہ کیا اور فتح پائی مگر سپاہِ انگریزی مین لوگ اسقدر مارے گئے کہ جنرل گف کو سرکار نے بڑا الزام دیا کہ تمنے کیون ایسی بیڈھب لڑائی مین اتنے لوگون کو کٹوا دیا۔ لیکن ۲۱ فروری کو جنرل گف نے گجرات مین سکھون کو شکست فاش دی اور پہلے جو زک اوٹھائی تھی اوسکی خجالت مٹائی۔ چندروز بعد اس معرکہ کے نوّاب گورنر جنرل بہادر کے فرمان کے بموجب پنجاب سلطنت برطانیہ مین شامل ہوگیا۔

ملکۂ محتشمہ کے عہدِ جلالت عہد مین سیاستِ ملک مین بہت بڑا امر یہ ہوا کہ قانون در باب غلّہ منسوخ ہوگیا۔ اسکی منسوخی کی یہ کیفیّت ہی کہ ۱۸۴۱ء مین ضلع لنکشیر مین کچھ لوگ اس قانون کی مخالفت پر متّفق ہوے اور تجارت مین آزادی کے خواہان ہوئے۔ ان لوگون کا سرگروہ مینچسٹر کا ایک کارخانہ دار رچرڈ کوبڈن نامی تھا۔ ۱۸۴۱ء مین سر رابرٹ پیل وزیر اعظم مقرّر ہوا۔ پہلے تو اوسکی راے یہی تھی کہ اور ملکون سے جو غلّہ آتا ہے اوسپر زیادہ محصول لگایا جاے مگر ۱۸۴۵ء مین اوسکی راے اس باب مین بدل گئی۔ جن لوگون کی معاش کا مدار زراعت پر تھا جیسے زمیندار کسان اور اور مزدور پیشہ لوگ وہ سب بھی یہی چاہتے تھے کہ غیر ملک سے غلّہ نہ آنے پاے۔ اونکے زعم ناقص مین غیر ملک کے

دریا اس مین جاری ہین اس سبب سے اسے پنجاب یعنے پنج آب کہتے ہین — اوس زمانہ مین یہ ملک ایک قوم جنگ جو کے قبضہ مین تھا جسے سکھہ کہتے ہین — یہ قوم وسطِ صدیِ ہفتدہم عیسوی مین پنجاب پر مسلّط ہوگئی تھی — اور اسکا ایک راجہ رنجیت سنگہ نامی سرکار انگریزی کا بڑا پکّا دوست تھا — لیکن جب ۱۸۳۹ء مین وہ مرگیا تو اوسکے راج پر بڑا خون خرابا ہوا اور اسی لڑائی مین سکھون نے حد کی مین انگریزون کی چھاؤنی پر بھی حق ناحق حملہ کیا مگر شکست کھائی اور بہت سے مارے گئے — لکن سکھہ کسیطرح سے دشمنِ حقیر نہ تھے اسواسطے کہ اونکے پاس تحفہ تحفہ چالاک گھوڑے تھے اور اونکے گولندازون نے انگریزی گولندازون سے تعلیم پائی تھی — غرض سپاہ انگریزی بسرداری سر ہیو گف و سر ہنری ہارڈنگ سکھون کے لشکر پر مقام فیروز شہر چڑہ دوڑی دو دن بڑی گھمسان لڑائی رہی بعد اوسکے انگریزی فوج نے فیروز شہر فتح کرلیا اور سکھہ ستلج کے اوس پار بھاگ گئے — پھر ۲۶ جنوری ۱۸۴۶ء مین علی وال مین اور اسکے پندرہ روز کے بعد سبراون مین سکھون کو شکست دی اس سبب سے لاہور پای تخت پنجاب کا راستہ کھل گیا وہان جاکر انگریزون نے سکھون سے عہد و پیمان کرلیا — مگر ۱۸۴۸ء مین پھر لڑائی ہوئی — سکھون کے لشکر نے دریاے جہلم پر بمقام چلیان والہ خوب مضبوط مورچہ باندھا — جنرل گف نے ۱۳ جنوری

مقرر کرکے اوسکا نام کلیسائے غیر تابع رکھا۔ اسی زمانہ مین کلیسائے انگلنڈ مین ایک گروہ نصارے نے بڑا فتور ڈالدیا۔ اس گروہ کا یہ مقولہ تھا کہ جو طرق عبادت بالفعل شایع ہین انمین اور کلیسائے روم مین زیادہ تر ملابستہ و مقارنتہ چاہیئے۔ اس گروہ کا پیشوا ڈاکٹر پوسی تھا اس سبب سے اسنے اپنا نام پوسیہ رکھا تھا۔

اثنائے محاربہ افغانستان مین سپاہ انگریزی نے سندہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس صوبہ کا رقبہ ۵۰ ہزار میل مربع ہے اور ۱۵۰ میل تک دریاے سندہ کے دھانہ کے گرداگرد آباد ہے۔ امیران سندہ کو یہ امر بہت ناگوار ہوا اور اونھون نے حیدرآباد مین انگریزی رزیڈنٹ کے مکان پر حملہ کیا۔ میجر آٹرم کے پاس کل تلوآ دمی تھے مگر اسپر بھی اوس نے نوابان سندہ کا مقابلہ بڑی شجاعت و جوانمردی سے کیا اور بڑی حکمت سے جاکر سر چارلس نیپیئر کی فوج سے ملا۔ اسکے چند روز کے بعد انگریزون نے میانی کی لڑائی فتح کی اور ایک اور معرکہ حیدرآباد کے قریب مارا۔ بس اس فتح سے سارا سندہ فتح ہوگیا۔

سندہ کے شمال و مغرب مین دریاے سندہ کے دھانہ سے اوپر ہٹکر پنجاب کا ملک واقع ہے۔ یہ صوبہ وسیع ہے اور پانچ بڑی بڑے

مقام پر قبضہ کرلو اور مفسدون کو جمع نہونے دو۔ اور اوکونل اور اور آٹھ شخصون کی تحقیقات کر کے دو برس کی قید کا حکم ہوا مگر پھر چند ہی روز مین اونھین رہا کردیا۔ اوکونل نے جنوا مین جاکر ۱۸۴۷ء مین ۷۲ برس کے سن مین انتقال کیا۔

۱۸۴۳ء مین کلیسائے اسکاٹ لنڈ مین طفرہ

پڑگیا۔ اس طفرہ کا سبب یہ ہوا کہ عدالتہائے عالیہ دیوانی کے حکام نے بعض فیصلے ایسے کئے کہ اونسے اسکاٹ لنڈ کے محاکم کلیسائی یعنے اساقفہ و قسیسین کے احکام و فتاوے منسوخ ہوگئے۔ ایک طائفہ عظیم نے کلیسائے اسکاٹ لنڈ کے اپنے علماء و فقہا کے احکام کی منسوخیت کو اسپر محمول کیا کہ ہمارے کلیسا یعنے مذہب مین اسنے رخنہ پڑگیا اور اوسکی آزادی و استغنا مین فرق آگیا۔ اس خیال سے وہ کلیسائے سلطانی سے جدا ہوگئے اور ایک علیحدہ کلیسا

۱؎ واضح ہو کہ نصاریٰ کی اصطلاح مین کلیسا کا اطلاق اکثر اہل کلیسا پر ہوتا ہے اور اسکو کوئی مسلک خاص مراد ہوتا ہے مثلاً کلیسائے انگلنڈ۔ کلیسائے اسکاٹ لنڈ کلیسائے روم کلیسائے پریس بٹیریئن۔ کلیسائے متحدہ سٹیٹ ان سب سے مذاہب و مسالک مخصوصہ مراد ہین جنکا ذکر اس کتاب مین جابجا ہے۔ کلیسا کا اطلاق اصحاب کلیسا یا اتباع مسالک مخصوصہ پر بھی قبیل اطلاق الظرف علی المظروف ہے جیسے مجلس سے اہل مجلس مراد لیتے ہین ۱۲

ویلس مین ہنگامہ ہوا اور ہنگامہ پردازون نے اپنا نام بنات الربقہ رکھا۔ انکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ تورٰیۃ مین سفر الخلیقۃ کے باب ۲۴ آیت ۶۰ مین لکھا ہے کہ ربقہ کے عزیزون نے اوسکے حق مین دعا کی کہ خداوندا اسکی اولاد ہمارے دشمنون کو مغلوب ومقہور کرے۔ لہذا ان فتنہ پردازون نے تبرکاً و تیمناً اپنا یہ نام رکھا کہ اسکی برکت سے ہمین بھی حق تعالیٰ دشمن پر مظفر ومنصور کرے گا۔ اور اپنی نسائیت ثابت کرنے کے واسطے اونھون نے لباس بھی عورتون کا پھنا۔ غرض ۱۸۴۳ء کے آخر تک یہ ہنگامہ رہا اور اس عرصہ مین جتنی محصول کی چوکیان جنوبی ویلس مین تھین وہ سب ان بلوائیون نے تھس نھس کرڈالین۔ اسی زمانہ مین اہل ایرلنڈ مین انتہا کا جوش وخروش پیدا ہوا کہ ہمارے ملک کی پارلیمنٹ انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے جدا ہوجائے اور ایک شخص اوکونل نامی کو اپنا سرغنا بنایا۔ اور اوسکی اعانت اور فسخ اتحاد ہردو پارلیمنٹ کے واسطے تمام اہل کیتھولک کے کنائس مین چندہ جمع ہوا اور اس چندہ کی مقدار ۱۸۴۳ء مین ۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ تک پہنچگئی اور ایرلنڈ کے قدیم پایہ تخت ٹارا مین مفسدون کے بڑے جمگھٹے ہوتے اور کلونٹارف مین بھی اونکا جماؤ ہوا جہان براین بورو نے ڈینمارک والون پر فتح پائی تھی۔ مگر ایرلنڈ کے ناظم نے سپاہیون کو بھیجا کہ اوس

سلہ یہ حضرت اسحٰق ؑ کی زوجہ کا نام تھا ۱۲۔

تجارت کے باب مین نزاع ہوئی۔ چینی افیون پر مرتے ہین
اور اوسے کھاتے بھی ہین اور مدک کے طور پر پیتے بھی ہین اور اگرچہ
اوسکی سمیت سے صدہا مرجاتے ہین مگر یہ بلا کب چھوٹتی ہے — اب
چینیون نے اس افراط سے افیون کا استعمال کیا کہ فغفور چین
نے پریشان ہوکر ممانعت کردی کہ خبردار ہماری ملک مین افیون نہ آنے
پائے۔ مگر انگریزی سوداگرون کو اس سے بڑا نفع ہوتا تھا لہذا وہ چوری
سے لیجاکر اسے چین مین بیچتے تھے۔ آخر چینی افسرون نے کئی کھیپ افیون
کے انگریزی جہازون سے نکالکر خراب و برباد کردئے اور کپتان
اِلیٹ کمشنر انگریزی اور اور کئی انگریزون کو قید کرلیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا
کہ سنہ ۱۸۴۰ء مین سرکار انگریزی نے پادشاہ چین سے لڑنے کا ارادہ ظاہر
کیا۔ اور چند ہی روز مین سپاہ انگریزی نے شہر کینٹن کو مغلوب
کرلیا اور شمال کی جانب سر ہنری پوٹنجر سپہ سالار انگریزی شہر
اموی کو مسخر کرکے دیوارہاے شہر نانکن تک پہنچ گیا۔ اس شہر مین
متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا اور اس مصالحہ کے بموجب جزیرہ ہانگ
کونگ انگریزون کو مل گیا اور علاوہ اسکے شہر کینٹن اور اموے۔
فوچو۔ ننگپو۔ شنگھائے۔ ان چار بندرگاہون مین غیر ملکون
کے سوداگرون کو تجارت کرنے کی اجازت مل گئی۔

انعقاد صلح درمیان سرکار انگریزی و فغفور چین ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۲ء

سنہ ۱۸۴۳ء مین سڑکون پر محصول مقرر ہونے سے ملک

اور اوسکا بیٹا ابراہیم مدّت سے سلطانِ روم کو ستا رہی تھی
چنانچہ ۱۸۳۷ء مین ابراہیم پاشا نے فوج عثمانی کو ساحل فرات پر
مقام نصیبین مین شکست دی - آخر سلطان روم نے ملکۂ
برطانیہ اور اور پادشاہانِ یورپ سے مدد مانگی - اور ان
سب نے بلا عذر سلطان کی درخواست منظور کرلی اسواسطے کہ اس
لڑائی کے سبب سے کئی مرتبہ آب نائر ڈارڈنلیز کا راستہ بند ہو
چکا تھا اور اِس راہ کے مسدود ہونے سے بحرِ اسود کی تجارت
موقوف ہوگئی تھی - القصّہ انگریزی فوج بحری بسرداری اسٹوپفرڈ
اور نیپیئر امیر البحر شہر برھوت کو کہ ساحل شام پر واقع ہی تباہ و برباد
کرکے زیر دیوارہاے شہر عکّہ پہنچگئی اور تین ہی گھنٹہ کے عرصہ
مین یہ حصن حصین کہ کلید ملک شام ہے اور نپولین جیسے زبردست
کے بھی اسسے کچھ نہ چلی تھی انگریزی توپ خانہ سے ہار گیا اور انگریزون کے
قبضہ مین آگیا - اِس شہر کو فتح کرکے نیپیئر امیر البحر اسکندریہ
کو روانہ ہوا مگر پاشاے مصر نے بعد چند روز کے شام سے اپنی
فوج برخواست کر لینے کا وعدہ کیا - بعد چند مدّت کے اوسنے اور
سلطان روم سے عہد و پیمان ہوگیا جسکے بموجب ولایتِ مصر
محمد علی پاشا کے پاسے نام نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ ہوگئی -

فتح عکہ ۳ نومبر ۱۸۴۰ء

اسی زمانہ مین سرکارِ انگریزی اور فغفور چین سے افیون کی

بھائی۔ چند ہی مہینے کے عرصہ مین قندھار اور غزنین اور کابل جیسے عظیم الشان شہر فوج انگریزی نے فتح کر لئے مگر اکبر خان خلفِ دوست محمد خان نے بہت سے کوہی افغان جمع کر کے کابل مین انگریزون کو چار طرف سے گھیر لیا اور سر ولیم میکناٹن اور اور بہت سے افسران انگریزی کو مشورہ کے واسطے بلا کر دغا سے مار ڈالا۔ بقیۃ السیف فوج انگریزی کابل سے جلال اباد تک کہ ۹۰ میل کا فاصلہ ہے برف مین ٹھٹھرتی ہوئی گئی راہ مین افغان آپڑے اور انگریزون کو تہ تیغ بیدریغ کیا چنانچہ کئی سے آدمیون مین سے فقط ایک شخص اپنی جان لیکے بھاگا اس واقعۂ جانگزا کے تھوڑے عرصہ کے بعد شاہ شجاع کو بھی کسی نے مار ڈالا۔ مگر جرنیل پولاک بڑی شجاعت و جوانمردی سے لڑتا ہوا درۂ خیبر کی راہ سے جا کر سر رابرٹ سیل اور جرنیل نوٹ کے لشکر سے ملا اور ان سب سردارون نے اکٹھا ہو کر پھر کابل پر چڑھائی کی اور اوسے فتح کیا اور اوسکی فصیل پر علم ظفر شیم انگریزی نصب کیا اور فتح کے شادیانے بجائے۔ غرض شہر کابل کی فصیل اور برج وغیرہ مسمار کر کے فوج انگریزی بفتح و فیروزی ہندوستان مین پھر آئی اور ۱۸۵۵ء مین دوست محمد خان نے سرکار انگریزی سے مصالحہ کر لیا۔

نقشہ جرنیل پولاک بسوی افغانستان و تسخیر کابل ۱۵ ستمبر ۱۸۴۲ء

اسی زمانہ مین ملک لونٹ یعنے اطراف ولواحی شام مین لڑائی ہو رہی تھی۔ اس لڑائی کا منشاء یہ ہوا کہ محمد علی والی مصر

گوتھا کے شاہزادہ آلبرٹ سے ہوا اور اوسی سال ۲۱ نومبر کو بڑی شاہزادی پیدا ہوئین جو شہنشاہ پرشیا کے ولیعہد شاہزادہ ولیم فریڈرک سے منسوب ہین - ۱۸۴۱ء مین ۹ نومبر کو شاہزادہ عالیجاہ آلبرٹ ایڈورڈ پیدا ہوئے جو اب وارثِ تاج و تخت برطانیہ ہین - چند روز بعد کہ خدائی ملکہ محتشمہ کے پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ اگر خدانخواستہ ملکہ معظمہ ولیعہد بہادر کے بالغ ہونے سے پیشتر مرجائین تو اونکے شوہر یعنی شاہزادہ آلبرٹ اپنے نابالغ صاحبزادہ کی طرف سے بطور متولی سلطنت کے حکمرانی کرین -

۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک افغانستان مین بازار قتال گرم رہا - اس لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ انگریزون کو یہ شبہ ہوا کہ مبادا شہنشاہ روس کا یہ ارادہ ہو کہ ہندوستان مین ہماری سلطنت دبالے لہذا یہ ضرور ہے کہ افغانستان مین ایسے شخص کو پادشاہ کرین جو ہمسے موافق ہو اسواسطے کہ یہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان مین واقع ہے اور شاہِ ایران ہمیشہ سے شہنشاہِ روس سے موافق ہے ایسا نہو کہ وہ روسیون کو ہندوستان مین آنے کی راہ اپنے ملک سے دیدے غرض اس خیال سے سرکار انگریزی نے ۱۸۳۹ء مین سر داری سر جان کین فوج ظفر موج بسوئے افغانستان روانہ کی تاکہ دوست محمد خان غاصبِ سلطنتِ افاغنہ کو نکالدے اور شاہ شجاع کو دوبارا تخت پر

فرمانِ رعایا[1] مین چند تغیراتِ عظیمہ کا خواہان تھا۔ ایک یہ کہ ہر شخص کو اجازت دی جاے کہ پارلیمنٹ کیواسطے ممبر منتخب کرنے مین اپنی رای دے۔ دوسرے یہ کہ ہنگامِ انتخابِ ممبرانِ پارلیمنٹ لوگ اپنی راے اونکے تقرر یا عدم تقرر کی نسبت کاغذ کے پرچون پر لکھکر ایک صندوق مین ڈالدیا کرین تاکہ امیدواران مشارکتِ پارلیمنٹ کو یہ نہ ثابت ہو کہ کسکی راے ہمارے خلاف ہے اور کسکی راے ہمارے موافق ہے تیسرے یہ کہ ہر سال ایک نئی پارلیمنٹ مقرر کی جاے۔ چوتھے یہ کہ ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہین مقرر کی جائین۔ پانچوین یہ کہ ہر شخص خواہ صاحب جائداد ہو خواہ نہو بشرطے کہ لوگون نے اوسے ممبر مقرر کردیا ہو پارلیمنٹ مین شریک کیا جائے چھٹے یہ کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کے واسطے ملک کی تقسیم اضلاعِ متساویہ مین کی جائے۔ غرض ان سرکشون کے ایک گروہ نے جان فروسٹ کو جو کسی زمانہ مین کسی شہر کا مجسٹریٹ رہا تھا اپنا سردار بناکر مقام نیوپورٹ واقع ضلع مونمتھ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور فروسٹ اور دو اور مغوی بجرم بدخواہی و فتنہ پردازی محکوم بہ سزاے موت ہوئے۔ پھر وہ سزاے موت سے معفو ہوئے اور تاحیات ملک بدر کردئے گئے۔

سنہ ۱۸۴۰ء مین ۱۰ فروری کو ملکۂ معظمہ کا عقد سیکس کوبرگ

[1] یہ فرمان پادشاہ نے رعایا کو دیا تھا اس سبب سے یہ رعایا کی طرف مضاف ہوا اور فرمان رعایا مشہور ہوگیا

چونکہ قانون سیلک کے بموجب ہینوور کی ریاست عورت کو نہ مل سکتی تھی لہذا جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئین تو وہ ریاست سلطنت برطانیہ سے نکل گئی اور ولیم چہارم کے بھائی آرنسٹ جنکا خطاب نواب کمبرلنڈ تھا اوس ملک کے بادشاہ مقرر ہوے۔

دسمبر ۱۸۳۷ء مین کینڈائے مشرقی اور کینڈائے مغربی مین بلوے ہوا اور پیپنیو اور میکنزی مفسدون کے سربراہ کار بنے۔ پیپنیو نے تو چند ہی روز مین بمقام سینٹ یوسٹیس شکست کھائی مگر میکنزی نے شہر ٹورنٹو پر حملہ کیا اور ہڈ افسر انگریزی نے اوسے بھی شکست دی۔ دوسری سال عین شدت سرما مین کینڈائے مشرقی مین پھر فساد ہوا مگر سر جان کولبورن کی ہمت و جوانمردی سے یہ فساد بھی چند ہی روز مین دفع ہوگیا۔ امریکا مین حکومت انگریزی کی تقویت و استحکام کے واسطے ۱۸۴۰ء مین پارلیمنٹ نے ایک قانون جاری کیا جسکے بموجب کینڈائے مغربی اور کینڈائے مشرقی ملکر ایک صوبہ ہوگیا۔

اسی زمانہ مین ایک گروہ اہل انگلستان کا جو اپنے تئین حامل فرمان شاہی کہتا تھا مشہور ہونے لگا۔ اس گروہ نے یہ نام اپنا اس واسطے رکھا تھا کہ یہ

صموپل کولرج ..... سنہ ۱۷۷۲ء سے سنہ ۱۸۳۴ء تک رہا۔ ضلع ڈِوَن مین پیدا ہوا تھا۔ مدرسۂ عالیہ کیمبرج مین علم حاصل کیا تھا۔ کئی مثنویان نظم کین

فِلیسیا ہیمنس ..... سنہ ۱۷۹۳ء سے سنہ ۱۸۳۵ء تک رہی۔ شاعرہ غزل گو تھی۔ اوسکے کلام سے دلسوزی اور نزاکت ٹپکتی ہے اور استعارات و تشبیہاتِ لطیفہ سے مملو ہے بعض گیت اوسکی بہت مشہور ہین

باب ہفتم

عہدِ معدلت مہدِ ملکۂ معظمہ و مفخمہ وکٹوریا خلد اللہ ملکہا وعظم سلطانہا

سنہ ۱۸۱۹ء مین ۲۴ مئی کو پیدا ہوئین سنہ ۱۸۳۷ء مین ۲۰ جون کو تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئین ولیم چہارم کے بعد اونکی بھتیجی ملکہ الگزنڈرینا وکٹوریا بسن ہجدہ سالگی رونق بخش سریر عرش نظیر ہوئین۔ ملکہ محتشمہ کے والد ماجد کا نام ادورڈ اور خطاب نواب کینٹ تھا۔ سنہ ۱۸۳۸ء مین ۲۸ جون کو اونکی تاجداری کی رسوم ویسٹمنسٹر مین ادا ہوئی

	سنہ وفات
سویڈن	
چارلس جان برنڈوٹ	
رُوس	
نکولاس	
اسٹریا	
فرانسس	۱۸۳۵ء
فرڈیننڈ اوّل	
پوپ	
لیو دوازدہم	۱۸۳۱ء
گرگری شانزدہم	

مشاہیر اہلِ تصنیف
عہدِ ولیم چہارم

سر والٹر اسکاٹ ..... ۱۷۷۱ء سے ۱۸۳۲ء تک رہا۔ اسکاٹلنڈ کا وکیل تھا۔ گیت بناتا اور قصے نظم کرتا۔ اوسکی تصنیفات مین سے حکایات مشہور ہین وی ورلی نوولس بہت عمدہ اور دلچسپ ہین۔ کئی مثنویان بھی اوسکی مشہور ہین

ادم کلارک ..... ۱۷۶۲ء سے ۱۸۳۲ء تک رہا۔ آیرلنڈ کا رہنے والا تھا۔ فرقہ مستہ ڈسٹ کا ایک قسیس تھا۔ السنۂ مشرقیہ پر عبور رکھتا تھا صحفِ سماویہ کی تفسیر لکھی

باغی ہوگئی تو پادشاہ انگلستان نے رعایاے مذکور کی مدد کو فوج عنایت کی اور سپاہ انگریزی نے ھالنڈ کی بندرگاہون کا محاصرہ کرکے آمد و رفت کی راہ مسدود کردی —

ولیم چہارم نے ۲۰ جون ۱۸۳۷ء مین ۷۲ برس کی سن مین انتقال کیا — اوسے دو بیٹیان ہوئی تھین دونون صغرِ سن ہی مین مرگئین ایک تو جسدن پیدا ہوئی اوسیدن مرگئی —

یہ پادشاہ شفیق و دلسوز اور کشادہ دست اور خلیق و بے تکلف تھا اور اگرچہ ذکی الطبع اور حاضر الذہن نہ تھا مگر سلیم العقل اور صائب الفکر تھا اور اوسکے ہر فعل سے سلامتِ عقل و صابتِ فکر ظاہر تھی

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	پی مشیا	سنہ وفات
چارلس دہم	۱۸۳۶ء مین معزول ہوا	فرڈرک ولیم سوم	.....
لوی فلپ	.....		
اسپانیہ		**ترکستان روم**	
انقلاب سلطنت	۱۸۳۳ء تک ہا	محمد ششم	.....
ملکہ ازابلا دوم	.....		

ہوئے اور سر رابرٹ پیل نے بمجرد طلب اطالیہ سے آکر تازہ وزرا مقرر کئے - مگر چار ہی مہینے مین نواب ملبورن پھر وزیر اعظم مقرر ہوا -

۱۸۳۵ء مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسّے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلا و قصبات متعلق تھا اونکی درستی اور اصلاح ہوئی - اور ان کونسلون مین ممبر مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکار خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے مجسٹریٹ یعنے وہ حاکم جنسے شہرون کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین - اسی قسم کے تغیرات اسکاٹ لنڈ اور آیرلنڈ مین بھی ہوئے

ولیم چہارم کے عہد مین غیر ملکون کی نسبت دو امر ایسے ظہور مین آئے کہ وہ قابل درج تاریخ ہین - ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء مین اسپانیہ کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزادہ چارلس سے لڑنیکے واسطے اپنی فوج مین انگریزی سپاہی بھرتی کرے دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء مین جب بلجیم کی رعایا ہالنڈ کے بادشاہ سے

۱ ایسی کونسلون کو آج کل ہماری محاورہ مین میونسپل کمیٹیان کہتے ہین ۱۲

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۳ء مین اسیر دامِ قضا ہوا۔

۱۸۳۴ء مین قانونِ تکفّلِ غربا و مساکین مین بہت سی تغیّرات واقع ہوئی۔ چند مدّت پیشتر اسّے غربا و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کرور روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر مین سے اکثر روپیہ ایسے مردون اور عورتون کی پرورش مین ضایع ہوتا تھا جو قوی توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اوسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیان مقرّر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنیکے قابل ہین اونکی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جاے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھ محنت کرین تو کیا مضایقہ۔

اس قانون مین اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گرے نے وزارت سے استعفا دیا۔ اوسکے استعفا کا یہ منشا ہوا کہ اوسنے اور اور وزرا سے ایک قانون کے باب مین نزاع ہوگئی جو انسداد فتنہ پردازی اہل ایرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اوسکے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرّر ہوا اور جان رسل اور لارڈ پامرسٹن اوسکے معین و مددگار مقرّر ہوئے۔ ۱۸۳۳ء کے آخر مین یہ وزیر بھی معزول

لوگون کو عنایت ہوا جنکے پاس ۱۰ روپیہ سالانہ لگان کی زمینداری تھی یا جو کم سے کم پانچ روپیہ سالانہ لگان دیتی تھی - ۱۷۸۷ء سے محکمۂ عوام مین اس امر کی تحریک ہو رہی تھی کہ نوآباد انگریزی بستیون مین جسقدر غلام ہین وہ سب آزاد کر دئے جائین - سب سے پیشتر ولیم ولبرفورس کہ ضلع یورک کے لوگون کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر یعنے وکیل تھا اس امر مین محرک ہوا اور جبتک اوسکی زندگی نے وفا کی اس کارِ خیر مین بکمال سرگرمی و استقلال ساعی رہا - غرض اس مقدمہ مین کارفرمایانِ پارلیمنٹ مین بکرات و مرات مباحثہ و مطارحہ ہوا اور غلامون کے مالکون اور نوآباد بستیون کے زمینداروں اور سوداگرون نے عتقِ عبید مین بڑی قیل و قال اور عذر و معذرت کی - چھیالیس برس تک یہ مقدمہ پارلیمنٹ مین لڑا کیا آخر کو ایک قانون جاری ہوا جسکے بموجب ۲۰ کرور روپیہ غلامون کے آقاؤن کو اونکے نقصان کی مکافاۃ مین دیا گیا مگر اسپر بھی اونھون نے غلامون کو مطلقاً نہین آزاد کیا بلکہ یہ شرط کر لی کہ سات برس تک یہ اونکی خدمت کرین - مگر پھر یہ تجویز ہوئی کہ اس مدتِ زائدہ مین دو برس کی تخفیف کیجاے اور ۱۸۳۸ء مین آٹھ لاکھ غلام پانچ برس کی خدمتِ زائدہ کے بعد آزاد کر دئے گئے - ولبرفورس نے ساری عمر اسی کارِ خیر کی پیروی مین صرف کر دی تھی اب جب اوسکی مشقت و جان فشانی کا ثمرہ ظہور مین آیا یعنے قانونِ آزادیِ غلامان

نفاذ قانون آزادی غلامان ۱۸۳۳ء

خلائق ایسا جوش مین آیا کہ اوس سردار جلیل الشان کو جسنے واٹرلو کی
لڑائی مین انگلستان کی عزت رکھلی تھی اور نپولین جیسے زبردست
کو زیر کیا تھا لنڈن کے بازاریون کے یورش سے اپنا مکان
بچانا پڑا بعد اسکے نواب گری پھر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور
وہ قانون اصلاح جسکے واسطے یہ قیامت کبرے برپا ہوئی تھی
نافذ ہوگیا۔ اسی سال یعنے ۱۸۳۲ء مین ۷ جولائی کو اسکاٹلنڈ
کی اصلاح کا قانون اور ۷ اگست کو ایرلنڈ کی اصلاح کا قانون بادشاہ نے
منظور کرلیا۔

نفاذ قانون بنا بر اصلاح حکمرانی عوام ۷ جون ۱۸۳۲ء

اس قانون سے آئین سلطنت مین تین تغیرات عظیم
ہوئے۔ اول جن قصبات و دیہات مین ایسے لوگ کم تھے جو پارلیمنٹ
کے واسطے ممبر منتخب کر سکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر مایعتد تھے تو وہان کے
متوطن نہ تھے اونسے پارلیمنٹ مین وکیل بھیجنے کا حق سلب ہوگیا
دوم جو قصبات کہ سترھوین صدی مین ترقی کرکے اول درجہ کے
شہر ہوگئے تھے اونھین اب اول مرتبہ یہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف
سے ممبر یعنے وکیل مقرر کرکے پارلیمنٹ مین بھیجین سوم پارلیمنٹ
مین راے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگون مین زیادہ تر عام
کردیا گیا۔ اہل شہر و قصبات مین سے یہ حق اون لوگون کو دیا
گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اسسے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے
یا اسقدر کرایہ کے مکان مین رہتے تھے۔ اضلاع مین یہ حق اون

مین محسوس ہوتے تھے مغرب کی جانب سے ہوتی ہوئی ضلع سنڈرلنڈ
پر نازل ہوئی اور سال بھر سے زیادہ بازار موت خوب گرم رہا اور قریب
۶۰ ہزار آدمی کے اس وبا سے ہلاک ہوتے۔ اوس زمانہ سے تین
مرتبہ یہ وبار انگلستان پر نازل ہو چکی ہے مگر چونکہ صفائی مین
اہتمام بلیغ کیا گیا ہے اور نالے مہریان صاف رہتی ہین اور مکانات
ہوادار بنتی ہین لہذا اس بلائے بے درمان کا اثر بہت خفیف ہو گیا ہے

اِس پادشاہ کے عہد مین سیاست ملک مین امر عظیم یہ ہوا
کہ محکمۂ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے ایک قانون نافذ ہوا
یکم مارچ ۱۸۳۱ء مین لارڈ جان رسل نے یہ قانون محکمۂ عوام
مین پیش کیا اور پارلیمنٹ کے دونون محکمون نے علی الخصوص محکمۂ
امرا نے اسپر بہت نقض و ابرام کیا مگر جمہور عوام اسکے نفاذ مین
مصر ہوا۔ الغرض پندرہ مہینے تک اِس قانون کے باب مین رعایا اور
پارلیمنٹ مین جھگڑا رہا اور نوٹنگھم اور ڈربی اور برسٹل مین
بڑے بڑے ہنگامے ہوئے۔ ایک مرتبہ تو اس قانون پر اسقدر
جرح و قدح ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل رد ہو جائے گا۔ محکمۂ
امرا کے ممبرون نے اسکی رد مین اسقدر مبالغہ و اصرار کیا کہ نواب
گرے وزارت سے مستعفی ہوا اور امیر ولنگٹن کو حکم ہوا کہ اپنی
طور پر وزیر مقرر کرو۔ مگر یہ کام اوس سے نہ بن پڑا اور دریائے غضب

مینجن کی شاہزادی تھی اوسکا نام اڈیلیڈ تھا۔

چند مدّت بعد اوسکی تخت نشینی کے فرانسیس مین دوبارا انقلاب ہوا اور تین روز پیرس کے بازارون مین کشت وخون ہوا آخر چارلس دہم تخت سلطنت سے اوٹھادیا گیا اور لوی فلپ نوّاب اورلینس فرانسیس کا پادشاہ مقرر ہوا۔ فرانسیس کے انقلاب نے بلجیم کے لوگون پر بھی اثر کیا اور اونھون نے بھی پادشاہ ھالنڈ سے منحرف ہوکر شاہزادہ لیوپولڈ کو اپنا پادشاہ بنایا۔ اس زمانہ مین انگلستان کے لوگ بھی بہت آزردہ ونالان تھے اور اس بات کے خواہان تھے کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کی جائے۔ جس قسم کا تغیّر اس محکمہ مین رعایا کو منظور تھا امیر ولنگٹن وزیر اعظم کی راے اوسکے بالکل خلاف تھی آخر اوسنے استعفا دیدیا اور اب وزرا فرقہ وھگ سے مقرر ہوئے اور نوّاب گرے اور لارڈ جان رسل گروہ وزرا کے ارکان اعظم ہوئے۔

۱۸۳۱ء مین یہ تغیر وزرا مین ہوا اور اسی سال ۱۵ ستمبر کو لورپول سے مینچسٹر تک وہ سلسلہ ریل کا جاری ہوا جواب تمام سلطنت برطانیہ مین مثل موے کے جال کے پھیلا ہوا ہے۔ اکتوبر ۱۸۳۱ء مین ایک تازہ وبا جسکے آثار پیشتر ہندوستان

دریافت کئے۔ سرکار شاہی سے ۳۰۰۰ روپیہ سالانہ کی پنشن پاتا تھا۔

سر ہمفری ڈیوی ..... ۱۷۷۸ء سے ۱۸۲۹ء تک رہا۔

ضلع کورنوال مین پیدا ہوا تھا۔ ایک خرّاد کا لڑکا تھا۔ ایک جرّاح کا شاگرد ہوا۔ ایک قسم خاص کا چراغ ایجاد کیا کہ اوسی ہوا سی نہین ضرر پہنچتا اور برابر روشنی دیتا ہے علم کیمیا اور علم برق مین بڑی بڑی مفید باتین ظاہر کین۔ علاوہ علوم حکمیہ کے اور مضامین مین بھی کتابین تصنیف کین۔ جنیوا مین انتقال کیا

باب ششم

عہد شاہ ولیم چہارم

سنہ ولادت ۱۷۶۵ء۔ سنہ جلوس ۱۸۳۰ء۔ سنہ وفات ۱۸۳۷ء

جارج چہارم کے بعد اوسکا بھائی نواب کلیرنس بخطاب ولیم چہارم پادشاہ ہوا۔ اس پادشاہ نے جوانی مین فوج بحری مین کام کیا تھا لہذا اسکا لقب پادشاہِ ملّاح مشہور ہوگیا۔ اسکی بی بی سیکس

جان فلیکس مین ..... ۱۷۵۵ء سے ۱۸۲۶ء تک ہا۔ شہر یورک مین پیدا ہوا تھا۔ پتھر کی تصویرین بنانے مین اُستاد تھا۔ تصویراتِ حجری کے مدرسۂ شاہی کا مُدرّس اعلیٰ تھا۔ جن لوگون کا حال بڑے بڑے یونانی شاعرون نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہی اونکی عمدہ عمدہ مورتین اس مُصوّر نے بنائی ہین۔

سر ٹامس لارنس ..... ۱۷۶۹ء سے ۱۸۳۰ء تک ہا۔ بی سِسٹل مین پیدا ہوا تھا۔ مانی کا ثانی تھا۔ رینلڈس مُصوّر کے مقام پر جارج سوم کا ملازم ہوا۔ ۱۸۲۰ء مین فن مصوری کے مدرسۂ شاہی کا صدر نشین مقرر ہوا

مُختَرعینِ عُلوم

سر ولیم ہرشل ..... ۱۷۳۸ء سے ۱۸۲۲ء تک ہا۔ ہینوور مین پیدا ہوا تھا۔ پیشتر مُغنّی تھا۔ بعد اوسکے علم ہیئت مین کمال حاصل کیا اور دوربین عکسی کو بہت درست کیا۔ ۱۷۸۱ء مین سیارۂ یورینس کو دریافت کیا اور قمر مین آتشی پہاڑ اور بعض سیارات کے ضمائم و اقمار

مشاہیرِ اہلِ تصنیف
عہدِ جارج چہارم

لارڈ بایرن ..... ۱۷۸۸ء سے ۱۸۲۴ء تک رہا۔ مشہور شاعر ہے۔ رند مشرب تھا۔ اکثر مثنویان اسکی فحش ہے۔ مملو ہین۔ تپ کے عارضہ سے یونان مین انتقال کیا۔

ڈیوگلڈ اسٹوارٹ ..... ۱۷۵۳ء سے ۱۸۲۸ء تک رہا۔ مدرسۂ عالیۂ اڈنبرا مین علم اخلاق کا مدرس اعلیٰ تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے فلسفۂ نفسِ ناطقہ اور تہذیب الاخلاق مشہور ہین

ٹامس براؤن ..... ۱۷۷۸ء سے ۱۸۲۰ء تک رہا۔ اسٹوارٹ کے مرنیکے بعد اوسکے عہدہ پر مقرر ہوا۔ بعض تقریراتِ علمیہ اوسکی بعد وفات کے مشتہر ہوئین

صناعانِ مشہور

بنجمن ویسٹ ..... ۱۷۳۸ء سے ۱۸۲۰ء تک رہا۔ امریکا مین پیدا ہوا تھا۔ وقائع تاریخی کی خوبصورت تصویرین کھینچیں۔ فن مصوری کے مدرسۂ شاہی کا صدر نشین تھا

سنہ ۱۸۲۲ء مین آہنی دودکش اوّل مرتبہ دریاے ٹیمس مین جاری ہوا
سنہ ۱۸۲۴ء مین صنایع دستی کی تعلیم کے واسطے مدرسے مقرر ہوے
سنہ ۱۸۲۵ء مین ایک ناخداجان سمن نامی نے اوّل مرتبہ دخانی جہاز پر
ہندوستان کا سفر کیا۔ بحر اوقیانوس مین تو دخانی جہاز اسسے
پیشتر یعنے سنہ ۱۸۱۹ء ہی مین روان ہو چکے تھے سنہ ۱۸۲۶ء مین مدرسۂ
عالیۂ لنڈن کی تقرر کے بارے مین فرمان شاہی صادر ہوا تھا اور
سنہ ۱۸۲۸ء مین یہ مدرسہ جاری ہوا۔

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات
لوی ہجدہم	سنہ ۱۸۲۵ء
چارلس دہم	
اسپانیہ	
فرڈننڈ ہفتم	سنہ ۱۸۳۳ء
انقلاب سلطنت	
سویڈن	
چارلس جان برنڈوٹ	
روس	
الگزنڈر	سنہ ۱۸۲۵ء
نکولاس	

پرشیا	سنہ وفات
فرڈرک ولیم سوم	
ترکستان روم	
محمد ششم	
اسٹریا	
فرانسس	
پوپ	
پایس ہفتم	سنہ ۱۸۲۳ء
لیو دوازدہم	

مداخلت اہل کیتھولک در امور سیاست و منسوخی قوانین شدیدہ نسبت ایشان سنہ ۱۸۲۹ء

نسبت فرقۂ کیتھولک کے منسوخ ہوگئے اور یہ فرقہ بھی امورِ سیاست مین اوسیقدر دخیل ہوگیا جسقدر فرقۂ پراٹسٹنٹ تھا۔

۲۶۔ جون سنہ ۱۸۳۰ء مین پادشاہ نے ۶۸ برس کے سن مین انتقال کیا اور کوئی وارث نہین چھوڑا۔

جارج چہارم کے خوش آمدی اوسے اشرف الشرفاء کہتے تھے مگر حق یہ ہے کہ اگر شرافت اسی کا نام ہے کہ آدمی قبول صورت اور نازک مزاج اور صاحب سلیقہ ہو اور پوشاک بھی نفیس پہنتا ہو اور لوگون سے بہ خلق و مدارات ظاہری پیش آتا ہو تو البتہ یہ پادشاہ ایسا ہی تھا جیسا اسکے خوش آمدی اسے کہتے تھے لیکن اگر بقول بعض اشخاص کے شریف وہ ہے جسکے مزاج مین شفقت و مروّت ہو اور صاحبِ اخلاق حمیدہ و اطوارِ پسندیدہ ہو تو حاشا و کلّا یہ پادشاہ ہرگز شریف نہ تھا۔

اِس پادشاہ کے عہد مین کپتان پارّی اور کپتان رأس نے اس تجسّس مین کہ شمال و مغرب کی طرف سے ہندوستان کی راہ دریافت کرین تمام بحر شمالی کو چھان ڈالا۔ سنہ ۱۸۳۰ء مین ایک صاحب میک ادم نامی نے سڑکون پر کنکر بچھانا رواج دیا۔

پیٹ خاصّۃً اون امور کے انتظام و انصرام کے واسطے وزیر[1] مقرّر ہوا
جو انگلستان سے متعلّق تھے - اِن دو وزیرون کے عہدِ وزارت مین
قانون آزادی باین مراد جاری ہوا کہ جو قوانینِ شدیدہ نسبت فرقۂ
کیتھولک کے زمانۂ **انقلابِ سلطنت** سے چلے آتے تھے
اور اب اونکی کچھہ ضرورت نہ باقی رہی تھی اور اہل **کیتھولک** پر بہت
صعب و دشوار تھے وہ منسوخ ہوگئے - مگر اب فرقۂ مذکورہ نے بغاوت
و فساد کی تخویف شروع کی لہذا ارباب سیاست پر لازم ہوا کہ ایسا تغیر آئین
مملکت مین کرین کہ فساد نہونے پائے - بنا بر آن **کورپوریشن**
ایکٹ اور **ٹسٹ** ایکٹ جو چارلس دوم کے عہد مین نافذ ہوے تھے اور علی الخصوص
فرقۂ **کیتھولک** پر نہایت شاق تھے منسوخ کئے گئے - مگر اس فرقہ
کے لوگون نے اس تخفیفِ عذاب پر بھی اکتفا نہ کی بلکہ سیاست ملک
مین دخیل ہونا چاہا اور اگرچہ حسبِ قانون جو شخص مذہب **کیتھولک**
کا معتقد ہو وہ پارلیمنٹ مین شریکِ شور ہونے کا مجاز نہ تھا
مگر تاہم اہل **کیتھولک** نے اپنے ایک ہم مذہب **دانیال اوکونل**
نامی کو کہ بڑا خوش تقریر وکیل تھا **ایرلنڈ** کے ایک ضلع **کلیر** کی
طرف سے وکیل کرکے پارلیمنٹ مین بھیجا اور اس وکیل نے اپنی **کلیسا**
یعنے اپنے مذہب کی ایسی نصرت و حمایت کی اور ایسا جی توڑ کے
لڑا کہ آخر ایک قانون جاری ہوا جسکے بموجب تمام قوانینِ شدیدہ

[1] اس قسم کے وزیر کو **ھوم سیکرٹری** یعنے اپنے ملک کا وزیر کہتے ہین ۱۲

سے باغی ہوگئے۔ اونکی بغاوت کا یہ سبب ہوا کہ تین سو برس سے ترک
اونپر ظلم و تعدی کر رہے تھے اور اونکا حال غلامون کا سا کر دیا تھا
یونان کے کوہی قومون مین ابتک اپنی بزرگان سلف کی حمیت و شجاعت
باقی تھی اور اس معرکہ مین اون سے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر
ہوئی تمام یورپ عش عش کر گیا اور اونکی ہمدردی اور دلسوزی کی
چنانچہ بایرن ذکہ مشاہیر شعرای انگلستان سے تھا اپنی شاعری اور اپنی دولت اونمین
کی نصرت و حمایت مین صرف کردی اور اپنی عمر قلیل کی باقی ایام بھی اونھین کی خدمت مین
گذاری۔ غرض ۱۸۲۷ء مین اعاظم سلاطین یورپ یعنے بادشاہان
روس و فرانس و برطانیہ نے لنڈن مین باہم عہد و میثاق کیا کہ
سلطان روم سے اہل یونان کی آزادی اور خودسری بروز شمشیر
قبول کروالین گے۔ اس سال کے آخر مین ان تینون بادشاہون
کی افواج بحری بسرداری کوڈرنگٹن امیر البحر روانہ ہوئین اور
جزیرہ نماے موریا کے جنوب مغرب مین بندرگاہ ناورینو
مین لڑائی ہوئی اور چند ہی گھنٹے کے عرصہ مین اونھون نے سلطان
روم کے جہازون کا سارا بیڑا تباہ و برباد کردیا۔ آخر چند ہی روز کے
بعد سلطان روم نے اپنی فوج کو یونان سے برخواست کرلیا اور یہ
ملک خودسر و خودرو ہوگیا اور بویریا کا شاہزادہ جسکا نام اوتھو تھا وہان
کا بادشاہ مقرر ہوا۔

فوج کشی بر دولت عثمانیہ بسبب بغاوت یونان ۱۸۲۷ء

۱۸۲۸ء مین امیر ولنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا اور راجرٹ

آخر ۱۸۲۶ء مین متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا جسکے بموجب وہ ملک جو ساحل تناسرم پر واقع ہے اور ضلع اَرکان سرکار انگریزی کو مِل گیا۔

۱۸۲۴ء مین اہل انگلستان اِس خبط مین مبتلا ہوئے کہ روپیہ شریک کرکر کے تجارت کی کوٹھیان قائم کرین۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لوگون پاس روپیہ افراط سے تھا لہذا اونھون نے منافعہ کثیر کی امید پر ایسے امور مین اوسے صرف کرنا شروع کیا جنکا کچھ سر و پا نہ تھا اور نصف ممالکِ روے زمین کو روپیہ قرض دیا اور بنک والون نے نوٹ کے کاغذ اس افراط سے جاری کئے کہ بالکل دانشمندی اور دور اندیشی کے خلاف تھا۔ آخر اس بیجا اولوالعزمی اور کوتاہ اندیشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۵ء مین سوداگرون پر بڑی آفت آئی۔ ۵۰ بنک گھر تو بالکل بند ہوگئے اور ۲۰۰ سوداگرون سے زیادہ کا دوالہ نکل گیا غرض ایک عجب تلاطم اور کُہرام تمام ملک مین پڑ گیا۔

۱۸۲۷ء مین نواب لِورپُول کہ پندرہ برس وزیر اعظم رہچکا تھا مرض فالج مین مبتلا ہوا اور منصبِ وزارت کیننگ کو عنایت ہوا۔ مگر یہ وزیر کہ بڑا لائق و فائق اور فصیح و بلیغ تھا اس منصبِ رفیع کے بار کا متحمل نہ ہوسکا اور سال ہی بھر مین مرگیا۔ اوسکے مقام پر لارڈ گوڈرِچ وزیر اعظم مقرر ہوا۔

جارج چہارم کے اوائلِ عہد مین اہلِ یونان دولتِ عثمانیہ

بہت خوش ہوئے مگر اونکی خوشی کا باعث یہ نہ تھا کہ پادشاہ نے انھین
اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز و ممتاز کیا تھا بلکہ یہ سبب تھا کہ یہ
حضرت بہ ارادۂ جنگ نہ تشریف لے گئے تھے بخلاف پادشاہانِ سابق
کے کہ وہ جب وہان گئے لڑائی کے ارادہ سے گئے۔ دوسرے
مہینہ مین پادشاہ اپنی ریاست قدیم ہینوور کے ملاحظہ کو گیا اور
اسکے برس روز کے بعد اسکاٹ لنڈ کی سیر کو گیا اور تیرہ دن وہان
ٹھہرا۔ ایک دن وہان پادشاہ کو خبر پہنچی کہ نواب لنڈ نڈری نے کہ
وزرائے عظام مین سے تھا اپنے ہاتھہ سے اپنے تئین مار ڈالا۔
اوسکے مقام پر پادشاہ نے جارج کیننگ کو وزیر ممالک غیر[1]
مقرر کیا۔

بوھما کے پادشاہ نے انگریزون کی بستیون
پر جو دریاے گنگ کے اوسطرف واقع تھین ایسی زیادتیان
کین کہ آخر فروری ۱۸۲۴ء مین سرکار انگریزی نے والی بوھما سے
لڑائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ پچھلے سال کی لڑائی مین سر آرچی بالڈ کیمبل
سپہ سالار فوج انگریزی نے شہر رنگون کو مغلوب کیا اور کئی قلعے
دریاے اِراوادی پر مسخر کر لیئے۔ دوسرے سال ایک فوج قلیل
نے بسرداری جرنیل مورّی سن صوبہ ارکان کو چھین لیا۔

[1] وزیر ممالک غیر سے وہ وزیر مراد ہے جو پادشاہ انگلستان کی طرف سے غیر ملکون سے
مکاتبہ و مراسلہ رکھتا ہے اور اونسے امورِ سیاست و مہامِ سلطنت طے کرتا ہے ۱۲

اطالیہ مین پڑی رہی اب جو اوسنے سُنا کہ اوس شخص کا شوہر بادشاہ ہوا ہے تو وہ بعجلت تمام انگلستان مین آئی اور اوسے امید تھی کہ جو مراسم شاہانہ شاہزادیون کی نسبت ادا کئے جاتے ہین وہی میری نسبت بھی بجالائے جائینگے مگر یہان اوس بیچاری کو اور لینے کے دینے پڑ گئے کہ اوسپر بدکاری کی تہمت لگائی اور ۶ جولائی ۱۸۲۰ء مین ایک قانون اوسکی تعذیر و سزادہی کے واسطے محکمۂ امرا مین تجویز ہوا۔ بی وھم اور ڈنِ میئن نے کہ دونون بڑے وکیل تھے اس خوبی سے ملکہ کی طرف سے جوابدہی کی کہ ۱۰ دسمبر کو وہ قانون مشعرِ سزادہی منسوخ ہوگیا اور ملکہ جرم سے بری ہوگئی۔ اوسکی برأت سنے رعایا کو بڑی خوشی ہوئی کہ سب اوسکی طرف تھی۔ دوسری سال جب تقریبِ تاجداری پادشاہ ویسٹ منسٹر ابی مین جشن ہوا تو ملکہ بھی جشن مین شریک ہونے کو آئی مگر دروازہ پر پہرہ والون نے اوسے روکا اور اندر نہ جانے دیا۔ اس بےعزتی اور ناکامی کا اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ اُنیس ۱۹ ہی دن مین مرگئی اور جب اوسکا جنازہ لنڈن سے هارچ کو لیچلے تو سپاہ اور رعایا مین اثنائے راہ مین اسقدر تکرار ہوئی کہ کشت و خون پر نوبت پہنچ گئی۔

وفات ملکہ کیرولینا کوئین ۱۹ جولائی ۱۸۲۱ء

جس مہینے مین ملکہ نے انتقال کیا اوسی مہینے مین بادشاہ ایرلنڈ مین گیا اور وہان کے لوگ اوسکے آنے سے

کہ ایک امیر کے یہان دعوت مین گئے تھے مارڈالین - ایک بدکار اوباش آدمی تھسِل وُڈ نامی اونکا سربراہ کار تھا اور اونھون نے یہ تدبیر کی کہ وزرا کو اوس دعوت مین قتل کرکے قیدخانون کے دروازے توڑ ڈالین اور لنڈن مین آگ لگادین غرض ایسا کچھ کرین کہ سلطنت منقلب ہوجائے جسدن شام کو اونھون نے اس امرعظیم کا ارادہ کیا تھا اہل پولیس کو اسکی خبر پہنچ گئی اور وہ دفعۃً اون بدمعاشون پر جاپڑے - پہلے تو خوب مارپیٹ ہوئی اور ایک پولیس کا سپاہی مارا بھی گیا مگر آخر کو وہ سب گرفتار ہوئے اور اونکا سرغنا تھسِل وُڈ اور چار شخص اور پھانسی دئے گئے باقی بدمعاش ملک بدر کئے گئے - بعد اوسکے اسکاٹلنڈ مین بھی ایک گاؤن کِلسایتھ نامی مین کہ ضلع اسٹرلنگ مین ہے کچھ تھوڑا سا فساد ہوا مگر جلد دفع ہوگیا -

جارج چہارم نے اپنی بی بی کیرولاین سے بڑی بدسلوکی کی اور اوسکی بدنہادی جیسے اس سے ثابت ہوتی ہے ویسے اوسکے کسی فعل سے نہین ثابت ہوتی - ملکہ موصوفہ برنزلک کی شاہزادی تھی اور ۱۷۹۵ء مین اوسکی شادی بادشاہ سے ہوئی تھی مگر میان بی بی مین بنی اور شادی کے چندہی روز کے بعد قطع ہوگئی - فی الحقیقت بادشاہ کے افعال ایسے تھے کہ اوسپر کیا منحصر ہے کوئی بی بی اوس سے نباہ نہ کرسکتی - جبتک وہ متولّی سلطنت رہا جبتک ملکہ بیچاری ملک

سر رچارڈ ارک رائیٹ.....	سنہ ۱۷۳۲ء سے سنہ ۱۷۹۲ء تک رہا۔ ضلع لنکشایر مین پیدا ہوا تھا۔ پیشہ بال صاف کرنیوالا تھا۔ اسی نوروتی کا تخ کی کل ایجاد کی پس یہی انگلستان کی روئی کے کارخانون کا بانی ہوا۔
جوشوا وجوڈ.....	سنہ ۱۷۳۱ء سے سنہ ۱۷۹۵ء تک رہا۔ اسنے چینی کے برتن عمدہ عمدہ بنائے اور اِس فن کو بڑی رونق دی۔ یہ ایک کمہار کا لڑکا تھا
جیمس واٹ.....	سنہ ۱۷۳۶ء سے سنہ ۱۸۱۹ء تک رہا۔ ایک قسم کی دخانی کل ایجاد کی

باب پنجم
عہد شاہ جارج چہارم

سنہ ولادت سنہ ۱۷۶۲ء سنہ جلوس سنہ ۱۸۲۰ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۸۳۰ء

یہ پادشاہ نو برس اپنے باپ جارج سوم کی زندگی مین متولی سلطنت رہا تھا۔ اب اوسکے مرنے کے بعد بالاستقلال پادشاہ ہو گیا۔ چند روز بعد اوسکی تخت نشینی کے بعض مفسدون نے سازش کر کے چاہا کہ وزراکو

صنّاعانِ مشہور

ٹامس گینسبرا.....	۱۷۲۷ء سے ۱۷۸۸ء تک رہا۔ ضلع سفّک مین پیدا ہوا تھا۔ اچھا مُصوّر تھا
سر جوشوا رینلڈس.....	۱۷۲۳ء سے ۱۷۹۲ء تک رہا۔ ضلع ڈِوَن مین پیدا ہوا تھا۔ صدر انجمن علوم شاہی تھا۔ وقائع تاریخی وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین فنِ مُصوّری مین ایک کتاب بھی تصنیف کی۔ زبدۃ العلماء ڈاکٹر جان سن کا بڑا دوست تھا

مُخترعینِ صنایع

جیمس برنڈلی.....	۱۷۱۶ء سے ۱۷۶۲ء تک رہا۔ ضلع ڈربی کا رہنے والا تھا۔ اسی کے اہتمام سے وَرسلی سے مینچسٹر تک نہر کھدی تھی پس نہر کنی کا یہی مُوجد ہوا۔

ولیم کوپر	سنہ ۱۷۳۱ء سے سنہ ۱۸۰۰ء تک رہا۔ قانون کی تعلیم پائی تھی۔ اسکے اکثر اشعار نصیحت آمیز اور عارفانہ ہین۔ اسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی اور ترجمہ منظوم دیوان هُومَس ابو الشعرائے یونان مشہور ہے
هیو بلیر	سنہ ۱۷۱۸ء سے سنہ ۱۸۰۰ء تک رہا۔ اڈنبرا کا واعظ تھا۔ کچھ خطبے لکھے اور ایک کتاب مین انشا پردازی اور عبارت آرائی کے اصول و قواعد لکھے
ولیم پیلی	سنہ ۱۷۴۳ء سے سنہ ۱۸۰۵ء تک رہا۔ کارلائیل کا اسقف تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب الٰہیات مین اور ایک کتاب مسمّٰی بہ شواہد و بیّناتِ دینِ عیسوی بہت مشہور ہین

اڈورڈ گبن	۱۷۳۷ء سے ۱۷۹۴ء تک رہا۔ ضلع سرّی مین پیدا ہوا تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے عروج و زوال سلطنتِ رومۃ الکبرےٰ یعنے روم قدیم بہت مشہور ہے۔ اِس کتاب کی چھ جلدین ہین اور ۱۲ برس مین تصنیف ہوئی تھی
جارج کیمبل	۱۷۱۹ء سے ۱۷۹۶ء تک رہا۔ مارشکل کالج واقع ابرڈین کا پرنسپل یعنے اعلیٰ المدرسین تھا۔ ایک تقریر اوسکی اثبات معجزات مین بہت مشہور ہے۔ یہ تقریر ہیوم ملحد کے ردّ مین لکھی تھی اور یہ جوابِ مسکت و دندان شکن ہے۔
رابرٹ برنس	۱۷۵۹ء سے ۱۷۹۶ء تک رہا۔ کسان تھا۔ اس شاعر کی غزلین اور گیت مشہور ہین
اڈمنڈ برک	۱۷۳۰ء سے ۱۷۹۷ء تک رہا۔ ڈبلن مین پیدا ہوا تھا۔ بڑا خطیبِ فصیح و بلیغ تھا۔ اوسکی بعض تصنیفات مشہور ہین

صموئیل جانسن ..... سنہ ۱۷۰۹ء سے سنہ ۱۷۸۴ء تک رہا۔ ہائچ فیلڈ مین پیدا ہوا تھا اور اکثر لنڈن مین رہا۔ اسکی تصنیفات مین سے تذکرۃ الشعرا قصۂ رسلاس لغۃ انگریزی مثنوی مسمّٰی بہ لنڈن بہت مشہور ہین۔

آدم اسمتھ ..... سنہ ۱۷۲۳ء سے سنہ ۱۷۹۰ء تک رہا۔ اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا۔ مدرسۂ عالیہ گلاسگو مین مدرس اعلیٰ تھا۔ اوسکی تصنیفات مین سے ولتھ اف نیشنس یعنے اسباب و تدابیر تحصیل مال و حسن معیشت بہت مشہور ہے۔ یہی کتاب علم جدید سیاست مدن و تدبیر المنزل کا ماخذ و مبنیٰ ہے۔

ولیم رابرٹسن ..... سنہ ۱۷۲۱ء سے سنہ ۱۷۹۳ء تک رہا۔ اسکاٹ لنڈ کا قسیس تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے تاریخ اسکاٹ لنڈ تذکرۂ چارلس پنجم۔ تاریخ امریکا بہت مشہور ہین۔

مشاہیر اہل تصنیف عہد شاہ جارج سوم

ڈیوڈ ہیوم .....

۱۷۱۱ء سے ۱۷۷۶ء تک رہا - اسکاٹلنڈ کا رہنے والا تھا - اڈنبرا کی انجمن وکلا کے کتب خانہ کا داروغہ تھا - اسکی تصنیفات مین سے تاریخ انگلستان بہت مشہور ہے - اسکا یہ مذہب تھا کہ آدمی کسی بات کا یقین نہین کرسکتا لہذا رسالت و نبوت و نزول وحی و وقوع معجزات یہ سب اسکے نزدیک معرض شک و ابہام مین تھا - اسنے ایک رسالہ تحقیق طبیعت انسانیہ مین لکھا اور کئی تقریرات علمیہ لکھین

سر ولیم بلیک سٹن ...

۱۷۲۳ء سے ۱۷۸۰ء تک رہا - بڑا نامی قانون دان اور عدالت شاہی کا جج تھا - اسکی تصنیفات مین سے شرح قوانین انگلستان بہت مشہور ہے —

سویڈن

سنہ وفات

اڈولفس فریڈرک ..... سنہ ۱۷۷۷ء

گسٹیوس سوم ..... سنہ ۱۷۹۲ء

گسٹیوس چہارم ..... سنہ ۱۸۰۹ء

چارلس سیزدہم ..... سنہ ۱۸۱۰ء

چارلس جان برنڈوٹ .....

روس

ملکہ الزبتہ ..... سنہ ۱۷۶۱ء

پیٹر سوم ..... سنہ ۱۷۶۲ء

ملکہ کیتھرائن دوم ..... سنہ ۱۷۹۶ء

پال اوّل ..... سنہ ۱۸۰۱ء

الگزنڈر .....

پوپ

سنہ وفات

کلمنٹ سیزدہم ..... سنہ ۱۷۶۹ء

کلمنٹ چہاردہم ..... سنہ ۱۷۷۵ء

پائس ششم ..... سنہ ۱۸۰۰ء

پائس ہفتم .....

دریاے ھڈسن مین چلائی - اور ۱۸۱۲ء مین ایک شخص ھنری بل نامی نے اول مرتبہ یورپ مین ایک بخاری جہاز بناکر دریاے کلایڈ مین جاری کیا

سلاطین معاصرین

فرانس

	سنہ وفات
لوی پانزدہم	۱۷۷۴ء
لوی شانزدہم	۱۷۸۹ء مین معزول ہوا
انقلاب سلطنت	۱۷۹۲ء تک رہا
سلطنت جمہوری	۱۸۰۴ء تک رہی
شہنشاہ نپولین	۱۸۱۵ء
لوی ہجدہم	

اسپانیہ

چارلس سوم	۱۷۸۸ء
چارلس چہارم	۱۸۰۸ء
فرڈننڈ ہفتم	۱۸۰۸ء مین معزول ہوا
جوزف نپولیون پارٹ	۱۸۱۴ء مین معزول ہوا
فرڈننڈ ہفتم	پھر بادشاہ ہوا

پرشیا

	سنہ وفات
فرڈرک دوم	۱۷۸۶ء
فرڈرک ولیم دوم	۱۷۹۶ء
فرڈرک ولیم سوم	

ترکستان روم

احمد چہارم	۱۷۸۹ء
سلیم سوم	۱۸۰۷ء
مصطفے چہارم	۱۸۰۸ء
محمود ششم	

شہنشاہان جرمنی

فرانسس	۱۷۶۵ء
جوزف دوم	۱۷۹۰ء
لیوپولڈ دوم	۱۷۹۲ء
فرانسس دوم	شہنشاہ جرمنی ۱۸۰۴ء سے شہنشاہ اسٹریا ہوگیا

اپنے باپ دادا کی طرح خود غرض اور اپنی ریاست هینوور کا جنبہ دار نہ تھا بلکہ جتنی فکر اوسے انگلستان کی بہبودی اور ناموری کی تھی اوتنی کسی کی نہ تھی عہد پیری مین اوسے لنڈن کا شور وغل اور دھوان ایسا برا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شہر کے باہر اپنی زراعت مین چلا جاتا تھا اور جو مسرّت وتفریح اوسے وہان ہوتی تھی وہ لطف کہین نہ ملتا تھا اِس سبب سے اوسکا لقب جارج دہقان ہوگیا تھا۔ اِسی لقب سے خوب ظاہر ہے کہ اوسکے مزاج مین سادگی تھی اور تمکنت مطلق نہ تھی اور امیر وفقیر سب اوسے واقف تھے اور محبت کرتے تھے۔

سنہ ۱۷۸۱ء مین ایک شخص رابرٹ رایکس نامی نے کہ ضلع گلوسٹر کا باشندہ تھا پہلی مرتبہ اتوار کا مدرسہ مقرر کیا کہ اوسمین غربا اور مزدور پیشہ لوگ اور اونکے لڑکے ہر اتوار کو تعلیم پاتے تھے۔ اور قریب اوسی زمانہ کے ایک مرد دیندار وباخدا جان هاورڈ نامی نے تمام یورپ کے قید خانون مین دورہ کیا اور قیدیون کی راحت رسانی اور اصلاح کی تدبیرین کین۔ سنہ ۱۷۸۵ء مین ٹائمس اخبار لنڈن مین جاری ہوا۔ سنہ ۱۸۰۷ء مین اوّل مرتبہ لنڈن کی بازارون مین گیاس کی روشنی ہوئی اور اوسی سال ایک امریکا کے ناخدا فلٹن نامی نے پہلے پہل ایک دخانی کشتی بناکر

بم کے گولے مارے کہ چھ گھنٹہ کے عرصہ مین اونکے علم سرنگون ہوگئے اور اونکے حاکم یعنے شیخ الجزیرہ نے اقرار کیا کہ ہم عیسائی غلامون کو چھوڑے دیتے ہین اور اب کبھی نہ پکڑین گے۔

۶ نومبر ۱۸۱۷ء مین ولیعہد بلکہ متولّی سلطنت کی اکلوتی بیٹی یعنے شاہزادی شارلٹ نے انتقال کیا۔ یہ شاہزادی شاہزادہ لیوپولڈ سے منسوب تھی اور تمام انگلستان کو اسکے مرنیکا صدمۂ عظیم ہوا۔ ابھی یہ زخم تازہ تھا اور اس شاہزادی کو مرے ہوے برس وزر بھی نہ گذرا تھا کہ اسکی دادی ملکہ شارلٹ نے انتقال کیا۔ اوس کے دو برس کے بعد خود شاہ جارج سوم نے ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ء مین بسن ہشتاد و دو سال انتقال کیا۔ اس پادشاہ نے بڑی مدّت تک سلطنت کی اور اسے بارہ اولاد تھے۔ اِن مین چار بیٹے سب سے بڑے تھے یعنے شاہزادہ متولّی سلطنت۔ فریڈرک نواب یورک۔ ولیم نواب کلیرنس۔ ادورڈ نواب کینٹ۔

جارج سوم عقلمند اور نیک پادشاہ تھا اور

اور اسمین انگریزون نے بڑی زور ماری اور بڑی جانفشانیان کین جنگ ہفت سالہ کے بعد قرضۂ قومی کی تعداد ایک ارب ۳۰ کرور روپیہ ہوگئے اور محاربۂ امریکا کے بعد دو ارب ۳۸ کرور روپیہ اب اس کی مقدار اسقدر بڑہی کہ آٹھ ارب ۶۰ کرور روپیہ ہوگئی - یا تو اس زور و شور سے لڑائی ہو رہی تھی اور ہر چیز کی قدر و قیمت بڑہی ہوتی تھی یا جوابًا یکبارگی لڑائی موقوف ہوگئی تو لوگ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوئے کہ کھانے کی چیزین تو ویسی ہی گران رہین مگر مزدوری کی مقدار بہت کم ہوگئی - اسپر قیامت یہ ہوئی کہ ۱۸۱۷ء مین گیہون کی فصل تشریف لیگئی - آخر جب لوگ بھوکھون کے مارے مرنے لگے تو جا بجا فساد کرنا شروع کیا اور بڑی دقّت سے یہ ہنگامے فرو ہوے - مگر جسقدر جلد اہل انگلستان کا قرضہ بڑہا اوسے جلد بڑہوئی کی کلون کی بدولت دولت بڑہی - اور دھوین کے زور سے روئی اور کپڑے کے کارخانون نے بڑی ترقی کی -

اگست ۱۸۱۶ء مین انگریزی فوج بحری نے بسرداری امیر اکس موتہ الجزیرہ پر حملہ کیا - یہ ضلع منجملۂ اضلاع بربر کے ہے جو افریقیہ کے شمال مین مصر سے لیکر سرحدِ اسپانیہ کے قریب تک ہین - اس ضلع مین دزدانِ دریا رہتے تھے اور وہ عیسائیونکو پکڑ پکڑ کر غلام بناڈالتے تھے - الغرض فوج انگریزی نے اونھین اتنی

کے دل سے کوئی پوچھے کہ اوسپر کیا گذری جسکی خونخوار تلوار نے بڑی بڑی زبردستون کو زیر کیا تھا اور لاکھون بیگناہون کے گلے کاٹے تھے اور لاکھون کو لہو کے آنسو رلائے تھے اب وہی تلوار میدانِ کارزار مین پُرزے اُڑ گئی اور وہ خود ذلیل و خوار و بفرار ہوا ؎ بیک گردش چرخ نیلوفری ؎ نہ نادر بجا ماند و نے نادری ؎

نپولین اسطرح سے مغلوب و مقہور اور منہزم و مفرور ہو کر اپنے دارالسلطنت پیرس مین آیا اور بیٹے کو جانشین کر کے خود سلطنت سے کنارہ کش ہوا۔ جب انگریزون اور پرشیا والون نے وہان بھی اوسے دم نہ لینے دیا تو وہ مقام رُوشفور مین چلا گیا اور وہان سے امریکا بھاگ جانے کی تدبیر کی۔ جب یہ تدبیر بھی نہ چلی اور کہین مفر نہ ملا تو آخر عاجز ہو کر ایکس کی بندرگاہ مین اپنے تئین ایک انگریزی جہاز کے ناخدا کے حوالہ کر دیا۔ انگریز اوسے پکڑ کر جزیرۂ سینٹ ہلینا مین لے گئے اور چھ برس تک اوسے وہان قید رکھا۔ آخر ۳ مئی ۱۸۲۱ء مین اوسنے اس زندان بلا سے طرف عالم بقا کے رحلت کی اور ۱۸۴۰ء مین اوسکی لاش کو لیجا کر فرانسیس مین دفن کیا۔

غرض اسطرح سے جنگِ جزیرہ نما ختم ہوئی

یا بلوکر ہماری کمک کو پہنچ جاے - آخر تیرِ دعا ہدفِ اجابت ہوا
اور رات کو سات بجے دور سے پرشیا کی توپون کی آواز آئی اور
معلوم ہوا کہ بلوکر سپہ سالار گرد وچی سردار فرانسیسی سے کہین
آگے بڑہ آیا ہے اور واٹرلو کی طرف بہت جلد چلا آتا ہے - تب تو
نپولین بھی جان پر کھیل گیا اور اپنی فوج کے پرانے پرانے کارآزمودہ
سپاہیون کو جنھون نے اسٹرلنگ اور جینا کے معرکے مارے
تھے ہمراہ لیکر صفوفِ شکستہ فوج انگریزی پر مثل بلاے بے درمان آ
پڑا مگر سپہ سالار انگریزی نے کچھ ایسا سحر کا کلمہ کہدیا کہ پیادون کی
ٹولیان پھٹ پھٹ کر پتلی پتلی صفین بن گئین اور اونکی سرخ سرخ کرتیان
اور براق سنگینین دور سے چمکتی نظر آتی تھین - پہلے تو اونھون نے
اس زور سے نعرہ مارا کہ معلوم ہوا کہ آسمان کو توڑ کر نکل گیا بعد اوسکے
بسم اللہ مجریہا و مرسٹہا کہکر فرانسیسیون پر یکبارگی ٹوٹ پڑے
قصہ کوتاہ فوج فرانسیسی نے جھرمٹ کھایا صفین ٹوٹ گئین آخر
قدم اوٹھ گئے اور واٹرلو کی لڑائی فتح ہوگئی - یہ تین دن بھی
عجب قیامت کے دن تھے کہ ۴۰ ہزار فرانسیسی ۱۶ ہزار پرشیا کی
سپاہی - ۱۳ ہزار انگریز اور جرمن کام آئے - چنانچہ لکھا ہے
کہ جب امیر ولنگٹن چاندنی رات مین میدان قتال سے گذرا تو اپنے
یاران وفادار اور رفیقانِ جان نثار کے کشتون کے پشتے اور لاشون
کے انبار دیکھکر زار و قطار رونے لگا - اب اوس پادشاہِ جبار و شعار

مقابل ٹیلون پر پڑے تھے سامنے تھوڑے فاصلہ پر شہر بر سلس
کو شاہراہ چلی گئی تھی۔ امیر ولنگٹن کے لشکر مین ۷۰ ہزار آدمی سے
زیادہ تھے اور نپولین کی فوج مین ۸۰ ہزار جوان کے قریب تھا
اون دو ٹیلون کے بیچ مین تھوڑا سا نشیب تھا اوس مین دو کسانون
کے مکان بنے ہوے تھے بس اونھین کے آس پاس دن بھر
کیا بازار موت گرم رہا کہ الامان والحفیظ۔ نپولین جانتا تھا کہ بس
آج مین برباد وہوا اگر کچھ بچاؤ کی صورت ہی تو اسمین ہی کہ میری اور برسلس
درمیان مین جو فوج انگریزی اس کثرت سے پڑی ہے اسے توڑ کر
نکل جاؤن۔ بس اس خیال سے اوسنے لڑائی کا یہ ڈھنگ کھا کہ پہلے
توصفوف لشکر انگریزی پر گراب اور گولون کی بوچھار کر دیتا تھا
بعد اوسکے زرہ پوش سوارون کو لیکر صاعقہ وار ٹوٹ پڑتا تھا
مگر انگریزی پیادون نے بھی ایسی مستحکم ٹولیان باندہ لین کہ نپولین
تو آدمی تھا دیو کے ہٹائے نہ ہٹ سکتے۔ سوارانِ فوج فرانسیسی نے
کئی بار اونپر حملہ کیا مگر ہر بار پس پا ہوے اور سیکڑون زین سوارون
سے خالی ہو گئے۔ فی الحقیقت انگریزی فوج کو بڑی بلا کا سامنا
تھا اور جب امیر ولنگٹن نے دیکھا کہ ہر لحظہ اور ہر آن صفون سے
قلت ظاہر ہے اور سپاہی پر سپاہی گرتا جاتا ہے اور جب ایک
گرتا ہے تو دوسرا اوسکے مقام پر پھرتی سے چلا آتا ہے تو اوسنے
دستِ دعا سوے آسمان بلند کئے اور کہا کہ خداوندا یا تو رات آجاے

انگریزی بر سلس سے نکل کر مثل سیل کاٹر برا کی طرف روانہ ہوئی۔
یہ مقام بر سلس سے سولہ میل کے فاصلہ پر تھا اور یہان پر دوسرکین
آکر ملی تھین۔ ۱۶۔ جون کو نی سپہ سالار فرانسیسی نے فوج انگریزی
پر حملہ کرکے چاہا کہ اوسے پیچھے ہٹا دے مگر کچھہ نہ ہو سکا۔ لکن اوسی روز
نپولین ڈلین بی پر حملہ کرکے پرشیا کی فوج کو وہان سے نکالدیا
اور ۳۵ ہزار آدمی گرو چی سپہ سالار کے ہمراہ اوسکے تعاقب
مین روانہ کئے اور اوسے کہدیا کہ خبردار پرشیائی فوج کو امیر ولنگٹن
کے لشکر سے نہ ملنے دینا۔ جب پرشیا والون نے لین بی مین شکست
کھائی تو امیر ولنگٹن بھی بمجبوری پیچھے ہٹکر ایک گاؤن مین چلا گیا
جسکا نام واٹر لو ہے مگر وہان سے بھی بلوکر سپہ سالار فوج پرشیا
قریب ایک منزل کے فاصلہ پر تھا۔ اب نپولین کو اپنی فتح کا یقین
ہوگیا اور وہ بہت خوش ہوا کہ اب تو پرشیا اور انگلستان کی فوجون
کے درمیان مین میرا لشکر حائل ہے اب وہ ایک دوسرے کی کمک نہین
کرسکتین رہا ایک ایک کو مار لینا کیا بات ہے۔ غرض اتوار کے روز
واٹر لو کے میدان مین سپاہ انگریزی اور فوج فرانسیسی مین مقابلہ
ہوا۔ جس روز لڑائی ہوئی اوسکی شب کو اس زور و شور سے منہ برسا
کہ خدا کی پناہ۔ دونو فوجین ساری رات کیچڑ پانی مین پڑی رہین اور
کسی کو سونا نہ نصیب ہوا۔ جب رات بھر کے تھکے ماندے لوگ صبح کو
اوٹھے تو اوسوقت تک ترشح ہو رہا تھا۔ دونو لشکر ایک دوسرے کے

واٹرلو کی لڑائی ۱۸ جون ۱۸۱۵ء

دینا منظور کیا- اور ۸۰ ہزار آدمی کی فوج بسرداری امیر الامرا ولنگٹن روانہ کی- ایک طرف بلوکر سپہ سالار پرشیا نے ایک لاکھ دس ہزار کی فوج آراستہ و پیراستہ کی- ایک طرف شہنشاہان روس و اسٹریا سامان جنگ کر رہے تھے اور اونکا ارادہ یہ تھا کہ مشرق کی جانب سے فرانسیس پر حملہ کرین اور ایک فوج قہار اونھون نے جمع کی تھی- جب نپولین نے یہ رنگ دیکھا تو پھر صلح کا سائل ہوا مگر اب اوسکی کون سنتا تھا آخر اوسے کچھ چارہ نہ رہا سوا اسکے کہ فورًا مستعد پیکار ہو-

ولنگٹن نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بلجیم مین جاکر پرشیا کی فوج سے ملے اور وہان سے اوسے ساتھ لیکر شمال و مشرق کی سے پیرس کو روانہ ہو- نپولین نے چاہا کہ حتی الامکان سپہ سالار انگریزی کو پرشیا کی سپاہ سے نہ ملنے دے اور اس قصد سے وہ ۱۵ جون کو سرحد فرانسیسی سے آگے بڑھا- اوسوقت فوج انگریزی شہر برسلس مین مقیم تھی اور پرشیا کا لشکر سرحد فرانسیسی سے چند میل کے فاصلہ پر مقام لین بی مین پڑا تھا- ۱۵ جون کو شام کے وقت ولنگٹن ایک امیرزادی کے یہان بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ اوسے خبر پہنچی کہ فرانسیسی لشکر آگے بڑھتا آتا ہے- بس یہ سنتے کے ساتھ ہی افسران فوج انگریزی نے جو صحبت رقص مین شریک تھے چپکے چپکے کچھ آپس مین مشورہ کیا اور دوسرے روز علی الصباح سپاہ

اسکے صلہ مین سرکار نے اوسے امیر الامرا کا خطاب عنایت کیا اور کل ارباب پارلیمنٹ یعنے کارفرمایانِ محکمۂ امرا و محکمۂ عوام نے سردربار اوسکا شکریہ ادا کیا اور چالیس ہزار روپیہ اوسے بجلد وئے خدمات جلیلہ مرحمت کیا۔ ۱۸۱۴ء مین ویانا پاے تخت آسٹریا مین اس غرض سے مجلس شورے منعقد ہوئی کہ اس جنگ طویل و کثیر المصارف مین یورپ کے مقدمات نہایت ابتر ہوگئے تھے اونکی اصلاح کرے مگر مارچ ۱۸۱۵ء مین ایسی خبر وحشت اثر آئی کہ یہ مجلس برخاست ہوگئی وہ خبر یہ تھی کہ نپولین جزیرۂ البا سے چلا اور یکم مارچ کو ساحل پروونس پر پہنچا اور اب برابر کوچ کرتا ہوا پاریس کی طرف چلا آتا ہے۔ آخر نپولین منزل مقصود پر پہنچ گیا اور اوسکی فوج کے سردار اوسکی نصرت و حمایت کو حاضر ہوے اور فرانسیسی سپاہی بھی خاندان بوربون کی حکومت سے ایسے بیزار تھے کہ وہ بھی بجمعیت چند ہزار نفر آکر اوسکے شریک ہوئے۔ الغرض بیس ہی روز کے عرصہ مین نپولین دارالخلافت اور دیہیم سلطنت فرانس پر پھر قابض و متصرف ہوگیا۔

جب نپولین نے عہود و مواثیق سابقہ کی مطلق رعایت و پابندی نہ کی اور فرانسیس پر پھر قبضہ کرلیا تو تمام پادشاہان یورپ کے حواس باختہ ہوگئے اور اس پیمان شکنی پر اونہین غیظ و غضب آیا۔ اوسکے فنا و برباد کرنیکے واسطے پارلیمنٹ انگریزی نے ایک ارب دس کروڑ روپیہ

۳۰ مئی ۱۸۱۴ء مین شہر پیرس مین پہلی صلح منعقد ہوئی اور نپولین مغلوب و مقہور ہو کر جزیرۂ اِلبا مین چلا گیا۔

ادھر تو برّ اعظم یورپ مین یہ تغیّرات عظیمہ ظہور مین آرہے تھے اور ادھر برطانیہ اور ممالکِ متّحدۂ امریکا سے لڑائی ہو رہی تھی اِس لڑائی مین موردِ نزاع یہ امر تھا کہ انگریز کہتے تھے کہ ہم امریکا کے جہازون سے ملّاح اور ناخدا ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنی جنگی جہازون کی خدمت کے واسطے لیجائین گے امریکا والے کہتے تھے واہ یہ ہرگز نہوگا۔ آخر لڑائی شروع ہوگئی اور ۱۸۱۲ء تک رہی۔ اہل امریکا نے صوبہ کینڈا پر حملہ کیا مگر عبث و بیکار۔ ادھر سے سپاہ انگریزی نے شہر واشنگٹن پر حملہ کر کے وہان کے سرکاری مکانات مین آگ لگادی۔ مگر نیو اورلینس سے شکست کھا کر بھاگی اور کچھ انگریزی سپاہی مارے بھی گئے۔ بعد اسکے بحری لڑائیان بہت سی ہوئین جنمین ایک ایک جہاز طرفین کا لڑا۔ آخرکار انگریزون نے فتح پائی اور دسمبر ۱۸۱۴ء مین فریقین مین بمقام گھینٹ مصالحہ و معاہدہ ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا مگر اصل منشا نزاع جو امر تھا وہ نہ منفصل ہوا۔

جنگِ جزیرہ نما مین جو ایسے ایسے معرکے امیر ولنگٹن کی شجاعت و جوانمردی اور حسن تدبیر و فکر صائب سے سر ہوئے تو

مین ویسی صعوبتین درج نہین ہین - چنانچہ لکھا ہے کہ ہنگام مراجعت سپاہِ فرانسیسی اِس شدّت سی جاڑا پڑا اور اسقدر برف پگھلی کہ شہر مُوسکو سے دریاے نیمن تک کہ خدا جانے کسقدر فاصلہ ہی بس چار لاکھہ آدمیون کی ہڈّیان ہی ہڈّیان نظر آتی تھین -

اِدہر تو نپولین روس سے یون ناشاد و نامراد پھرا اودھر اسپانیہ مین امیر ولنگٹن نے اوسکی فوج کو بھگاتے جبالِ پرنیز کے اوسپار کردیا - آخر وِتّوریا واقع خلیج بسکی مین وارے نیارے کی لڑائی ہوئی اور فوج فرانسیسی منہزم ہوئی - بعد اِسکے سینٹ سبسٹین اور پمپی لیونا انگریزون نے بہت جلد مُسخّر کرلئے اور امیر ولنگٹن دریاے بِدّاسُوا سے عبور کرکے بفتح وفیروزی داخلِ فرانسیس ہوا اور ۱۴ اپریل ۱۸۱۴ء مین بقیّۃ السّیف لشکرِ ہزیمت اثر فرانسیسی کو جسکا سردار جرنیل سُولٹ تھا جنگ ٹُولوز مین منتشر و پریشان کردیا - اِس معرکہ سے دس روز پیشتر شہر لیپزگ مین جنگ عظیم واقع ہوئی اور نپولین شکست کھاکر بھاگا اور روس پروشیا وجرمنی واسٹریا و پرتگیز کی فوجین اوسکے تعاقب مین پیرس دارالسّلطنت فرانس تک چلی آئین اور اوسے ایسا عاجز کردیا کہ وہ فرانسیس کی سلطنت سے دست بردار ہوگیا اور اسپانیہ و فرانسیس کی سلطنت پھر خاندان بُوربُون کے قبض و تصرّف مین آئی - آخر

جنگ وٹوریا ۲۱ جون ۱۸۱۳ء

حصہ سوم بر اسپانیہ و جنگ سلمانکا ۲۲ جولائی ۱۸۱۲ء

اسپانیہ پر تیسرا حملہ کیا اور چند ہی روز مین دو عظیم الشان قلعے اوس ملک کے سرحد مغربی مین مسخر کر لئے - ایک قلعہ کا نام سُوڈرگو اور دوسرے کا بَدَ ھُوز تھا - بعد اسکے اوسنے شہر سلمانکا مین مارمونٹ سپہ سالارِ فرانسیسی کو شکست دی اس سبب سے میڈرڈ بیت السلطنت اسپانیہ کا راستہ کھل گیا اور ۱۲ اگست کو سپہ سالار انگریزی مع فوج ظفر موج بفتح و فیروزی داخل شہر مذکور ہوا اور اوسکے آنے سے اہل شہر کو سرور مو فور ہوا - مگر دو فرانسیسی فوجین جنوب اور مشرق کی سمت سے ہوائے تُند کے مانند آ پہنچین - آخر امیر ولنگٹن نے چار ناچار پُرتگال کی طرف مراجعت کی - اسی سال موسم بہار مین پرسیوال وزیر اعظم محکمہ عوام کے ایک کمرہ مین گولی سے مارا گیا - اوسکا قاتل ایک سوداگر بلنگھم نامی تھا جسکا کارخانہ اس لڑائی مین خراب ہو گیا تھا -

اس اثنا مین نپولین کی سلطنت پر بڑا قہر ٹوٹا کہ روس کی لڑائی مین اوسنے شکست کھائی - اسکی کیفیت یہ ہے کہ یہ پادشاہ جبار پانچ لاکھ سپاہ جرار لیکر ممالک وسیعہ روس مین مثل سیلِ اجل پہنچا مگر جب وہ شہر موسکو مین داخل ہوا تو وہان کے لوگون نے شہر مین چار طرف آگ لگا دی آخر وہ خائب و خاسر ہو کر وہان سے پھرا - راہ مین جو مصیبتین اوسے پیش آئین وہ ایسی عظیم و ہولناک ہین کہ کسی تاریخ

مین بھی فرق آگیا تھا لہذا کسی شخص کو متولّی سلطنت مقرر کرنا ضرور ہوا آخر ارباب سیاست نے یہ تجویز کی کہ ولیعہد بطور متولّی سلطنت کی حکمرانی کرے اور اوسمین اور پادشاہ مین مین حیث الحکومت کچھ فرق اعتباری رہے۔ الغرض ۵ فروری ۱۸۱۱ء مین ولیعہد متولّی سلطنت مقرر ہوا۔

چوتھے سال جنگ جزیرہ نما مین انگریزون نے تین بڑے معرکے فتح کئے۔ پہلے معرکہ مین گرامچھ سپہ سالار انگریزی نے وکٹر سردار فرانسیسی کو مقام بَیُو وسّا مین شکست دی۔ دوسری لڑائی مین سپاہ انگریزی نے میسّینا سپہ سالار فرانسیسی کو مقام ڈی اُو نُورُو مین شکست دی۔ تیسری لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ بِسٹِفرڈ سردار انگریزی نے قلعہ بَدْھُوز کا محاصرہ کر لیا سُولٹ سپہ سالار فرانسیسی محصورین قلعہ کی کمک کو چلا اثنائے راہ مین مقام البُورا پر لڑائی ہوئی فرانسیسی منہزم ہوئے اور بہت سے مارے گئے انگریزون کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ اس محاربۂ طویل سے اب برطانیہ کی تجارت مین خلل عظیم واقع ہوا اور بہت سے سوداگرون کے دوالے نکل گئے۔ ممالک مشرقیہ یعنے ایشیا مین فوج انگریزی نے جزیرہ جاوا کا پایۂ تخت بٹیویا قوم ڈچ سے چھین لیا۔

انگریزون نے تین بڑی لڑائیون مین فتح کین ۱۸۱۱ء

اب امیر ولنگٹن نے پرتگال کو مرکز جنگ قرار دے کر

اسپانیہ

نڈرلنڈس کی طرف روانہ ہوئی — اس فوج کا مقصود اعظم یہ تھا کہ فرانسیسیون کے دمعس جو دریائے شلٹ کے کنارے پر تھے اونھین چھین لے - جب یہ لشکر جزیرہ والشرن مین پہنچا تو رطوبت فاسدہ کی شدّت سے بیماری پیدا ہوئی اور ہزارون آدمی اوسمین سے مر گئے اور اوس فوج قہار مین سے فقط نفس چند ماہ دسمبر مین انگلستان مین پھر آئے —

جنگ پرتگال سنہ ۱۸۰۹ء

دوسرے سال پرتگال مین بازار قتال گرم رہا — اس ملک مین افواج فرانسیسی سب طرف سے سمٹ کر اس واسطے مجتمع ہوئی تھین کہ سپاہ انگریزی کو کھدید کر جہازون پر کر دین - آخر بساکو مین لڑائی ہوئی اور امیر ولنگٹن نے میکسینا سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی اور بہت سے فرانسیسی تہ تیغ کئے - بعد اس لڑائی کے سپہ سالار انگریزی شہر لسبن کے شمال کی جانب روانہ ہوا اور کوہ ٹورس ویڈرس پر جاکر مورچہ لیا اور اس استحکام سے مورچہ بندی کی کہ سپہ سالاران فرانسیسی نے ہزار سر پٹکا کہ اوسے وہان سے ہٹا دین مگر اوسنے جنبش نہ کھائی —

اسی سال نپولین نے اپنی بیاہتا بی جوزفائین کو طلاق دیکر اسٹریا کی شاہزادی مریا لوئیزا سے شادی کی — ادھر پارلیمنٹ انگریزی مین ایک امر عظیم پر مباحثہ ہو رہا تھا وہ یہ تھا کہ مدّت سے بادشاہ کو ضعف و اضمحلال رہتا تھا اور اب بسبب کبر سنی کے ضعف و نقاہت اور زیادہ ہو گئی تھی اور بصارت

مُور سپہ سالار انگریزی کو قریب اختتام جنگ گولا لگا اور اوسکی لاش کو اوسیکی وردی کے کپڑون مین لپیٹ کر کورنا ئی فصیل پر دفن کر دیا۔ آخر انگریزون کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ مُور کے قتل ہونے کے بعد ارتھر وِلّزلی دوبارہ سپہ سالار مقرر ہوا اور اسپانیہ پر حملہ کیا اور مقام ٹیلویرا مین دریاے ٹیگس کے کنارے سپاہ فرانسیسی کو شکست فاش دی۔ اس فتح کے صلہ مین اوسے امیر وِلنگٹن کا خطاب عنایت ہوا۔ اب چونکہ تین فرانسیسی فوجین بسرداری سولٹ و نِی و مُورٹیر س شہر میڈرڈ کے ناکے روکے ہوے تھین لہذا سپہ سالار انگریزی کو پیچھے ہٹکر پرتگال کی سمت جانا پڑا۔ اسی سال پادشاہ اسٹریا نے پہلی شکست کی خفت مٹانے کے واسطے بہت کچھہ خاک اڑائی لکن وِیگرام کے معرکہ مین پھر منہ کی کھائی اور نپولین نے فتح پائی اور فوج ظفر موج فرانسیسی بفتح وفیروزی داخل وِیانا دارالسلطنت اسٹریا ہوئی۔

۱۴ جنوری ۱۸۰۹ء جنگ کورونا و شکست نوج فرانسیسی + فتح جنگ ٹیلویرا ۲۸ جولائی ۱۸۰۹ء

اب جارج سوم کے جلوس کو پورے پچاس برس ہو گئے تھے اور چونکہ کسی پادشاہ انگلستان کو اتنی مدت سلطنت کرنی نصیب ہوئی تھی لہذا اسکی خوشی مین تمام ملک مین بڑی عید ہوئی۔ نپولین کی مقابلہ مین پادشاہ اسٹریا کی مدد کے واسطے انگلستان سے لاکھہ آدمی کی فوج بسرداری نواب چیلسٹر برادر کلان پٹ وزیر اعظم ساحل

دشمنون نے کچھہ ایسی ترکیب کی کہ اوسے حکم سلطانی پہنچا کہ تم چلے آؤ
اور خدمت سپہ سالاری سَر ہیوڈیل مِیل کے سپرد کر دو۔ اِس
سپہ سالار نے مقام سِنِٹرا مین فرانسیسیون سے مصالحہ کر لیا اور
اونھین اجازت دیدی کہ پرتگال کو خالی کر کے مع ہتھیار و میخزین
وغیرہ چلی جائین۔ اس حماقت کی سزا اوسے یہ ملی کہ عہدہ سے معزول ہوا
اور اوسکے مقام پر سَر جان مُور سپہ سالار مقرر ہوا۔ اِس
سپہ سالار سے اسپانیہ کی کونسل نے مدد کا وعدہ کیا مگر اوسے
وفا نکر سکی اور اِس مدد کے بھروسے پر وہ اپنی فوج صوبہ لِیَن کے
بیچوبیچ مین لے گیا اور وہان اوسنے یہ خبر وحشت اثر سُنی کہ اگرچہ اہل
اسپانیہ نے بڑی جوانمردی سے سارا گوسا مین نپولیَن
کا مقابلہ کیا مگر وہ کسیطرح نہ رُکا اور مَیڈرڈ پائے تخت مین پہنچکر
اوسپر قبضہ کر لیا۔ پس اب سپہ سالارِ انگریزی کو کچھہ چارہ نرہا سوا
اِسکے کہ صوبہ گلیشیا کیطرف مراجعت کرے۔ اِس رجعتِ قہقری
مین جو مصیبتین سپاہِ انگریزی پر پڑین وہ بیان سے باہر ہین۔ اوّل
تو سردی کی شدّت از حدّ تھی دوسرے کھانا نہ مُیسّر آتا تھا تیسرے سُولٹ
سپہ سالارِ فرانسیسی برابر پیچھا کئے چلا آتا تھا۔ آخر جب سپاہ انگریزی قحط زدہ
و لباس دریدہ کورُنّا مین پہنچی تو دیکھا کہ ابھی تک کوئی جہاز ہمارا یہان
نہین آیا ہے اور دشمن یعنے سُولٹ سر پر آپہنچا ہے اب لڑائی کر
سوا کیا چارہ ہے بس یہ سوچکر انگریزی فوج پھر پڑی اور جنگ عظیم ہوئی

نکرے۔ بعد اوسکے اہلِ برطانیہ نے شاہ ڈینمارک کے جہاز چھین لئے
حالانکہ وہ متخاصمین مین سے کسی کی طرف نہ تھا۔ پس یہ سراسر اونکی زیادتی تھی

اب نپولین نے ممالکِ یورپ کو مسخر کرکے اپنے
اعزا و اقربا مین تقسیم کرنا شروع کیا۔ چنانچہ اپنے بھائی لوی کو ہالنڈ
کا پادشاہ کردیا اور اپنے بھنوئی میورٹ کو نیپلس کا فرمان روا
بنا دیا اور اب اوسنے چاہا کہ اپنے دوسرے بھائی جوزف کو
اسپانیہ کا پادشاہ بنائے۔ بس اس تحکم و دست درازی سے وہ
لڑائی پیدا ہوئی جسے اہل تاریخ جنگِ جزیرہ نما کہتے ہین اور جس سے
ہوس جہان بانی و کشورستانی جو نپولین کے سرِ شوریدہ مین سمائی
ہوئی تھی اور یوما فیوما زیادہ ہوتی جاتی تھی ذرا کم ہوگئی۔

غرض جب اہل اسپانیہ نے دیکھا کہ نپولین کا دانت
ہمارے ملک پر بھی ہے تو وہ بھی لڑائی پر تل گئے اور پادشاہ انگلستان
سے مدد مانگی۔ اونکی عرض قبول ہوئی اور آرتھر ولزلی سپہ سالار
افواج قاہرۂ بحر برطانیہ کہ ہندوستان کے معرکون مین جوہرِ شجاعت و جوانمردی دکھا
چکا تھا بجمعیتِ دہ ہزار سپاہِ جرار اہل اسپانیہ کی مدد کو روانہ ہوا اور خلیج مونڈیگو
واقع پرتگال مین پہنچکر ۲۱۔ اگست کو ذیونو سپہ سالارِ فرانسیسی کو
مقام وِمیرا مین شکست دی۔ مگر انگلستان مین وِلزلی کی

آغازِ جنگِ جزیرہ نما ۱۸۰۸ء

۲ دسمبر سنہ ۱۸۰۵ء مین نپولین نے اسٹرلٹز کی لڑائی مین
پادشاہ اسٹریا کی قوت توڑدی - پھر ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ء مین ایک ہی دن
مین اور ایک ہی لڑائی مین پادشاہ پرشیا کو زیر کیا - اب سارا یورپ
اوسکے قبضہ مین آگیا سوا روس اور انگلستان کے - روس تو شدت
زمستان اور کثرت صحراہاے ناگزیر و بے پایان سے بچ گیا اور
انگلستان حیلولۂ بحر ذخار اور احاطۂ دیوارہاے چوبین (یعنی جہازون) سے
محفوظ و مامون رہا - پٹ اور فوکس نے نظم امور سیاست مین
اسقدر مشقت شدیدہ اور ریاضت شاقہ کی کہ مشرف بہلاکت ہوئی
اور سنہ ۱۸۰۶ء مین چند ماہ کی تقدیم و تاخیر سے دونون نے اس دار المحن
سے رحلت کی - پٹ کا سن تو کل ۴۲ برس کا تھا مگر فوکس کو ۵۸
سال کی عمر نصیب ہوئی -

نپولین خوب جانتا تھا کہ انگریزون کی قوت تجارت
سے ہے اور اونھین تو ہینگا قوم دوکانداران کہتا تھا - پس
اوس نے شہر برلن سے احکام جاری کئے کہ جزائر بریطانیہ کی
راہین قطعًا مسدود کردی جائین اور تمام بنادر یورپ مین انگریزی
جہاز نہ آنے پائین - اسکی عوض مین وزراے انگلستان نے
یہ حکم جاری کیا کہ جو پادشاہ نہ ہمارا شریک ہو نہ نپولین کا وہ اوسکے
ملک یعنی فرانسیس اور اوسکے شرکاء کے ملکون سے ہرگز تجارت

فوق الثریا اور ایک تحت الثرے پہنچ جائے - مگر جس ثبات و استقلال سے اونھون نے اِس پادشاہِ جبار کا مقابلہ کیا اور جیسا مخذول و مقہور یہ فرعونِ بے سامان ہوا ویسا کوئی نہین ہوا -

نپولین نے جو یہ قصدِ عظیم کیا تھا کہ تمام ممالک یورپ کو مسخر کرے اُسکا ایک جزیہ بھی تھا کہ برطانیہ پر حملہ کرے - اِس غرض سے اوسنے بولون مین ایک جنگی جہازون کا بیڑا مہیا کر رکھا تھا کہ طرفۃ العین مین فرانسیسی لشکر انگلستان مین مثلِ سیل پہنچ جائے مگر نلسن امیر البحر کی بیدار مغزی اور ہیبت سے انگلستان شر اعدا سے محفوظ و مصئون رہا - جب ادھر نپولین کی دال نہ گلی تو فوج کو دریاے ڈینیوب کی طرف لگیا وہان اسٹریا کی فوجین اوسکا مزمہ لینے کو تیار ہو رہی تھین -

پہلے پادشاہ اسپانیہ نپولین کا شریک ہوا تھا - مگر نلسن نے اِن دونون کی فوج بحری کو قریب راس ٹرافلگار کے شکست فاش دی اور ۳۳ جہازون مین سے ۱۹ چھین لئے - اس لڑائی مین امیر البحر مذکور کو گولی لگی اور قبل غروبِ آفتاب اوسنے انتقال کیا - اوسکی نعش کو بہ تزک و احتشام شاہانہ لیجاکر کلیساے سینٹ پال مین دفن کیا اور سب کو اوسکے مرنے کا صدمۂ عظیم ہوا -

نلسن و امیر البحر فرانسیسی و اسپانیہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۰۵ء

ترکیب کی جیسے سابق مین کی تھی کہ مسلّح و مکمّل ہوکر اپنے اپنے مقام
پر منتظر رہے کہ جب موقع ملے انگلستان پر یکبارگی ٹوٹ پڑین —
مگر نلسن امیر البحر انگریزی نے آب نائے سینڈن کی راہ سے
جاکر چار گھنٹہ مین ڈینمارک کے جنگی جہاز مقام کوپن ھیگن
مین بالکل تباہ و برباد کردئے — اس ماجرے سے چند روز پیشتر
پال شہنشاہ روس مارڈالا گیا اور اوسکے بیٹے الگزنڈر
نے بادشاہ انگلستان سے مصالحہ کرلیا — بعد اسکے تمام سلاطین
یورپ نے مقام ایمینس مین صلح نامہ مرتّب کرکے اوسپر
مہر و دستخط کردئے — مگر یہ مصالحہ صرف برائے نام ہوا اور برس روز
کے اندر ہی پھر لڑائی شروع ہوگئی —

سنہ ۱۸۰۴ء مین پٹ پھر وزیر اعظم مقرر ہوا — سنہ ۱۸۰۲ء
مین نپولین فرانسیس کی سلطنت جمہوری کا مدار المہام مقرر
ہوچکا تھا اور اب تو وہ شہنشاہِ فرانسیس تھا اور اٹھارہ سپہ سالار
جرّار و آزمودہ کار و جان نثار اوسکی نصرت و حمایت کو موجود تھے
پس اب اوسنے عنانِ عزیمت بسوئے تسخیر ممالکِ یورپ
منعطف کی — اب پادشانِ یورپ کو وَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ اَوْ خَفَّتْ کا مضمون پیش آیا اور وہ ڈرے کہ
ایسا نہو کہ نپولین کے قہر و استیلا سے میزانِ سلطنت کا ایک پلّہ

لاتعدّ و لا تحصٰی ہوے ہین اور جسسے یہ اتحاد ہوا جسسے یہ دستور ہے
کہ اہل ایرلنڈ کی طرف سے ۳۲ امیر اور ۱۰۰ وکلائے رعایا پارلیمنٹ
شاہی مین شریکِ شور رہتے ہین - اور ایرلنڈ کے سوداگرون
کو بہت سے جدید اور عمدہ اختیاراتِ تجارت حاصل ہو گئے ہین
اور وہان کے لوگون سے محصول بھی بہ نسبت رعایاے برطانیہ[1]
عظمٰی کے بہت کم لیا جاتا ہے - بعدِ اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ اہل ایرلنڈ
چند مدت تک بہت ملول اور آزردہ خاطر رہے یہانتک کہ ۱۸۰۳ء
مین شہر ڈبلن کے بازارون مین ہنگامہ ہوا مگر رات ہی بھر مین فساد
دفع ہو گیا اور بانیِ فساد رابرٹ ایمٹ کہ بڑا ذی لیاقت شخص تھا
مگر مفسدون کے اغوا مین آکر اونکا سربراہ کار بنا تھا بجرم فتنہ پردازی
معاقب بسزاے موت ہوا - پٹ وزیر اعظم نے کہا کہ میری راے
مین اگر فرقہ کیتھولک قوانینِ شدیدہ سے بری کر دیا جاے تو ایرلنڈ
سے جو اتحاد ہو گیا ہے اوسی زیادہ تر دوام و استحکام ہو جاے گا مگر بادشاہ
نے اوسکی راے نہ منظور کی لہذا اوسنے وزارت سے استعفا دیا اور اوسکے
مقام پر ہنری پی ایڈنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا -

اب پال شہنشاہ روس نے انگلستان پر یورش کرنے
کا ارادہ کیا اور یورپ کے شمالی ملکون کے بادشاہون نے پھر ہی

[1] یعنے انگلنڈ اور اسکاٹ لنڈ اور ویلس ۱۲

مُبین وظفرِ کامل حاصل ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور اسکے سبب سے نپولین کی فوج ریگستانِ مصر مین پھنس گئی مگر اوسے بے لڑائی کب چین آتا تھا۔ آخر ۱۷۹۹ء مین وہ اپنے لشکر کو اوس ریگستان سے جو مابین مصر و فلسطین واقع ہے نکالکر لے گیا اور شہر یافہ کو فتح کر کے شہر عکہ کا محاصرہ کر لیا۔ مگر سپاہِ برطانیہ اور فوجِ دولت عثمانیہ نے بہ سرداریِ سر سڈنی اسمتھ اوسے عکہ سے ہٹا دیا۔ اوسیوقت فرانسیس سے کچھ ایسی موحش خبر آئی کہ نپولین نے فوج کو تو مصر مین چھوڑا اور خود بعجلت تمام بسوئے وطنِ مالوف روانہ ہوا۔ جب اوسکی فوج بے سر رہگئی تو ہمت ہار گئی اور ۱۸۰۰ء مین سر الف ابر کرومبی نے اوسے شکست دی مگر اوسے بھی لڑائی مین ایسا زخم کاری لگا کہ جان بر نہوا۔ بس اس شکست پر جنگِ مصر کا خاتمہ بالخیر ہوگیا۔

۱۷۹۸ء مین جو ایرلنڈ مین غدر ہوا اوسے ثابت ہوا کہ اوس ملک کو سلطنتِ برطانیہ سے زیادہ متحد و مرتبط کر لینا پر ضرور ہے۔ اہلِ ایرلنڈ نے اس باب مین بڑی حجت کی اور اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ سے بہت مانع ہوئے۔ آخر بعد مباحثہ و مطارحہ بسیار دونون ملکون کی پارلیمنٹ متحد کر لی گئی۔ اِس ۵۰ برس کے زمانہ مین اہل ایرلنڈ کو اس اتحاد سے منافع

اتحاد پارلیمنٹ انگلنڈ و ایرلنڈ کیم جنوری ۱۸۰۱ء

نہ گذرا تھا کہ کیرک واقع دریائے شیلنّ مین اوسنے فوجِ انگریزی کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

اب کچھ نپولین کے قہر و غلبہ کا حال سُنئے کہ دو برس تک وہ مصر اور شام مین مقیم رہا اور اس بات مین سرگرم و ساعی رہا کہ کوئی راہ ایسی نکل آئے کہ اوسی ہندوستان کو جاکر فتح کرون مگر یہ کوشش اوسکی محض بے سود ہوئی اوسکی سفر کی کیفیت ہے کہ وہ شہر ٹولون سے ایک بڑا بھاری بیڑا جہازون کا اور ایک فوج قہار لیکر چلا اور راہ مین جزیرہ مالٹا کو فتح کیا یہانتک کہ اسکندریہ مین پہنچ گیا۔ وہان سے جو چلا تو قاہرہ مین دم لیا اور قریب اہرام مصر یہ کے عسکرِ ممالیکِ مصر کو شکست دی۔ مگر جب نپولین فرانس سے چلا تھا تو نلسن امیرالبحر انگریزی بھی اوسکے عقب مین آیا تھا۔ آخر خلیج ابوقیر مین لڑائی ہوئی اور امیرالبحر انگریزی نے فرانسیسی جہاز سب تباہ و برباد کردئے۔ یہ لڑائی قریب غروبِ آفتاب شروع ہوئی اور تا طلوعِ فجر رہی۔ نلسن کے سر مین ایک لوہے کا ٹکڑا اڑکے لگا اور بڑا زخم پڑ گیا۔ اودھر فرانسیسیون کا بڑا جہاز جسپر علم لشکر نصب تھا مع امیرالبحر اور ۱۰۰۰ خدّام جہاز کے دُھوین اڑ گیا۔ اور تیرہ فرانسیسی جہازون مین سے نو جہاز انگریزون کے ہاتھ آئے اور دو اونھون نے جلا دئے فقط دو چھوٹے چھوٹے جہاز بچکر نکل گئے۔ غرض اس جنگِ بحری مین انگریزون کو ایسی فتح

جنگ ابوقیر و شکست فوج فرانس یکم اگست ۱۷۹۸ء

بھی دو غرضون سے باہم اتفاق کر لیا۔ ایک اصلاحِ پارلیمنٹ۔ دوسرے
ابراو استخلاصِ فرقہ کیتھولک از قوانینِ شدیدۂ غلیظہ۔ مگر سرکارِ
انگریزی نے اپنے حسنِ تدبیر اور حکمتِ عملی سے اونکا جتھا توڑ دیا۔
بعد اوسکے ۱۷۹۱ء مین شہر بلفاسٹ مین پراٹسٹنٹ اور کیتھولک
مین اجتماع نقیضین ہوا اور ان دونون فرقون نے بمشارکت یکدیگر
ایک جماعتِ متحدہ قائم کی۔ اِس جماعت کا مقصود ظاہری تو
وہی تھا جو فوجِ والنٹیر کا تھا مگر باطنًا اسے یہ منظور تھا کہ ایرلنڈ
کو سلطنتِ برطانیہ سے جدا کر لے۔ پس اس غرض سے اسنے
پادشاہِ فرانس سے مخفی مکاتبہ و مراسلہ جاری رکھا اور جب ساز و سامان
خوب درست ہو گیا تو ایک دن مقرر کیا کہ سب کے سب ملکر بلوہ کر دین۔ مگر سرکار کو اس سازش
کی خبر بروقت پہنچی اور اسکے سربراہ کار جنمین سے ایک کا نام لارڈ فٹز جیرلڈ تھا بحکم
سرکار گرفتار ہوئے۔ بعد اسکے ایک اور فساد ہوا مگر بیتک آخر اسمین بھی مفسدون کی کھائی
انٹرم اور ڈون مین تو اس فساد کا اثر کچھ خفیف سا ہوا مگر ویکلو
اور وکسفرڈ مین دو مہینے تک نائرۂ فساد بغایتِ التہاب و انضرام
مشتعل رہا۔ آخر ضلع وکسفرڈ مین پائینِ کوہِ ونگر لڑائی ہوئی
اور جرنیل لیک نے ایک گروہِ عظیم فوجِ بغاوت شعار کو شکست
دی۔ جب اس فساد کا خاتمہ ہو چکا جب سپاہ فرانسیسی بجمعیت
۹۰۰ نفر خلیجِ کلالا واقع ضلع میو مین باغیون کی مدد کو آئے
اور جہاز سے اوتر کر ایرلنڈ کے اندر داخل ہوئی۔ مگر مہینہ بھر بھی

بغاوت اہل ایرلنڈ ۱۷۹۸ء

مگر نوُرس کے ملّاحون نے ایک نہ سُنی اور جہازون کو پکڑکر دریاے ٹیمس کے اِس کنارے سے اوس کنارے تک اونکی ایک قطار باندہ دی کہ عبور و مرور کی جگہہ نرہے۔ آخر یہ مفسد جب راضی بنے جبکہ انکے سربراہ کارگرفتار ہوکر پھانسی دئے گئے۔ مگر اب دو بحری لڑائیان اہل انگلستان نے ایسی فتح کین کہ تمام سال جو غم واندوہ طاری رہا تھا وہ کم ہوگیا۔ ایک لڑائی تو ماہ فروری مین اس سینٹ وِنسینٹ کے قریب ہوئی اور اسمین جرِوِس امیرالبحر اور نِلسن نے ۲۱ جہازون سے اسپانیہ کے ۳۲ جہازون کو شکست دی دوسری لڑائی ماہ اکتوبر مین ہوئی اور اسمین ڈنکن امیرالبحر نے ہالنڈ کی فوج بحری کو قریب دیہ کیمپرڈون کے شکست دی۔

دوسرے سال دو سانحے عظیم ہوے۔ ایک یہ کہ ایرلنڈ مین بلوے ہوا۔ دوسرے یہ کہ نپولین نے مصر پر فوج کشی کی۔

انقلاب سلطنت فرانسیس نے جیسا اثر بدا ایرلنڈ مین پیدا کیا ویسا یورپ کی کسی ملک مین نہین کیا۔

اہل امریکا کی سرخروئی اور کامیابی دیکھکر ایرلنڈ مین فوجِ والنٹیر[1] کو بھی ولولہ پیدا ہوا اور اونھون نے

[1] یہ ایک قسم خاص کی فوج ہوتی ہے جسمین لوگ خود بھرتی ہوجاتے ہین اور قواعد وغیرہ سیکھتے ہین اور اکثر اجرت پاتے ہین مگر بعض بلا اجرت بھی کام کرتے ہین۔ اس قسم کی فوج نپولین بونا پارٹ کی لڑائیون مین سپاہ انگریزی مین بہت تھی۔ بلم ٹیر اسی لفظ والنٹیر کی خرابی ہے ۱۲

اتنی شکستین دین کہ اونکا زور ٹوٹ گیا اور ایسی ایسی معرکہ کی لڑائیان مارین کہ شجاعانِ یورپ کے زہرے آب ہوگئے۔

ادھر پارلیمنٹِ انگریزی مین پٹ وزیر اعظم بکمال اصرار والحاح کہہ رہا تھا کہ ہرچہ باداباد نپولین سے لڑائی چلی جاے۔ مگر فوکس اوسکا بڑا رقیب موجود تھا اوسنے بھی ساری سحر بیانی اسی مباحثہ مین ختم کی اور کہا کہ میری دانست مین مصالحہ کر لینا انسب و اولی ہے اسواسطے کہ قرضۂ قومی بہت بڑہگیا ہے اور اب اوسکی تعداد چار ارب تک پہنچ چکی ہے اگر لڑائی رہی تو خدا جانے یہ قرضہ کہان تک پہنچ جاے گا۔

۱۷۹۷ء مین پادشاہِ اسپانیہ فرمان روائے برطانیہ سے عازم پیکار ہوا اور شاہِ ہالنڈ تو پہلے ہی اوسکا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔ غرض اب وہ پادشاہانِ یورپ کے نرغہ مین تن تنہا رہگیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑی قیامت کا وقت تھا اور اوسی حال مین ایک اور آفت نازل ہوئی کہ بنک انگلستان نے نقد روپیہ دینا موقوف کر دیا ادھر فوج بحری آمادۂ فساد ہوئی اور ناخداؤن نے ایک حشر برپا کر دیا کہ ہماری تنخواہین زیادہ کر دی جائین۔ اسپٹ ہڈ مین تو اونھین سمجھا بوجھا کر دھیرا کیا

تھا۔ جب انگریزی فوج بحری نے اوسکا محاصرہ کیا تو اہل قلعہ قلعہ سے
دست بردار ہوئے۔ مگر بعداوسکے سپاہِ فرانسیسی نے بسرداری نپولین
بوناپارٹ اوس قلعہ پر اتنی توپین ماریں کہ انگریزون کو اوسے
دے ہی دیتے بن پڑا۔ اب اس سردارِ جلیل الشان افخر اسکندر روزگار
یعنے نپولین کا حال بگوشِ ہوش سُنئے کہ یہ جزیرۂ کورسیکا
کا رہنے والا تھا اور فوج کے مدرسہ مین علم حاصل کیا تھا اور
علم ریاضی مین یدِطولےٰ رکھتا تھا اور فرانسیسی توپ خانہ کا افسر
مقرر ہوا تھا مگر ابھی تک اسے کچھ مرتبہ نہ حاصل ہوا تھا۔ ہان
فرانسیس مین اوسے اوسدن شہرت اور وقعت حاصل ہوئی
جسدن سپاہ فرانسیسی نے بمقتضیٰ خیرخواہی و دل سوزی خاندان
شاہی محلسرائے ٹوئیلری پر یورش کیا اور نپولین نے ایسی
گراب ماری کہ اوسکے دھوین اُڑا دئے اور اوس محلسرا کے
سامنے سے اوسے بھگا دیا اور منتظمین[1] سلطنتِ جمہوری فرانس
کی جان بچالی۔ یہ ماجرا ۱۳ اکتوبر کو ۱۷۹۵ء مین ہوا۔ دوسرے
سال نپولین نے جوزفاین بوہارنی سے شادی کی اور
اوسکی وجہ سے وہ اطالیہ مین فوج فرانسیسی کا سپہ سالار مقرر ہوا
اور وہان پادشاہ اسٹریا اور اوسکے شرکا کو ایک ہی سال مین

[1] یہ کونسل فرانسیس مین بعد انعدام حکومتِ پادشاہی و استقرارِ سلطنت جمہوری
مقرر ہوئی تھی اسمین پانچ شخص تھے اونسے احکام و قوانین کا نافذ کرنا اور اونکو موافق عمل کروانا متعلق تھا ۱۲

مین حرج و اختلالِ عظیم واقع ہوا۔ لوگ بندۂ خدا سے بندۂ عقل ہو گئے۔ اور تمام فرانسیس مین خون کے دریا بہگئے۔ یہ طوفانِ عظیم برّ اعظم یورپ مین دور تک پھیل گیا اور اسکی موجین ساحلِ برطانیہ سے بھی ٹکرائین مگر کچھ گزند نہ پہنچا سکین۔

فرانسیس کی سلطنت سلطنتِ شخصی موروثی تھی پس جب ایک جمہور عوام اوسسے برگشتہ و مخالف ہو گیا تو اور پادشاہانِ یورپ بھی جنکا ملک فرانسیس کے قریب واقع تھا خائف و ترسان ہوئے کہ مبادا ہماری رعایا بھی ہمسے یہی سلوک کرے۔ آخر جب لوئی پادشاہِ فرانس کو رعایا نے مار ڈالا اور سلطنتِ جمہوری قائم کی تو پادشاہانِ برطانیہ و ہالنڈ و اسپانیہ و اسٹریا و پرشیا باہم متفق ہو کر اوسسے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور اور پانچ چھوٹے چھوٹے رئیس بھی اونکے شریک ہوئے۔ اور اب جو آتشِ حرب مشتعل ہوئی وہ ۲۲ برس تک افروختہ رہی۔

مگر چند ہی روز مین ظاہر ہو گیا کہ اس انقلابِ عظیم سے فرانسیس کی قوت زائل نہین ہوتی بلکہ اور زائد ہو گئی۔ اب کچھ انگلستان اور فرانسیس کے لڑائی کی کیفیت سنئے کہ ساحلِ بحیرۂ روم پر ایک مستحکم قلعہ جسکا نام ٹولون ہے فرانسیسیون کے قبضہ مین

مُسخّر ہوا اور ٹیپو سلطان مارا گیا اور حیدر علی کی ریاست بالکل غارت ہوگئی۔ اس معرکہ کے چار برس کے بعد مرہٹون نے دہلی پر قبضہ کرلیا اور جنرل لیک نے اونہین جمنا کے کنار شکست دی۔ بس اس شکست سے خاندان جلیل الشان سلاطین مُغلیہ دولتِ علیّہ برطانیہ کا دست نگر اور وظیفہ خوار ہوگیا۔

باب چہارم

بقیہ حالاتِ عہد جارج سوم

اٹھارون صدی عیسوی مین انقلاب سلطنتِ فرانسیس اعظم وقایع ہوا۔ یہ انقلاب ۱۷۸۹ء مین شروع ہوا اور ۱۷۹۵ء مین تمام ہوا۔ اِسکے تین سبب ہوے۔ اوّل یہ کہ والٹیر اور رُوسو کہ مشاہیرِ علماءِ فرانس سے تھے ایسی کتابین مشتمل کفر و الحاد تصنیف کین کہ وہ باعث انتشار و اختلال عوام ہوئین۔ دوم یہ کہ امرائے غدّار نے غربا پر ظلم و جبر کیا۔ سوم یہ کہ پادشاہ فرانس کو اسراف اور فضول خرچی سے خزانہ خالی ہوگیا۔ غرض اس انقلابِ عظیم مین خاندانِ قدیم شاہانِ بُوربُون پر زوال آگیا اور لوئی شانزدہم بادشاہ فرانس اور اوسکی ملکہ میری انٹائینٹ قتل ہوئے۔ دینِ مسیحی

ونالان ہوئے کہ جب وہ انگلستان مین پھر گیا تو بجرم تظلّم و تشدّد براہلِ ہند ماخوذ ہوا اور قصر الامارۃ ویسٹ منسٹر مین پیشگاہِ فرمان فرمایانِ محکمۂ امرا اوسکی روبکاری ہوئی۔ ہنگام پیشیِ مقدمہ اڈمنڈ برک نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی کہ اوسکا عدیل و نظیر نہین ہوا۔ جیمس فوکس اور بر نسلی شریڈن کہ یہ دونون بھی بڑے فصیح اللسان اور سحر بیان تھے برک کی طرف ہوگئے۔ مجرم مدّعی علیہ یعنے ہیسٹنگس کی جانب سے تین وکیلون نے روبکاری کی اور بعد اختتام مقدمہ یہ تینون اپنی لیاقت و قانون دانی کے سبب سے خلعتِ ججی سے مخلّع ہوے۔ غرض سات برس تک یہ مقدمہ لڑا کیا اور کسی قدر توقّف و امتہال کے بعد روبکاری ہوا کی۔ انجام کار ہیسٹنگس جرم سے بری ہوگیا مگر اس مقدمہ مین اوسکا روپیہ اسقدر صرف ہوا کہ گویا وہ فقیر ہوگیا۔ اور آخر ایام زندگانی اوسنے اپنی املاکِ قدیم مین سے ایک مکان مین بسر کی اور سرکار کمپنی سے چالیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسے ملا کی۔

۱۷۸۶ء مین لارڈ کورن والس گورنر جنرل ہند مقرّر ہوا اور اوسنے ٹیپو سلطان والی میسور کا آدھا ملک چھین لیا۔ پھر جب ۱۷۹۸ء مین ولزلی گورنر جنرل ہوا تو اوسکے عہد وزارت مین سری رنگ پٹن دارالخلافتِ میسور بھی

سن مین وزیر اعظم اور مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا۔ اس وزیر سے کم سن کوئی وزیر انگلستان مین نہین ہوا اور اس سے بہتر بھی بہت کم وزیر ہوے وہ قبل وزیر اعظم ہونے کے تین برس تک پارلیمنٹ کا ممبر رہچکا تھا۔

اب انگریزون کی سلطنت ہندوستان مین یوگافیوگا بڑھتی جاتی تھی۔ سنہ ۱۷۶۱ء مین اونھون نے پونڈچری واقع ساحل ملابار فرانسیسیون سے چھین لیا۔ اس شکست سے ہندوستان مین حکومت فرانسیسی کو زوال آگیا۔ سنہ ۱۷۷۳ء مین وارن ہیسٹنگس پہلا گورنر جنرل ہندوستان کا مقرر ہوا۔ یہ شخص سنہ ۱۷۵۰ء مین ۱۷ برس کی عمر مین انگلستان سے آیا تھا اور پیشتر سرکار کمپنی مین منشی یا متصدی مقرر ہوا تھا۔ بعد حصول منصب گورنری وہ ہندوستان کی تسخیر مین مصروف ہوا اور وسط ہند مین مرہٹون کو زیر کیا اور حیدر علی اور اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان والیان میسور کو مغلوب و مقہور کیا۔ مگر یہ گورنر جنرل دو باتون سے بدنام ہوگیا۔ ایک یہ کہ اسنے ہنود کے معبد یعنے بنارس کو لوٹ لیا دوسرے یہ کہ نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودہ کی دولت ضبط کرلی۔ یہ دونون امر اوسنے اسواسطے کئے تھے کہ مصارف جنگ کے لئے روپیہ بہم پہنچے اور ان امور سے اہل انگلستان اوسسے ایسے آزردہ

جھلخانے بھجوادیا گیا بعد اوسکے اوسکی تحقیقات ہوئی اور وہ جرم سے بری کیا گیا۔ بعضون کا قول ہے کہ بعد رہائی کے یہ شخص یہودی ہوگیا اس ہنگامہ کا نام ہنگامۂ گورڈن درج تاریخ ہے۔

اودھر تو سلطنتِ برطانیہ اور اضلاعِ امریکا مین جدال و قتال ہورہا تھا اور رشتۂ قرابت و ہمقومی اِن دونون ملکون مین قطع ہوتا جاتا تھا ادھر کپتان کوک اور طبقاتِ زمین مین جزیرے دریافت کرکر کے مملکتِ برطانیہ مین شامل کرتا جاتا تھا۔ یہ جہازران کہ نہایت مشہور و معروف ہے اور کہہ سکتے ہین کہ اِسی نے جزیرۂ اسٹریلیا مین اتنی اتنی بڑی بستیان انگریزون کی بسائین ۱۷۲۸ء مین ضلع یورک مین پیدا ہوا تھا اور ۱۷۶۸ء اور ۱۷۷۹ء کے درمیان مین اسنے دریا کی راہ سے تین دورے تمام دنیا کے گرد کیے اور خاصکر بحارِ جنوبی اور ساحلِ اسٹریلیا کی تفحص و تفتیش مین مشغول رہا ۱۷۷۹ء مین ایک اسٹریلیا کے باشندے نے اوسے جزیرۂ اوویہی مین دغا سے مار ڈالا۔

۱۷۸۲ء مین پٹ وزیر اعظم کا بیٹا ولیم پٹ ۲۳ برس کی

سلہ اِن اضلاع کا نام نیو انگلنڈ یعنے انگلستان جدید ہے اور اِنکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انھین انگریزون نے بسایا تھا۔ یہ اضلاع شمالی امریکا کے شمال و مغرب مین واقع ہین ۱۲

مقام پر مستعد بیٹھے رہے کہ جب مناسب موقع ملے اور خوفِ ضرر نہو یکبارگی انگلستان پر ٹوٹ پڑین — مگر باوجودیکہ یہ چھہ بادشاہ اکٹھا ہوے تھے پھر بھی بادشاہِ انگلستان ہی غالب آیا — اس لڑائی مین بڑا معرکہ یہ ہوا کہ تین برس تک یعنے ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۲ء تک سپاہِ اسپانیہ اور فوجِ فرانسیسی جبل الطارق کا محاصرہ کئے رہی مگر فتح نہ نصیب ہوئی —

ادھر ۱۷۸۰ء مین لنڈن مین ایک ہنگامۂ عظیم اور قیامتِ کبریٰ برپا رہی — اسکا سبب یہ ہوا کہ دو برس کا عرصہ ہوا تھا کہ چند قوانین مشعرِ تشدد بر فرقہ کیتھولک منسوخ ہو گئے تھے لہذا ۱۷۸۰ء مین ایک شخص جارج گورڈن نامی ایک انبوہ کثیر عوام کالانعام کا ساتھ لیکر محکمۂ عوام مین گیا اور ایک عرضی بدین مضمون پیش کی کہ یہ قوانینِ شدیدہ نسبت فرقۂ طاغیۂ کیتھولک کے بحال کئے جائین — یہ عرضی پارلیمنٹ نے منظور کی بس اسپر ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا اور اون بدمعاشون نے فرقۂ کیتھولک کے معابد و کنائس مین آگ لگادی اور محبس نیوگیٹ اور اور قید خانون کے دروازے کھول دئے اور قیدیون کو رہا کر دیا — غرض سات روز تک لنڈن کو بازار بدمعاشون کے قبضہ مین رہے اہل فوج نے تلوارون سے بھی اونھین مارا گولیان بھی برسائین مگر اونھین کچھہ اثر نہوا آخر جب ۴۰۰ مارے گئے تب سیدھے ہوے — اونکا سربراہ کار گورڈن

وہ مصیبت یہ تھی کہ لارڈ کورنوالیس جسنے گیٹس اور لافیٹ سرداران فرانسیسی کو شکست دی تھی قصبہ یورک ٹون مین گھر گیا اور جنرل واشنگٹن نے اس حکمت سے اپنی فوج کو لیجاکر اوسکا محاصرہ کرلیا کہ کورنوالیس کو کچھہ نہ بن پڑا سوا اسکے کہ ۷۰۰۰ آدمی سے جو اوسکے ساتھہ محصور تھے ہتھیار رکھوا دئے — بس یہ انگریزون پر قیامت کی چوٹ پڑی اور اگرچہ اسکے بعد بھی برس روز تک لڑائی رہی مگر امریکا کی نوآبادبستیان بس اوسی وقت سے سلطنت برطانیہ سے جدا ہوگئین اور چند روز کے بعد متخاصمین نے باہم معاہدہ کرلیا اور سرکار انگریزی نے امریکا کے تیرہ ضلعون کی خود مختاری اور خودسری تسلیم کرلی — ان اضلاع کا لقب ممالک متحدہ ہے اور انمین جیسے ابتک برابر سلطنت جمہوری چلی آتی ہے اور تیسری برس ایک شخص اوسکا سربراہ کار مقرر ہوجاتا ہے —

خودسری ممالک متحدہ امریکا ۱۷۸۳ء

جنگ امریکا کے سالہاے آخری مین پادشاہ انگلستان ایک اور لڑائی مین پھنس گیا — یہ لڑائی انگلستان کے قریب جوار کے پادشاہون سے ہوئی اور اسمین انگریزون کو بڑا خون جگر کھانا پڑا — اسکی کیفیت یہ ہے کہ پادشاہان فرانس واسپانیہ وھالنڈ نے باہم متفق ہوکر خسرو انگلستان سے لڑنے پر کمر باندھی اور سلاطین روس وسویڈن وڈینمارک نے اونمین سے کسیکی شرکت تو نہ کی مگر اپنے اپنے

کی فصل مین رہی تھی چھوڑ دیا اور امریکا والون نے اوسپر قبضہ کرلیا۔ ادھر انگلستان مین ایک قیامت برپا ہوئی کہ وہ مدبّر با توقیر اور سیاست دانِ بی نظیر یعنے پٹ مرگیا اسطرح سے کہ ایک دن اوس پیرانہ سالی اور ضعف و نقاہت مین اوسنے محکمۂ امرا مین اِس زور و شور اور ولولہ و طنطنہ سے جنگ امریکا کی مذمّت کی کہ آخر غش کھاکر زمین پر گرا اور اوسے وہان سے اوٹھاکر گھر لے گئے پھر وہ بستر بیماری سے نہ اوٹھا۔

پانچوین لڑائی امریکا کے اضلاع جنوبی مین ہوئی مگر اس مین کوئی امر ایسا نہین ہوا کہ قابلِ درجِ تاریخ ہو۔

چھٹی لڑائی مین کلنٹن سپہ سالارِ انگریزی نے شہر چارلس ٹن لے لیا اور جرنیل ارنولڈ کہ دریائے ہڈسن پر ایک قلعہ کا حاکم تھا اہل امریکا کو چھوڑ کر انگریزون سے آملا اور فوج انگریزی کا سردار مقرر ہوا۔ میجر آینڈرے نے انگریزون کا قبضہ چارلس ٹن پر کروادیا تھا لہذا جاسوسی کی علّت مین امریکا کے سپاہیون نے اوسے گرفتار کیا اور جنرل واشنگٹن نے اوسے پھانسی دیدی اور اگرچہ اوسنے بہت منّت و سماجت کی مگر کچھ شنوائی نہوئی۔

ساتوین سال سپاہِ انگریزی پھر مصیبت عظیم مین مبتلا ہوئی

سنہ ۱۷۸۱ء

فوج اور روپیہ آیا - اس فوج کے ساتھ جو افسرانِ فرانسیسی آئے تھے
اونمین سے ایک سردار مارکوسِ ڈی لافیٹ نامی کم سن اور شجاع
وجری تھا - آخر دریائے برینڈی وائین پر لڑائی ہوئی اور انگریزون
نے فتح پائی - بعد اوسکے شہر فلڈلفیا اونھون نے مسخر کر لیا - ان
دو فتحون سے انگلستان مین لوگون کو امید قوی ہوئی کہ اب امریکا کی
نوآباد بستیان ہمارے ہاتھ سے کہان جاتی ہین چند ہی روز مین فتح
کی خبر آتی ہے - مگر پھر اونھون نے ذلت بھی ایسی اُٹھائی کہ امید فتح مبدل
بہ یاس شکست ہوگئی - اسکی صورت یہ ہوئی کہ جرنیل برگوین مع فوج کینڈا
سے روانہ ہوا راہ مین امریکا کے لشکر نے اوسے مقام سیراٹوگا مین
ایسا چارون طرف سے گھیر لیا کہ مجبور ہوکر اوسنے سب برنجی توپین اور بندوقین
اور میخزین دشمن کے نذر کر دیا - اسکے بعد پانچ برس لڑائی رہی اور امریکا
والون کو ہر لڑائی مین غلبہ رہا -

جاڑے کی فصل مین جرنیل واشنگٹن کی فوج پاربرنہ
وشکم گرسنہ فلڈلفیا کے قریب ایک وادیِ وحشت ناک مین پڑی ٹھہرا
کی مگر سردار کے تحمل و استقلال سے اوسنے یہ مصیبت بڑی جوانمردی سے
جھیلی - چوتھی لڑائی جون مین شروع ہوئی - اسکی کیفیت یہ ہے کہ جرنیل
ھوؤ کے مقام پر اب سر ہنری کلنٹن سپہ سالارِ فوجِ انگریزی مقرر
ہوا اوسنے چند ہی مدت مین شہر فلڈلفیا جہان انگریزی فوج جاڑے

تیسری لڑائی فلڈلفیا کے پاس اور اوسکی کیفیت اور فرانسیسیون کے فوج آنے کا حال ۱۷۷۸ء

آغاز جنگ جولائی ۱۷۷۸ء

مونٹ گمری اور اکر نولڈ نے کینڈا پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوے
جرنیل مونٹ گمری نے شہر مونٹ ریل کو مغلوب کرلیا اور کرنیل
ارنولڈ بھی ضلع مین کے جنگلون کو طے کرکے شہر کویبک کے قریب
اوسے آکر ملا اور وہان کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا مگر ان دونون نے شکست کھائی اور پسپا
ہوے اور مونٹ گمری مارا گیا۔ اس اثنا مین فوج انگریزی کی کمک
کو ۱۷۰۰ کا لشکر جرمنی سے آگیا تھا اور اب امریکا مین فوج سلطانی
مین ۵۵۰۰۰ آدمی کی جمعیت ہوگئی۔

دوسرے سال کی لڑائی مین امریکا والون نے اتنی توپین
ماریں کہ ھوو سپہ سالار انگریزی کے رخ چھوٹ گئے اور اوسنے بوسٹن
کو خالی کردیا اور جہاز پر سوار ہوکر ھیلی فوکس کو روانہ ہوا۔ اسکے بعد اضلاع
امریکا کے وکلا نے جو شہر فلڈلفیا مین بتقریب مشاورت جمع ہوے
تھے وہ فصیح و بلیغ اشتہار جاری کیا جسکا نام اظہار خودسری مشہور
ہے۔ مارچ کے مہینے مین تو انگریزون کو یہ مصائب پیش آئے
جنکا ذکر ابھی کیا گیا مگر اگسٹ کے مہینے مین انکی تلافی بھی خوب ہوئی کہ
جرنیل ھوو نے اپنے بھائی کی مدد سے لانگ ایلنڈ کو مغلوب کرلیا
اور واشنگٹن سپہ سالار فوج امریکا کو نیویورک سے نکالدیا اور
فصیل قلعہ پر نشان ظفر بنیان برطانیہ کلان گاڑدیا۔
تیسرے سال آغاز جنگ مین اہل امریکا کی مدد کو فرانسیس سے

۴ جولائی ۱۷۷۶ء اعلان آزادی خودسری

سپاہیون کا قبضہ بدستور رہا۔ غرض دس برس تک تو اہلِ امریکا اور اہلِ انگلستان مین سیفِ زبان سے لڑائی رہی اب شمشیر و سنان پر نوبت پہنچی اور آٹھ برس تک میدان کارزار گرم رہا۔

پہلی لڑائی لگزنگٹن مین ہوئی۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دستہ انگریزی فوج کا کہین میخزین لینے جاتا تھا راہ مین کچھ بندوقچیون نے اوسپر حملہ کیا کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ دو مہینے کے بعد دوسری لڑائی کوہ بنکر پر خوب جمکر ہوئی اور اس لڑائی مین انگریزون کو ثابت ہوگیا کہ دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد۔ اب اسکا کچھ حال سنئے کہ جارج واشنگٹن امریکا کی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا مگر اوسکی فوج مین محض ناواقف و ناتجربہ کار لوگ اور چرم پوش شکاری بھرے ہوئے تھے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ لوگ بڑے مضبوط اور بہادر اور تلوار کے دھنی تھے اور بڑی گل چلے تھے مگر نہ طرزِ جنگ سے واقف تھے نہ اونکے پاس ساز و سامانِ جنگ درست تھا بس کچھ تھوڑے سے تنبو اور ذرا سا میخزین اور قلیل سا روپیہ اونکے پاس تھا۔ اِدھر فوج انگریزی نے شہر بوسٹن کو صدر قرار دے کر وہان قیام کیا تھا اور جرنیل گیج سپہ سالار تھا مگر اکتوبر مین اوسکی بدلی ہوئی اور اوسکے مقام پر جرنیل ہو سپہ سالار مقرر ہوا۔ اس لڑائی مین ایک معرکہ تو وہ ہوا جسکا حال ابھی لکھا گیا دوسرا معرکہ اوسی عظیم تر یہ ہوا کہ فوجِ امریکا کے سردار

آغاز جنگ امریکا ۱۹ اپریل ۱۷۷۵ء

آخر سو اضلع جائہ جیا کے امریکا کے تمام ضلعون کے لوگون نے
اپنے اپنے وکیل شہر فلڈلفیا مین بھیجے اور ان سب نے مشورہ کر کے
ایک عرضداشت پادشاہ انگلستان کو لکھی جسکا مضمون یہ تھا کہ
یہ محصول جواب مقرر ہوے ہین ہمپر بہت شاق ہین لہذا امیدوار
ہین کہ انسے بری کئے جائین - جب یہ عرضی انگلستان مین پہنچی تو
کسی نے اسپر مطلق توجہ نکی ہان عقیل لوگ اپنا سر ہلایا کئے کہ اچھا
دیکھئے سرکار کیسا تگنی کا ناچ ناچتی ہے کہ ساری قدر و عافیت معلوم
ہو جائے گی پٹ نے بھی محکمہ امرا کے مدبرون سے کہا کہ صاحب
یہ کیا حماقت ہے صریحا دیکھتے ہو کہ ساری اقلیم امریکا بگڑی ہوئی ہے
اوسپر محصول محصول کئے جاتے ہو - اڈمنڈ برک نے کہا کہ یہ بھی کن رکین
تھا محکمہ عوام کے ممبرون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ذرا اس مقدمہ مین
سمجھ بوجھ کے دخل دیجئے گا آپ جانتے ہین کہ ہمارا اور اہل امریکا کا
گوشت و خون ایک ہی آخر وہ بھی تو ہمین مین سے ہین اور اسی ملک
سے جاکر وہان بسے ہین ایسا نہو کہ اونکی حق تلفی اور سلب اختیارات
سے رشتہ قرابت اور صلہ رحم ہمارے اونکے قطع ہو جاے اور یہ
رشتہ عجب طرح کا رشتہ ہے کہ لوہے سے مضبوط ہے مگر بال سے
نازک ہے - مگر وزرا نے اس کلام فصیح اور اس تنبیہ و تخویف پر
مطلق اعتنا نہ کی اور اس طوفان عظیم سے ذرا نہ خوف کیا جسکے آثار
کا اسمتھ فی بدایۃ الانہار ہویدا و آشکار تھے اور شہر بوسٹن پر انگریزی

اہل امریکا کی بادشاہ انگلستان کو عرضداشت کا لکھنا اور اسکا رد ہونا

جھگڑا ہوا کہ وہ کہتی تھی کہ ہم محکمہ امرا اور محکمہ عوام کی مباحثی چھاپین گے پارلیمنٹ کہتی تھی ہم نہ چھاپہ دین گی۔ وُڈفال جنی خطوط جونیئس چھاپی تھی اس نزاع مین سب اخبانویسون کا سرگروہ بنا اور بعض حکام کی اعانت اور دستگیری سے وہ مقدمہ جیتی۔ اوس زمانہ مین آج کل کیطرح وقایع نگار پارلیمنٹ کی تقریرین حرفا باحرف نہ قلمبند کرتے تھے بلکہ اونکا لُبِّ لُباب لکھہ لیتے تھے اور اپنے گھر پر آکے یاد سے اون تقریرون کو پورا کر لیتے تھے۔

نوٹ۔ تہ وزیر اعظم کے حکم سے ابتک امریکا مین جو چاے بھیجی جاتی تھی اوسپر محصول مقرر کر لیا جاتا تھا مگر اہل امریکا نے ابتدا سے جو محصول دینے سے انکار کیا تھا اوس مین یک سر مُونہ فرق آیا علی الخصوص ضلع میسٹوچسٹس کے لوگون نے انکار مین سب سے زیادہ مبالغہ کیا۔ انجام کار اون مین سے بیس جوانمردون نے امریکا کے وحشیون کا لباس پہنکر اور اونھین کیطرح اپنے بدن کو رنگ کر بندرگاہ بوسٹن مین جاکر انگریزی چاے کے جہازون پر حملہ کیا اور چاے کے صندوق اوٹھاکر سمندر مین انڈیلدئے۔ جب سرکار انگریزی نے یہ ماجرا سُنا تو بندرگاہ مذکور کو بند کروادیا اور محصول کا محکمہ وہان سے قصبہ سیلم مین منتقل کردیا۔ اس اثنا مین ڈاکٹر فرینکلن نے کہ اب بڑا نامی عالم تھا مگر کسی زمانہ مین لنڈن کے ایک چھاپہ والے کا خدمتگار تھا ہزار سر پٹکا کہ کسیطرح سرکار انگریزی اور اہل امریکا سے مصالحہ ہوجائے مگر عبث و بیکار

ہوا۔ اوسکے عہدِ قلیل وزارت مین ایکٹ اسٹامپ تو منسوخ ہوگیا مگر امریکا کی نوآباد بستیون پر ٹیکس مقرر کرنے کا استحقاق بحال خود باقی رہا۔ اوسکے بعد نواب گرافٹن اور پٹ وزیر مقرر ہوے اور اگرچہ اس سیاست دانِ دیرینہ (یعنے پٹ) نے بہت تنبیہ و تہدید کی کہ خبردار اب ٹیکس کا نام نہ لینا مگر اوسکی کسی نے نہ سُنی اور امریکا کی نوآباد بستیون مین چاے۔ سیسہ۔ شیشہ۔ کاغذ۔ نقاشی کے رنگ۔ ان اشیاے تجارت پر تازہ محصول مقرر کئے۔ اس سبب سے وہان کے لوگون کی آزردگی آناً فاناً بڑھتی گئی ۱۷۶۸ء مین پٹ دارِ وغۂ دیوانخانہ نے طبیعت کی ناسازی سے یہ عہدہ ترک کیا اور محکمۂ امرا کا ممبر مقرر ہوا۔ مگر اس محکمہ مین وہ ہجوم اربابِ سیاست اور وہ زور و شور کے مباحثے اور وہ ولولہ انگیز و حرارت خیز تقریرین کہان تھین کہ وہ اپنی طبع رسا اور فکر گھرانے کے جلوے اوسطرح دکھلاتا جسطرح ہنگام گرم بازاریِ مباحثہ محکمۂ عوام مین دکھلاتا تھا۔ دو برس کے بعد نواب گرافٹن نے بھی اپنے ہم منصب یعنے پٹ کی تقلید کی اور وزارت سے استعفا دیا اور اب نواب نورتھ وزیرِ اعظم مقرر ہوا۔ یہ وزیر فرقۂ ٹوری سے تھا اور اسکی وزارت مین امریکا سے برابر لڑائی رہی۔

اِس اثنا مین انگلستان مین ایک اور گل کھولا۔ وہ یہ ہے کہ لنڈن کے اخبار نویسون اور پارلیمنٹ مین اس بات پر

نقرہ نواب نورتھ بعہدہ وزارت ۱۷۷۰ء

مین جگہ پائی اور لنڈن کا کوتوال مقرر ہوا۔ اسی ہنگامہ و فساد کے زمانہ
مین نواب گرینفٹن اور اور اہل کارانِ شاہی کی ہجو و مذمت مین کچھ
خطوط اخبارون مین چھپے جو خطوطِ جونیس کے لقب سے
مشہور ہین۔

اِس اثنا مین بعض امور ایسے ظہور مین آئے کہ امریکا سے
جنگ عظیم واقع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ گرنول وزیر اعظم نے
اِس غرض سے کہ سابق کی لڑائی کے مصارف کی مکافات ہو جاے
بعض کاغذات اور دستاویزون پر جو امریکا مین رائج تھے ٹیکس مقرر
کرنا چاہا اور ایکٹ اسٹامپ جاری کیا۔ امریکا کے نوآبادِ
قصبون مین اون انگریزون کی اولاد متوطن ہوگئی تھی جنکا مذہب پیورٹن
تھا اور جنھون نے چارلس اول کو قتل کر کے سلطنت جمہوری قائم
کی تھی۔ اب جو یہ قانون جاری ہوا تو اون لوگون نے باستقلالِ تمام اسکی
ردّ و قدح کی اور کہا کہ نہ ہمکو انگلستان کی حکومت مین کچھ دخل ہے نہ ہماری
طرف سے پارلیمنٹِ انگریزی مین ممبر شریک ہین پھر ہم پادشاہِ انگلستان کو ٹیکس
کیون دین اور اسٹامپ کے کاغذ کیون مول لین۔

جب یہ عذر اہل امریکا کا گرنول وزیرِ اعظم نے سُنا تو
فوراً استعفا دیدیا اور اوسکے مقام پر نواب رُوکنگھم وزیر اعظم مقرر

امن خلائق ان جرائم مین ماخوذ ہوا ہو۔ دوسرا اعتراض محکامِ عدالت نے یہ کیا کہ جس وارنٹ مین کسی شخصِ خاص کا نام نہو وہ قانونًا ناجائز ہی مگر باوجودے کہ ایسے ایسے عذر اس مقدمہ مین موجود تھے تاہم ولکس پادشاہ کی بدگوئی اور تکذیب کا مجرم قرار پایا اور حفاظتِ قانونی سے محروم کیا گیا اور فرانسیس مین نکالدیا گیا۔ مگر ۱۷۶۸ء مین وہ وہانسے پھر آیا اور اہل پارلیمنٹ کی غلبۂ رائے سے ضلع مڈل سکس کی طرف سے محکمۂ مذکورہ کا ممبر مقرر ہوا مگر ممبران محکمۂ عوام نے اوسکی شرکت اپنے زمرہ مین نہ قبول کی اور اگرچہ سزای محرومی حفاظتِ قانونی کا حکم جو اوسکی نسبت صادر ہوا تھا منسوخ ہوگیا لکن دو برس کی قید کا حکم ہوا۔ اوسکی قید ہونے سے بڑے بڑے ہنگامے برپا ہوئے اور لوگون کو اوس سے ایسی محبّت تھی کہ اوسکی تصویرین اور مورتین بیچتے پھرتے تھے۔ غرض مڈل سکس کے لوگون نے چار مرتبہ ولکس کو اپنی طرف سے ممبر کرکے بھیجا مگر چارون مرتبہ ممبران محکمۂ عوام نے اوسے پارلیمنٹ مین نہ دھسنے دیا بلکہ اوسکی عوض مین اوسکے حریف کرنیل لٹرل کی شرکت منظور کرلی۔ لیکن آخر کو ولکس ہی غالب آیا اور پارلیمنٹ

انتظام صلح درمیان بادشاہان انگلستان و فرانس و اسپین ۱۷۶۳ء

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ آخر پٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیہ لڑائی پر آمادہ ہوا۔ مگر اس لڑائی مین پادشاہ موصوف سے جزیرۂ مینورکا اور مینلا چھن گیا اور جزائر غرب الہند مین سے کئی عمدہ عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھن گئے آخر دونون پادشاہ خسرو انگلستان سے صلح کے سائل ہوے اور پیرس دارالسلطنت فرانس مین صلح منعقد ہوئی اور متخاصمین نے بمہر و دستخط خود صلح نامہ کو مستند و موثق کر دیا۔ اوسی سال مقام ہیوبرٹس برگ مین مجادلین جنگ ہفت سالہ مین بھی مصالحہ ہوگیا اور اس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا۔

چند ہی مدت کے بعد نواب بیوٹ عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور اوسکے مقام پر جارج گرنول وزیر اعظم مقرر ہوا۔ اوسکے عہد وزارت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ مین سے جان ولکس نامی ماخوذ و سزایاب ہوا۔ اس کی ماخوذ ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ یہ شخص قصبہ ایلسبری کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اور ایک اخبار کا منشی تھا جو ہفتہ وار چھپا کرتا تھا اس اخبار کے پینتالیسوین پرچے مین ولکس نے یہ لکھا کہ پادشاہ فلان تقریر مین جھوٹ بولا۔ پادشاہ کو متہم بہ کذب کرنیکے جرم مین یہ شخص گرفتار ہوا اور محبس ٹاور مین مقید ہوا۔ مگر اوسکی روبکاری مین بڑی دقت پیش آئی حکام عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہین ہو سکتا الا وہ شخص جو بدخواہی سرکار یا جرم سنگین یا فتنہ پردازی و خلل اندازی

باب سوم

عہد شاہ جارج سوم

سنہ ولادت ۱۷۳۸ء سنہ جلوس ۱۷۶۰ء - سنہ وفات ۱۸۲۰ء

جب یہ پادشاہ زیب بخشِ دیہیم خسروی ہوا تو سلطنت برطانیہ کا کوکبِ اقبال کمال اوج پر تھا اور پٹ وزیر اعظم کی جودت و فطانت اور اولوالعزمی و دور اندیشی سے انگلستان سب ملکون پر گوی سبقت لے گیا تھا۔

پادشاہانِ فرانس و اسپانیہ نے کہ دونون بوربون کے خاندان سے تھے پادشاہِ انگلستان سے لڑنے کے واسطے باہم خفیہ عہد و پیمان کیا۔ جب پٹ کو اس مخفی معاہدہ کی خبر پہنچی تو اوسنے بکمال اصرار کہا کہ پادشاہ اسپانیہ سے فورا جنگ کی جاے۔ مگر پادشاہی خزانے مین روپیہ کی قلت تھی اس سبب سے اوسکی مشورہ پر کسی نے عمل نکیا اور اوسنے خفا ہوکر وزارت سے استعفا دیدیا اور اوسکی خدمات جلیلہ کے صلہ مین سرکار نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی بخشش اوسے مقرر کردی اور اوسکی بی بی کو بیرونس یعنے امیرزادی کا خطاب عنایت کیا۔ اوسکے بعد نواب بیوٹ جو کسی زمانہ مین پادشاہ کا اتالیق

جیمس ٹامسن ..... سنہ ۱۷۰۰ء سے سنہ ۱۷۴۸ء تک رہا۔ شاعر تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے ایک قصیدہ فصول اربعہ کی تعریف مین اور ایک قصیدہ سستی و کاہلی کی مذمّت مین بہت مشہور ہے۔ اِسنے مرثیے بھی کہے۔

جوزف بٹلر ..... سنہ ۱۶۹۲ء سے سنہ ۱۷۵۲ء رہا۔ ضلع برک مین پیدا ہوا تھا۔ ڈرہم کا اسقف تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب جسمین اسنے مطلق مذہب کو تدبیر و نظام عالم سے ثابت کیا ہے بہت مشہور ہوا اور ابتک معتبر و مستند ہے۔

ایلن رمزی ..... سنہ ۱۶۸۶ء سے سنہ ۱۷۵۸ء تک رہا۔ شاعر تھا۔ اوسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی جسمین اعراب و رعاۃ کی خصائل و عادات بڑی خوبی کے ساتھ نظم کئی ہین بہت مشہور ہے۔

صنّاع مشہور

سر جیمس تھورن ہل... سنہ ۱۶۷۶ء سے سنہ ۱۷۳۲ء تک رہا۔ مصوّر تھا۔ کلیسای سینٹ پال کے گنبد پر نقش و نگار بنائے۔ اوسکے کھینچے ہوے خاکے ابتک قصر ہیمپٹن کورٹ مین موجود ہین۔ یہ مصوّر ملکہ این اور جارج اوّل کا ملازم رہا۔

مشاہیر اہل تصنیف

عہد شاہ جارج دوم

دانیال ڈی فو ..... ۱۶۶۱ء سے ۱۷۳۱ء تک رہا۔ لنڈن کا جرّاب فروش تھا۔ پھر اخبار نویس ہوا۔ نثر مین قصص و حکایات اختراعی لکھی۔ انمین سے رابنسن کروزو کا قصہ بہت مشہور ہے۔ یہ کتاب ۱۷۱۹ء مین چھپی تھی۔

الگزنڈر پوپ ..... ۱۶۸۸ء سے ۱۷۴۴ء تک رہا۔ اس شاعر کا باپ لنڈن کا بزّاز تھا۔ اسنے بارہ برس کی عمر مین عمدہ اشعار نظم کئے۔ اسکی تصنیفات مین سے ہومر شاعر یونانی کے دیوان کا ترجمہ نظم انگریزی مین بہت مشہور ہے۔ یہ شاعر بدصورت اور دائم المرض اور چڑچڑا تھا۔

جوناتھان سوفٹ ..... ۱۶۶۷ء سے ۱۷۴۵ء تک رہا۔ کلیسائے سینٹ پیٹرک واقع شہر ڈبلن کا اسقف تھا۔ علم سیاست مدن و تدبیر المنزل مین اسنے عمدہ عمدہ مضامین لکھے ہین۔ یہ شخص شاعر بھی تھا۔ اور ہجو ملیح خوب کرتا تھا۔ یہ دیوانہ ہو کر مرگیا۔

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوئی پانزدہم .....

اسپانیہ

فلپ ششم ..... سنہ ۱۷۴۶ء

فرڈننڈ ششم ..... سنہ ۱۷۵۹ء

چارلس سوم .....

سویڈن

ملکہ الرکا لیونورا ... سنہ ۱۷۵۱ء

اڈولفس فرڈرک ....

روس

ملکہ کیتھرائن اولی ... سنہ ۱۷۲۷ء

پیٹر دوم ..... سنہ ۱۷۳۰ء

ایون ششم ..... سنہ ۱۷۴۱ء

ملکہ الزبتہ .....

پروشیا

فرڈرک ولیم اول ... سنہ ۱۷۴۰ء

فرڈرک اعظم .....

توکستان روم

سنہ وفات

احمد سوم ..... سنہ ۱۷۳۰ء

محمد پنجم ..... سنہ ۱۷۵۷ء

احمد چہارم .....

شہنشاہان جرمنی

چارلس ششم .... سنہ ۱۷۴۰ء

چارلس ہفتم .... سنہ ۱۷۴۵ء

فرانسس اول } .....
وملکہ ماریا تھریسا }

پوپ

بنیڈکٹ سیزدہم .... سنہ ۱۷۳۰ء

کلمنٹ دوازدہم .... سنہ ۱۷۴۰ء

بنیڈکٹ چہاردہم ... سنہ ۱۷۵۸ء

کلمنٹ سیزدہم .....

کا جل کے ٹیکے دیکھکر بہت خوش ہوجیگا اب انگلستان مین یہ نرالا رسم نکلا ہے۔ سواریون مین بوجہ اوس زمانہ کے لوگون کو بہت پسند تھا اور رات کو مشعلچی مشعلین روشن کرکے سواری کے آگے آگے چلتے تھے کہ بازارون مین گلوّ کے تیل کی اندھی روشنی ہوتی ہے اچھی طرح راستہ بھی نہین سوجھتا ایسا نہو کہ سواری کو کچھہ گزند پہنچے۔ سڑکون پر گاڑی کی راہ علیحدہ بنی ہوتی تھی اور پیادون کے چلنے کی لیکھہ علیحدہ اور ان دونون کے درمیان مین ایک قطار لکڑیون کی حدِ فاصل ہوتی تھی مگر ایک لکڑی کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا تھا۔ جاڑون مین تو بڑی چپقلش ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر سے نکلتی تھی اوسکی رگڑ سے غلیظ کیچڑ کی چھینٹین اڑاڑکر بڑی دور پہنچتی تھین۔ ہر وضیع و شریف تلوار باندھتا تھا اور یہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیون مین ذرا سی بات پر تکرار ہوئی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی اوس زمانہ مین قمار بازی کی بھی بڑی شدّت تھی۔ مرد اپنے دوستون کی جلسہ مین اور عورتین اپنے گھرون مین جوا کھیلا کرتی تھین اور ایک رات مین گنجیفہ یا چوسر مین لاکھہ روپیہ کی ہار جیت تو کچھہ بات نہ تھی۔ وضعدار لوگ دن کو تین یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے۔ گھرون مین بھی ناچ کے جلسے رہتے تھے اور کچھہ مکان علیحدہ بنے ہوے تھے جسکا جے چاہتا تھا وہان جاکر اپنے دوست آشناؤن کے ساتھہ مجلس عام مین ناچتا تھا اور باجا بجتا جاتا تھا۔

تحفۃ النخبا رکھا۔ ۱۷۵۳ء مین عجائب خانہ انگریزی لنڈن مین مقرر ہوا۔ ۱۷۵۸ء مین اوّل مرتبہ انگلستان مین نھر کھودی گئی

ملکہ این کے زمانہ سے جارج سوم کے جلوس کے بعد تک شرفا کے لباس کی یہ صورت رہی کہ نیچے لنبے لنبے شلوکے جنکے دامن گھٹنون تک ہوتے تھے۔ اونکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن کے مخملی یا ریشمی کرتے۔ سر پر تکنی اونچی اونچی ٹوپیان۔ پایجامے گھٹنون تک۔ جوتون کی ایڑیان اونچی۔ اور اونکے بکلسون مین کبھی کبھی ہیرے مگر اکثر اوقات شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے مرد اور عورت دونون بالون مین بکنی ملتے تھے۔ مگر عورتون کے رخت مین ایک چیز عجیب و غریب ہوتی تھی یعنے پھولے پھولے سائے جنکے نیچے حلقے لگے ہوتے تھے۔ یہ دور دار سائے تو اب انگلستان کی اشراف زادیون مین ایسے عام ہو گئے ہین کہ انکی تشریح کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ اوس زمانہ مین یہ رسم نہایت عجیب تھا کہ سارے منہ پر کاجل کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈ اسمتھ شاعر نے ایک کتاب مین اس رسم کی بڑی ہجو ملیح کی ہے۔ اور ایک چینی مسافر کی طرف سے اوسکے کسی دوست کو ایک خط لکھا ہے اور اوسمین یہ فقرہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف مین ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے منہ پر یہ سیاہ

چھوڑ دیا تھا۔ کئی مرتبہ لوگون نے اوسے یہ کہتے سُنا کہ مصوّری اور شاعری سے کیا فائدہ ہے۔ اس پادشاہ کا رنگ سرخ و سفید تھا اور پستہ قد تھا مگر متناسبُ الاعضا اور خوش قطع۔

اِس پادشاہ کے عہد مین تقویم سال و ماہ مین تغیّر عظیم ہوا۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ جسطرح بعضی گھڑی بہت سریع ہو جاتی ہی اوسیطرح یُورپ مین سنہ مین بھی کئی روز زیادہ ہو گئے تھے۔ اسکی تعدیل و تسویہ کیواسطے ۱۷۵۲ء سے گیارہ دن کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری تاریخ کو چودھوین قرار دیکر سال و ماہ کا حساب درست کر لیا۔ یہ تغیر پُوپ گِی گوری نے ۱۵۸۲ء مین ملک اطالیہ مین کیا تھا اور چونکہ جارج دوم کے عہد مین یہ طریقہ جدیدہ انگلستان مین جاری ہوا لہذا اسی طریقۂ جارجیّہ کہنے لگے۔ اسی تغیّر کے سبب سے انگلستان کی تقویمون مین عیدِ ولادتِ حضرت مسیح ع کے دو دن لکھے جاتے ہین یعنے یومُ العید باعتبار حساب قدیم اور یومُ العید بنا بر طریقۂ جدیدہ۔ مگر اہلِ رُوس ابتک اوسی قدیم طریقہ کے موافق سال و ماہ کا شمار کرتے ہین۔

۱۷۳۱ء مین ایک کتاب فروش اُڈورڈ کیو نامی نے ایک رسالہ مشتمل بر مضامین مختلفہ جاری کیا اور اوسکا نام

ہلاک امیرالبحر انگریزی نے شب تیرہ وتار اور شدّتِ طوفان و تلاطم امواج مین فرانسیس کے جنگی جہاز بالکل تباہ و برباد کر دئے اور فتح عظیم حاصل کی

۲۵ اکتوبر ۱۷۶۰ء مین شاہ جارج دوم نے بعارضہ وجع الفواد صبح کو انتقال کیا۔ اِس پادشاہ کو آٹھ اولاد تھے۔ اکبر اولاد فریڈرک ولیعہد تھا۔ اس شاہزادہ کی شادی ۱۷۳۶ء مین سیکس گوتھا کی شاہزادی اگسٹا سے ہوگئی تھی اور یہ ۱۷۵۱ء مین ۴۴ برس کے سن مین گینڈ کی چوٹ سے ہلاک ہوا۔ اس شاہزادہ کو ۹ اولاد تھے اور اکبر اولاد شاہ جارج سوم تھا جو بعد اپنے دادا کے سریر آرای سلطنتِ انگلستان ہوا۔

بمفادِ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ جارج دوم کا مزاج بالکل اپنے باپ کا سا تھا اور جن لوگون سے اوسے محبت تھی اونھین سے اسے بھی اُنس تھا یعنے یہ بھی فرقۂ وِھِگ کو عزیز رکھتا تھا اور انگلستان سے ہمیشہ تجمل کرتا تھا مگر اپنی ریاست ھینوور کی توسیع و تشیید اور تقویت و استحکام کیواسطے انگریزون کی جان و مال سے مطلق دریغ نکرتا تھا۔ علوم حکمیہ و فنون ادبیہ اور صنایع و بدایع پر بھی اوسے چندان التفات نتھا اور انھین اوسنے اپنے حال پر

تھا اور وہ صوبے جواب ممالکِ متحدّہ کے لقب سے نامزد ہین انگریزون کے قبضہ و تصرف مین تھے - انگریزون اور فرانسیسیون کی عملداری مین دریائے سینٹ لارنس اور اوسکی جھیلین حدِّ فاصل تھی - اب اہل فرانسیس نے اسمین اصرار کیا کہ ان جھیلون سے دریائے مسسپّی تک ایک قطار قلعون کی بنائین تاکہ انگریز امریکا کی اصلی باشندون سے پوستین کی تجارت نکرنے پائین - فرانسیسیون کی اس زیادتی اور نا انصافی سے نیو انگلنڈ کے سکنۂ انگریز بہت افروختہ خاطر ہوئے اور کئی حملے فرانسیسی قلعون پر کئے مگر فتح نہ پائی لکن جب پٹ وزیر اعظم کے حکم پر اونھون نے عمل کیا تو فتح و فیروزی حاصل ہوئی اور قلعہ پر قلعہ اونھون نے چھین لیا یا فرانسیسیون نے خود چھوڑ دیا — کیوبک پایۂ تخت امریکائے شمالی کے قریب لڑائی ہوئی اور جنرل وُلف سردار فوج انگریزی ایسا زخمی ہوا کہ جان بر نہوا مگر انگریزون نے فتح پائی اور اس شہر کے مغلوب کرنے سے تمام صوبۂ کینڈا پر قابض و متصرّف ہو گئے —

فتح کیوبک سنہ ۱۷۵۹ء

سنہ ۱۷۵۹ء مین ایک معرکۂ عظیم یہ بھی ہوا کہ شہر منڈن واقع جرمنی مین انگریزون نے فرانسیسیون کو پھر شکست دی - بعد اوسکے قریب ساحل بریٹین کے لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین

مارا

نیّر اقبال اوجِ رفعت و جہانبانی پر پہنچا اور فرانسیسیون کی حکومت ہندوستان سے منخفض و منقرض ہوئی۔ سپہ سالارِ موصوف پیشتر سرکار کمپنی مین بعہدۂ منشی گری ملازم ہوا تھا بعد اوسکے ۱۷۴۶ء مین فوج مین نوکر ہوا اور تھوڑے عرصہ مین ارکٹ کو فتح کرکے بڑا نام حاصل کیا بعد اوسکے اوسنے مندراس مین قلعۂ سینٹ ڈیوڈ کو مسخر کرلیا اس سبب سے کارناٹک پر اوسی تسلّط تامّ حاصل ہوگیا۔ مگر جو جو مہم اوسنے سر کی اونمین سے فتح بنگالہ بہت مشہور و معروف ہے۔ یہ معرکہ تو مشہور ہے کہ سراج الدّولہ ناظمِ صوبۂ بنگ نے ۱۴۶ انگریزون کو کلکتہ مین ایک حجرۂ تنگ و تاریک مین جسکا طول بیس۲۰ فیٹ اور عرض ۱۴ فیٹ تھا ساری رات قید رکھا اور دوسرے دن صبح کو اون مین سے کل ۲۳ آدمی زندہ نکلے باقی سب گرمی مین گھٹ کر مر گئے۔ اس ظلم و ستم کا عوض کلایو نے ناظمِ بنگالہ سے لیا اور جنگ پلاسی مین اوسے شکست فاش دی۔ اِسی لڑائی کی فتح ہونے سے صوبۂ بنگالہ کہ نہایت وسیع و سرسبز و شاداب اور دریاے گنگ سے سیراب ہے اور ہزارہا زرخیز و زرریز شہر اوسمین واقع ہین سلطنتِ برطانیہ مین شامل ہوگیا۔

فتح بنگالہ ۱۷۵۷ء

امریکای شمالی مین صوبہ کینڈا فرانسیسیون کے قبضہ مین

۱؎ اصل انگریزی مین جو یہان پر فقرہ لکھا ہی اوسکا لفظی ترجمہ یہ ہی کہ۔ کلایو نے سیل فتح و فیروزی فرانسیسیون کیطرف سے پلٹ دیا۔ اِسکا مطلب بھی وہی ہی جو متن مین لکھا ہے ۱۲

گفتگو کی مگر اوسکی جان بری نہوئی - جب کلاے رعایا کا رکن اعظم (یعنے پٹ) پادشاہ کی چشمک سے عہدۂ وزارت سے معزول ہوا تو رعایا ایسی برہم ہوئی اور ایسا غل مچایا کہ پادشاہ کو اوسی عہدۂ وزارت پر بحال کر دینا پڑا اور اوسکی حسن تدبیر اور اولوالعزمی اور کارگذاری سے پادشاہ برطانیہ کو فتح پر فتح علی التواتر والاتصال حاصل ہوئی اور دنیاے قدیم اور دنیاے جدید مین اوسے غلبہ حاصل ہوا

اب کچھہ ہندوستان مین سلطنت برطانیہ کے آغاز کا حال سنئے کہ پیشتر اس ملک مین انگریزون اور فرانسیسیون اور پرتگیزون اور قوم ڈچ نے تجارت کے واسطے کچھہ کارخانے یا کوٹھیان قائم کی تھین اور ان سب مین انگریزون کے کارخانے زیادہ سرسبز تھے - جتنی بستیان فرانسیس کی ہندوستان مین تھین اون سب مین پونڈچری واقع ساحل ملابار بڑی بستی تھی اور اس بستی کے حاکم یا عامل فرانسیسی کا نام ڈیوپلی تھا - اب اس شخص نے یہ قصد عظیم کیا کہ تمام ہندوستان کو فتح کرلے اور شاہزادگان و راجگان ہند سے مدد حاصل کرکے چاہا کہ انگریزون کی بستیون کی بیخ و بن ہندوستان مین نہ باقی رکھے - الغرض مندرجہ اس کو تو چند مدت سے فتح کرکے اوسنے اپنی حکومت مین شامل ہی کر لیا تھا - اب تمام کارناٹک کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا - مگر کلایو سپہ سالار انگریزی کی شجاعت و جوانمردی سے انگریزون کا

پارلیمنٹ مین ایسی ایسی تقریرین کین کہ وہ آج تک مشہور ہین۔

آغاز جنگ ہفت سالہ ۱۷۵۶ء

نواب نیوکیسل کے عہد وزارت مین برّاعظم یورپ مین جنگ ہفت سالہ شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ فرڈرک اعظم شہنشاہ پرشیا تو طمع ملک گیری ایسی دامن گیر ہوئی کہ معاہدۂ سابق کا کچھ لحاظ نہ کیا اور صوبۂ سلیشیا ملکہ ہنگاریا تھریسا کو واگذار نہ کیا۔ آخر بادشاہان فرانس و روس و پولنڈ ملکۂ موصوفہ کیطرف ہوگئے اور بادشاہ انگلستان سلطان پرشیا کا شریک ہوا۔ اسی جنگ ہفت سالہ سے ایک اور لڑائی درمیان بادشاہان انگلستان و فرانسیس کے نسبت بہ ممالک نوآباد امریکا پیدا ہوئی اسمین بابہ النزاع یہ امر تھا کہ جو نوآباد بستیان امریکا مین ان دونون بادشاہون کے تحت حکومت ہین اونمین حد فاصل کیا ہے۔ غرض ہندوستان اور امریکا مین بازار جنگ خوب گرم رہا۔

۱۷۵۶ء موسم خزان مین پٹ وزیر اور سرگروہ محکمۂ عوام مقرر ہوا۔ وہ پانچ مہینے وزیر رہا اور اوسکی عہد وزارت مین بنگ امیرالبحر اس جرم پر ملزم و ماخوذ ہوا کہ وہ جزیرۂ منورکا کو جسپر فرانسیسیون نے قبضہ کر لیا تھا نہ چھین سکا تھا اور اوسے گولی ماردی۔ پٹ نے امیرالبحر مذکور کی طرف سے بڑی جوانمردی سے اور بلا تقیہ

رکن اعظم کہتے ہین روز بروز مقدمات سیاست و مہام سلطنت
مین زیادہ دخیل ہوتا جاتا تھا۔ اس وزیر با توقیر کا جدّ عالیمقدار مندراس
کا گورنر تھا اور یہی گورنر ہندوستان سے وہ ہیرا لایا تھا جو ابتک زینت بخش
تاجِ خسروانِ فرانس ہے اور پٹ کی سوغات مشہور ہے۔ ولیم
پٹ نے مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ مین علم تحصیل کیا تھا اور بعد اوسکے
چند عرصہ تک فوج مین ملازم رہا تھا پھر ۱۷۸۳ء مین قصبہ اولڈ سیرم
کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر مقرر ہوا اور وزرا اوسکی جودت سے
ایسے تنگ ہوے کہ والپول وزیر اعظم نے اوسے فوج سے برطرف
کردیا۔ اس برطرفی کے بعد وہ فنّ سیاست مُدن و تدبیر المنزل کی طرف
متوجہ ہوا اور ولیعہد کا مقرّب و مخصوص ہوگیا اور وزرا پلھم کی
عہد وزارت مین فوج کا بخشی مقرّر ہوا۔ یہ شخص بڑا سیاست دان اور
مدبّر الملک تھا اور اسمین یہ وصف بہت عمدہ تھا کہ رشوت سے نفرت کلّی
رکھتا تھا اور سرکاری روپیہ کو بڑی دیانت و آمانت داری سے صرف کرتا
تھا اور ہجو ملیح اور طعنہ زنی مین اسے کمال حاصل تھا۔ اگر کوئی شامت زدہ
ممبر پارلیمنٹ کا اوسکے مقابلہ مین زبان کھولتا تھا تو ایسا پٹھا جاتا تھا
کہ چھٹی کا دودھ یاد آتا تھا اور وہ چند ہی جملے بھُنے فقرے ایسا کرک کے
کہتا تھا کہ خصم کی دلیلین سب خاک مین مل جاتی تھین۔ ولیم پٹ حداثتِ
سن سے مرض نقرس مین مبتلا تھا اور اوسی نہایت متألّم و متاذی رہتا تھا
چنانچہ کئی مرتبہ اوسنے عصا پر تکیہ کرکے اور ہاتھہ پاؤن مین کپڑا باندہ کر

اس دنیاے فانی سے طرف عالمِ جاودانی کے رحلت کی اور اوسکی وفات کے انیس ۱۹ برس کے بعد اوسکا بھائی هنری بھی مرگیا۔ اِس شاہزادہ کے مرنے سے خاندان پادشاہانِ اِسٹوارڈ کے ورثۂ ذکور مین سے کوئی نہ باقی رہا چنانچہ کلیساے سینٹ پیٹر واقع روم قدیم مین کینو واسنگ تراش کا بنایا ہوا مقبرہ ابتک موجود ہے اور اوسپر جیمس سوم اور چارلس سوم اور هنری نہم ان تین پادشاہون کے نام کندہ ہین مگر فہرستِ سلاطینِ برطانیہ مین انکا پتا نہین لگتا اور مدت ہوئی کہ چارلس اڈورڈ اور اوسکے بھائی کی ہڈیان قبر مین گل کر خاک بھی ہوگئین اور اب کوئی اونکا ذکر بھی نہین کرتا بقول شاعر ؎ بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند کز ہستیش نشان نماند در بسیطِ خاک ٭

برِّ اعظم یورپ مین ابتک لڑائی ہورہی تھی۔ آخر اِی لاشپیل کے مصالحہ سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوا اور متخاصمین مین سے جسنے جسکا ملک فتح کرلیا تھا اوسے مسترد کردیا۔ جو فوج اس لڑائی کیواسطے نوکر ہوئی تھی جب وہ بعد اختتام جنگ وانعقادِ صلح موقوف ہوئی تو اوسمین سے اکثر سپاہی نووا اِسکوشیا واقع امریکا مین چلے گئے اور وہان شہر هالی فوکس بسایا۔

اس عرصہ مین ولیم پٹ جسے محکمہ عوام پارلیمنٹ

مہاجرت اہل فرنچ بہ امریکہ بنا بر شہر هالی فوکس سنہ ۱۷۵۲ء

ہوگئے اور شرّیف[1] کا عہدہ جو مدّت سے قبائلِ کوہی مین موروثی چلا آتا تھا اب اوسکا تقرر بادشاہ کے اختیار مین ہوگیا۔

شاہزادہ چارلس اِڈورڈ نے آخر ایّامِ زندگانی شہر روم قدیم مین بسر کئے اور اپنا خطاب نوّاب البنی مشہور کیا۔ اگرچہ اِس شکست کے بعد بھی اوسکے ہواخواہ یعنے یعقوبیین مدّت تک یارون کی صحبت مین اوسکی خیر منایا کئے اور اوسکی سلامتی کے جام پیا کئے مگر خاندانِ اِسٹوارٹ کا خاتمہ ۱۷۴۵ء کی لڑائی مین ہوچکا تھا اور پھر کبھی اس خاندان نے استحصالِ سلطنت کی کوشش نہین کی۔ کسی زمانہ مین اس شاہزادہ کی شجاعت و جوانمردی کا ایسا شہرہ تھا کہ اِسکی تعریف و توصیف مین نظم و نثر کے طومار لکھے گئے مگر آخر عمر مین کثرتِ میخواری سے وہ ضعیف و ناتوان ہوگیا آخر ۱۷۸۸ء مین بعارضۂ سکتہ

[1] انگلستان کی ہر ضلع مین بادشاہ کی طرف سے ایک حاکم مقرر ہوتا ہے اوسے شرّیف کہتے ہین اور اوسکا کام یہ ہے کہ اپنے ضلع کے مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے اور امن و صلح اور حفاظت و حراست اہل ضلع کا نگران رہتا ہے اور احکام شاہی اور قوانین کو نافذ کرتا ہے اور بڑے بڑے مقدمون مین ججون کو بھی مدد دیتا ہے اور اور خدماتِ ضروریہ اوسکے سپرد ہوتی ہین۔ شاید شریف کا لفظ شرّاف سے کچھ مناسبت معنوی اور مجانست لفظی رکھتا ہے مگر شریف مکۂ معظمہ و مدینۂ منوّرہ سے مخصوص ہے۔ اس لفظ کا ترجمہ عامل اور چکلہ دار اور فوجداران سب لفظون سے ہوسکتا ہے مگر کوئی لفظ ٹھیک نہین بیٹھتا اسلئے اسے یونہین رہنے دینا اچھا ہے ۱۲

وسرگردان رہا اور مصائبِ فقر و فاقہ مین مبتلا رہا
اور دشمن اوسکی تفتیش و تفحص مین رہے۔ مگر اس مصیبت
مین بھی کچھہ جان نثارون نے اوسکا ساتھہ دیا اور ایک امیرزادی
فلورا میکڈونلڈ نے بھی کہ جرات و جوانمردی مین
مردون پر فائق اور حسن مین یکتا تھی اوس بدنصیب شاہزادہ
سے بڑی رفاقت کی۔ آخرکار اوسی مقام پر جہان وہ چودہ
مہینے پیشتر پادشاہِ فرانس کے دربار کے جلوے دیکھکر اور
حسینانِ فرانس کی صحبتون کے مزے اوٹھاکر خرّم و شادمان
نشۂ امّیدِ فتح و فیروزی مین چور اور اندیشۂ شکست و ناکامی
دل سے کوسون دور وارد ہوا تھا اب ایک فرانسیسی کشتی
کرایہ کی لیکر اوسمین چھپکے سے سوار ہوا مگر کس حیثیّت سے
کہ چہرہ زرد گلے پچکے ہوئے آنکھین خونِ کبوتر چیتھڑے لگے ہوئے
صورت کو دیکھکر ہول آتا تھا۔ اگرچہ دو انگریزی جہازون نے
شاہزادۂ مفرور کا تعاقب کیا مگر وہ مُوڈلی واقع فرانس مین
بخیر و عافیت پہنچ گیا۔ ۸۰ آدمیون نے اوسکی رفاقت کے
جرم مین پھانسی پائی اور اِسکاٹ لنڈ کے دو امیر بھی جنکا نام کلمارنک
اور پالمرسٹون تھا اوسی جرم مین ماخوذ ہوکر مُعاقب بسزائے موت ہوئے
اور اِسکاٹ لنڈ کے قبائل کو بھی کوہستانی پوشاک پہننے کی ممانعت ہوگئی
اور اونکے سردارون سے کُل اختیارات جو قدیم الایام سے اونمین حاصل تھے سلب

اور تین مہینے تک وہ جبال گر ممپیئن مین بیکار پڑا رہا۔
آخر کو مقام کلودن مورین انور لنس سے ساڑھے
چار کوس کے فاصلہ پر خاتمہ کی لڑائی ہوئی اور نواب کمبرلنڈ
نے شاہزادہ کذاب کو شکست فاش دی۔ اب اس آخری
لڑائی کی کچھ کیفیت سُنئے کہ ایک بجے دن کو باغیون پر بادشاہی
توپون کی باڑہ پڑنے لگی۔ ادھر سے میمنۂ لشکر کوہی نے بھی
بڑی بہادری سے حملہ کیا مگر اوسپر گولیون اور گراب کی ایسی
بوچھار ہوئی کہ چند ہی شخص اوس مین سے سپاہ بادشاہی
کی صفون تک زندہ پہنچے۔ میسرۂ لشکر کوہی مین قبیلۂ میکڈونلڈ
کے لوگ اس صدمہ سے کہ ہمین میمنہ مین کیون نہ جگہ دی
کھڑے اپنی بوٹیان کاٹ رہے تھے آخر فوج شاہی نے اونھین
بھی پریشان کر دیا اور بیسیون کو تہ تیغ کیا۔ غرض پورا گھنٹہ
پھر بھی نہ گذرا تھا کہ لڑائی ہوئی بھی اور فتح بھی ہوگئی۔

چارلس کذاب لڑائی سے بھاگ کر پہاڑون
مین چلا گیا اور اوسکا سر کاٹ لانے کا انعام ۳ لاکھ
روپیہ مقرر ہوا مگر باوجود اس مبلغ خطیر کے وعدہ کے
کسی نے اوسکے چھپنے کی جگہ نہ بتلائی اور پانچ مہینے تک
وہ جبال گر ممپیئن اور جزائر ہبرڈیز مین آوارہ

جنگ کلودن مورین مورخہ ۱۶ اپریل ۱۷۴۶ء میں شاہزادہ کذاب کی شکست

جان ہی دیتی تھین مگر وہ بھی اس لُطف و نزاکت سے بات کرتا تھا اور ایسی محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کہ اون نازنینون کے گورے گورے گال خوشی سے دمکنے لگتے تھے۔

غرض شاہزادۂ چارلس سرحدِ مغربی کی جانب سے اِنگلنڈ مین داخل ہوا اور تین دن مین شہر کارلایل لے لیا۔ اوسے امّید تھی کہ اِنگلنڈ مین جو میرے ہوا خواہ ہین وہ میری نصرت ضرور کرین گے مگر نہ وہ کارلایل مین اوسکے شریک ہوے نہ مینچسٹر مین اوسکی حمایت کو آئے۔ آخر ۴ دسمبر کو وہ ڈربی مین داخل ہوا مگر وہان سے آگے نہ بڑہا کیونکہ سردارانِ فوجِ کوہی مین آپس مین نقیض پڑگئی تھی اور کئی مرتبہ علانیہ لڑائی ہوئی اس سبب سے ہر کوچ مین شاہزادۂ کذّاب کی فوج منتشر و پریشان ہوئی اور اب سردارانِ کوہی نے مُتفقُ اللفظ ہوکر اوسے اصرار کیا کہ پیچھے ہٹ چلئے — غرض جبراً و قہراً شاہزادہ نے اونکی عرض قبول کی اور میدان جنگ سے رجعتِ قہقری کی — بعد طیِ منازل و قطعِ مراحل شاہزادۂ کذّاب مایوس و مُتحسّر مع فوجِ دل شکستہ و افسردہ خاطر کوہستانِ اِسکاٹ لنڈ مین پہنچا اور نواب کمبرلنڈ نے اوسکا تعاقب کیا۔ مقام فالکرک مین شاہزادہ نے جرنیل ھالپ کو شکست دی اس سبب سے اوسکا دلِ پژمردہ پھر ذرا تازہ ہوگیا

مراجعت شاہزادہ کذّاب از میدان جنگ و تعاقب سلطانی

خندق کو طے کر گیا جو اوسکے اور غنیم کے درمیان حائل تھی
اور صفوف فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے حملہ کیا —
پہلے تو کوہیون نے اپنی لڑائی کے دستور کے موافق طپنچے مارے
بعد اوسکے بھجالیان لیکر ٹوٹ پڑے اور فوجِ شاہی کے ٹکڑے
اُڑا دئے — آخر اوسکے قدم اُٹھ گئے اور توپ خانہ اور میخزین
اور روپیہ کے صندوق شاہزادۂ ظفر پناہ کے ہاتھ آئے —
مقتولین فوجِ شاہی مین کرنیل گارڈنی بھی شامل تھا — یہ شخص
آخرِ عمر مین نہایت متّقی و پرہیزگار ہوگیا تھا —

اگر شاہزادہ چارلس اوسیوقت فوج کو لئے ہوے
لنڈن مین چلا جاتا تو سلطنت جاندانِ گولف کے ہاتھ سے
جا چکی تھی مگر اوسکی سپاہ بہت کم رہگئی تھی اور چھہ ہفتہ مین اوسنے
کہین ۵۰۰۰ آدمی جمع کئے — اس چھہ ہفتہ کے زمانہ مین فوج
شاہی مثل سیلِ دریا صوبۂ فلینڈرس سے آئی اور نوّاب
کمبرلنڈ نے بھی کچھ فوج پادشاہ کی حمایت کو تیّار کی — اودھر
شاہزادہ چارلس نے اہل اِسکاٹ لنڈ کی تالیف قلوب مین
کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور کئی رات قصرِ ھولی رُڈ مین خوب
جلسے رہے اور بڑے بڑے امیر اور امیرزادیان صحبتِ رقص و سرود
مین شریک ہوتی تھین اور اِڈنبرا کی بیگمین تو شاہزادہ کے حُسن پر

اور اوسی راستہ سے شاہزادہ چارلس شہر پرتھ مین پہنچا اور وہان کے لوگون نے اوسکے باپ کیطرف سے اوسے متولی سلطنت مقرر کردیا۔ وہان سے لنلتھگو مین ہوکر وہ اڈنبرا مین پہنچا اور اس کشادہ روئی اور خندہ پیشانی اور خلق و تواضع سے پیش آیا کہ لوگ اوسپر فریفتہ ہوگئے اور اب اوسکی فوج قلیل اسقدر بڑھی کہ ۱۰۰۰ آدمی ہوگئے۔ سوا کرنیل گارڈنر کی رسالے کے اور کوئی فوج اڈنبرا کی حفاظت کو نہ تھی مگر اوس شہر کے حکام بڑے نمک حلال اور خیرخواہِ بادشاہ تھے اور اہل قلعہ بادشاہ کی طرف سے لڑے لکن اہل شہر نے بخوشی شہر کے دروازے کھولدئے اور شاہزادہ چارلس داخلِ شہر ہوکر قصرِ ھولی رُڈ مین فروکش ہوا۔

اس اثنا مین کوپ سپہ سالارِ فوجِ شاہی آبرڈین مین جہاز پر سوار ہوکر مع فوج ڈنبار مین پہنچا اور مشرق کی سمت سے اڈنبرا کو روانہ ہوا۔ ادھر ۱۰۰۰ کو ہی اور شاہزادہ چارلس کی کمک کو آئے اور اونھین ہمراہ لیکر وہ فوج شاہی کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ مقام پرسٹن پینس مین دونون لشکر دوچار ہوئے اور رات بھر بیدار اور ہوشیار رہے۔ دوسرے دن علی الصباح شاہزادہ چارلس سپاہ کو ہی کو لیکر اوس

نے عالمِ جلاوطنی مین پادشاہانِ فرانس و اِسپانیہ کی تقویت و
تحریص سے استحصالِ سلطنتِ برطانیہ کیواسطے بڑی کوشش
کی- اب اس خاندان کا رئیس شاہزادہ چارلس اڈورڈ تھا
جسکا لقب کذّاب مشہور ہوگیا تھا- ہواخواہانِ خاندانِ اِسٹوارٹ
نے جو بلقب یعقوبیین مشہور تھے جوشِ محبت و ولولۂ مودّت
مین ایسے دلسوز و جگرخراش گیت بنائے تھے کہ اونکے سُنّے سے
لوگون کو وَلولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا اور پیار اشاہزادہ چارلی
کہہ کہکے شاہزادۂ موصوف کی تعریف گاتے پھرتے تھے- غرض
اب یہ شاہزادہ سلطنت لینے کی نیّت سے ساحلِ ضلعِ اِنورنس
پر قریب قصبہ مُویڈرٹ کے وارد ہوا مگر اوسکی اولوالعزمی
اور عظمِ ارادت دیکھا چاہیئے کہ کُل سات افسر لیکر اتنی بڑی سلطنت
کو فتح کرنے آیا تھا کیا ہوا پچیس ۲۵ برس کے سِن مین آدمی کے
حوصلے بڑھے ہوئے ہوتے ہین- بہت سے سرداران قبائل کو ہی
اِسکاٹ لنڈ اس شاہزادہ کے شریک ہوئے انمین سے کیمرن
نہایت معزز و ممتاز تھا- آخر اس شاہزادہ کا جھنڈا مقام گلن
فنّان مین کھڑا ہوا اور ۷ وحشی کوہیون کو ساتھ لیکر جنکے دل
پہاڑی پوشاک پہنکر اوسنے لبھا لیئے تھے جنوب کے سمت روانہ
ہوا- ادھر سَر جان کوپ سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے بڑی نادانی
کی کہ اِنورنس کی طرف چلا گیا اِس سبب سے راستہ خالی ہوگیا

ورود شاہزادۂ کذّاب در اسکاٹ لنڈ ۲۵ جولائی ۱۷۴۵ء

جنگ ڈنیجن بیچ فرانسیسیون اور انگلستان ۱۷۴۳ء

اس بدنصیب زادہ کا سوگ بھی نہین اُتارا ہے کہ اِن بے ایمانون نے سلطنت کی طمع مین چار طرف سے اوسپر نرغہ کیا ہے تو شجاعان انگلستان کو حمیت و مروّت نے جوش کیا۔ غرض اودھر سے ہنگری کی رئیس اوس یتیم شاہزادی کی حمایت کو پہنچے ادھر سے خود شاہِ جارج مع فوجِ ظفر موج خلیج ڈوور سے عبور کرکے اوسکی نصرت کو پہنچا۔ اس یادگار معرکہ کے بعد پھر کبھی پادشاہِ انگلستان بہ نفس نفیس حریف کے مقابلہ کو نہین گیا۔ آخر ایک دیہہ کے قریب جسکا نام ڈِٹنجن ہے اور دریاے مین پر واقع ہے لڑائی ہوئی اور سپاہِ انگریزی نے فوج فرانسیسی کو شکست دی۔ مگر دو برس کے بعد جارج کا منجھلا بیٹا نواب کمبرلنڈ قصبہ فونٹنوی واقع ملک بلجیم مین مارشل سیکس سپہ سالار فرانسیسی سے منہزم ہوا۔ اس لڑائی مین فوج فرانسیسی کو بس یہی ایک فتح نصیب ہوئی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ ملکہ ہنگریا تھریسا نے فتح پائی اور اوسکا شوہر فرانسس اسٹیون رئیسِ اعظم ملکِ لسکنی ۱۷۴۵ء مین اسٹریا کا پادشاہ مقرر ہوا اور اوسی سال مدعیانِ سلطنت مذکورہ مین شہر ڈریسڈن مین مصالحہ ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ ملکہ موصوفہ کہ شہنشاہانِ اسٹریا مین بڑی نامی و گرامی ہے ۱۷۸۰ء تک تادمِ مرگ متمکنِ سریرِ سلطنت رہی۔

انھین ایام مین خاندانِ اسٹوارٹ کے شاہزادون

مین جاکر عزلت گزین ہوا۔ اوسکے بعد نواب گرینویل منصب وزارت پر
مقرر ہوا مگر اوسنے چند ہی مدت وزارت کی۔ اوسکے بعد عنان مہام سلطنت
وزرائے پلھم کے قبضۂ اقتدار مین آئی اور وہ بزور امارت وریاست
اور بہ رشاوارث پندرہ برس تک مسند وزارت پر متمکن و جاگزین رہے

عزلت گزینی والپول و تقرر نواب گرینویل بعہدہ وزارت ۱۷۴۲ء

ان وزرا کے عہد وزارت مین ۱۷۴۱ء سے ۱۷۴۵ء تک
برّ اعظم یورپ مین لڑائی رہی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ۱۷۴۰ء مین چارلس
ششم شہنشاہ اسٹریا نے انتقال کیا اور وصیت نامہ مین یہ لکھہ
گیا کہ میرے بعد میری بیٹی مریا تھریسا وارث تخت وتاج ہے۔
ہنوز یہ شاہزادی تخت سلطنت پر جلوہ افروز نہ ہوئی تھی کہ کئی بادشاہون
نے اوسپر نرغہ کیا۔ صوبہ بویریا کے رئیس نے ہنگری کی
ریاست کا دعوے کیا اور فرڈرک دوم شاہ پرشیا نے صوبہ
سلیشیا دبالیا اور لوئی شاہ فرانس نے تو اوس بیچاری شاہزادی
کو بالکل محجوب الارث ہی ٹھہرادیا۔ جب انگریزون نے دیکھا کہ فرانسیس اور
پرشیا کے بادشاہ متفق اور یکدل ہوگئے ہین اور فرڈرک اعظم
کی اولوالعزمی اور عالی ہمتی سے پرشیائی سلطنت روز بروز عروج
کرتی جاتی ہے تو وہ ڈرے کہ مبادا اوسکی ترقی ہمارے تنزل کا باعث
ہو اور جب اونھین یہ خیال آیا کہ ہائے اس نازنین شاہزادی پر اس
سن مین کیسا آسمان ٹوٹا ہے کہ ایسا چاہنے والا باپ مرگیا اور ابھی تو

اور ذی وقعت و ذی اقتدار ہین — اس فرقہ کا بانی جان وزلی
ہوا — جب یہ مرد دیندار مدرسۂ عالیۂ آکسفرڈ مین اکتساب علوم مین مشغول
تھا تو اکثر مدرسہ ہی مین لوگون کو جمع کر کے نماز جماعت پڑہایا کرتا تھا
اور جب مدرسہ سے باہر جاتا تھا جب بھی اقامت صلوٰۃ اور موعظہ مین
مصروف رہتا تھا آخر چند ہی روز مین وہ بڑا واعظ مشہور ہوگیا — اوسکے
وعظ مین یہ تاثیر تھی کہ بڑے بڑے ذی علم لوگ اوسکے گرجے مین وعظ سننے
کو آتے تھے حالانکہ اوس زمانہ مین دینداری کا یہ حال تھا کہ عباد و صلحا
پر لوگ سخریہ و استہزا کرتے تھے — اس کار خیر مین وہایت فیلڈ
نے اوسکی بڑی اعانت کی — یہ قسیس رئیس فرقۂ اصولی نصاریٰ یعنے
وزلی سے بھی لائق و فائق تھا اور فصاحت لسان و بلاغت بیان
مین اپنا عدیل و نظیر نرکھتا تھا — فی الحقیقت ان دو بزرگون نے
اہل انگلستان پر بڑا احسان کیا اسواسطیکہ یہی احیاء علوم دین مین مقدمۃ الجیش
بنے اور انہین کی سعی جمیل و کوشش بلیغ کا یہ ثمرہ ہے کہ اہل انگلستان
آج تک دولت دینداری سے متمتع و بہرہ مند ہین —

اب والپول وزیر اعظم کو بہت سخت مشکلین در پیش ہوئین
اور جب اوسنے دیکھا کہ جو لوگ میرے مخالف و معاند ہین وہی پارلیمنٹ
مین بکثرت مقرر ہوے ہین تو اوسنے استعفا دیدیا اور اوسے نواب
اورفرڈ کا خطاب عنایت ہوا اور اسی کو غنیمت سمجھکر وہ قصبہ ھاٹن

کو کچھ جنگی جہاز لیکر وَرِنَن امیر البحر کی کمک کو بھیجا۔ یہ سردار بھی کامیاب نہوا اور اوس مقام سے ہٹکر جنوب کی طرف چلا گیا اور بندرگاہ پیٹا واقع صوبۂ چلی کو لوٹ لیا اور تین برس تک سمندر مین غنیمت کی فکر مین پھرا کیا آخر کو ایک جہاز اِسپانیہ کا جو مانِلا کو جاتا تھا اور جسپر ۳۰ لاکھ روپیہ بار تھا پکڑ لیا۔ جب یہ سردار (اَنسن) ۱۷۴۴ء مین فقط ایک یہی جہاز لیکر انگلستان مین پھر آیا تو ۳۰ لاکھ روپیہ کا گچھا دیکھکر لوگون کی باچھین کھل گئین اور اوسکے آنے کی بڑی خوشیان منائین۔

اِسی زمانہ مین وہ فرقہ حادث ہوا جسکا نام مِتھڈسٹ یعنے اصولی[1] ہے۔ اب اس فرقہ کے لوگ انگلستان مین بکثرت ہین

[1] یہ ترجمہ مناسبتِ لفظی کے لحاظ سے کیا گیا ہے کیونکہ مِتھڈسٹ کے لفظی معنی پابند طریقہ ہین اور یہی لفظ اصولی کا بھی مفاد ہے مگر باعتبار معنے اصطلاحی کے ان دونون لفظون مین البتہ تغایر ہے کیونکہ اصولیین اہلِ اسلام کا مسلک تو اجتہاد و تقلید اور استدلال بظواہر کتاب و سنّت اور اجماع و استصحاب پر مبنی ہے مگر مِتھڈسٹ یعنے اصولیین نصارے کا مذہب یہ ہے کہ محض اقرار باللسان اور تقرّب اِلے اللہ اور خضوع باللہ اور رجوعُ القلب اِلے اللہ حقیقتِ ایمان اور موصِل اِلے الجنان نہین ہے بلکہ عمل بالارکان اور تتبّع طُرقِ مخصوصہ و انحاءِ منصوصہ عبادت بھی فرض ہے جیسا کہ عبارتِ متن سے مترشّح ہے ۱۲۔

آغاز جنگ اسپانیہ ۱۷۳۹ء

منشا یہ ہوا کہ جب انگریزی جہاز ساحلِ امریکائے جنوبی پر پہنچے تھے تو اسپانیہ کے جہازون کے ناخدا جو ساحل مذکور پر قابض و متصرف تھے کہتے تھے کہ ہمین شبہ ہے کہ ان انگریزی جہازون مین اس قسم کا مال ہے جسپر محصول پڑتا ہے پس ہم انکی تلاشی لینے کے مستحق ہین کیونکہ یہ ملک ہمارا ہے۔ نواب والپول نے ہر چند چاہا کہ اس معاملہ مین اہل اسپانیہ سے مصالحہ ہو جائے مگر اوسکی سعی بے سود ہوئی اور لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ جب اہل لنڈن نے سنا کہ سرکار نے لڑائی کا عزم بالجزم کیا ہے تو خوب خوشی کے گھنٹے بجائے مگر جب وزیر موصوف نے اونہین اسقدر خوش دیکھا تو چپکے چپکے کہنے لگا کہ اب تو یہ لوگ خوشی کے گھنٹے بجاتے ہین مگر آخر کو کف افسوس ملین گے۔ غرض لڑائی ہوئی اور سپاہ انگریزی نے قصبہ پورٹوبلو جو خاکنائے ڈیرین مین واقع ہے چھین لیا مگر تھوڑے دنون کے بعد شکست بھی ایسی کھائی کہ یہ فتح بھول گئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ وَرنن امیر البحر اور وِنٹورتہ سپہ سالار ایک بڑا بھاری بیڑا جنگی جہازون کا لیکر شہر کارتھاجنا پر حملہ کرنے کو گئے مگر شکست کھائی اور اس شکست کا باعث سردارانِ انگریزی کے آپس کی نا اتفاقی ہوئی۔ اسپر طرہ یہ ہوا کہ وہان کی آب وہوا ایسی خراب تھی کہ سیکڑون انگریز یوہین مر گئے اس سبب سے رعایائے انگلستان سرکار سے بہت ناراض ہوئی اور آنسن سردار

کردی جائین اور وہان کے لوگون کو جو فرمانِ شاہی عطا ہوا تھا
وہ چھین لیا جائے۔ مگر اِسکاٹ لنڈ کے ممبرون نے اس
جرات و استقلال سے اس قانون کو رد کیا کہ آخر یہ جاری نہونے
پایا لکن یہ کب ہوا جبکہ تمام اہلِ اِسکاٹ لنڈ کو کلاً و قاطبۃً اہلِ
اِنگلنڈ سے بغض و عداوتِ شدید پیدا ہوگئی۔

۱۷۳۷ء مین ملکہ کیرولاین مرگئی۔ یہ ملکہ والپول
وزیر اعظم کی بڑی دوستِ شفیق اور حامی و مددگار تھی۔ اسپٹرہ
یہ ہوا کہ ۱۷۳۹ء مین جنگ اسپانیہ مین سپاہِ انگریزی فشکست
فاش کھائی اور مصائب مین مبتلا ہوئی۔ اس شکست سے
وزیرِ موصوف کی حکومت ایسی متزلزل ہوئی کہ اب اوسکا سنبھالنا
غیر ممکن تھا۔ ادھر بادشاہ اور فریڈرک ولیعہد اوسکے مخالف
تھے اودھر بڑے بڑے علماء و فضلاء و شعرا مثل ٹامسن اور جان
سن اور سوفٹ اور پوپ کے اوسکے مٹانے مین کمر کر رہے
تھے۔ فرقۂ وھگ کا ایک گروہ بھی وزیرِ موصوف سے
ناراض ہوکر اوسکے دشمنون کا شریک ہوگیا اور
اب میزانِ حکومت مین اونکا پلہ ایسا بھاری ہوگیا کہ والپول فقط
ایک پاسنگ رہگیا۔

اب جنگ اسپانیہ کی کچھ کیفیت سُنئے کہ اِس لڑائی کا

چاہا کہ قانونِ ہفت سالہ کو بھی منسوخ کروالین مگر کچھ ہوا ہوا نہین

سنہ ۱۷۳۶ء مین اسکاٹ لنڈ مین ایک ہنگامہ شدید برپا ہوا اور تمام ملک مین تلاطم پڑ گیا۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ شہر اڈنبرا مین ایک سوداگر ولسن نامے سرکاری محصول اڑا جاتا تھا اس جرم مین وہ گرفتار ہو کر جیلخانہ بھیجا گیا وہان سے اوسنے ایک اور قیدی رابرٹسن نامے کو نکالدیا لہذا لوگون نے ولسن کی مروّت و ہمّت پر بڑی تحسین و آفرین کی اور جب اوسے پھانسی دینے لے گئے تو اونھون نے جلّاد اور سپاہیون کو مارے ڈھیلون کے بولا دیا۔ جب پورٹیس کہ محافظین شہر مذکور کا افسر تھا یہ ہنگامہ دیکھا تو مفسدون پر بندوقین مارین اور اونمین سے کئی شخص مارے گئے۔ اس جرم کی پاداش مین افسر مذکور کو پھانسی کا حکم صادر ہوا مگر لنڈن سے حکم آیا کہ ابھی اسے پھانسی نہ دو اور یہ افواہ اڑا کہ اب کی ڈاک مین اوسکے عفوِ قصور اور رہائی کا حکم آجائے گا مگر لوگون نے یہ تجویز کی کہ یہ شخص کسیطرح سے بچنے نہ پائے اور ۷ ستمبر کو بوقت شب بہت سے آدمی اوس جیلخانے مین گھس گئے جس مین وہ قید تھا اور اوسکو نکالکر ایک رنگ ریز کی بلّی پر پھانسی دیدی اس ظلم سے سرکار بہت غضب ناک ہوئی اور پارلیمنٹ مین ایک قانون اس مضمون کا پیش ہوا کہ دیوارہائے شہر اڈنبرا منہدم

تجارت پر دو قسم کا محصول لگایا جاتا ہے - ایک یہ کہ بعض اشیائے تجارت اور ملکون سے انگلستان مین آتے ہین اونپر جو محصول لگایا جاتا ہے اوسے کسٹم کہتے ہین - دوسرے یہ کہ بعض اشیاء تجارت خود انگلستان مین بنتی ہین اونپر جو محصول لگایا جاتا ہے اوسے اکسایس کہتے ہین - اب بعض بے ایمان سوداگرون نے یہ وتیرہ اختیار کیا تھا کہ شراب اور تمباکو کا محصول صاف اڑا جاتے تھے - اسکے انسداد کے واسطے والپول وزیر اعظم نے ایک قانون دوسرے قسم کی محصول یعنے اکسایس کے باب مین تجویز کیا اور چاہا کہ یہی قانون شراب اور تمباکو مین بھی جاری ہو - جب سوداگرون نے یہ رنگ دیکھا تو ہای واویلا مچائی کہ اس قانون سے ہم برباد ہوجائین گے اور جو فریق اہل پارلیمنٹ کا وزیر اعظم موصوف سے مخالف تھا اوسنے بھی ان سوداگرون کی تائید کی اور کہا کہ اس قانون سے اوس کا صاف یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ اس محصول کی تحصیل اور انتظام کے واسطے بہت سے ایسے لوگ نوکر رکھے کہ جب پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کیے جائین اور وہ ان متوسلین خاص کو اشارہ کرے تو یہ اوسکے موافق راے دین جب وزیر اعظم نے کہ بڑا دور اندیش تھا یہ زور و شور مخالفین کا دیکھا تو اپنے دل مین کہا کہ بلا سے بات جائے مگر وزارت تو بچے اور یہ سوچکر اوس قانون سے بالکل دست بردار ہوگیا جب فریق مخالف نے دیکھا کہ وزیر اعظم دب گیا تو خوب بغلین بجائین اور پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس مین

نفاذ قانون دربابہ محصول ۱۷۳۳ء

بادشاہ کے عہد مین بھی ہر دو فرقۂ متضادۂ ارباب سیاست مین سے فرقۂ وِھگ کو غلبہ رہا اور فرقۂ ٹوری معرضِ خمول و ذہول مین پڑا۔

جارج دوم کے عہد مین سر رابرٹ والپول پندرہ برس تک وزیر اعظم رہا۔ باوجودیکہ یہ شخص بہت کم علم اور بڑا اکھڑ اور درشت مزاج تھا مگر منصب جلیل وزارت کو بڑے استحکام اور دانائی سے سنبھالے رہا لکن بد دیانتی بھی کی اور پندرہ برس جو وہ وزیر اعظم رہا تو رشوت کی بدولت۔ اوسکی دنیا داری اور مردم سازی کا یہ حال تھا کہ بعضون کو اوسنے خطابہاے عزت عنایت کئے بعضون کو تاجہاے کرامت سے سرفراز کیا بعضون کو تمغہاے دلاوری سے ممتاز کیا بعضون کو خدماتِ جلیلہ و کثیر المنفعۃ عطا کین اور ممبرانِ محکمۂ عوام پر روپیہ کا منہ برسا دیا۔ غرض روپیہ کے زور سے اکثر ممبرانِ محکمۂ امراء محکمۂ عوام ہمیشہ اوسکے کلمہ گو رہے۔

۱۷۳۳ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی جماعتِ تاجران ہند کو ایک نیا فرمان سرکارِ شاہی سے عنایت ہوا اور اسکے شکریہ مین اوسنے ۲ لاکھ روپیہ خزانۂ عامرہ مین داخل کیا۔ مگر والپول کے عہد وزارت مین ایک واقعہ اعظم وقایع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ محصول کے باب مین ایک قانون جاری ہوا۔ واضح ہو کہ انگلستان مین مال

سر رچارڈ اسٹیل ... سنہ ۱۶۷۶ء سے سنہ ۱۷۲۹ء تک رہا۔ ایرلنڈ کا رہنے
والا تھا۔ اسنے سنہ ۱۷۰۹ء مین ایک رسالہ
جاری کیا جسکا نام ٹیٹلر
یعنے ہزل گو ہے۔ بعد اوسکے سنہ ۱۷۱۱ء
مین کتاب مشہور بہ نزھۃ الناظرین
مین مختلف مضامین لکھنے شروع کئے
اور بہت سے نقول وحکایات تماشہ گاہون
مین شیشہ بنانے کے واسطے نظم کئے

باب ۲ دوم

عہد شاہ جارج دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۸۳ء۔ سنہ جلوس سنہ ۱۷۲۷ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۷۶۰ء

جارج اول کے بعد اوسکا بیٹا جارج دوم پادشاہ ہوا۔ اوسکی ولیعہدی
کے زمانہ مین اوسکے باپ نے اوسے اور اوسکی ماں کو حسد کے مارے
انگلستان مین نہ آنے دیا تھا۔ اب یہ پادشاہ سن کہولت کو پہنچ چکا تھا
یعنے ۴۴ برس کا تھا اور اسکی شادی انسپاک کی شاہزادی کیرولائن
سے مدت سے ہو چکی تھی۔ یہ شاہزادی عقلمند اور خجستہ اطوار تھی اور اس

مشاہیر اہل تصنیف زمانۂ حال حصہ اوّل

جوزف ایڈیسن ..... سنہ ۱۶۷۲ء سے سنہ ۱۷۱۹ء تک رہا۔ بڑا انشاء اور شاعر تھا۔ اوسکی طبع زاد مضامین کتاب اسپکٹیٹر یعنی نزہۃ الناظرین مین مشہور و معروف ہین۔ اوسکی نظمون مین سے ایک قسم کا مرثیہ اور ایک خط منظوم مشہور ہی۔ یہ شخص ملکہ این کے عہد مین وزیر ممالک غیر مقرر ہوا۔

سر ایزک نیوٹن ..... سنہ ۱۶۴۲ء سے سنہ ۱۷۲۷ء تک رہا۔ ضلع لنکن کا باشندہ تھا۔ مدرسۂ عالیہ کیمبرج مین مدرس اعلی تھا۔ اس شخص کو ابو الحکما انگریزی کہسکتے ہین۔ جبر و مقابلہ مین اسنے مسئلہ مثنّاۃ بالتکریر ثابت کیا اور فلسفۂ طبیعیہ مین مسئلہ جذب اجسام مستنبط کیا۔ اوسکی تصنیفات مین سے ایک رسالہ علم طبیعیات مین مشہور ہی اور زبان لاطینی مین لکھا ہی۔ اوسنے حضرت دانیال اور اثبات وحی کی باب مین بھی کچھ لکھا ہی

ہوئی اوسمین دو تین باتون کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ فیرن ھیٹ نے مقیاس الحرارۃ اختراع کیا۔ دوسری یہ کہ ریشم بافی کی کل نے رواج پایا۔ یہ کل لومب اطالیہ سے انگلستان مین لایا تھا۔ تیسرے یہ کہ چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور پھر اس علاج کا امتحان مجرمون پر کیا گیا۔ چوتھی یہ کہ انگلستان مین اوّل مرتبہ سیسے کے حروف ڈھالے گئے۔

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	پرشیا	سنہ وفات
لوی چہارم	۱۷۱۵ء	فرڈرک	۱۷۱۳ء
لوی پانزدہم		فرڈرک ولیم	
اسپانیہ		**ترکستان روم**	
فلپ پنجم	۱۷۲۴ء	احمد سوم	
لوی	۱۷۲۵ء	**شہنشاہ جرمنی**	
فلپ ششم		چارلس ششم	
سویڈن		**پوپ**	
چارلس دوازدہم	۱۷۱۸ء	کلمنٹ یازدہم	۱۷۱۲ء
ملکہ الرکالیونورا		انوسینٹ	۱۷۲۴ء
روس		بنیڈکٹ سیزدہم	
پیٹر اعظم	۱۷۲۵ء		

کمپنی یعنے جماعتِ تاجرانِ ہند کے مقابلہ پر شہنشاہِ جرمنی نے ایک جماعتِ تجّار شہر اوسٹنڈ مین مقرر کی تھی۔

جارج اوّل صوبہ ہینوور مین گشت کر رہا تھا کہ اثنائے سفر مین قریب قصبہ اوسنابرک کے مرض سکتہ مین مبتلا ہوا اور دوسرے دن مرگیا۔ اوسے ایک بیٹا تھا یعنے جارج دوم جو اوسکا جانشین ہوا اور ایک بیٹی تھی جسکا نام سوفیا تھا اور جو پادشاہِ پرشیا سے منسوب تھی۔

اِس پادشاہ کے خصائل و عادات بالکل اہلِ جرمنی کے سے تھے یعنے یہ اکثر افسردہ و منقبض رہتا تھا اور انجام مین تند اور کم گو تھا اور جو اوصاف کاروبار دنیا کے انصرام کے واسطے ضرور ہین یعنے جفاکشی اور ضبطِ اوقات وہ اوس مین جمع تھے مگر اوسنے اپنی بی بی سے ایسی بدسلوکی کی کہ اسکا جواب ہمسے کچھ نہین ہوسکتا علاوہ براین انگلستان کی حکومت مین اوسنے فرقہ وھگ کی ازحد جنبہ داری کی اور ہر امر مین ہینوور کی نفع کو انگلستان کے فائدہ پر مقدّم سمجھا۔ اوسکی صورت سے سادگی اور مضبوطی ظاہر تھی۔

جو ترقی و توسیع علوم و فنون کو اس پادشاہ کے عہد مین

دوھائی دی کہ ہمارے ہمین پادشاہ کے وزیرون نے اِس جال مین پھنسایا
اب ہم اونسے طالب انتقام ہین - اِنہین کے خوف سے نواب نارتھ
لنڈ وزیرِ اعظم اور ایل بی مہتمم خزانۂ عامرہ نے استعفا دیا -
غرض تجارِ بحرِ جنوبی کا دوالا نکلنے سے سیکڑون گھر ویران ہوگئے
اور صدہا نے شکستہ دل ہوکر اپنے ہاتھہ سے اپنے تئین ہلاک کر ڈالا
اور یہ عظیم الشان کارخانہ مثلِ حباب بر سرِ آب ایک دم مین فنا ہوگیا -

بعد اِسکے رابرٹ والپول مہتمم خزانۂ عامرہ
مقرر ہوا اور بیس برس تک اِس عہدۂ جلیلہ پر مامور رہا - وہ انتظام
محاصلِ ملکی مین مداخلتِ تامہ اور دستگاہِ کامل رکھتا تھا اور انگلستان
اوسکا بندۂ احسان ہے کہ اوسکی تدبیراتِ صائب سے تجارت اور
دستکاری کو بڑی رونق اور ترقی ہوئی -

جارج اوّل کے آخر عہد مین یہ سانحۂ عظیم ہوا کہ یعقوبیون
یعنے ہواخواہان جیمس کذّاب نے بہ نیّتِ فساد سازش کی
اور وہ ظاہر ہوگئی اور اوسکی مشارکت کے جرم مین اٹربری
اسقف رو چیسلٹن تمام عمر کو انگلستان سے نکالدیا گیا دوسرا واقعہ یہ
ہوا کہ پادشاہِ انگلستان اور پادشاہانِ اسپانیہ و جرمنی
سے خفیف سی لڑائی ہوئی - اِس کا منشا یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا

کسینے یہ مشہور کیا کہ ہم آبِ شور کو شیرین کر دیتے ہین کسینے یہ خبر اُڑا دی کہ ہم اِسپانیہ سے گھوڑے لاکر بیچین گے جسکا جی چاہے ہمارا شریک ہو۔ منتظمین کارخانۂ تُجّارِ بحرِ جنوبی نے پارلیمنٹ کی حمایت سے اِن چھوٹے چھوٹے کارخانون کو دبا لیا مگر جب یہ کارخانے ٹوٹ گئے تو اونکا کارخانہ بھی کہ اِن سب کی ناک تھی برباد ہو گیا اور اب اونکے شرکا بھی خوابِ غفلت سے بیدار ہوئے اور سب اپنے اپنے حصّے بیچنے کو دوڑے لکن اب کون لیتا تھا۔ خلاصۂ کلام یہ کہ تُجّارِ بحرِ جنوبی کے دفتر بند ہو گئے اور ہزارون کے دوالے نکل گئے اور جھاڑی زمین پر بیٹھ گئے۔

نوّاب والپول ابتدا سے کہتا تھا کہ ارے یہ بڑا جُوا ہے اسمین نہ پھنسو مگر اوس بیچارے کی کون سُنتا تھا آخر اب اوسی نے اپنی قوم کی عزّت رکھلی اور یہ تجویز کی کہ جن جن کا روپیہ ڈوب گیا ہی اونکا نقصان لوگ آپس مین بانٹ لین تاکہ کُل قوم پر بارِ نقصان کم ہو جائے چنانچہ تُجّارِ بحرِ جنوبی کے سرمایہ مین سے نو کرور کے حصّے بنکِ انگلستان کو دئے گئے اور نو ہی کرور ایسٹ انڈیا کمپنی کے سر مُنھے اور سرکار نے سات کرور روپیہ نذرانہ کے معاف کر دئے۔ اگرچہ اس انتظام سے لوگون کا خوف و اضطرار کم ہو گیا اور کسیقدر اونکا نقصان بنٹ گیا مگر اسپر بھی صدہا آدمی نانِ شبینہ کو محتاج ہو گئے اور سب نے

جا بجا یہ تذکرہ ہونے لگا کہ جزائرِ بحرالکاہل مین اسقدر روپیہ ہے
جسکی حدّ و پایان نہین اور اِس ذکر کو لوگ کس اشتیاق سے سُنتے
تھے کہ اللہ اکبر۔ یہ خبر سنکر سیکڑون آدمی سراسیمہ
تجارِ بحرِ جنوبی کے کارخانون مین دوڑے اور اونسے
کہا کہ جسقدر روپیہ ہمارا قرضۂ قومی مین شریک ہی وہ آپ لے لین
اور اوسکے عوض مین ہمین اپنی تجارت مین شریک فرمائین —
اللہ اکبر حرص مال کیسی عالمگیر تھی کہ اہلِ دول اور زنانِ بیوہ اور اربابِ
سیاست یہانتک کہ ہر کارے ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے
سراسیمہ دوڑے اور اون سوداگرون کی میز پر روپیہ پھینکدیا اور اونکے
متصدّیون نے اونھین کچھہ کاغذ کے پرزے دیدئے اِن پرزون
کو وہ سادہ لوح یہ سمجھے کہ اِن سے بیگنی دولت ملے گی — جب اون
سوداگرون نے یہ اقرار کیا کہ جو ہمارے ساتھہ روپیہ شریک کرے اوسے
کم سے کم پچاس روپیہ سیکڑا دین گے تو اور بہت سے لوگ شریک
ہوئے — غرض حریصون کو روپیہ کے عشق مین مالیخولیا ہوگیا اور
مالیخولیا جو بڑھا تو خاصا جنون ہوگیا — فقط اس امیدِ موہوم پر کہ بحرِ
جنوبی کی تجارت سے ساری دنیا کی دولت ہمارے ہی گھر مین چلی
آئی گی لوگون نے ہزار کی جگھہ دس ہزار دئے اور اس بڑی کارخانہ
کی دیکھا دیکھی بہت سے چھوٹے چھوٹے کارخانے تجارت کے
قائم ہوئے اور کسی نے یہ اشتہار دیا کہ ہم سیسہ سے چاندی نکالتے ہین

اِسکی بھبودی کا یہ باعث ہوا کہ قرضۂ قومی بڑھتے بڑھتے ۵۳
کرور روپیہ ہوگیا تھا اور جن لوگون نے روپیہ قرض دیا تھا سرکار
کو چھ روپیہ سیکڑا کے حساب سے اونھین سود دینا پڑتا تھا اور سود کی
تعداد ۳ کرور ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی تھی — یہان کل آمدنی
ملک ۸ کرور روپیہ سالانہ تھی لہذا اُسقدر سود دینا
سرکار کو بہت کھلا اور اب بڑے بڑے سیاق دان اِس امر
عظیم مین غور و خوض کرنے لگے کہ کوئی تدبیر ایسی بھی نکل سکتی ہے
کہ اِس بارِ قرض سے سرکار سُبکدوش ہوجائے نہین تو خیر کچھ تو
یہ بارِ گران کم ہوجائے — بنک انگلستان اور تُجّارِ بحرِ جنوبی
نے اِس مقصدِ عظیم کی انجاح کی گئی تدبیرین سرکار سے عرض کین
اور تُجّارِ بحرِ جنوبی کی عرض سرکار نے قبول کی — اِس جماعت کا
برا منتظم اور سربراہ کار بلنٹ تھا اوسنے سرکار سے عرض کی کہ تمام
قرضۂ قومی ہمارے ہاتھہ بیچڈالیئے اور جسقدر روپیہ آپ کو درکار
ہو ۴ روپیہ سیکڑا پر ہم سے لیجیئے بلکہ سات کرور روپیہ اور
ہم سرکار کو نذرانہ کے طور پر دیتے ہین — اس تدبیر سے سرکار
کو یہ فائدہ ہوا کہ قرضۂ قومی کا سود ہر سال ایک ثُلث گھٹتا جاتا تھا
اور پھر بہت سا نقد روپیہ بھی سرکار کے ہاتھہ آتا تھا — اس حسن سلوک
کی مکافات مین سرکار نے تُجّارِ بحرِ جنوبی کو یہ حق عطا کیا کہ اونکے
سوا کوئی جنوبی دریاؤن مین تجارت نکرے — اب انگلستان مین

نے یہ لیا کہ جیمس کذّاب کیطرف سے اسکاٹ لنڈ پر فوج کشی کی مگر اس شدّت سے طوفان آیا کہ اسپانیہ کے جہازون کے پرخچے اڑ گئے اور وہ بے نیلِ مقصود پھر گئے — جب شاہ اسپانیہ نے جنگ بحری و بری دونون مین شکست کھائی تو ملوکِ اربعہ سے سائلِ صلح ہوا —

عکس بادشاہ اسپانیہ و سوال صلح از ملوک اربعہ ۱۷۱۸ء

جس سال یہ معرکہ ہوا اوسی سال مجلسِ اساقفہ و قسیسین جو انتظام امورِ کلیسائی کے واسطے قانون بناتی تھی اور مثلِ پارلیمنٹ کے بادشاہ کو روپیہ بھی دیتی تھی موقوف ہوگئی اور پھر کبھی نہ مقرر ہوئی — جسسے سیاستِ ملک مین فقط اساقفۂ کبار اور اساقفۂ صغار کو مداخلت رہگئی ہے اور محکمۂ امرا مین شریک شورے ہوتے ہین —

۱۷۱۹ء مین سوداگرون پر عجب بلا نازل ہوئی — پیرس پائے تختِ فرانس مین ایک مہاجن لا نامی نے کہ اسکاٹ لنڈ کا باشندہ تھا ایک جماعت سوداگرون کی اس غرض سے مقرر کی کہ روپیہ اور اشرفی کے بدلے نوٹ کے کاغذ چلائین — اب اِن سوداگرون کا دوالا نکل گیا اور ہزارون آدمی جو اِنکے شریک ہوے تھے تباہ ہوگئے — دوسرے سال ایک جماعت سوداگرون کی انگلستان مین قائم ہوئی — اس جماعت کا نام تجارِ بحرِ جنوبی تھا اور

اِسکی بھبودی کا یہ باعث ہوا کہ قرضۂ قومی بڑھتے بڑھتے ۵۳
کرور روپیہ ہوگیا تھا اور جن لوگون نے روپیہ قرض دیا تھا سرکار
کو چھ روپیہ سیکڑا کے حساب سے اونھین سود دینا پڑتا تھا اور سود کی
تعداد ۳ کرور ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی تھی — یہان کل آمدنی
ملک ۸ کرور روپیہ سالانہ تھی لہذا اسقدر سود دینا
سرکار کو بہت کھلا اور اب بڑے بڑے سیاق دان اِس امر
عظیم مین غور و خوض کرنے لگے کہ کوئی تدبیر ایسی بھی نکل سکتی ہے
کہ اس بارِ قرض سے سرکار سُبکدوش ہو جائے نہین تو خیر کچھ تو
یہ بارِ گران کم ہو جائے — بنک انگلستان اور تُجّارِ بحرِ جنوبی
نے اِس مقصدِ عظیم کی انجاح کی کئی تدبیرین سرکار سے عرض کین
اور تُجّارِ بحرِ جنوبی کی عرض سرکار نے قبول کی — اِس جماعت کا
برمنتظم اور سربراہ کار بلنٹ تھا اوسنے سرکار سے عرض کی کہ تمام
قرضۂ قومی ہمارے ہاتھہ بیچڈالیئے اور جسقدر روپیہ آپ کو درکار
ہو ۴ روپیہ سیکڑا پر ہم سے لیجیئے بلکہ سات کرور روپیہ اور
ہم سرکار کو نذرانہ کے طور پر دیتے ہین — اس تدبیر سے سرکار
کو یہ فائدہ ہوا کہ قرضۂ قومی کا سود ہر سال ایک ثُلث گھٹتا جاتا تھا
اور پھر بہت سا نقد روپیہ بھی سرکار کے ہاتھہ آتا تھا — اس حسن سلوک
کی مکافات مین سرکار نے تُجّارِ بحرِ جنوبی کو یہ حق عطا کیا کہ اونکے
سوا کوئی جنوبی دریاؤن مین تجارت نکرے — اب انگلستان مین

نے یہ لیا کہ جیمس کذّاب کیطرف سے اسکاٹ لنڈ پر فوج کشی کی مگر اس شدّت سے طوفان آیا کہ اسپانیہ کے جہازون کے پرخچے اڑ گئے اور وہ بے نیلِ مقصود پھر گئے — جب شاہ اسپانیہ نے جنگ بحری و بری دونون مین شکست کھائی تو ملوکِ اربعہ سے سائلِ صلح ہوا —

سنہ ۱۷۱۸ء شاہ اسپانیہ و سوال صلح از ملوک اربعہ سنہ ۱۷۱۹ء

جس سال یہ معرکہ ہوا اوسی سال مجلسِ اساقفہ و قسیسین جو انتظام امورِ کلیسائی کے واسطے قانون بناتی تھی اور مثلِ پارلیمنٹ کے پادشاہ کو روپیہ بھی دیتی تھی موقوف ہوگئی اور پھر کبھی نہ مقرر ہوئی — جیسے سیاستِ ملک مین فقط اساقفۂ کبار اور اساقفۂ صغار کو مداخلت رہگئی ہے اور محکمۂ امرا مین شریک شورے ہوتے ہین —

سنہ ۱۷۱۹ء مین سوداگرون پر عجب بلا نازل ہوئی — پیرس پائے تختِ فرانس مین ایک مہاجن لا نامی نے کہ اسکاٹ لنڈ کا باشندہ تھا ایک جماعت سوداگرون کی اس غرض سے مقرر کی کہ روپیہ اور اشرفی کے بدلے نوٹ کے کاغذ چلائین — اب اِن سوداگرون کا دوالا نکل گیا اور ہزارون آدمی جو اِنکے شریک ہوے تھے تباہ ہوگئے — دوسرے سال ایک جماعت سوداگرون کی انگلستان مین قائم ہوئی — اس جماعت کا نام تجارِ بحرِ جنوبی تھا اور

آنے پاتی اور انتظام ملک مین خطا اور ظلم نہین ہونے پاتا مگر جب اونکی مخالفتِ باہمی حدِّ اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے تو اوسسے زیادہ کوئی چیز ملک کو مُضرّ نہین ہوتی - اِس سبب سے ایسے ایسے قوانین کا جاری ہونا جیسے قانونِ ہفت سالہ ہے نہایت ضروری اور مفید تھا

اپنے وطن ھَینُوور کی خاطر سے جارج پادشاہانِ سُوئیڈن و اِسپانیہ سے لڑا - اِس نزاع کا منشا یہ ہوا کہ جارج نے بِرمِن اور وَرڈِن کی ریاستین پادشاہِ ڈینمارک سے مول لی تھین اب چارلس شاہِ سوئیڈن نے اون ریاستون پر اپنی ملکیّت کا دعوے کیا - غرض لڑائی ہونے کو تھی کہ پادشاہِ سوئیڈن ہنگامِ محاصرۂ فریڈرِک شالٹ مارا گیا اور انگلستان اوسکے حملہ سے مامُون و مصُون رہا - بعد ازان مُلوکِ اربعہ یعنے پادشاہانِ جرمنی و انگلنڈ و فرانس و ھالنڈ نے اسپانیہ کے پادشاہ سے لڑنیکو باہم سازش کی اسکا منشا یہ ہوا کہ فلِپ شاہِ اسپانیہ نے بعض بلادِ اطالیہ مین جو شہنشاہِ جرمنی کے زیرِ حکومت تھے مداخلت بیجا کی — عساکرِ اربعہ مین سے فوج انگریزی نے بسرداریِ بائینگ امیر البحر اسپانیہ کی فوج بحری کو جزیرۂ صقلیہ مین قریب راس پسارو کے شکست دی - اِس شکست کا انتقام البرنُوی وزیرِ اسپانیہ

اور نواب ماڈ جہاز پر سوار ہوکر فرانسیس چلدئے اور فوج کو اوسکی تقدیر پر چھوڑ گئے۔ کذاب موصوف کی شرکت کے جرم مین نواب ڈرونٹ واٹر اور لارڈ کینمیور اور اور بیس شخصون نے پھانسی پائی اور بہتون کی جاگیرین ضبط ہوگئین۔ اور ہزار آدمی سے زیادہ امریکا شمالی مین نکالدئے گئے۔ غرض ۱۷۱۵ء کی بغاوت کا انجام یہ ہوا۔

جارج اوّل کے عہد مین ایک تغیّر عظیم آئین سلطنت مین واقع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا مفاد یہ تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین اجلاس کرسکتی یہ تدبیر صائب فرقہ وھگ کی سعی سے عمل مین آئی تھی اور اس سے بہت سے فساد مٹ گئے اسواسطیکہ اسسے پیشتر بموجب قانون سہ سالہ کے کوئی پارلیمنٹ تین سال سے زیادہ نرہ سکتی تھی اور اسمین یہ بڑی قباحت تھی کہ ایک پارلیمنٹ کے تقرر کے وقت جو لوگون کو اوسمین شریک ہونے کا جوش و خروش پیدا ہوتا تھا ہنوز وہ کم نہونے پاتا تھا کہ دوسری پارلیمنٹ کی دھوم پڑجاتی تھی اور اور زیادہ ہلڑ مچ جاتا تھا۔ فرقہ وھگ اور فرقہ ٹوری مین خصومت حدّ سے سے زیادہ بڑھگئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ ارباب سیاست کا تشاجر و تخالف مثل مدّ و جزر دریا کے ملک کو بہت نافع ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے لوگون کی طبیعت مین ہیجان و سوران رہتا ہے اور غفلت و کاہلی نہین

مگر ایسا شدید مقابلہ کیا کہ تھوڑی دیر لڑکے نواب مارلبرا بعجلت تمام شہر پوتلہ کو پھر گیا۔

جیمس کذاب کو اہل فرانس جرمیس غازی کہتے تھے اور اِنگلنڈ مین جو اوسکی ہواخواہ تھے وہ اوسے جیمس سوم کہتے تھے۔ اور اِسکاٹ لنڈ مین جو اوسکے خیر خواہ تھے وہ اوسی جیمس ہشتم کہتے تھے۔ اب کذاب موصوف یہ سوچا کہ دیکھون اپنے وطن یعنے اِسکاٹ لنڈ مین جانا میرے حق مین مفید ہوتا ہے یا نہین اِس خیال سے وہ پیٹرھڈ مین پہنچا مگر بالکل بے سروسامان تھا نہ اوسکے پاس فوج تھی نہ روپیہ تھا نہ میخرین تھا۔ جب اوسکے ہواخواہون نے اوسے بالکل تہیدست دیکھا تو وہ بھی مایوس ہوکر کھسک گئے کیونکہ اونھین اِسکی امید قوی تھی کہ ہمارا سردار فرانسیس سے مدد لیکر آئے گا اور خاندان اِسٹوارٹ کا پھر رنگ جمائے گا۔ مگر اس شاہزادہ کی بیوقوفی دیکھیے کہ ابھی سلطنت کے نام خاک نہ ملا تھا لکن وہ اپنی تاجداری کی تیاریان کر رہا تھا اور کئی دن اوسنے اسی سامان مین اپنی اوقات شہر پوتلہ مین ضائع کی اور وہان بیٹھا ہوا خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ اب تو سلطنت اپنا مال ہے حالانکہ کچھ ہونا ہوانا خاک نہ تھا کہ اتنے مین ہرکارے نے آکر خبر دی کہ پیر و مرشد آپ کا دشمن نواب ارگائل مع فوج آگے بڑھتا چلا آتا ہے۔ بس یہ خبر سنکر جیمس کے سارے نشے ہرن ہوگئے اور شمال کی سمت مونٹ روز کو روانہ ہوا اور وہان پہنچکر وہ خود

اسواسطے کہ نواب اُورلینس جواب متولّی سلطنتِ فرانس مقرّر ہوا تھا
اپنے ملک کے محاصل کے انتظام مین مصروف تھا اوسے
کیا غرض پڑی تھی کہ ناحق انگلستان پر فوج کشی کرکے اپنا روپیہ غارت کرتا۔

بغاوت اسکاٹ لنڈ ۱۷۴۵ء

اسی اثنا مین نائرۂ فساد اسکاٹ لنڈ اور انگلنڈ مین
افروختہ ہوا۔ پہلے اِسکاٹ لنڈ کا حال سُنئے کہ نواب مار نے
دس ہزار آدمی قبائل کوہی سے مقام بری مار پر جمع کئے اور تمام
بلاد کوہی پر قبضہ کرلیا۔ ادھر نواب اُرگائیل نے فوجِ پادشاہی کو
ہمراہ لیکر شہر اِسٹرلنگ مین خوب مضبوط مورچہ باندھا اور نواب
مار کی حرکات وسکنات کو دیکھتا رہا۔ اِنگلنڈ مین نواب
ڈررونٹ واٹر اور فورسٹر نے جو ضلع نورتھمبرلنڈ کی
طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اوس ضلع کے لوگون کو فوج شاہی کے
مقابلہ کے واسطے طلب کیا مگر بہت کم لوگون نے اونکا حکم مانا۔ لکن نواب
ڈررونٹ واٹر اور فورسٹر کی مدد کو نواب مار نے اسکاٹ
لنڈ سے ۱۸۰۰ کو ہی بھیجے اور بعض امرائے سرحدِ جنوبی بھی اونکے شریک
ہوے۔ مگر فوج شاہی نے فورسٹر کو ایسا دبایا کہ وہ قصبہ پرسٹن
واقع ضلع لنکشیر مین گھس گیا اور مایوس ہوکر ہتھیار ڈالدئے۔
اوسی روز شرف میور واقع ضلع پرتھ مین نواب اُرگائیل
سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے نواب مار کو شکست فاش تو نہین دی

اور بادشاہ کو جلانے کے واسطے مدرسۂ اکسفرڈ کے طالب العلمون نے ۲۹ مئی کو عید کی کہ اسی تاریخ بادشاہانِ اسٹوارٹ کو دوبارہ سلطنت ملی تھی — ضلع اسٹیفرڈ مین مفسدون کے مجمعے رہتے تھے اور جب یعقوبیین یعنے ہواخواہانِ جیمس کذاب اس شاہزادہ کی حقیت اور بہبودی بیان کرتے تھے تو وہ سب خوش ہوتے تھے اور واہ واہ سبحان اللہ کہتے تھے۔ آخر کار سرکار نے تاخیر مناسب نجانی اور ان مفسدون کا تدارک قرار واقعی کیا اور قانونِ انسداد ہنگامہ پردازی جاری کیا۔ اس قانون مین یہ حکم لکھا تھا کہ جب بارہ آدمیون سے زیادہ کسی مقام پر جمع ہون اور ایک وقتِ معین مین متفرق نہو جائین تو سرکاری سپاہی اونکی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کردین۔ علاوہ برین یہ اشتہار جاری کیا کہ جو شخص جیمس کذاب کا سر کاٹ لائے اوسے دس لاکھ روپیہ انعام ملے گا اور افواجِ بری و بحری لڑائی کیواسطے تیار ہونے لگین۔

نفاذ قانون انسداد ہنگامہ پردازی ۱۷۱۵ء

آخر کو معلوم ہوا کہ بادشاہ اور اوسکے وزیرون کا خوف بیجا نہ تھا اور فی الحقیقت جیمس کذاب فرانسیس مین موجود تھا اور فتح کی امید سے پھولا ہوا تھا اور شاہ فرانس کے وعدۂ نصرت سے اوسکا دل اور بڑھگیا تھا مگر پادشاہِ فرانس کے مرنے سے مدعی سلطنتِ انگلستان کے عصو شکست ہوگئے اور امیدِ فتح بالکل منقطع ہوگئی

کی تھی اوسکی تحقیقات کیواسطے ارباب محکمۂ عوام نے ایک کمیٹی
مخفی مقرر کی اور اس کمیٹی کا صدر ر ابرٹ والپول کو مقرر کیا۔
یہ شخص ۱۶۷۶ء مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ عالیۂ کیمبرج مین تعلیم پائی
تھی اور ۱۷۰۶ء مین اوس قسم کا وزیر مقرر ہوا جس سے انتظام امور
جنگ متعلق ہوتا ہے اور اب وہ افواج انگریزی کا بخشی تھا۔
الغرض پیشوایان فرقۂ ٹوری یعنے نواب اکسفرڈ و بولنگبروک
و اوسرمنڈ جنپر اس امر کا شبہ قوی ہوا تھا کہ یہ جیمس کذاب سے
خفیہ خط و کتابت رکھتے ہین بجرم بدخواہی پادشاہ ملزم و ماخوذ ہوے
نواب اکسفرڈ کو محبس ٹاور مین قید کیا مگر اوسکے جرم کی نسبت
محکمۂ امرا اور محکمۂ عوام کی راے مین اختلاف ہوا اس سبب سے
اوس بیچارے کی جان بچگئی۔ نواب بولنگبروک اور اوسرمنڈ
برادر اعظم لوئیس پ مین بھاگ گئے اور جیمس کذاب کو مشیر ہوے

اب انگلستان مین بڑے ہنگامے برپا ہوے اسواسطے کہ
تمام قوم انگریز فرقۂ ٹوری سے موافق تھی اور جب نواب اکسفرڈ
کو قید کرکے محبس ٹاور کی طرف لیچلے تو ایک انبوہ کثیر اوسکی گاڑی
کے ارد گرد غل مچاتا ہوا گیا بعد اوسکے انہین لوگون نے ضد کے
مارے اسمتھ فیلڈ مین ولیم سوم کی تصویر جلادی۔ اٹربری
اسقف نے علی رؤس الاشہاد شاہ جارج کو غاصب سلطنت کہا

انگریزی زبان مین تقریر و تحریر سے عاجز رہا۔ اوسکی بی بی سوفیا خاندانِ برنزوک کی شاہزادی تھی اور اوسکی رشتہ کی بہن بھی تھی۔ اوسنے بی بی پر بڑا ظلم کیا کہ چالیس برس تک اوسے ہینوور کے قلعہ مین قید رکھا اور اوسکے بچون کو بھی اوسکے پاس نہ جانے دیتا تھا۔ اس بادشاہ کی تخت نشینی سے سلطنتِ برطانیہ اور ریاست ہینوور متحد ہوگئی۔

امورِ سیاست مین جارج فرقہ وہگ کا طرفدار تھا کہ اسی فرقہ نے اوسے تخت پر بٹھایا تھا اور فرقہ ٹوری سے کارہ و متنفر اور خائف و ترسان رہتا تھا اور اس کراہت و تنفر کو چھپاتا نہ تھا جس عنوان سے اوسنے سلطنت کی وہ دو باتون پر مبنی تھا۔ اوّل یہ کہ وہ اپنی ریاست ہینوور سے کمال محبت رکھتا تھا۔ دوم یہ کہ وہ جیمس کذّاب مدّعی سلطنت اور اوسکے ہواخواہون سے ہمیشہ خائف و ترسان رہتا تھا۔ چونکہ اس شاہزادہ کا نام جیمس یعنے یعقوب تھا لہذا اسکے اتباع و موالی کا لقب جیکوبائیٹس یعنے یعقوبیین ہوگیا۔

بادشاہ کی مخالفت سے وزرائے ٹوری پر جلد زوال آگیا۔ معاہدۂ یوٹرکٹ مین جو کارروائی اونہونے

	سنہ جلوس
تولیتِ ولیعہد (یعنی جارج چہارم)	سنہ ۱۸۱۱ء
جارج چہارم ..... (پسر)	سنہ ۱۸۲۰ء
ولیم چہارم ..... (برادر)	سنہ ۱۸۳۰ء
ملکہ معظمہ وکٹوریا ..... (برادرزادی)	سنہ ۱۸۳۷ء

اِن پادشاہون کے زمانہ مین یہ امر عظیم ہوا کہ محکمۂ عوام پارلیمنٹ
کا اختیار و اقتدار بہ نسبت زمانۂ پادشاہانِ سابق کے زیادہ ہوگیا

باب اوّل

عہد شاہ جارج اوّل

سنہ ولادت سنہ ۱۶۶۰ء - سنہ جلوس سنہ ۱۷۱۴ء سنہ وفات سنہ ۱۷۲۷ء

جارج اوّل ۵۴ برس کے سن مین سریر آرائے سلطنتِ برطانیہ
ہوا - یہ پادشاہ ہینوور واقع ملکِ جرمنی کا شاہزادہ تھا - اسکا
باپ ارنسٹ اگسٹس رئیسِ ہینوور تھا اور مان سوفیا
دخترِ الزبتہ تھی اور الزبتہ ملکِ بہیمیا کی ملکہ اور شاہ جیمس
اوّل کی بیٹی تھی لہذا جارج اوّل جیمس اوّل کی بیٹی کا نواسا
یعنے اوسکا کواسا ہوا - چونکہ یہ پادشاہ از سنِ طفولیت تا جلوس تخت سلطنت جرمنی
مین رہا تھا لہذا انگلستان کے حال سے بہت کم واقف تھا اور تا دم مرگ

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ڈنبار	سلطنت جمہوری	سنہ ۱۶۵۰ء
جنگ ورسسٹر	ایضاً	سنہ ۱۶۵۱ء
مصالحہ مخفی بمقام ڈوور	چارلس دوم	سنہ ۱۶۷۰ء
جنگ سنجمور	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۵ء
جنگ کلی کرینکی	ولیم سوم	سنہ ۱۶۸۹ء
جنگ بوین	ایضاً	سنہ ۱۶۹۰ء
جنگ لاہوگ	ایضاً	سنہ ۱۶۹۲ء
مصالحہ رسوک	ایضاً	سنہ ۱۶۹۷ء
جنگ بلنہیم	ملکہ این	سنہ ۱۷۰۴ء
جنگ رامیلیس	ایضاً	سنہ ۱۷۰۶ء
جنگ اودنارڈ	ایضاً	سنہ ۱۷۰۸ء
جنگ مال پلاکی	ایضاً	سنہ ۱۷۰۹ء
مصالحہ یوٹرکٹ	ایضاً	سنہ ۱۷۱۳ء

زمانۂ سلطنتِ خاندانِ برنزلک

از سنہ ۱۷۱۴ء تا آنِ ہذا — ۱۵۸ سال — ۶ پادشاہ

		سنہ جلوس
جارج اول	(جیمس اول کا کواسا)	سنہ ۱۷۱۴ء
جارج دوم	(پسر)	سنہ ۱۷۲۷ء
جارج سوم	(نبیرہ)	سنہ ۱۷۶۰ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
سندِ اظہار حقوق لکھی گئی	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۸ء
قانون وراثت سلطنت جاری ہوا	ولیم سوم	سنہ ۱۷۰۱ء
اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ	ملکہ این	سنہ ۱۷۰۷ء

فتوح

جزیرۂ جمیکا پر انگریزون کا تسلط ہوا	سلطنت جمہوری	سنہ ۱۲۵۵ء
جبل الطارق پر انگریزون کا قبضہ ہوگیا	ملکہ این	سنہ ۱۷۰۴ء

محاربات و مصالحات

آغاز جنگ سی سالہ	جیمس اوّل	سنہ ۱۶۱۸ء
جنگِ اجھل	چارلس اوّل	سنہ ۱۶۴۲ء
جنگِ اوّل نیوبری	ایضاً	سنہ ۱۶۴۳ء
جنگِ مارسٹن مور	ایضاً	سنہ ۱۶۴۴ء
جنگِ دوم نیوبری	ایضاً	سنہ ۱۶۴۴ء
جنگِ نیزبی	ایضاً	سنہ ۱۶۴۵ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
ولیم شاہزادہ اورنج انگلستان مین وارد ہوا	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۸ء
پادری سشوورل کی روبکاری ہوئی	ملکہ این	سنہ ۱۷۱۰ء

تغیراتِ سلطنت

اتحاد سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ	جیمس اوّل	سنہ ۱۶۰۳ء
تحریرِ عرضداشتِ حقوق	چارلس اوّل	سنہ ۱۶۲۸ء
آغازِ پارلیمنٹ دراز	ایضاً	سنہ ۱۶۴۰ء
کرومول نے پارلیمنٹ دراز کو شکست کیا	سلطنت جمہوری	سنہ ۱۶۵۳ء
سلطنت شخصی بحال ہوئی	چارلس دوم	سنہ ۱۶۶۰ء
ٹسیمٹ ایکٹ جاری ہوا	ایضاً	سنہ ۱۶۷۲ء
قانون ہیبیاس کورپس نافذ ہوا	ایضاً	سنہ ۱۶۷۹ء
آزادیِ مذہب کا دوسرا اشتہار جاری ہوا	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۸ء
انقلابِ سلطنتِ انگلستان ظہور مین آیا	ایضاً	سنہ ۱۶۸۸ء

سر کرسٹوفر رن ..... سنہ ۱۶۳۲ء سے سنہ ۱۷۲۳ء تک رہا۔ بادشاہان اسٹوارٹ کے آخر زمانہ میں فقط یہی صنّاع مشہور ہوا۔ فنِّ معماری میں دستگاہِ کامل رکھتا تھا۔ اسی نے کلیسائے سینٹ پال کا نقشہ بنایا تھا

سر گوڈفری نلّر ..... سنہ ۱۶۴۸ء سے سنہ ۱۷۲۳ء تک رہا۔ جرمنی کا مصوّر تھا۔ ولیم سوم اور جارج اوّل اور ملکہ این کا ملازم رہا۔

سوانحِ عظیمہ زمانہ بادشاہانِ اسٹوارٹ

وقائع عامّہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
پارلیمنٹ کو بارود سے اڑا دینے کی تدبیر کی گئی	جیمس اوّل	سنہ ۱۶۰۵ء
وزیر بکنگھم کا سر جدا کیا گیا	ایضاً	سنہ ۱۶۲۸ء
ہیمپڈن کی روبکاری ہوئی	چارلس اوّل	سنہ ۱۶۳۷ء
چارلس اوّل قتل کیا گیا	ایضاً	سنہ ۱۶۴۹ء
لندن میں وبائے عظیم نازل ہوئی	چارلس دوم	سنہ ۱۶۶۵ء
لندن میں قیامت کی آگ لگی	ایضاً	سنہ ۱۶۶۶ء
سات اسقفوں کی روبکاری ہوئی	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۸ء

صنّاعانِ مشہور

اِنیگو جونس ..... سنہ ۱۵۷۲ء سے سنہ ۱۶۵۲ء تک رہا۔ لنڈن کا رہنے والا تھا بڑا نامی معمار تھا لنڈن مین جو پادشاہی مکان قصرِ سفید کے نام سے مشہور ہے اوسکے عشرت خانہ کا نقشہ اسی معمار نے بنایا تھا۔

رُوبنس ..... سنہ ۱۵۷۷ء سے سنہ ۱۶۴۰ء تک رہا۔ ایک مشہور مصوّر بلجیم کا رہنے والا تھا۔ چارلس دوم اوسکا مُربّی اور قدردان ہوا اور اوسکے حکم سے اوسنے قصرِ سفید کے عشرت خانہ مین نقش و نگار بنائے

وینڈ ایک ..... سنہ ۱۵۹۹ء سے سنہ ۱۶۴۱ء تک رہا۔ بلجیم کا مصوّر تھا اور رُوبنس مصوّر کا شاگرد تھا۔ چند مدّت تک وہ چارلس اوّل کی سرکار مین رہا اور اوسکی تصویر کھینچی

سر پیٹر لِلی ..... سنہ ۱۶۱۷ء سے سنہ ۱۶۸۰ء تک رہا۔ یہ مصوّر ووسٹ فیلیا کا رہنے والا تھا۔ چارلس دوم نے اوسکی بڑی قدردانی اور عزّت افزائی کی۔ اوسنے حسینانِ دربارِ شاہی کی تصویرین کھینچین۔

سر چارلز بیکسٹر ..... سنہ ۱۶۱۵ء سے سنہ ۱۶۹۱ء تک رہا۔ یہ ایک قسیس مشہور فرقۂ پریس بٹاپوین کا تھا۔ اسنے ۱۲۶ کتابین تصنیف کین۔

جان ڈرایڈن ..... سنہ ۱۶۳۱ء سے سنہ ۱۷۰۰ء تک رہا۔ منجملۂ اجلائے شعرائے انگریزی ہے۔ اوسنے ہجو اور غزلین خوب کہین اور ورجل شاعر رومی کے دیوان کا ترجمہ شعرِ انگریزی مین کیا۔

جان لوک ..... سنہ ۱۶۳۲ء سے سنہ ۱۷۰۴ء تک رہا۔ مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ مین علم حاصل کیا۔ اپنے زمانہ مین بڑا فلسفی کامل و حکیم جید تھا۔ اوسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب مبحث عقل مین بہت مشہور ہے یہ کتاب سنہ ۱۶۹۰ء مین مشتہر ہوئی تھی۔

گلبرٹ برنٹ ..... سنہ ۱۶۴۳ء سے سنہ ۱۷۱۵ء تک رہا۔ اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا اور ولیم سوم کا ہمدم و ہمراز تھا۔ آخر سیلسبری کا اسقف مقرر ہوا۔ اوسنے ایک اپنے زمانہ کی تاریخ لکھی اور ایک تاریخ کلیسائے انگلستان کی حال مین تصنیف کی

سنگ مان

سموئیل بٹلر ..... سنہ ۱۶۱۲ء سے سنہ ۱۶۸۰ء تک رہا۔ یہ شاعر پیشتر ایک کسان تھا اور ضلع ورسسٹر کا رہنے والا تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے ہیوڈبرس اس مشہور مثنوی ہے اس مثنوی مین اوسنے فرقہ پیوریٹن کی بڑی ہجو کی ہے اور یہ چارلس دوم کے عہد مین مشتہر ہوئی۔

جان بنین ..... سنہ ۱۶۲۷ء سے سنہ ۱۶۸۸ء تک رہا۔ ضلع بڈفرڈ کا ٹھٹھیرا تھا۔ پھر فوج مین بھرتی ہوا۔ پھر وعظ کہنا شروع کیا اور اسی سبب سے قید ہوا۔ اسکی تصنیفات مین سے پلگرمس پراگریس یعنے منہج السالکین بہت مشہور ہے۔ اس کتاب مین اوسنے ایک مسافر کا خیالی قصہ لکھا ہے کہ بعد قطع منازل وطی مراحل و تحمل مصائب و صعوبات سفر منزل مقصود تک صحیح و سالم پہنچا اور اسسے کنایۃً وہ مرد عیسائی مراد ہے جو اس دار المحن مین اپنے دین مین ثابت قدم رہے۔

شجرۂ نسبِ خاندانِ پادشاہانِ برنزوِک

جارج اوّل

شاہزادی سوفیا زوجہ
بادشاہ پرشیا و مادر
شاہ فریڈرک اعظم

جارج دوم

فوڈرک ولیعہد
(۱۷۵۱ء) مین مرگیا

ولیم نوّابِ کمبرلنڈ

چھ اور شاہزادے
اور شاہزادیان

جارج سوم

سات اور شاہزادے
اور شاہزادیان

جارج چہارم

شاہزادی شارلٹ
ولیعہد (۱۸۱۷ء مین
مرگئی)

فوڈرک
نوّاب یورک
(۱۸۲۷ء مین مرگیا)

شاہزادی شارلٹ
(۱۸۱۷ء مین مرگئی)

ولیم چہارم

شاہزادی شارلٹ و الزبتھ
دونون باپ کی زندگی مین مرگئین

آڈورڈ ڈیوک کینٹ

ملکۂ معظمۂ وکٹوریا

آگسٹس بادشاہ
ہینوور

اگسٹس نوّاب
کیمبرج

شاہزادہ ولیم ہنری

شاہزادہ البرٹ آڈورڈ

شاہزادہ الفریڈ

شاہزادہ الیگزنڈر

شاہزادہ جارج

شاہزادہ آرنسٹ

شاہزادہ جارج

شاہزادہ جارج

فصاحت و بلاغت و عالی مضمونی و نازک خیالی نظم کیا ہی- یہ کتاب اوسنے عالم فقر و نابینائی مین تصنیف کی تھی اور سنہ ۱۶۶۰ء سے سنہ ۱۶۶۷ء تک اسکی تصنیف مین مشغول رہا- اسکے سوا اس شاعر جلیل کی اور بہت سی تصنیفات ہین- انمین سے پیرڈائزر ریگینڈ یعنے بہشت بازستادہ کتاب مذکور الصدر سے چھوٹی ہے اور اسمین حضرت آدم کی توبہ قبول ہونیکی کیفیت نہایت لطیف اور عارفانہ طرز سے نظم کی ہے- کومس- لسٹیڈس- سیمسن اگونسٹس- للپگرو- الپنسرو وزو یہ پانچ مثنویان بھی اسی شاعر عدیم النظیر کی تصنیف ہین اور علاوہ اِنکے اوسنے بہت سی غزلین کہین- اوسنے نثر مین بھی بہت کچھہ لکھا اور وہ چاہتا تھا کہ عبارت انگریزی مین لاطینی زبان کی ترکیب اور محاورات داخل کرے مگر یہ کوشش اوسکی بیکار ہوئی-

اِڈورڈ ہائیڈ ..... سنہ ۱۶۰۸ء سے سنہ ۱۶۷۴ء تک رہا- نواب کلیرنڈن خطاب پایا- یہ شخص چارلس اوّل کا وزیر تھا اور سلطنتِ جمہوری کے زمانہ مین ملک بدر کردیا گیا تھا- پھر سنہ ۱۶۶۰ء سے سنہ ۱۶۶۷ء تک صدر الصدور رہا- اسنے تاریخ بغاوت انگلستان تصنیف کی اور اسمین جنگ خانگی کے حالات لکھے مگر یہ تاریخ ملکہ این کے زمانہ تک نہین مشتہر ہوی

مدھول

رابرٹ ہیرک اور سر جان سکلنگ ..... یہ دونون شاعر چارلس دوم کے عہد مین ہوے اور انہون نے گیت بنائے

ولیم ڈرمنڈ ..... ۱۵۸۵ء سے ۱۶۴۹ء تک رہا۔ یہ شاعر اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا۔ اسنے گیت بنائے اور عاشقانہ غزلین بھی کہین

جرمی ٹیلر ..... ۱۶۱۳ء سے ۱۶۶۷ء تک رہا۔ ڈون اور کونز کا اسقف تھا۔ اسنے الہیات مین کتابین تصنیف کین جنمین سے ہولی لونگ اور ہولی ڈاینگ مشہور ہین۔

جان ملٹن ..... ۱۶۰۸ء سے ۱۶۷۴ء تک رہا۔ یہ افضل واکمل شعرائے انگلستان تھا اور فردوسی طوسی کا ہمپایہ تھا۔ یہ کرومول مدار المہام سلطنت جمہوری کا وزیر تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے پیرڈایز لوسٹ یعنے بہشت گم کردہ بہت عمدہ کتاب ہے۔ یہ کتاب نظم ہے اور اسکی بارہ جلدین ہین اور اسمین حضرت آدم وحوا کے بہشت سے نکالے جانے کا قصہ بکمال

مشاہیرِ اہلِ تصنیف عہدِ سلاطینِ اسٹوارٹ

فرانسس بومونٹ ..... سنہ ۱۵۸۶ء سے سنہ ۱۶۱۵ء تک رہا۔ اسنے جان فلچر کی شرکت سے نقلین نظم کین۔

جان فلچر ..... سنہ ۱۵۷۶ء سے سنہ ۱۶۲۵ء تک رہا۔ اسنے بومونٹ کی نظم کی ہوئی نقلون کو خوب جلا دیکر تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کے قابل کر دیا۔

بن جان سن ..... سنہ ۱۵۷۴ء سے سنہ ۱۶۳۷ء تک رہا۔ اسنے بھی تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کے واسطے نقلین نظم کین۔ پہلے یہ شاعرِ معمار تھا پھر سپاہی بنا۔ پھر سنہ ۱۶۱۹ء مین ملک الشعرا کا خطاب پایا۔ سب سے پیشتر اسنے ایک نقل نظم کی جسکا نام اوری مین ان ہر ہیومر یعنی ہر کس بخیال خویش خبطی دارد ہے

فلپ مسنجر ..... سنہ ۱۵۸۴ء سے سنہ ۱۶۴۰ء تک رہا۔ اسنے بھی شبیہ بنانے کے واسطے نقلین نظم کین۔ یہ اکثر لنڈن مین رہتا تھا اور بہت غریب اور گمنام تھا۔ اسکی نقلون مین سے ایک نقل جسکا نام قرص اد اکبر کا نیا طریقہ ہے بہت مشہور ہے

لکھتی تھین۔ مدارسِ عالیہ مین زبانِ یونانی بہت کم پڑھائی جاتی تھی مگر چونکہ سرکاری کاغذات لاطینی زبان مین تحریر ہوتے تھے لہذا یہ زبان تحریرًا و تقریرًا فصاحت و سلاست کے ساتھہ استعمال کیجاتی تھی۔ مگر معاملاتِ سیاست و مکاتباتِ ریاست مین فرانسیسی زبان کو آناً فاناً زیادہ دخل ہوتا جاتا تھا۔ ھیلی اور فلیمسٹیڈ نے علم ہیئت کو خوب رونق دے رکھی تھی۔ فلیمسٹیڈ سب سے پیشتر سرکارِ شاہی مین علم ہیئت کی تحقیق و تنقیح کیواسطے مقرر ہوا تھا۔ علم طبیعیات ایزک نیوٹن کی بدولت علم ہوگیا۔ مگر پادشاہانِ اسٹوارٹ کے آخر زمانہ مین علم کیمیا کا لوگون کو بہت شوق ہوا اور یہ علم خوب شایع ہوا چنانچہ چارلس دوم نے اپنے قصر وھایٹ ھال مین ایک کیمیا خانہ بنوایا تھا۔ مردون کا تو کیا ذکر عورتون کو بھی علوم حکمیہ کا از حد شوق تھا اور حجرِ مقناطیسی کی خواص اور خردبین کے فوائد سے عالمانہ بحث کیا کرتی تھین۔ علم کیمیا ایک عرصہ دراز سے محض بیسود سمجھا جاتا تھا مگر اب تحقیق و تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ علم زراعت کو بہت نافع ہے اور مختلف زمینون کا تجربہ موافقِ اصولِ علم کیمیا کیا گیا اور باغات مین نئے نئے میوے اور ترکاریان بوئی گئین اور اب کسانون کو بھی خیال ہوا کہ تحصیلِ علوم فائدہ سے خالی نہوگی۔

چھپتے تھے - بعد اس مباحثہ کے فقط لنڈن گزٹ کے چھپنے کی اجازت
ملی مگر اوسمین بھی کل دو ورق ہوتے تھے اور ہفتہ مین دو بار چھپتا تھا
اور مضمون بہت کم ہوتا تھا - پارلیمنٹ کے مباحثے اور بڑے بڑے
مقدمون کی کیفیت اخبارون مین نہ چھپنے پاتی تھی مگر ایک خاص
قسم کا اخبار جاری تھا جسے مخزن الاخبار کہتے تھے - یہ اخبار
ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ مین ایکبار دیہات مین بھیجا جاتا تھا اور جسمین
قہوہ خانون کی گپ شپ اور لنڈن کی خبرین لکھی ہوتی تھین -
اسکی صورت یہ تھی کہ کئی خاندان آپس مین چندہ کرکے کسی لنڈن کے
رہنے والے کو مخبر مقرر کرتے تھے اور وہ ادھر ادھر پھر پھرا کے
جو کچھ خبرین ملجاتی تھین اونھین لکھہ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخبارون
مین ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا ہے یہ اوس زمانہ کے
مخبر کا نعم البدل ہے - اوس زمانہ مین چھاپہ خانے انگلستان مین
بہت کم تھے فقط لنڈن مین اور مدارس عالیہ سے متعلق چھاپے
خانے تھے - دریاے ٹرنٹ کے شمال کی جانب فقط شہر یورک
مین ایک مطبع تھا - اس سبب سے کتابین نادر الوجود اور گران قیمت
تھین اور دیہات مین بڑے بڑے آدمیون کے یہان بھی بہت کم
کتابین ہوتی تھین - لنڈن مین کتاب فروشون کی دوکانون مین
پڑھنے والون کی بھیڑ لگی رہتی تھی - عورتون کی تعلیم بہت ناقص
تھی اور جو عورتین بڑی ذی استعداد ہوتی تھین وہ بھی املا غلط

تاکہ دلدل سے نکل جائین ۱۶۶۹ء مین ایک اُڑن گاڑی نکلی جو چھہ بجے صبح کو آکسفرڈ سے چلتی تھی اور سات بجے شام کو لنڈن مین پہنچ جاتی تھی اوس زمانہ مین یہ تیز روی بہت عجیب اور خطرناک تصوّر کیجاتی تھی۔ جاڑے کی فصل مین چیسٹر اور یورک اور اگزٹر سے چھہ روز مین آدمی لنڈن پہنچتا تھا۔ مگر اوس زمانہ سے اب سڑکین بہت درست ہوگئی ہین اور اسکا سبب خاصّہ یہ ہے کہ سڑکون پر محصول کی چوکیان مقرّر ہوگئی ہین اور اونکی مرمّت کے واسطے مسافرون سے محصول لیا جاتا ہے۔ سرائین اچھی ہوتی تھین اور اونمین مسافر کو آرام ملتا تھا مگر جبکہ اتنی راتین مسافر کو راہ مین کاٹنی پڑتی تھین تو سرائین خواہ مخواہ اچھی ہوا چاہین۔ راہزن خوب مسلّح و مکمّل عمدہ عمدہ گھوڑون پر سوار مسافر کی تاک مین بڑی بڑی سڑکون پر کھڑے رہتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ راہزن سرا والون کو روپیہ دیتے تھے کہ جو مسافر لوٹنے کے قابل ہون ہمین بتلا دینا۔ خط گھوڑون کی ڈاک پر ایک گھنٹہ مین اڑھائی کوس جاتی تھی۔ مگر بہت سے دیہات تھے کہ وہان ہفتہ مین فقط ایکبار خطوط پہنچتے تھے۔

آج کل کی اخبارون کے سامنے اوس زمانہ کے اخبار کچھہ حقیقت نہ رکھتے تھے۔ جبتک پارلیمنٹ مین اوس قانون پر بحث رہی جسکے بموجب جیمس دوم اور اوسکی اولادِ اَخفاد کو سلطنت سے خارج کر دینا تجویز ہوا تھا جبتک ایک ایک ورق کی اَخبار ہفتہ مین دو بار

بندھے ہوے سر پر چھوٹے چھوٹے کترے ہوے بال اونچی بڑی بڑی
اونچی کلس دار ٹوپیان پھنے ہوئے - یہ لوگ ایسے متقی و پرہیزگار
تھے کہ بوقتِ اصطباغ جو اِنکے نام رکھے جاتے تھے اونھین بدلکر
عجب عجب فقرے تورات و انجیل کے اپنا لقب ٹھہرالیتے تھے اور اونکی
زبان پر اکثر آیاتِ صُحفِ سماویہ جاری رہتے تھے اور یہ آیات وہ
عجب طرح ناک سے غُنغُنا کے پڑھتے تھے کہ سُننے سے ہنسی آتی تھی
اگرچہ یہ لوگ ایسے ایسے وساوس و اوہام مین مبتلا رہتے تھے مگر ایسے
صاف اور کھرے تھے جیسے طلائے خالص و بے غش لہذا یہ لائق
احترام ہین - چارلس دوم نے ایک ایسی لمبی بالون کی ٹوپی
رواج دی تھی کہ اوسکے شانے تک ڈھک جاتے تھے - یہ ٹوپی
سلاطینِ اِسٹوارٹ کے آخرِ عہد تک رائج رہے -

اس زمانہ مین انگلستان کے راستے ایسے خراب تھے
کہ سفر کرنا بڑا مشکل تھا - برسات کی فصل مین راستون مین دونون طرف
توگھری گھری نالیان کیچڑ کی بنجاتی تھین اور بیچ مین ایک پتلی سی منڈیر
بنجاتی تھی - پہاڑون کے راستے ڈھالو نہ تھے بلکہ سیدھے تھے
مسافر اپنا اسباب گاڑیون یا گھوڑون پر لاد کر لیجاتے تھے اور
اونھین پر آپ بھی بیٹھ لیتے تھے - بڑے آدمی اپنے گھر کی گاڑیون
مین سفر کرتے تھے اور اکثر چھ چھ گھوڑے گاڑیون مین جوتتے تھے

اونمین نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ شدّت رہتی تھی —

اِس مُختصر مین اتنی گنجائش کہان ہے کہ اوس زمانہ کی طرح طرح کی پوشاک اور مختلف اطوار بیان کئے جائین مگر دو تین باتین بطورِ مُشتے نمونہ از خروارے لکھی جاتی ہین — فرقۂ شہسوارن اور فرقۂ کم مویان کے لباس اور عادات مین عجب تناقض و تباین تھا۔ شہسوارون کی پوشاک مین وہ شوخ شوخ رنگ اور وہ نفیس نفیس قطعین اور وہ طرح طرح کی تکلّفات اور تراش خراش دیکھنے کے قابل تھی — اب اونکی قطع سُنئے کہ بھاری بھاری عبائین پھنے ہوئے اونمین پُر تکلّف حاشئے لگے ہوئے — اونکے نیچے نفیس نفیس ریشمی کرتے پھنے ہوئے گردن مین کارچوبی گلوبند باندھے ہوئے — سر پر سمور و سنجاب کی چھجّہ دار ٹوپیان اونپر سفید پرون کی کلغیان لگی ہوئین — بال زلفون کی طرح چھوٹے ہوئے پاؤن مین بوٹ اون مین کٹاؤ بنے ہوئے اور اونکی ایڑیون مین سُنہری کٹیان لگی ہوئین — غرض اونکی صورت خدا کی قدرت معلوم ہوتی تھی جسکا مثل و نظیر کسی زمانہ مین انگلستان مین نہین ہوا — مگر اب ؎ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا — کم مویون کی قطع ملاحظہ کیجئے کہ سیاہ یا خاکستری عبائین پھنے ہوئے — گردن مین سادے سادے چھال کے کپڑے کے گلوبند اٹکائے ہوئے

پرورش کے واسطے جو محصول مقرر کیا جاتا تھا وہ رعایا پر کھلتا تھا اسواسطے
کہ فقرا کی یہ کثرت تھی کہ قریب ایک خمس کے لوگ محتاج و فقیر تھے

سڑکون وغیرہ کی صفائی بہت کم ہوتی تھی اور شہرون کا
کا تو کیا ذکر خود دار السلطنت کے بازارون مین مہریان کھلی رہتی تھین
اور کوڑی کے انبار لگے رہتے تھے جنسے ہوا مسموم ہوجاتی تھی سنہ ۱۶۸۵ع
مین خاص لنڈن کا یہ حال تھا کہ ہر سال بحساب اوسط ۲۳ آدمیون مین سے
ایک آدمی مرتا تھا مگر اب ۶۰ مین ایک مرتا ہے - ہر فرقہ مین درشت
اطوار اور بہائم خصلت لوگ بکثرت تھے مگر یہ کچھ تعجب کی بات
نہین ہے کیونکہ اوس زمانہ مین تہذیب اخلاق اور رفق و لینت کا یہ
حال تھا کہ ہر روز آقا نوکرون کو مارتے تھے اور شوہر بیبیون کو دھنتے تھے
اور معلمون کو سوا زدوکوب کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہ معلوم تھا پس
جب بزرگون کا یہ حال ہو تو خردون کا خدا حافظ - یہ تو اشراف
کی کیفیت تھی اب ارذال کا حال سنئے کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش
ہوتے تھے اور سڑکون پر ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب مار پیٹ
جوتی پیزار مین کسیکی آنکھ پھوٹ جاتی تھی یا انگلی اڑ جاتی تھی تو انھین
عید ہوتی تھی اور سب کے سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے -
جب کسیکو پھانسی ہوتی تھی تو لوگ کس اشتیاق سے دیکھنے آتے
تھے کہ توبہ - قید خانے ہمیشہ قیدیون سے بھرے رہتے تھے اور

سے شرلاک - ٹلٹ سن - اور سٹلنگ فلیٹ نہایت معزز وممتاز تھے -

یومن یعنے چھوٹے چھوٹے کسان جنھین چھ سے سات سے روپیہ سالانہ تک آمدنی تھی بہت کثرت سے تھے اور ذی اقتدار تھے - انمین بڑا وصف یہ تھا کہ مذہب پیوریٹن سے رغبت تام رکھتے تھے اور مذہب کیتھولک سے نہایت کارہ ومتنفر تھے - کرامویل کی سپاہ آہنی مین اکثر لوگ اسی فرقہ سے تھے - اس زمانہ کے مزدور پیشہ لوگون کا حال اچھی طرح نہین معلوم ہان اتنا جانتے ہین کہ انمین سے چار خمس کاشتکار تھے اور ضلع ڈون اور سفلک اور اسکس مین کاشتکارون کی مزدوری زیادہ سے زیادہ اڑہائی روپیہ روز خشک تھی مگر جو لوگ کارخانون مین کام کرتے تھے وہ ہفتہ مین تین روپیہ کما لیتے تھے - سوداگرون کی کوٹھیون مین لڑکے بہت نوکر ہوتے تھے اور اوس زمانہ کے رحم دل اور خداترس لوگ بھی چھ چھ برس کے معصومون کو کام کرنے کے لائق سمجھتے تھے - غربا کی غذا جو اور رائی[1] اور اوٹس تھی اور جس بات کی اونھین شکایت ہوتی تھی اوسکے بے سُرے اور بے تکے گیت بنا لیتے تھے اور گلی گلی گاتے پھرتے تھے - مساکین کی

[1] یہ دونون غلہ کے اقسام سے ہین اور جو کے مشابہ ہوتے ہین ۱۲ -

عقائد مین داخل تھین —

دیہات کے پادری اپنے امثال و اقران مین بہت پست مرتبہ تھے کیونکہ جب سے دینِ مذہّب شایع ہوا تھا قسیسین فرقۂ کیتھولک کی شان و شوکت سب تشریف لیگئی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ مالکِ کلیسا کو یہی منظور تھا کہ جسطرح ابتدا مین اونکا دین ماہی گیرون یعنے حواریین رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے شایع ہوا اوسیطرح سے اب بھی اونکی اُمّت کی ہدایت احقر افرادِ ناس سے ہو — امرا اور اہل دول کی سرکار مین ایک پیش نماز رہتا تھا اوسے لاوی[1] کہتے تھے اور سو روپیہ سالانہ اوسے ملتا تھا اور اوسکا مرتبہ معزز خدمتگارون کے برابر تھا اور اوسکا عقد مالک کے باورچی خانہ کی کسی ماما اصیل سے کردیا جاتا تھا — اگر وہ کسی پرگنہ کا پادری ہوجاتا تھا تو بھی کسانون کیطرح بسر کرتا تھا — اور کھیتی باڑی مین مشغول رہتا تھا اور اوسکے بیٹے ہل جوتا کرتے تھے اور بیٹیان ماما اصیلون مین نوکری کرلیتی تھین مگر واضح ہو کہ لنڈن کے پادری اِن ذلیل خدمتون سے بری تھے اور اونکا بجاے خود ایک علیحدہ فرقہ تھا اور اونکا علم و فضل اور فصاحت و بلاغت اور جدّ و جہد ترویج دین مین مشہور و معروف تھا — انمین

[1] اسے حضرت رُوحُ اللہ مراد ہین ۱۲ — [2] یہ لقب بنی اسرائیل مین اولادِ لاوی ابن یعقوبؑ کا تھا جنسے خدمت امامت جماعت و اہتمام ہیکلِ مقدّس و حفاظتِ تابوتِ سکینہ متعلّق تھی ۱۲ —

تھے یا قریب کے بازارون مین جاکر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کو شرابین پیا کرتے تھے کلیرٹ اور کنیری شرابین فقط وہ لوگ پیتے تھے جو بہت مالدار ہوتے تھے — اوس زمانہ مین شراب خواری نے اندازِ اعتدال بہت عام و شایع تھی اور یہ عادتِ مذموم اس صدی کی ابتدا تک باقی رہی — اشراف زادیون مین یہ بڑا کمال تھا کہ سمو سے پکالیتی تھین اور گوسبری کے پھل سے شراب بنالیتی تھین اور اپنے گھر کا کھانا پکالیتی تھین اور رات کو سینے اور کاتنے سے اپنا جی بھلایا کرتی تھین — آج کل جو چاے نوشی مین نفاستین اور تکلفات ہوتے ہین انھین اوس زمانہ کے اہلِ دیہ کیا جانتے تھے — یہ دوائے مرغوب و لطیف لارڈ ارلنگٹن اور لارڈ اوسوری سنہ ۱۶۶۶ء مین انگلستان مین لائی تھے اور اہل یورپ کو یہ دوا ھالنڈ والون سے ملی تھی — قریب سو برس بعد اس زمانہ کے لنڈن اور اڈنبرا مین اوسط درجہ کے لوگون نے ہر روز چاے پینی شروع کی — بادشاہانِ جارج کے زمانہ مین اڈنبرا کے لوگ چار بجے دن کو چاے پیتے تھے — اشرافِ اہلِ دیہ ظاہر مین بدسلیقہ اور کندۂ ناتراش تھے مگر اونمین ایسے اوصافِ حمیدہ مخفی تھے کہ وہ انگریزون کی رفعت و افتخار کا باعث ہوے — سلطنتِ مورثی کا اہتمام و احترام اور مذہب پراٹسٹنٹ سے کمال خلوص و محبت یہ دو باتین اونکے اصول

سدا یہ ایک میوہ مثل کروندہ کے ہوتا ہے ۱۲

کے ٹھکانے تھے جیسے ہندوستان مین افیونیون کی دوکانین ساری دنیا کی خبرین وہان سنئے اور تمام زمانہ کی غیبت و بدگوئی کسی قہوہ خانہ مین وضعدارون اور نفیس مزاجون کے مجمع رہتے تھے آونکی قطع شریف سُنئے کہ سر پر جانورون کے بالون کے بڑے بڑے ٹوپ پھنی ہوے گلے مین زرق برق کامدانی کے کرتے ہاتھون مین دستانی اون مین چوڑی چوڑی جھالر لٹکی ہوئی ایک چٹکی مین خوشبودار ناس کی ڈبیا ہے دوسری چٹکی سے سُڑک سُڑک ناس لیتے جاتے ہین۔ کسی قہوہ خانہ مین عالمون کے جمگھٹے رہتے تھے اور وہ جان ڈرائیڈن شاعر اور لطیفہ گو کے لطائف و ظرائف سُنا کرتے تھے۔ کسی قہوہ خانہ مین یہودیون کے جماؤ رہتے تھے کسی مین مذہب کیتھولک کے پیرو بھرے رہتے تھے کسی مین مذہب پیوریٹن کے معتقد جمع رہتے تھے۔ غرض ہر فرقہ اور ہر مذہب کا ایک علحدہ قہوہ خانہ تھا

اب تو شرفائے اہل دیہ بہت شائستہ اور صاحب سلیقہ اور ذی وقعت ہین مگر انقلاب سلطنت کے زمانہ مین کندۂ ناتراش تھے اور برائے نام خواندہ تھے۔ جب اونکی مالگذاری آج کل کی چہارم تھی اپنے اپنے ضلع سے وہ قدم نہ باہر نکالتے تھے اور لنڈن جیسے شہر کو بھی گاہی ماہی دیکھنے جاتے تھے اور دن بھر سیر و شکار مین مشغول رہتے

دریاے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اور مکانات مین اُوپر کے درجے باہر
کی طرف اتنے نکلے ہوتے تھے کہ نیچے کی دوکانین گویا چھپ جاتی تھین
اوس زمانہ مین یہ شہر گویا سوداگرون کا گھر تھا کہ دن رات یہین گھسے
رہتے تھے آج کل کی طرح جب تھوڑے تھا کہ دن کو اپنے کاروبار سے
فراغت کرکے شام کو مضافاتِ شہر مین چلدئے وہان نفیس نفیس
کوٹھیان بنی ہوئی ہین اون مین استراحت کی۔ اوس زمانہ مین مکانات
پر شناخت کے واسطے نمبر نہ بنے ہوتے تھے ہان دوکانون کے سامنے
شناخت کے تختے نصب ہوتے تھے اور اونپر مختلف شکلین بنی
ہوتی تھین۔ کسی پر مسلمان کا سر بنا ہوتا تھا اور کسی پر سُنہری کنجی۔
انھین علامات سے لوگ اپنے مکانات کا پتا بتلاتے تھے اور اجنبی
آدمی راہ پاتا تھا۔ چارلس دوم کے عہد تک بازارون مین روشنی
نہوتی تھی اوسکے زمانہ مین فقط جاڑون مین روشنی ہونے لگی۔
ایک تو سڑکون پر روشنی کا قحط تھا دوسرے چورون کا زور تھا اور اور
خوف لگا رہتا تھا چنانچہ ایک آفت یہی تھی کہ رات کو شہدی گرگے
سڑکون پر ٹہلا کرتے تھے اور عورتون کو بیعزّت کرتے تھے اور
مردون کو مارتے تھے اور یہ اونکے نزدیک بڑی وضعداری کی بات
تھی۔ چوکیدار ایک تو مرجھنے تھے دوسرے نشہ مین چُور وہ بیچاری
عورتون اور بھلے مانسون کو اون دبنگون سے کیا بچاتے۔
قہوہ خانے جو کرومول کے وقت سے شروع ہوئے تھے بیفکرون

سب سے بڑھے ہوئے تھے اور اونکی تموّل واستغنا اور مہمان نوازی کا بڑی بڑی دور شہرہ تھا۔ جن مقامات مین اب بڑے بڑے کارخانے ہین اوس زمانہ مین وہ چھوٹے چھوٹے بد قطع قصبے تھے۔ مثلاً اب شہر مینچسٹر گویا کپڑے کی کھان ہے مگر جب یہ کل ۶۰۰۰ آدمی کی بستی تھی اور نہ یہان کوئی چھاپہ خانہ تھا نہ کرایہ کی گاڑی میسّر آتی تھی۔ شہر لیڈس مین اب دنیا بھر کا اُون بکتا ہے مگر جب اس مین کُل ۷۰۰۰ آدمی تھے۔ شہر شیفیلڈ مین اب کیسے کیسے عمدہ آلات قطع وبرید بنتے ہین اور ساری دنیا مین جاتے ہین مگر جب یہان پورے ۲۰۰۰ آدمی بھی نہ تھے۔ شہر برمنگھم اب رونق پکڑتا جاتا تھا مگر بڑی مُباہات کی بات یہ تھی کہ یہان کے ساختہ ظروف گلی اتنی دور ایرلنڈ مین جاتے تھے۔ لورپول کی بندرگاہ مین ۲۰۰ سے زیادہ ملّاح نہ تھے۔ بکسٹن اور باتھ اور ڈنبرج کے کوون مین اکثر لوگ نہانے جاتے تھے مگر وہان قیام کے واسطے مکانات بہت بُرے تھے اور کھانا تو ایسا خراب ملتا تھا کہ معاذ اللہ۔ بر ایٹن اور چلٹنہم کے خوشگوار چشمے اب مشہور ہوئے ہین اور اب بہت لوگ اُنکے پانی کو مفرّح سمجھکر نہانے جاتے ہین۔

اب لنڈن کا حال سُنئے کہ جب شاہ چارلس دوم نے وفات کی تو یہان کُل پانچ لاکھ کی آبادی تھی اور ایک پُرانا پُل

قریب ۵۵ لاکھ کے تھے اور اضلاع شمالی مین اضلاع جنوبی سے بمراتب زیادہ آبادی تھی - اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اتحادِ سلطنتِ انگلنڈ و اِسکاٹ لنڈ (۱۶۰۳ء) اضلاع شمالی نے بہت جلد ترقی کی - اِسسے پیشتر غارت گرانِ سرحدِ جنوبی انگلنڈ کے شمالی ضلعون کو تاخت و تاراج کیا کرتے تھے اور کوئی گھر اور کوئی گلّہ مواشی کا اونکے شر سے نہ محفوظ تھا مگر اب اِن قزاقون کو کھرید کھرید کر مارا یہانتک کہ رفتہ رفتہ اونہین نیست و نابود کردیا - اِن غارتگرون کے خوف کے مارے اکثر شمالی ضلعون مین لوگون نے خونی کتّے پالے تھے جو نشانِ قدم سے اِن قزاقون کا پتا لگا لیتے تھے اور اُنکے غارون تک پہنچا دیتے تھے - اسی زمانہ مین انگلستان کی راہین جو مدّت سے کسیکو نہ معلوم تھین کھل گئین اور رعیت کی جان و مال دونون محفوظ ہوگئے - کویلے کی کانین معلوم ہوئین اور وہ قصبات جنمین آلات آہنی اور کپڑے وغیرہ کے کارخانے ہین ترقی پذیر ہوے اور بہت جلد سرسبز و آباد ہوگئے -

سلاطین اِسٹوارٹ کے عہد مین بعد دارالسلطنت (لنڈن) کے شہر بِرسٹل کا مرتبہ تھا اور یہ بڑی عظیم الشان بندرگاہ تھی اور جن شہرون مین کارخانے ہین اون مین نادچہ بہت آباد اور مالدار شہر تھا - برسٹل کے لوگون مین شکّر صاف کرنیوالے

ہوتے تھے اور انگلسان کے گھوڑے جو اب سارے زمانہ مین مشہور ہین جب پچیس پچیس روپیہ کو بکتے تھے۔ اسپانیہ کی ٹانگن سواری کے کام آتے تھے اور فلینڈرس کی سرخی گھوڑیان بگھیون مین جوتی جاتی تھین۔

انگلستان مین معدن بہت ہین مگر اوس زمانہ مین ٹین اور کویلا وغیرہ اون مین سے اچھی طرح نہ نکالا جاتا تھا چنانچہ جسقدر ٹین ضلع کورنوال کی کانون سے اب نکلتا ہے اور جس افراط سے تانبا ملک ویلس کے معادن سے اب نکالا جاتا ہے اوس زمانہ مین اسکا عشر عشیر بھی نہ نکالا جاتا تھا۔ اب نمک انگلستان سے اور ملکون مین بافراط جاتا ہے مگر جب ایسی بری طرح سے بنایا جاتا تھا کہ اطبا کہتے تھے کہ نمک سے امراض جلدی اور عوارض ریہ پیدا ہوتے ہین۔ لوگون نے ایسی واویلا مچائی کہ لکڑی سب بھٹیون مین پھکی جاتی ہے کہ لوہے کے کارخانے دھیمے ہو گئے۔ دھات کے گلانے والے کویلے سے دھات گلانا نہ جانتے تھے اور اس زمانہ تک کویلے کا استعمال بجائے ہیمہ سوختنی کے ہوتا تھا اور جن اضلاع مین کویلا بافراط پیدا ہوتا تھا وہان جلایا جاتا تھا اور لنڈن مین بھی جلایا جاتا تھا اور وہان سمندر کی راہ سے آتا تھا۔

سترھوین صدی عیسوی کے آخر مین انگلستان کی آبادی

باب ہشتم

طرزِ معاشرتِ اہلِ انگلستان در عہدِ پادشاہانِ اسٹوارٹ

ہر چند کہ پہلے پادشاہون کے وقت مین بھی جون جون زمانہ گذرتا گیا انگلستان کا رنگ بدلتا گیا مگر جیسا تغیر بین سلاطینِ اسٹوارٹ کے عہد مین ہوا ویسا کبھی نہوا تھا۔ چنانچہ اب جن مقامات پر سبزہ زارون مین سبزہ لہلہاتا ہے اور کھیتون مین زرد زرد درخت لہراتے ہین اور موسم بہار مین باغون مین سفید سفید پھول چاندی کے پتر سے چمکتے ہین اور فصلِ خزان مین زرد زرد پختہ میوے سونے کی طرح دمکتے ہین اور درختون کے سایہ مین کسانون کے اُجلے اُجلے گھر نظر آتے ہین انہین مقامات پر آگے جنگل اور خارزار اور دلدل کے سوا اور کچھہ نہ تھا۔ پرانے جنگلون مین فوجین کی فوجین آہوانِ صحرائی کی گشت کیا کرتی تھین اور جنگلی سانڈون کی افراط تھی اور بنڈیلے سورون کا پادشاہ شکار کھیلا کرتے تھے اس سبب سے اونسے کوئی نہ بھول سکتا تھا مگر جنگ خانگی کے زمانہ مین کسانون نے بنڈیلون کو تونِ انتار کر دیا۔ انگلنڈ کے جنوبی اور مشرقی میدانون مین بجو۔ بن بلاؤ۔ بڑے بڑے جنگی عقاب بکثرت تھے۔ مگر اس زمانہ کی بھیڑ اور بیلون سے اوس زمانہ کی بھیڑین اور بیل بہت چھوٹے

علوم کو بڑی رونق ہوئی اور ایڈیسن اور سوفٹ بڑے نثار ہوئے اور پوپ سرآمدِ شعرا ہوا۔

سلاطینِ معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوی چہاردہم .....

اسپانیہ

فلپ پنجم .....

سویڈن

چارلس دوازدہم

ترکستان روم

سنہ وفات

مصطفی سوم ۱۷۰۳ء

احمد سوم .....

شہنشاہانِ جرمنی

لیوپولڈ اوّل ۱۷۰۵ء

جوزف اوّل ۱۷۱۱ء

چارلس ششم .....

پوپ

انوسینٹ یازدہم .....

وفات ملکہ این یکم اگست ۱۷۱۴ء

ملکہ این مرض سکتہ مین مبتلا ہوئی اور دو ہی دن مین مرگئی - یہ شاہزادی بھی کیا بدنصیب تھی کہ انیس ۱۹ لڑکون مین سے ایک بھی نہ زندہ رہا - انمین سے ایک شاہزادہ جارج گیارہ برس کا ہوکر مرگیا باقی سب چھٹپن ہی مین مرگئے - یہ ملکہ کچھہ ایسی ذیشعور اور صاحب سلیقہ نہ تھی اور علم بھی اسے کچھہ واجبی ہی واجبی تھا اور اسکی عادات اور رفتار مین نہایت سادگی تھی اور مطلق تکلف نہ تھا - اور اسکے چہرہ سے ہمیشہ افسردگی عیان رہتی تھی یہانتک کہ اگر کوئی نظر سرسری سے اوسے دیکھتا تو کہتا کہ یہ شاہزادی تو کچھہ احمق سی معلوم ہوتی ہے مگر اس افسردگی کا باعث یہ تھا کہ اوسپر غم کا آسمان ٹوٹ پڑا تھا اور اولاد کے صدمہ سے اوسکا دل بجھہ گیا تھا اور فی الحقیقت جس مان کی آنکھون کے سامنے ایسے ایسے گل سرسبد اوسکے باغ مراد کے صرصر مرگ سے پژمردہ ہوجائین اوسکا غنچہ دل کیونکر شگفتہ ہو بقول شاعر

یارب کسیکا باغ تمنا خزان نہو +

۱۷۱۳ء مین ایسا طوفان آیا کہ منارہ ادی اسٹون جو جہازون کی رہنمائی کیواسطے بنایا جاتا تھا بہ گیا اور ونسٹینلی معمار جو اوسکی تعمیر مین مشغول تھا وہ بھی ہلاک ہوا ۱۷۱۸ء مین کلیسائے سینٹ پال تیار ہوگیا - اس گرجہ کی تعمیر مین قریب دس لاکھ روپیہ کے صرف ہوا اور ۳۷ برس مین یہ تیار ہوا - ملکہ این کے عہد مین

وئوواا اسکوشیا و نیو فونڈ لینڈ و خلیج ہڈسن انگریزون کے قبضہ مین رہین — ہارلی اور سینٹ جان کو ملکہ نے درجۂ امارت عنایت کیا مگر اون مین باہم اتفاق نہ باقی رہا اور آیندہ سے وہ ایک دوسرے کے رقیب اور عدو ہو گئے لکن ملکہ سینٹ جان کی طرفدار رہی —

اصحاب کلیسائے اسکاٹ لنڈ مین اس بات پر بڑی بحث ہوئی کہ امام جماعت مقرر کرنے کا اختیار کسے دیا جائے آخر نزاع یہانتک بڑھی کہ ملکہ این کے آخر عہد مین کئی شخص کلیسائے اسکاٹ لنڈ سے منحرف ہو گئے — انھین ایام مین وکلائے اسکاٹ لنڈ جو پارلیمنٹ انگریزی مین نئے نئے داخل ہوئے تھے ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے لگے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جب ایک ملک کے لوگ پہلے پہل دوسرے ملک مین جاتے ہین تو ذرا سی بات بھی جو خلاف طبیعت ہوتی ہے ناگوار گذرتی ہے چنانچہ یہی کیفیت وکلائے اسکاٹ لنڈ کی بھی ہوئی کہ جب فصحائے انگلنڈ اور خطیبان پارلیمنٹ انگریزی نے ان نو وارد ممبرون کے ملک اور طرز گفتار اور اسلوب لباس اور شکل و شمائل پر طعن و تشنیع کرنی شروع کی تو وہ ایسے برہم ہوئے کہ ۱۷۱۳ء مین فسخ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ کی گفتگو کی مگر دونون ملکون کی خیر ہوئی کہ بعد مباحثۂ بسیار دو تین شخصون کی غلبۂ رائے سے یہ تجویز محکمۂ امرا مین رد ہو گئی —

زوال آگیا اور گوڈولفن اور سنڈرلنڈ اور اور وزیر جو
اونسے پست مرتبہ تھے موقوف ہو گئے اور اونکے مقام پر ہارلی اور سینٹ
جان وزرائے ٹوری مقرر ہوئے۔ چونکہ ابتک فرانسیس وغیرہ سے
لڑائی ہو رہی تھی اس سبب سے نواب مارلبرا عہدۂ سپہ سالاری
پر بحال رہا مگر وزرائے ٹوری اوسکی ذلت اور آبروریزی کے درپے
تھے اور جو ہین اونھین صلح کرنے کی راہ ملگئی نواب موصوف پر یہ تہمت
لگائی کہ تمنے اوس یہودی سے جو تمھاری فوج کو روٹی پہنچایا کرتا
تھا رشوت لی ہے آخر اوس بیچارے نے ناچار ہوکر استعفا دیدیا
اور بلنہیم پارک مین جاکر گوشہ نشین ہوا کہ یہ باغ اوسکی قوم نے
اوسے جنگ بلنہیم کی فتح کے صلہ مین عنایت کیا تھا۔ یہ سپہ سالار
فن جنگ مین اعلی درجہ کی لیاقت رکھتا تھا مگر کاذب اور طماع و مکار تھا

انتقال مصاحب کوئین ۱۷۱۲ء

مصالحہ یوٹریکٹ جسکا ذکر سابق مین کیا گیا وزرائے
ٹوری کی حسن سعی اور کارپردازی سے ہوا تھا۔ جو شرطین اس معاہدہ
کی سلطنت برطانیہ سے متعلق تھین وہ یہ ہین۔ اول لوی چہاردہم
شاہ فرانس پادشاہان خاندان بربن کو فرمان روائے مملکت
برطانیہ جانے۔ دوم پادشاہ موصوف جیمس کذاب مدعی سلطنت
انگلستان کو مدد نہ دے۔ سوم وہ قلعہ ڈنکرک کے دھس وغیرہ
توڑوا ڈالے۔ چہارم جبل الطارق اور جزائر مابنورکا

کلیسائے سینٹ سیپوئرز نے ایک خطبہ ۱۵ اگست کو مقام ڈربی مین پڑھا اور ایک ۵ نومبر ۱۷۰۹ء مین کلیسائے سینٹ پال مین لنڈن کے کوتوال کے سامنے پڑھا اور اِن دونون خطبون مین ۱۶۸۸ء کے انقلاب کی بڑی ہجو و مذمت کی اور کہا کہ ہر شخص کو واجب ہے کہ خوارج یعنے مخالفین مسلکِ اُسقفی پر نہایت تشدّد کرے اور اپنے دین کی حمایت کرے کہ مخالفین اوسکے مٹانے کے درپے ہین ——

محکمۂ عوام نے اس پادری کو فتنہ پردازی اور اغواے خلائق کا الزام لگایا اور اب اسکا مقدّمہ محکمۂ امرا مین پیش ہوا اور تین ہفتہ اس مقدمہ کی روبکاری رہی اور سب پادری اور عوام النّاس سشوَرل کی طرف ہو گئے اور ملکہ خود چھپکر اوسکی تقویت و تحریص کیواسطے روبکاری مین آتی تھی اور آنریبل اُسقف نے اوس پادری کی طرف سے جواب لکھا۔ لوگون کی آشفتگی کا یہ حال تھا کہ ہر روز جب سشوَرل کچہری مین جاتا تھا اور وہان سے پلٹ کر آتا تھا تو سیکڑون آدمی اوسکی بگھی کے پیچھے غُل مچاتے جاتے تھے۔ مگر اونہین اسپر بھی صبر نہ آیا اور جوشِ تعصّب مین اونھون نے خوارج کے عبادت خانے کھود ڈالے اور ایک ہنگامۂ شدید برپا کیا۔ الغرض سشوَرل پر جرم اغواے خلائق ثابت ہو گیا اور حکم ہوا کہ تین برس تک یہ وعظ نہ کہنے پائے اور وہ دونون خطبے سربازار جلا دئے گئے۔

روبکاری پادری سشوَرل ۲۴ - فروری ۱۷۱۰ء

اِس مقدّمہ کے انفصال سے وزرائے وھگ پر

مگر اوسکے عزم فاسد کی خبر انگلنڈ مین بروقت پہنچی اور امیر البحر فرانسیسی خلیج فورتہ مین جارج بائینگ امیر البحر انگریزی کو مع فوج مستعد پیکار دیکھکر بے نیل مرام پھر گیا اور ایک جہاز بھی اپنا کھو گیا۔

اس اثنا مین دیوان وزرا مین فرقہ ٹوری کی قوت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ مگر فرقہ وھگ کو بھی ایک عورت کے باعث سے ملکہ پر غلبہ و استیلا رہا۔ اس عورت کا نام سادہ تھا اور یہ نواب مارل برا کی بی بی تھی اور ملکہ کو اسسے کمال محبت تھی مگر آخر کو وہ ایسی گستاخ ہوگئی اور ہر امر مین اپنی حکومت جتانے لگی کہ ملکہ کو اوسسے نفرت ہوگئی۔ جب ملکہ کی خواص آبی گیل هل عرف میشیم بیگم نے اوسکی مزاج کا یہ رنگ دیکھا تو اپنے رقیب یعنے سادہ کی طرف سے اور ملکہ کے کان بھرے اور اپنا رنگ ایسا جمایا کہ ملکہ اوسے چاہنے لگی اور نہایت معتبر سمجھنے لگی۔ چونکہ یہ خواص فرقہ ٹوری کی طرفدار تھی لہذا اسکی تقرب و رسوخ کا ثمرہ یہ ہوا کہ دو شخص پیشوایان فرقہ مذکورہ مین سے زمرہ وزرائی عظام مین داخل ہوئے۔ انمین سے ایک کا نام رابرٹ هارلی تھا اور خطاب نواب آکسفرڈ تھا اور دوسرے کا نام هنری سینٹ جان تھا اور خطاب نواب بولنبروک تھا۔

انھین دنون مین کچھ ایسے سانحے ہوئے کہ تمام انگلستان فرقہ ٹوری کا طرفدار اور دلسوز ہوگیا۔ هنری سشورل قسیس

اونھین دیا گیا کہ اپنے ملک کا سکہ درست کرین۔

اتحادِ ہردو پارلیمنٹ سے اہلِ اسکاٹ لنڈ کو ایسے فائدے ہوئے کہ اونکا قیاس نہین ہوسکتا۔ پہلے اس اتحاد پر یہ قوی اعتراض ہوا تھا کہ اسکاٹ لنڈ کی آزادی جاتی رہے گی اور اوسپر محصول کا بار بڑھجائے گا مگر یہ خرابیان فقط بادی النظر مین تھین اور آخر اسی اتحاد کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ کی تجارت اور دولت اور عظمت وشوکت آناً فاناً بڑھتی گئی اور گلاسگو اور ڈنڈی ایسے اتنے بڑے شہر ہوگئے اور ایسے سرسبز وآباد ہوئے اور جن دیہات مین لوگ مچھلیان پکڑا کرتے تھے اب وہ بڑی بڑی بندرگاہین ہوگئین۔ غرض وہی لوگ جنھون نے بڑی مشکل مین ایڈیان رگڑ رگڑ کے چالیس لاکھ روپیہ خاکنائے ڈیرین مین بستی بسانے کو اسطرح جمع کیا تھا اونھین لوگون مین اب ایک ایک سوداگر ایسا ہے کہ اوسکی دولت اُس مقدار سے بمراتب زیادہ ہے۔

جب لوئی چہاردہم شاہ فرانس نے دیکھا کہ اتحاد ہردو پارلیمنٹ سے اسکاٹ لنڈ کے لوگ ناراض اور افروختہ خاطر ہین تو اس موقع کو غنیمت جانکر ایک بیڑا جہازون کا ڈنکرک سے بھیجا کہ جیمس کدّاب کو تختِ سلطنتِ اسکاٹ لنڈ پر بٹھادے۔

مندرج تھے آ- اگر شاہزادی سوفیا ریسو ملکِ ہینوور اور اوسکے ورثہ مذہب پراٹسٹنٹ پر قائم رہین تو ممالکِ متحدہ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ مقرر کئے جائین

۲- پارلیمنٹ بادشاہی لنڈن مین منعقد ہوا کرے اور اہل اسکاٹ لنڈ کی طرف سے سولہ امیر اور پینتالیس وکلائے رعایا اوسمین شریک رہا کرین

۳- اسکاٹ لنڈ کے سوداگرون کو تمام بندرگاہون اور نوآباد ملکون مین جو سلطنت برطانیہ سے متعلق ہین تجارت کرنے کی اجازت ملے-

۴- جو قوانین رفاہِ عام سے متعلق ہین وہ دونون ملکون مین ایک ہی رہین مگر جو قوانین املاک و حقوقِ شخصی رعایا سے متعلق ہین وہ نہ بدلے جائین الا اوس صورت مین کہ رعایائے اسکاٹ لنڈ کا رفاہ متصور ہو-

۵- اسکاٹ لنڈ کی عدالتِ سشن اور اور محکمون مین کچھ تغیر نہ کیا جائے-

۶- کلیسائے اسکاٹ لنڈ اوسی حیثیت پر باقی رہے جسطرح کہ حسب قانون مقرر ہو چکا ہے-

اب جو اہل اسکاٹ لنڈ پر بڑے بڑے بھاری محصول مقرر ہوئے اونکی مکافات مین ۲۹ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ

مین منسوخ ہوگیا۔ اگرچہ یہ قانون نافذ نہین ہوا مگر اسسے ظاہر ہے کہ سیاستِ ملک مین فرقہ ٹوری پی کو زیادہ قوت ہوتی جاتی تھی۔

مقدماتِ سیاست کی یہ کیفیت تھی کہ ایک اور امرِ عظیم اربابِ سیاست کو درپیش ہوا۔ وہ یہ تھا کہ پارلیمنٹِ انگلنڈ پارلیمنٹِ اسکاٹ لنڈ کو متحد کرلینا ضرور ہے۔ مگر ان دونون ملکون کے لوگون مین موافقت نہ تھی اور اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ کو خاکنائے ڈیرین مین اپنے ہم وطنون کے برباد ہونیکا صدمہ وملال ابتک باقی تھا لہذا اوسنے ایک قانون جاری کیا اور اوسکا نام قانونِ حفاظت حقوق رکھا۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ جب ملکہ این مرجائے تو اسکاٹ لنڈ کا پادشاہ وہ شخص نہو جسے انگلنڈ کی پارلیمنٹ مشخص کرے الّا اوس صورت مین کہ منافع و اختیاراتِ تجارت جو اہلِ انگلنڈ کو حاصل ہین وہی بعینہٖ اہلِ اسکاٹ لنڈ کو بھی دیے جائین۔ جب اس مقدمہ مین زیادہ تکرار ہوئی تو اہلِ اسکاٹ لنڈ آمادۂ جنگ ہوئے۔ مگر پھر دونون ملکون کی طرف سے تیس ۳۰ شخص فصلِ خصومت کے واسطے مقرر ہوئے اور اونھون نے عہدنامۂ اتحاد مرتب کیا۔ اگرچہ پہلے اہلِ اسکاٹ لنڈ نے اس عہدنامہ پر بڑی ردوقدح کی مگر آخر کو ایک سو دس ممبرون کی غلبۂ رای سے یہ عہدنامہ پارلیمنٹِ اسکاٹ لنڈ نے منظور کرلیا۔ اسمین یہ شروط

اتحاد ہر دو پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ ۱۷۰۷ء

تھی مگر چونکہ اوسکے وزیر فرقۂ وھگ سے تھے لہذا اوسے اونکی مشورہ
پر عمل کرنا پڑتا تھا۔ گوڈولفن مہتمم خزانۂ عامرہ۔ مارل برا
قائد عساکر بری و مالک توپ خانہ۔ اور سنڈرلنڈ
وزیر ممالک غیر یہ ملکہ کے وزرائے عظام تھے۔ اس زمانہ مین ہر دو
فرقۂ متضادۂ ارباب سیاست یعنے ٹوری اور وھگ مین مناقشہ
و مجادلہ اس شدت سے ہوا کہ کبھی نہوا تھا اور مورد بحث دو امر عظیم تھے
اوّل لڑائی رہی یا صلح کرلی جائے۔ دوم کلیسا کے حقوق و اختیارات
کیا ہین۔ فرقۂ وھگ امور مذہبی مین میانہ روی پسند کرتا تھا اور
مسلک اُستقفی اور مراتب ائمۂ کلیسا کو حدّ اعتدال سے بڑھانا جائز نہ جانتا
تھا لہذا اوسے تنزیلیہ کہتے تھے اور ازبسکہ فرقۂ ٹوری مسلک اسقفی
کو بہت دوست رکھتا تھا اور اصحاب کلیسا یعنے اساقفہ کے مراتب
و حقوق کا بہت اعظام کرتا تھا لہذا اوسکا لقب تفضیلیہ ہوگیا تھا۔
— فرقۂ ٹوری نے ایک قانون پارلیمنٹ مین پیش کیا اور
اوسکا نام قانون حرمت تقلید جزمی رکھا۔ اس قانون کا یہ
مفاد تھا کہ جو لوگ کہ ٹسٹ ایکٹ کے موافق متابعت مذہب
مختار یعنے مسلک اُستقفی کی قسم کھا چکے ہین اور سرکاری عہدے
پا چکے ہین لکن اب نقض یمین کرتے ہین اور مذہب مختار کے
خلاف عبادت کرتے ہین وہ موقوف کئے جائین اور اونپر سخت
جرمانے کئے جائین۔ محکمۂ عوام مین یہ قانون منظور ہوگیا مگر محکمۂ امرا

مسخر ہوا کہ فوج انگریزی اوس خاکنائے پر وارد ہوئی جو جبل الطارق اور اسپانیہ کے درمیان واصل ہے اور باوجودیکہ دشمن نے وہسون سے برابر توپین ماریں مگر سپاہ جرمنی کی مدد سی فوج انگریزی نے دھاوا کرکے دھس چھین لئے۔

اِدھر نواب مارل برا نے چار لڑائیون مین شاہ فرانس کو شکست دی اور اوسکا زور توڑ دیا۔ ایک لڑائی ۱۷۰۴ء مین شہر بلن ہیم واقع بویریا مین ہوئی جسمین سپہ سالار انگریزی نے ٹالرڈ سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی دوسری لڑائی ۱۷۰۶ء مین مقام رمیلیس واقع صوبہ برابنٹ مین ہوئی اور اسمین بھی فوج انگریزی نے ولموی سردار فرانسیسی کو شکست دی تیسری لڑائی ۱۷۰۸ء مین اوڈنارڈ واقع صوبہ ایسمٹ فلینڈرس مین ہوئی اور اسمین پندرہ ہزار فرانسیسی مارے گئے اور ستر سی زیادہ نشان اونکے لشکر کے چھن گئے۔ اِس لڑائی کو فتح کرکے شہر لیل بھی سپاہ انگریزی نے فتح کرلیا۔ چوتھی لڑائی ۱۷۰۹ء مین مقام مال پلاکی مین ہوئی جو فرانسیس کی سرحد شمالی و مشرقی پر واقع ہی اور اس لڑائی مین بھی نواب مارل برا کی ذکاوت و فطانت سی فوج انگریزی کو فتح مبین حاصل ہوئی آخر کار جب پادشاہان یورپ آپس مین لڑتے لڑتے تھک گئے تو ۱۷۱۳ء مین شہر یوٹرکٹ مین باہم مصالحہ کرلیا۔

اگرچہ مدت سی ملکۂ این دل سے فرقۂ ٹوری کی طرفدار

ہوئی۔ اوس کا شوہر جارج شاہزادۂ ڈینمارک بخطاب نواب کمبرلنڈ محکمۂ امرا مین شریک ہوا مگر امور سیاست مین کچھ دخل نہین دیا۔ اس ملکہ نے بھی سیاست ملک مین پادشاہ متوفی کا وتیرہ اختیار کیا اور فرقۂ وھگ کو برسر حکومت رکھا اور شاہ فرانس سے لڑائی جاری رکھی۔

پادشاہ فرانس سے لڑائی کا ایک تازہ سبب پیدا ہوا۔ وہ یہ تھا کہ جب اسپانیہ کا پادشاہ مرگیا تو لوی شاہ فرانس نے چاہا کہ میرا نواسا فلپ وہان کا پادشاہ ہوجائے اور چارلس رئیس اعظم اسٹریا نے کہا کہ سلطنت اسپانیہ مجھے ملنی چاہیئے ملکہ انگلستان رئیس موصوف کی شریک ہوئی اور پادشاہان جرمنی وھالنڈ بھی ملکہ کے شریک ہوکر شاہ فرانس سے لڑائی پر آمادہ ہوئے۔ غرض چہار چہ ہل سپہ سالار انگریزی جو بعد چند روز کے نواب مارلبرا کے خطاب سے ممتاز ہوا ان تینون پادشاہون کی فوجون کو لڑانے لے گیا اور اسپانیہ اور نڈرلنڈس مین بڑے معرکہ کی لڑائیان ہوئین اس سبب سے ان دونون ملکون کا نام مقاتل متاخرین یورپ ہوگیا ہے۔ امیر پیٹر برا نے اسپانیہ مین کئی لڑائیان سرکین مگر رروک امیر البحر اور سر کلوڈسلی شوول سے بڑا کارنمایان ہوا کہ اونھون نے قلعہ جبل الطارق کو تسخیر کرلیا۔ یہ قلعہ اسطرح تسخیر قلعہ جبل الطارق جولائی ۱۷۰۴ء

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	ترکستان روم	سنہ وفات
لوئی چہاردہم		سلیمان دوم	سنہ ۱۶۹۱ء
اسپانیہ		احمد دوم	سنہ ۱۶۹۵ء
چارلس دوم	سنہ ۱۷۰۰ء	مصطفےٰ سوم	
فلپ پنجم		**شہنشاہِ جرمنی**	
سوئیڈن		لیوپولڈ اوّل	
چارلس یازدہم	سنہ ۱۶۹۷ء	**پوپ**	
چارلس دوازدہم		انوسینٹ یازدہم ...	سنہ ۱۶۸۹ء
		الگزنڈر ہشتم	سنہ ۱۶۹۱ء
		انوسینٹ دوازدہم ...	سنہ ۱۷۰۰ء
		کلمنٹ یازدہم	

باب ہفتم

عہد ملکۂ این

سنہ ولادت سنہ ۱۶۶۴ء۔ سنہ جلوس سنہ ۱۷۰۲ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۷۱۴ء

ولیم سوم کی وفات کے بعد جیمس دوم کی منجھلی بیٹی این بادشاہ

ہونٹھون کی قطع وہی رہی جسسے صاف معلوم ہوتا تھا کہ استقام و آلام جسمانیہ سے اوسکی آن بان مین ذرا نہ فرق آیا تھا۔

سنہ ۱۶۹۵ء مین پیٹرسن ساکن اسکاٹ لنڈ نے ایک کرور بیس لاکھ روپیہ جمع کرکے بنک انگلستان کی بنیاد ڈالی اور دوسرے سال انگلنڈ کے ایک سوداگر ہالنڈ نامی نے فقط دس لاکھ روپیہ لگاکے بنک اسکاٹ لنڈ قائم کیا اور اسی زمانہ مین نوٹ کا رواج ہوا۔ شاہ ولیم اور ملکہ میری نے لنگڑے لولے اور ضعیف سپاہیون کے واسطے مقام چلسی مین ایک دارالشفا مقرر کی اور فوج بحری کے پرانے سپاہیون کے رہنے کے واسطے اپنی محلسرا گرینچ مین خالی کردی۔ اسی زمانہ مین پیٹر اعظم شہنشاہ روس نے جہازخانہ ڈپٹفرڈ مین بڑھئی بنکر جہاز بنانا سیکھا۔

شاہ ولیم قصر کنسنگٹن سے قصر ہیمپٹن کورٹ کو چلا جاتا تھا کہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی — اگرچہ یہ چوٹ تو کچھ ایسی شدید نہ تھی مگر چونکہ پادشاہ خلقت سے نحیف ولاغر تھا اور ذِیقُ النَّفَس کے عارضہ سے اور بھی ضعیف ہو گیا تھا لہذا اسقطہ مُورثِ حُمّی ہوا اور اوسی تپ مین اوسنے قصر کِنسنگٹن مین انتقال کیا - اوسے کوئی اولاد نہ تھی —

وفات شاہ ولیم سنہ ۱۷۰۲ء مارچ کے ۸ دن

ولیم اَرنج جوانی ہی مین پیر ہو گیا تھا اور چونکہ صغر سنی مین یتیم ہو گیا تھا اور صعوبت اوٹھائی تھی اس سبب سے اوسے اپنے نفس پر تکیہ کرنے اور خاموش رہنے کی عادت ہو گئی تھی اور جس عمر مین لڑکے لہو لعب کے سوا کسی چیز کا خیال نہین کرتے اوس سن مین وہ فنِ سیاست کا عالمِ متبحر تھا اور انتظام فوج سے بخوبی واقف تھا — فنِ ادب اور علومِ حکمیہ سے اوسے چندان شوق نہ تھا - اوسکا دل ایسا قوی تھا کہ کسی نوع کے خوف مین اوسے انتشار و اضطرار نہوتا تھا اور جیسے لڑائی کے دن اوسے خوشی ہوتی تھی ویسی کبھی نہوتی تھی —

ولیم بنٹنک کہ ملک ہالنڈ کے اشراف مین سے تھا اوسکا ہمدم و ہمراز تھا اور آخر کو پادشاہ نے اوسے نواب پورٹ لنڈ کا خطاب دیا تھا - یہ پادشاہ نحیف الجثہ تھا اور بسبب طول مرض کے اوسکا چہرہ زرد ہو گیا تھا مگر تا دمِ واپسین اوسکی آنکھون کی آب و تاب اور

سنہ ۱۶۹۸ء مین اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ کی اجازت
سے وہان کے سوداگرون کی ایک جماعت نے خاکنائے ڈیرین
واقع امریکا مین بستی بسائی اور اوسے امریکا اور ہندوستان کی
تجارت کا مرکز قرار دیا۔ اگرچہ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ اسیر
متمول نہ تھے مگر اونھون نے چالیس ۴۰ لاکھ روپیہ اس مہم تجارت مین
شریک کیا اور اسیقدر روپیہ لنڈن اور امسٹرڈم کے سوداگرون
نے بھی دیا۔ مگر وہ بستی اُجڑ گئی اور سارا روپیہ ڈوب گیا۔ کیونکہ جب
ایسٹ اِنڈیا کمپنی یعنے جماعت تاجران ہند نے دیکھا
کہ یہ سوداگر ہماری تجارت مین مخل ہوتے ہین تو پادشاہ انگلستان
کو سمجھا بوجھا کر اونسے روگردان کر دیا۔ ادھر اون بیچارے نئے
بستی بسانیوالون کو اپنے اہل وطن سے مدد کافی نہ پہنچی اور وہ مفلس
ہوگئے اور بیماری کی یہ شدت ہوئی کہ سیکڑون اون مین سے حضرت
عزرائیلؑ کی نذر ہوگئے۔ اور اونکے قرب وجوار مین جو اور بستیان
انگریزون کی تھین اونھون نے بھی خواہ از راہ حسد خواہ بحکم پادشاہ
اونھین مدد ندی۔ اِس سب پر طرّہ یہ ہوا کہ اسپانیہ والون نے
اونھین اوس زمین کا غاصب سمجھکر جسپر اونکا قصبہ نیو اڈنبرا
آباد تھا مارے حملون کے اون بیچارون کو بولا دیا۔ غرض
اون بدنصیبون مین سے فقط نفس چند کو اپنا وطن اسکاٹ لنڈ
پھر دیکھنا نصیب ہوا۔

اور اب اوسکا شوہر ولیم تنہا پادشاہ رہ گیا اور آٹھ برس تک بلا شرکتِ غیر حکمرانی کی۔ اِس عرصہ مین محکمۂ عوام نے پادشاہ کی حکومت پر تین وار کرڑے کئے اور تینون وار چل گئے۔ پہلا وار قانون سہ سالہ تھا۔ دوسرا فہرست مصارف پادشاہ۔ تیسرا قانون وراثت سلطنت۔ قانون سہ سالہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس تین سال سے زیادہ نہ ہا کرے اسسے پادشاہ کا اختیار پارلیمنٹ پر بہت کم رہگیا۔ فہرست مصارف کے بموجب ستر لاکھ روپیہ پادشاہ کے مصارفِ ذاتی اور تنخواہ ملازمین وغیرہ کے واسطے مقرر کر دیا گیا۔ باقیماندہ آمدنی ملک پر محکمۂ عوام کا اختیار رہا اور اوسمین سے فوج برّی و بحری کی تنخواہ اور دیگر مصارفِ سلطنت ادا کئے جاتے تھے۔ قانون وراثت سلطنت اشتہارِ اظہارِ حقوق کا ضمیمہ تھا اور اوس مین یہ احکام مندرج تھے۔ اوّل جج یعنے حکّامِ عدالت بشرطِ نیک چلنی کے الا دام یحیوٰۃ اپنے عہدون پر قائم رہین اور اونکی تنخواہون مین زیادتی یا کمی نہ کیجائے۔ دوم مملکتِ برطانیہ کے پادشاہ پراٹسٹنٹ ہون۔ سوم وہ بدون اجازتِ پارلیمنٹ اپنی عملداری سے قدم نہ نکالین۔ چہارم شاہ ولیم کے بعد شاہزادی سوفیا رئیسۂ ملکِ ہینوور وارث تختِ سلطنتِ انگلستان تصور کیجائے۔

نفاذِ قانون وراثت سلطنت ۱۷۰۱ء

اگرچہ وہ شاہ فرانس کی قوت تو نہ توڑ سکا مگر پھر بھی اوسے روکے رہا اور اوسکے رُکے رہنے سے تمام پادشاہانِ یورپ کو فائدہ ہوا۔ انجام کار ۱۶۹۷ء مین مقام رسوِک پر فریقین مین مصالحہ ہوگیا اور جنگ فرانسیس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

اِن لڑائیون مین اسقدر روپیہ صرف ہوا کہ پادشاہِ انگلستان قرضدار ہوگیا اور اوس زمانہ سے یہ قرض جسے قرضۂ قومی کہتے ہین بڑھتے بڑھتے اِس مقدار کو پہنچ گیا ہے کہ اللّٰھُمَّ احفظنا۔ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جو کچھ عظمت و وقار سلطنت انگلستان کا ولیم کی نظرون مین ہے وہ فقط اس سبب سے ہے کہ اِس ملک کے پادشاہ ہونے سے اوسکی وقعت پادشاہان یورپ مین زیادہ ہوگئی ہے پس اِس خیال سے پارلیمنٹ نے اوسے جنگ فرانسیس کے واسطے بہت سا روپیہ دیا مگر یہ شرط کرلی کہ اپنے ملک کی حکومت مین ہمین زیادہ دخل دیجیے۔ پہلے تو پادشاہ نے بہت ناک بھوں چڑھائی مگر پھر کچھ سوچکر پارلیمنٹ کی عرض بخوشی اور بلا ئمت قبول کرلی۔ یہ بات بھی اوسکی عقلمندی پر دلالت کرتی ہے۔ غرض جو مداخلت محکمۂ عوام نے سیاستِ ملک مین اسطرح سے حاصل کی تھی وہی مداخلت ابتک باقی ہے۔

۱۶۹۴ء مین ملکہ میری نے بعارضۂ چیچک انتقال کیا

ٹھٹھر کر مرگئے - صبح جو ہوئی تو اوس آتش زدہ بستی کا عجب دلسوز حال نظر آیا کہ مکانات جلکر خاک سیاہ ہوگئے ہین اور خون کے تھالے بندھے ہوئے ہین - یہ ظلم وستم اون بیچارے غریب پہاڑیون پر بوربڑ لبین کی عداوت اور کینہ جوئی سے ہوا اور شاہ ولیم نے بے سمجھے اونھین قتل کرنے کا حکم دیا تھا مگر عدم فہم مقدمہ تو پادشاہ کی برأت کی دلیل نہین ہوسکتی اسواسطے کہ جو گناہ غفلت اور بے اعتنائی سے سرزد ہوتے ہین اونکا عذر خود غفلت نہین ہوسکتی لہذا ولیم پر اون بیگناہون کے خون کا وبال رہا -

لوئی شاہ فرانس کی قوت کو توڑنا شاہ ولیم کا مقصد اعظم تھا کیونکہ سلاطین کیتھولک مین لوئی سب سے زیادہ قوی تھا اور ولیم کو لوگ سپہ سالار افواج قاہرۂ پروٹسٹنٹ سمجھتے تھے - لوئی نے جیمس کی معزولی کو لڑائی کا حیلہ قرار دیکر بڑے زور وشور سے انگلنڈ پر فوج کشی کا سامان کیا مگر لاہوگ کے قریب جو افواج بحری انگلنڈ و ہالنڈ اور سپاہ فرانس سے مقابلہ ہوا تو فرانسیس کے جہاز ایسے شکستہ اور تباہ ہوئے کہ پادشاہ فرانس کی ساری تدبیرین خاک مین مل گئین - بعد اس لڑائی کے ولیم کا یہ دستور ہوگیا کہ باوجودیکہ اکثر بیمار رہتا تھا مگر ہر سال گرمی کی فصل مین برّ اعظم یورپ مین جاکر لوئی سے مصروف جنگ رہتا تھا اور

شکست فوج بحری فرانسیس ۱۶۹۲ء

اور برڈلبین سے اوس روپیہ کی تقسیم پر نزاع ہوئی جو پادشاہ نے قبائل کوہی کو عطا کیا تھا۔ مگر بعد اوسکے میکڈونلڈ اپنی سرکشی وسرتابی پر نادم ہوا اور فورٹ ولیم جاکر حلف اٹھانے کو گیا مگر وہان کے قلعہ دار نے کہا کہ مجھے تم سے حلف لینے کا حکم نہین ہے تمھین چاہیئے کہ ارگائل کے حاکم پاس جاؤ۔ چونکہ راستہ مین پہاڑون پر شدت سے برف گر رہی تھی اور دریا طغیانی پر تھے اس سبب سے اوس بیچارے کو ہی سردار کو ایک دو روز کا عرصہ لگ گیا مگر تاہم اوسنے قسم لی گئی اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر آیا کہ الحمدللہ اس آفت سے جان بچی۔ مگر چند ہفتہ کے بعد کپتان کیمبل شیخ قبیلۂ گلین لین کچھ سپاہی لیکر گلنکو کے وادی مین آیا اور یہی وادی وحشت ناک قبیلہ میکڈونلڈ کا مسکن تھا۔ اون پہاڑیون نے اپنے ملک کے دستور کے موافق اونکی بہت خاطر و مدارات کی اور دو ہفتہ تک خوب ناچ رنگ رہا اور دعوتین ہوئین اور شکار کھیلے گئے خلاصہ یہ کہ قبیلۂ میکڈونلڈ نے کوئی دقیقہ مہانداری کا فروگذاشت نہین کیا اور میزبانون کو مہمانون پر ذرا بھی گمان بد نہ تھا۔ مگر جب کیمبل نے موقع پایا تو نصف شب کو اون بیچارے کوہیون کو غافل پاکر قتل و قمع کرنا شروع کیا اور شیخ قبیلۂ میکڈونلڈ اور اوسکی بی بی اور اور چھتیس ۳۶ شخصون کو تہ تیغ بیدریغ کیا باقیماندہ اوس عالم اضطرار مین بجسم برہنہ پہاڑون مین بھاگ گئے اور بہت سے برف مین

کھائی اور شہر واٹرفرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے بعجلت تمام فرانسیس کو روانہ ہوا۔ لکن اوسکی ہواخواہ یعنے ٹرکونل اور سینٹ رُوتہ برس روز تک لڑا کیے۔ اگرام کی لڑائی مین سینٹ رُوتہ کو گولہ لگا اور وہ مرگیا۔ بعد اوسکی بقیۃ السیف جماعۃ شاہ معزول شہر لمرک مین قلعہ بند ہوئی۔ آخر اسکا انجام یہ ہوا کہ پادشاہ انگلستان اور اہل ایرلنڈ مین مصالحہ ہوگیا چنانچہ جس پتھر پر بیٹھکر صلح نامہ پر فریقین نے دستخط کئے تھے وہ ابتک پل تھومنڈ واقع دریاے شینن پر موجود ہے۔ اس مصالحہ سے شاہ ولیم حتما وجزما ایرلنڈ کا پادشاہ ہوگیا اور دس لاکھ ایکر زمین اوس ملک کی ضبط کرلی اور اوسکے مالکون کو ملک سے نکالدیا۔

انعقاد صلح درمیان پادشاہ انگلستان و اہل ایرلنڈ ۱۳ جولائی ۱۶۹۱ء

شاہ ولیم کی حکومت مین ایک بڑا ظلم ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قبیلۂ گلنکو کہ منجملۂ قبائل کوہی اسکاٹ لنڈ تھا قتل کیا گیا۔ یہ قبائل کوہی موافق اپنی عادت مستمرہ کے ابتک سرکشی کر رہے تھے اونکی منہ بھرائی کو ولیم نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اونکے امیر برڈلبین کو بھیجا اور اسکے ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ تمام شیوخ قبائل کوہی کو لازم ہے کہ قبل اختتام ۱۶۹۱ء ہماری اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائین۔ قبیلۂ گلنکو کے سردار میکڈونلڈ نے دوسرے سردار یعنے برڈلبین کی ضد سے حلف سے انکار کیا لیکن اس انکار کا باعث یہ نہین ہوا کہ وہ پادشاہ کا عدو تھا بلکہ یہ سبب ہوا کہ اوسنے

وغا سے بلا کر قید کیا۔ غرض ایسی ایسی تقویت کی باتون سے جیمس
ایرلنڈ مین آیا اور شہر ڈبلن مین بہ تزک و احتشام داخل ہوا۔
پیشتر اوسنے شہر لنڈنڈری کا محاصرہ کیا کہ یہ صوبہ السٹر کے اہل
پراٹسٹنٹ کا مامن و ماوے تھا۔ باوجودیکہ محصورین لنڈنڈری
رسد کے بند ہوجانے سے اشد مصائب و آلام قحط مین مبتلا
رہے مگر پادری جارج واکر کی تشویق و ترغیب سے کئی مہینے
تک لڑا کئے۔ اِس پادری کی یادگار ایک مینار اوس شہر مین ابتک موجود
ہے۔ آخر کار ایک جہاز انگلنڈ سے پہنچ گیا اور اون دھنیون کو
جو محصورین کی مدد روکنے کے واسطے دریاے فویل پر ڈال دی تہین
توڑ کر اون فاقہ کشون کو رسد پہنچائی۔ آخر پادشاہ معزول کی فوج
خائب و خاسر ہوکر محاصرہ سے باز آئی۔

بعد اختتام محاصرہ لنڈنڈری سومبرگ سپہ سالار
سولہ ہزار کی فوج لیکر ایرلنڈ مین آیا اور تھوڑے عرصے کے بعد خود
شاہ ولیم بھی کیرک فرگس مین پہنچا اور چالیس ہزار آدمی اوسکی
طرف جمع ہوگئے۔ سترہ دن کے بعد ڈرو ھیڈ اسے چند میل
کے فاصلہ پر کنارِ دریاے بوین جنگ عظیم ہوئی۔ سومبرگ
کہ بڑا آزمودہ کار سردار تھا اور شاہ ولیم کا دوستِ صادق تھا
ہنگام عبورِ دریا گولی سے مارا گیا۔ آخر جیمس نے شکست فاش

جنگ بوین کے جولائی ۱۶۹۰ء

ایک نہ تھی۔ آخر قبائل کو ہی کہ ہمیشہ لڑائی پر مرتے تھے اور اب شاید اونھین یہ حمیت بھی دامنگیر ہوئی کہ سلاطینِ اسٹوارٹ کا نام نہ مٹنے پائے آمادۂ فساد ہوئے اور گن یھمر رئیس کلوردھوس کو اپنا سردار بنایا۔ اوسکی ساتھ ہی نواب گورڈن بھی بگڑ کھڑا ہوا اور اڈنبرا کے قلعہ مین کچھ عرصہ تک لڑا کیا۔ مگر یہ فساد چند ہی روز رہا اور محصورین قلعۂ اڈنبرا دو ہی تین مہینے کی عرصہ مین پادشاہ کی مطیع ہوگئے۔ اب ہاگرتھو سواوسے اور جنرل میکی سپہ سالارِ فوج شاہی سے مقام کلی کرینکی واقع ضلع پرتھ مین لڑائی ہوئی اور جب گن یھمر کی اہلِ قبیلہ نے فوج شاہی کو دبایا اوسیوقت اوسے گولی لگی اور وہ مرگیا۔ جب افسر مارا گیا تو فوج کو ہی دم بھر مین کافور ہوگئی۔

ہزیمت قبائل کوہی اسکاٹ لنڈ ۱۷۱۹ء

لکن آیرلنڈ مین اسسے بھی عظیم تر واقعات ہوے کیونکہ وہان خود پادشاہ معزول (جیمس) موجود تھا اور وہان کے لوگ کہ قوم سلٹ سے تھے قبل از شہادت ہی اوسے شہیدِ راہِ خدا سمجھتے تھے اور اوسکی نصرت وحمایت کو مستعد تھے۔ آخر پادشاہ معزول نے سلطنتِ خودگم کردہ کے استحصال مین پھر کوشش کی مگر عبث۔ لوی شاہ فرانس نے اِس مہم آخری مین اوسکی تقویت وتحریص کی اور ٹرکونل نے جو ابتک آیرلنڈ کا ناظم تھا کیتھولک مذہب کی فوج اوسکی نصرت کے واسطے نوکر رکھی۔ امیر مونٹ جوی آیرلنڈ مین فرقۂ پراٹسٹنٹ کا سرگروہ تھا اوسے شاہ فرانس نے اپنی دارالسلطنت پیرس مین

باب ششم

عہد شاہِ ولیم وملکہ میری دوم

ولیم سنہ ولادت ۱۶۵۰ء۔ تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء۔ سنہ وفات ۱۷۰۲ء
میری سنہ ولادت ۱۶۶۲ء۔ تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء۔ سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور میری کے رسوم تاجداری ویسٹ منسٹر مین ادا ہوے اور اوسوقت پادشاہِ متوفی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے مگر وہ بیحیا منصف جفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قید خانہ مین پڑا ہوا تھا۔ اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگون نے دیکھا کہ وہ ایک میخانہ مین ملاح کا بھیس بدلی ہوے اور مُنہ پر سیاہی ملے ہوے پڑا ہوا ہے غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوہ کثیر اوسکے خون کا پیاسا غُل مچاتا ہوا قید خانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا۔

جفریز منصف اعلیٰ کا قید ہونا ۱۱-اپریل ۱۶۸۹ء

اِنگلنڈ مین تو یہ انقلابِ عظیم ہوا مگر کسیکی نکسیر بھی نہ پھوٹی لیکن اُسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ مین بڑا فساد ہوا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگرچہ اُسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ نے صاف صاف کہدیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہین رہا اور اب ولیم اور میری ہمارے بادشاہ ہین مگر تمام قومِ اسکاٹ لنڈ کی ہاتھے

اس پادشاہ کو پہلی بی بی این ھائیڈ سے دو بیٹیان تھین میری اور این اور یہ دونون پادشاہ ہوئین — بعد وفات ملکہ این ھائیڈ کے پادشاہ نے میری رئیس ادی مودینا سے شادی کی اوسسے ایک بیٹا ہوا جسنے کئی مرتبہ مدعی بنکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس سبب سے اوسکا لقب جیمس کذاب ہوگیا۔

اِس انقلاب عظیم سے جسکا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے ہوے۔ اوّل یہ کہ ایک اصل کہ اہم اصول آئین انگلستان سے ہے قائم ہوگئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانے یا منسوخ کرنیکا اختیار نہ باقی رہا۔ دوم یہ کہ خوارج یعنے مخالفین مسلک اسقفی ظلم وجور سے محفوظ ہوے۔ سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار مین تھا اب یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرطیکہ چلنی کے وہ اپنے عہدون پر دام الحیوٰۃ قائم رہین

سلاطین معاصرین		تکستان روم	سنہ وفات
فرانس	سنہ وفات	محمد چہارم	بسنہ ۱۶۶۶ء
لوی چہارم		سلیمان دوم	
اسپانیہ		شہنشاہ جرمنی	
چارلس دوم		لیوپولڈ اوّل	
سویڈن		پوپ	
چارلس یازدہم		انوسینٹ یازدہم	

کرلیا اور اقرار کیا کہ تمام قوانینِ انگلستان کا پابند رہون گا۔

اب یہ **انقلابِ عظیم سلطنتِ انگلستان** کمال کو پہنچ گیا اور پادشاہ اور پارلیمنٹ مین جو مناقشۂ عظیم ہو رہا تھا اوسکا انجام یہ ہوا کہ غیر منتظم سلطنتِ جمہوری نہین مقرر ہوئی بلکہ سلطنت کے تین رکن بکمال استحکام قائم ہوئے یعنے **پادشاہ** - **اُمرا** - اور **عوام** یعنے وکلائے رعایا یہ ارکانِ ثلثۂ سلطنت مثل عناصرِ اربعۂ عالمِ کون و فساد کے ہین کہ انکی مساوات قوت و اعتدال کیفیت اور کسر و انکسار باہمی پر مملکتِ انگلستان کا دار و مدار ہے

پادشاہِ مفرور (یعنے **جیمس**) نے باقی ایامِ حیات سینٹ جرمینس مین قریب پیرسِ کے بسر کئے اور لوئی شاہ فرانس کا وظیفہ خوار رہا اور ۱۷۰۱ء مین وہین انتقال کیا۔ اس پادشاہ کو مذہب **کیتھولک** مین بڑا غلو تھا اور ہوس خودسری و مطلق العنانی سے کہ تمام سلاطینِ اسٹوارٹ کو دامنگیر رہی یہ تعصب اور شدید ہو گیا تھا آخر وہ کمبخت سلطنت ہی کھو بیٹھا اوسکی خباثتِ طینت و دناءتِ نفس اور کینہ جوئی اور سفلہ مزاجی اوسکے تذکرہ کے ہر صفحہ سے آشکارہ و ہویدا ہے۔ اوس مین دو وصف اچھے تھے ایک جفاکشی دوسرے پابندیِ اوقات۔ مگر جب یہ خیال آتا ہے کہ اِن اوصافِ حمیدہ کو اوسنے ظلم و جور کا ذریعہ گردانا تو انکی تعریف کرنے کو بھی جی نہین چاہتا۔

نہ تھا اور پارلیمنٹ وہی ہے جسے پادشاہ مقرر کرے - مگر شاہزادہ اور اوسکے مشیرون کو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ کوئی امر خلافِ آئینِ قدیم انگلستان ظہور مین نہ آئے اسوجہ سے اونھون نے اس کونسل کا نام پارلیمنٹ نہ رکھا بلکہ صرف مجلسِ شوریٰ نام رکھا - اب اہل کونسل مین اس بات پر بڑے مباحثے ہوے کہ پادشاہ تو معزول ہوگیا آخر اب سلطنت کا انتظام کیونکر ہوگا بعض اہل کونسل نے شاہزادۂ اڈورڈ کی تولیت تجویز کی بعض نے کہا کہ میری ملکہ مقرر کی جاے اور جبتک وہ زندہ رہے جبتک اوسکا شوہر ولیم شاہزادۂ اورنج بھی پادشاہ کہلاے مگر شاہزادۂ موصوف نے یہ دونون باتین نہ قبول کین اور کہا کہ مجھے اپنے ملک ہالنڈ مین پھر جانا قبول ہے مگر اپنی بی بی سے کم مرتبہ رہنا نہین منظور - آخر کار اہل کونسل نے ایک دستاویز لکھی اور اوسکا نام سندِ اظہارِ حقوق رکھا - اِس دستاویز کے بموجب شاہزادۂ ولیم اور شاہزادی میری دونون انگلستان کے پادشاہ مقرر ہوے اور انتظام سلطنت خاص ولیم کے سپرد ہوا اور بعد اونکی وفات کے پہلے میری کی اولاد وارثِ تاج وتخت قرار دی گئی بعد اوسکے اوسکی بہن این کی اولاد اور اگر ان دونون شاہزادیون کو اولاد نہو تو کسی اور زوجہ سے جو ولیم کو اولاد ہو وہ وارثِ سلطنت قرار پائی - پس اسطرح سے جیمس دوم کا بیٹا اور اوسکی اولادِ اَحفاد کُلاً و قاطبۃً سلطنت سے خارج ہوگئی - امیر ہیلی فوکس نے ولیم کو تاج دینے مین تقدیم کی اوسنے اپنی اور اپنی زوجہ کی طرف سے تاج قبول

مین محلسرا سے نکل کر شیئر نس کو روانہ ہوا جہان ایک چھوٹی سی کشتی
اوسکے لیجانیکو منتظر کھڑی تھی - جب پادشاہ دریاے ٹیمس سے عبور کرنے
لگا تو مہر سلطانی پانی مین ڈال دی کیونکہ اوسے یہ خیال خام تھا کہ جب
مہر سلطانی نہوگی تو نئی سلطنت کا کام کیونکر چلے گا - ہنوز پادشاہ کشتی پر سوار
ہوا تھا کہ کینٹ کے ماہی گیرون نے لوٹ کی طمع سے اوسے گرفتار
کر لیا اور قید شدید مین رکھا مگر دو ہی چار روز کے بعد محکمۂ امرا کے حکم سے
اوسنے رہائی پائی اور دار الخلافہ کو پھر آیا اور وہان سے سر وچسٹر
کو چلا گیا - وہان سے پھر بھاگا اور چند روز کے بعد یہ خبر آئی کہ پادشاہ
صحیح سلامت سینٹ جرمینس مین پہنچ گیا اور لوی شاہ فرانس
بڑی محبت سے اوسسے پیش آیا - اس اثنا مین شاہزادہ ولیم وِنڈسر
سے لنڈن کو روانہ ہوا اور جب وہان پہنچا تو ہر شخص نے اوسکے آنے
کی خوشی مین نارنجی فیتے باندھے -

لنڈن مین پہنچکر شاہزادۂ اورنج نے ایک کونسل منعقد کی - اس
کونسل اور پارلیمنٹ مین فقط اتنا فرق تھا کہ جن حکمنامون کے بموجب ممبران
کونسل طلب ہوے تھے وہ اوس شخص نے جاری کئے تھے جو ابتک بادشاہ

شاہ جیمس دوم کا بھاگ کر فرانس مین
جنوری ۱۲ دسمبر ۱۶۸۸ع

لہ چونکہ اس شاہزادہ کا لقب شاہزادۂ اورنج تھا اور اورنج انگریزی مین نارنگی کو کہتے
ہین اس سبب سے لوگون نے نارنجی فیتے باندھے تاکہ معلوم ہو کہ وہ شاہزادہ اورنج
کے خیر خواہ ہین ۱۲ -

نیوٹن ایبٹ مین ہوکر اگزیٹر مین پہنچا وہان کے لوگ اوسے حامیِ دینِ پراٹسٹنٹ سمجھکر اوسکے آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوے اور دوسرے اتوار کو اوسنے اپنے دوست پادری بَرنٹ کا وعظ گرجا مین جاکر سُنا غرض ایک ہفتہ یوہین گذر گیا مگر شاہزادہ کو اپنی تقویت کا سامان کچھہ نظر نہ آیا۔ آخر نوّاب ابنگڈن اور کرنیل کوٹ نبری اور اور افسرانِ فوجِ شاہ جیمس یکے بعد دیگرے شاہزادۂ ظفرپناہ کی نصرت کو آئے۔ جب پادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو وہ بسرعتِ تمام سیلسبری کو روانہ ہوا اور یہ سونچا کہ آخر سلطنت تو جاتی ہی ہے ایک لڑائی وارے نیارے کی لڑ لیجئے۔ مگر شاہزادہ ولیم یہ تدبیر سونچا کہ خونریزی نہو اور پھر اپنا مطلب نکل آئے کچھہ زمانہ کا رنگ دیکھیے کہ کیا ہوتا ہے رعایا پادشاہ سے ایسی افروختہ خاطر ہے کہ انشاءاللہ اپنا مطلب یونہین نکل آئے گا۔ غرض کئی مرتبہ کچھہ خفیف سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ نوّاب باتھ نے بندرگاہ پلی متھ پر ولیم کا قبضہ کروادیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین لارڈ چرچھل جو بعد اوسکے بخطاب نوّابِ اعظم مارلبرا ممتاز ہوا۔ جارج شاہزادہ ڈینمارک جسّے پادشاہ کی بیٹی این منسوب تھی۔ اور خود شاہزادی این نے پادشاہ کا ساتھہ چھوڑ دیا اور ہر روز ولیم کے مددگار بڑھتے گئے اور جیمس کے غمگسار کم ہوتے گئے۔ جب پادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو بھاگنے کی تدبیر کی اور اپنی بی بی اور بیٹی کو فرانسیس بھیجدیا اور جب اونکی بخیر و عافیت انگلستان سے نکل جانے کا یقین ہوگیا تو شب تیرہ و تار

کین - مگر جیمس اوسی ڈھرّے پر چلا گیا اور اپنی حرکاتِ ناشائستہ سے کہ اوسکے حق مین سمّ قاتل تھین باز نہ آیا اور ہر چند لوئی چہاردہم نے اوسے ولیم کی فوج کشی سے آگاہ کیا اور مدد دینے کا بھی اقرار کیا لکن اوسے کچھہ نہ اثر ہوا ہان وہ اوسوقت خوابِ غفلت اور نشۂ کبر و نخوت سے چونکا جبکہ اوسکے سفیر نے شہر ہیگ سے لکھا کہ ہالنڈ کی پارلیمنٹ نے شاہزادہ ولیم کو انگلستان پر فوج کشی کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اب اوسنے اشتہار جاری کیا ہے اور اوسمین حملۂ انگلستان کی وجوہ و دلائل لکھے ہین - اب جیمس کو اتنی مہلت کہان تھی کہ وہ کچھہ پس و پیش کرتا غرض چند ساعت مین اوسنے وہ سب امور منظور کر لیئے جنکے بارے مین وہ تین برس سے رعایا سے لڑ رہا تھا - اگرچہ اوسکے پاس تیس جہاز اور چالیس ہزار آزمودہ کار پیادہ و سوار تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ یہ میرے کس مصرف کے ہین رعایا کے دل تو مجھسے پھرے ہوئے ہین اور اونکی آنکھین ولیم کے جہازون کے اشتیاق مین سمندر پر لگی ہوئی ہین -

طوفان کے سبب سے شاہزادۂ ولیم کو منزل مقصود پر پہنچنے مین کچھہ دیر ہوگئی مگر آخر وہ مقام ٹورے بی واقع ضلع ڈیون مین بخیر و عافیت اور بلا مقابلہ و مزاحمت وارد ہوا اور پندرہ ہزار کی فوج ساتھہ لیکر اوس آفت کے مینہ اور اوس قیامت کی کیچڑ مین آہستہ آہستہ

ورود شاہزادہ ولیم آرنج بہ انگلستان ۵ - نومبر ۱۶۸۸ء

ایک سب سے لمبی توغ اُسقفِ اعظم کے نذر کی رکھی گئی اور بازارون مین آگ روشن ہوئی اور سیکڑون ہوائیان چھوٹین۔

اس شکست سے طیش مین آکر جیمس نے رعایا کو بزور شمشیر زیر کرنا چاہا اور پرلان وزیر فرانس کے مشورہ سے کئی رجمنٹ فوج کے ایرلنڈ سے بلوائے۔ چونکہ ان رجمنٹون کے لوگ مذہب مین کیتھولک اور قوم کے سلِٹ تھے لہذا پیچ قوم کے لوگ انسے بہت بیزار تھے اور ایک گیت اسطرح کا فتنہ انگیز بنایا تھا کہ اوسسے تمام قوم انگریز خصوصاً اہل فوج پادشاہ اور اون ایرلنڈ کی رجمنٹون سے آگ ہوگئے اور یہ گیت ہر جگہ گایا جاتا تھا اور اسکی سیٹیان بجائی جاتی تھین

جسدن وہ سات اُسقف جرم بغاوت سے بری ہوئے اوسیدن بعض اعاظم اُمرا و قسیسین انگلنڈ نے ایک خط ولیم شاہزادۂ اورنج ناسّا کو لکھا کہ آپ مع فوج یہان تشریف لائین اور ہماری آزادی اور ہمارے دین کی حمایت کرین۔ یہ شاہزادہ ھالنڈ کا فرمانروا اور شاہ جیمس کا داماد اور بھتیجا تھا۔ چونکہ وہگ اور ٹوری ان دونون متضاد فرقون کو پادشاہ سے برابر اذیت پہنچی تھی لہذا کچھ عرصہ تک وہ باہم متفق و یکدل رہے۔ شاہزادہ ولیم نے امرائے انگلستان کی دعوت قبول کی اور مہم انگلستان کی تیاریان کرنی شروع

عدالت شاہی مین ہوئی اور اون اسقفون پر یہ جرم عائد ہوا کہ
انہون نے ایسی عرضی لکھی ہے جسے انکا کذب وبہتان اور مفسدہ پردازی اور بغض
وعناد نسبت بادشاہ کے ظاہر ہے غرض اوس زمانہ مین جج سب سے لائق وکیل تھے وہ اونکی طرف
سے جوابدہی کے واسطے مقرر ہوئے۔ اور دن بھر اس مقدمہ کی وکالت
رہی اور بڑی مشکل سے وکلائے بادشاہی نے ثابت کیا کہ ان اسقفون
نے وہ عرضی لکھی تھی اور اوسپر دستخط کئے تھے اور اوسے بادشاہ کے
ہاتھہ مین دیا تھا اب اس امر کا انفصال جوری پر موقوف تھا کہ اِس
عرضی سے کذب وبہتان ثابت ہوتا ہے یا نہین۔ ججون کی راے
مین اختلاف ہوا دو کے نزدیک وہ عرضی مشتمل بر کذب وبہتان ٹھہری
دو کی راے مین نہ ٹھہری۔ شام کو ارباب جوری مشورہ کے واسطے
ایک علیحدہ مکان مین گئے اور اوس مین قفل دیدیا گیا اور ساری رات
وہ اوسمین بند رہے صبح کو دس بجے عدالت کھلی اور اہل جوری نے
اپنی راے سنائی — اوسوقت سب اہل کچہری خاموش ہوگئے مگر
جب سرونچ یا مقدم جوری کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ اسقف
مجرم نہین ہوسکتے تو صدائے تہنیت وشادمانی سے ساری کچہری
گونج گئی اور اوسے سنکر باہر بھی تماشائیون نے غل مچایا اور تھوڑی
ہی عرصہ مین تمام لنڈن مین یہ خبر مشہور ہوگئی اور لوگ فرط مسرت سے
آبدیدہ ہوئے اور ساری رات شہر مین خوب روشنی ہوئی اور ہر گھر کے
دروازہ پر سات سات توغین روشن ہوئین اور اونکے بیچ مین

اپنے طریقہ پر عبادت کرے - اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ اشتہار
پادشاہِ نے اہلِ کیتھولک کی رعایت سے جاری کیا تھا مگر اسّی
بعض فرقِ پراٹسٹنٹ یعنے خوارج ومخالفین مسلکِ اُسقفی
کو بھی حق و باطل مین تمیز کرنے کی آزادی حاصل ہوگئی - اوسکے بعد
ایک اور اشتہار جاری ہوا کہ وہ پہلے اشتہار سے بھی اہم و اعظم تھا
اور ایک ہفتہ کے بعد کونسل شاہی نے حکم دیا کہ سب پادری اس اشتہار
کو برابر دو اتوارون کو معابد و کنائس مین منابرِ وعظ پر پڑھین مگر
قسیسینِ لنڈن نے اس حکم کی تعمیل سے سرتابی کی اور سلین
کرافٹ اُسقف اعظم اور اور چھ اسقفون نے اسکی ردّ مین
عرضی لکھی - اسپر پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور اون ساتون اسقفون
کو مجلسِ ٹاور مین قید کیا مگر ایک ہفتہ کے بعد اونھین ضمانت لیکر
چھوڑ دیا - اس اضطرار وانتشار مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ جیمس کے
یہان لڑکا پیدا ہوا ہے مگر بہت کم لوگون کو اسکا یقین ہوا کہ یہ لڑکا پادشاہ کا نطفہ
ہی بلکہ اکثر اشخاص کی یہی رائے تھی کہ محل مین ایک لڑکا چھپا رکھا تھا اوسیکو پادشاہ
کا بیٹا بنا دیا ہے - یہی لڑکا بعد چند عرصہ کے جیمس کذّاب مدّعی
سلطنت ہوا -

اب اون سات اسقفون کی تحقیقات شروع ہوئی - یہ
مقدّمہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار ہے - اِسکی تحقیقات

صدر انجمن عہدہ سے معزول ہوا — دار العلم آکسفرڈ پر
پادشاہ نے اسسے بھی زیادہ تشدد کیا - اس مدرسۂ عالیہ سے متعلق
میگڈلین کالج تھا اوسکی صدر نشینی کا عہدہ خالی تھا وہ پادشاہ نے
ایک کیتھولک اینٹنی فارمر نامی کو دیدیا مگر اوس مدرسہ کے
ممبرون نے جان هف اوس عہدہ کے واسطے منتخب کیا تب تو
پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور خود جاکر اونھین بہت سا دھمکایا مگر وہ بھی
بڑے مضبوط تھے کہ ہرگز اوسکا حکم نہ مانا — آخر پادشاہ نے چند اشخاص
کو خاص اس کام پر مقرر کیا کہ اس عہدہ پر پارکر اسقف آکسفرڈ کو
مقرر کرین اور ممبرانِ مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ کو زمرۂ منتظمین تعلیم سے
نکالدیا اور اونھین قسیسی کا پیشہ کرنیکی ممانعت کردی اور میگڈلین
کالج کا انتظام ایک کیتھولک اسقف کے سپرد کیا اور ایک دن
مین بارہ کیتھولک مذہب شخصون کو اوس مدرسہ کا ممبر مقرر کیا -
مگر دو ہی برس کے بعد جیمس نے اپنے تعصب مذہبی کا مزہ چکھا اور
اوسے ثابت ہوگیا کہ یہ کڑی چوٹین جو اونے مذہب پراٹسٹنٹ
پر لگائی تھین پلٹ کر میری ہی سلطنت پر پڑین اور میری ہلاکت کا
باعث ہوئین —

اپریل سنہ ۱۶۶۷ء مین پادشاہ نے فقط اپنے حکم سے
اور خلاف آئین ایک اشتہار جاری کیا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ

اور اوسے کمال اذیت والم ہوتا تھا۔ پھر پادشاہ نے ایک بڑے خونخوار و ناخدا ترس امیر ٹرکوئل نامی کو جسکا لقب کذاب مشہور تھا ایرلنڈ کا ناظم مقرر کیا۔ مگر ایک امر پادشاہ سے ایسا وقوع مین آیا کہ اوسے اوسکے مزاج کا رنگ بخوبی معلوم ہوگیا۔ وہ امر یہ تھا کہ اوسنے اپنے سالون کو مناصب جلیلہ سے معزول کردیا اور بڑے سالے سی جسکا نام کلیرنڈن تھا ایرلنڈ کی نظامت چھین لی اور چھوٹے سالے رچرڈ جسٹر نے جو مہتمم خزانۂ عامرہ تھا بمجبوری خود استعفا دیدیا اور ان دونون کی معزولی کا فقط یہ سبب ہوا کہ یہ پگے پی اٹسٹنٹ تھے۔

بعد اوسکے جیمس نے مدارس عالیہ آکسفرڈ و کیمبرج پر تشدد کیا اور دار العلم کیمبرج کے منتظمین تعلیم کو ایک شقہ لکھا کہ البن فرانسس کو کہ فرقہ بلیڈ کیتائین کا ایک راہب تھا خطاب ایم اے یعنے ربّ العلوم دو۔ علمائے کیمبرج نے پادشاہ کی یہ درخواست نہ قبول کی اسواسطے کہ جو شخص اس خطاب کا طالب ہوا وسے بوقت حصول خطاب ایک طرح کی قسم کھانی پڑتی ہے اور کیتھولک وہ قسم نہین کھا سکتا۔ اس انکار کا یہ نتیجہ ہوا کہ نائب صدر انجمن مدرسۂ کیمبرج اور اور آٹھ عالم جنمین ایزک نیوٹن حکیم بھی تھا عدالت ہائی کمیشن مین حاضر کئے گئے اور نائب

اِس فتح سے شاہ جیمس اسقدر خوش ہوا کہ اب اوس ارادۂ عظیم کی تعمیل کے درپے ہوا جسکی فکر مین وہ مدّت سے دیوانہ سرشار تھا۔ وہ ارادۂ عظیم یہ تھا کہ مذہب کیتھولک مملکتِ برطانیہ مین علی وجہ الاتم از سرِ نو قائم ہوجاے۔ غرض اس امر مین اوسے ایسی کدّ تھی کہ ٹسٹ ایکٹ (قانونِ آزمائش) کو بھی اوسنے بالاے طاق رکھا اور اہل کیتھولک کو فوج مین عہدے دینے شروع کئے اور ازبسکہ اوسے عفوِ جرائم کا اختیار حاصل تھا لہذا اوسنے کیتھولک لوگون کو سب سزاؤن سے بری کردیا اور تمام کلیسا (یعنے امورِ دینی) کا اختیار ایک محکمۂ اعلی کو دے دیا جسمین سات ممبر تھے اور جفرس جز کو اوسکا منصف اعلی مقرر کیا۔ بعد اوسکے جیمس نے فوج دائمی کے زیادہ کرنے کا سامان کیا اور قصر وھایٹ ہال مین پوپ کے وکیل کی دعوت کی حالانکہ یہ امر ملکہ ماری کے زمانہ کے بعد پھر کبھی نہوا تھا۔ اب فرقۂ جسوٹ کے لوگون نے لنڈن مین پھر پاؤن پھیلائے اور اونکا ایک پادری ادورڈ پیٹو کہ نہایت چالاک شخص تھا بادشاہ کا معتمد علیہ اور رازدار ہوگیا۔ ڈرمنڈ نواب پرتہ کو بادشاہ نے اسکاٹ لنڈ کا ناظم مقرر کیا کہ اوس سے اوسے نہایت محبّت ہوگئی تھی اور اسکا باعث یہ ہوا تھا کہ ڈرمنڈ نے ایک آہنی پیچ ایجاد کیا تھا کہ اوسے مجرمون کے انگوٹھے مین ٹھوک دیتے تھے

حکم سنا دیا گیا اور ٹاور ہل پر اوسکا سر جدا کیا گیا۔ اب پادشاہ نے باغیون سے انتقام لینا شروع کیا اور پہلے تو اون بدبختون کے قتل و قمع کے واسطے کرنیل پرسی گرک کو مقرر کیا جسنے قصبۂ ٹانٹن مین ایک سرائے کے دروازہ پر سیکڑون کو پھانسی دیدی بعد اوسکے جفرس پز منصف اعلیٰ کو اونکے قتل پر مامور کیا اور اوسنے ایسا ظلم شدید کیا کہ اوس ظالم کرنیل نے بھی نکیا تھا چنانچہ اوسکی سنگدلی اور بدزبانی ضرب المثل ہے۔ اس سنگدل نے شہر ونچسٹر مین ایک عدالت مقرر کی جسکا نام عدالت خونین مشہور ہے پیشتر اس عدالت مین ایک عورت السس لزلی کی روبکاری ہوئی یہ کرومول کے ایک سردار کی بی بی تھی اور اسپر یہ جرم قائم کیا گیا کہ اس نے دو باغیون کو ہنگام فرار کھانا دیا اور اپنے یہان پناہ دی۔ جفرس پز منصف اعلیٰ نے اہل جوری کو ایسی لعنت ملامت کی اور ایسا دھمکایا کہ اونھون نے اوس عورت کو مجرم ٹھہرا کر زندہ جلا دینے کا حکم دیا مگر اوسکے شفیق دوستون کی سعی سفارش سے حکم حرق مبدل بہ حکم قتل ہوا اور ونچسٹر کے بازار مین اوسکا سر جدا کیا گیا اور بوقت قتل وہ مطمئن و بشاش رہی۔ بعد اوسکے یہ سفاک (جفرس پز) تمام بلاد مغربی مین پھرا اور سیکڑون کا خون بہایا چنانچہ اوسکے فتوے سے تین سے زیادہ بیگناہ قتل ہوئے اور ہزارہا آدمی جو قتل سے بچے اونکے اعضا قطع کروا ڈالے یا قید کیا یا ملک بدر کر دیا۔

کھدی ہوئی تھین جنمین کیچڑ اور پانی بافراط تھا۔ انمین سے دو خندقون کو
تو شاہزادہ مونمتھ اور اوسکی فوج چپکے سے طے کر گئے اور دشمن
کے سر پر آپہنچے مگر یہان پر شاہزادہ نے ایک بڑی گہری خندق دیکھی جسکی
خبر اوسے گویندون نے نہ دی تھی تب تو وہ بہت گھبرایا اور وہین ٹھہر
گیا کہ اتفاقاً کسی کا پلنچہ چل گیا بس پلنچہ کے چھوٹتے ہی فوج شاہی مین
جنگ کے نقارے بجنے لگے اور خندق کے اوسطرف سے باغیون کی فوج
پر برابر بندوقون کی باڑھ پڑنے لگی اور سواران لشکر شاہی گھوڑے اڑاتے
ہوئے میدان کارزار مین پہنچے۔ شاہزادہ مونمتھ کو اپنی شکست کا یقین
ہوگیا اور وہ بھاگا مگر اوسکی فوج کے پیادے عرصہ تک بڑی بہادری
سے لڑا کئے یہانتک کہ پادشاہی توپون کی باڑھ اونپر پڑنے لگی اور اونکی
صفین ٹوٹ گئین اور وہ بھی پریشان ہوکر بھاگے اور ہزار آدمی اون مین سے
مارے گئے۔ جنگ بیجھوں کے بعد پھر کبھی زمین انگلستان پر نہین لڑائی
ہوئی۔ دو روز بعد لڑائی کے لوگون نے شاہزادہ مونمتھ کو
نیوفورسٹ کے قریب ایک خندق مین چھپا دیکھا اور اوسکی جیب
مین کچھ مکڑ بھرے دیکھے غرض جب اوسے گرفتار کرکے لنڈن لیجانے
لگے تو راہ مین اوسنے بڑی منت و عاجزی سے پادشاہ کو خط لکھا اور جب
وہ لنڈن مین پہنچا اور پادشاہ کے حضور مین اوسے لائے تو اوسنے
اپنے تئین زمین پر گرا دیا اور پادشاہ کے قدمون کو اشک ندامت سے
تر کیا مگر اوسکی گریہ وزاری محض بیفائدہ تھی اوسیوقت اوسکے قتل کا

زمیندار اپنے باربرداری کے گھوڑون پر لد لدکر اوسکے سوار ونمین
شریک ہوے مگر امرا اور شرفا اوسکے شریک نہوئے۔ جب شاہزادہ
موصوف قصبۂ ٹانٹن مین پہنچا جہانکا اونی کپڑا مشہور ہی تو اوسکے
حوصلے بڑہے اور وہان اوسنے پادشاہ کا لقب اختیار کیا اور اوسکی
پادشاہت کی خوشی مین اہل قصبہ نے اپنی ٹوپیون مین سبز ٹہنیون کی طرّے
لگائے اور وہان کی جوان جوان لڑکیون نے ایک نسخہ صحف سماویہ کا
اور ایک بہت بھاری کارچوبی علم اوسے نذر دیا۔ شاہزادہ مونمتہ
کا قصد مصمم تھا کہ شہر بسٹل کو فتح کرے کہ اوس زمانہ مین یہ شہر لنڈن
کا ثانی تھا اس سبب سے وہ برج واٹر کی سمت روانہ ہوا اور قصبہ باتھ
کے قریب پہنچ گیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ فوج شاہی میرے مقابلہ کو
علی الاتصال چلی آتی ہے تو وہ ہمت ہار گیا اور پس پا ہوا اور اوسکی
ہمراہیون اور سپاہ شاہی سے مقام فلپس نورٹن پر کچھ لڑائی ہوئی
مگر جس لڑائی مین شاہزادہ مونمتہ کا خاتمہ بالخیر ہوا وہ مقام سجموور
پر ہوئی جو برج واٹر سے قریب ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی۔
اس مقام پر فوج شاہی بجمعیت سہ ہزار نفر مقیم تھی اور اوسکا سپہ سالار
ایک شخص بزدل وکاہل فیورشیم نامی تھا۔ شاہزادہ مونمتہ
فوج شاہی پر شبخون مارنے کی نیت سے نصف شب کو برج واٹر سے
آگے بڑہا اور مقام سجموور مین پہنچا۔ یہ وہی مقام تھا جہان شاہ
الفرڈ چھپا تھا اور یہان جابجا پانی بھرا ہوا تھا اور بیچ مین خندقین

جنگ سجموور و شکست شاہزادہ مونمتہ ۶ جولائی سنہ ۱۶۸۵ء

جو مفسد رائی ہوس کی سازش کے افشا ہونے کے
بعد بچگئے تھے وہ ہالنڈ مین بھاگ گئے تھے اور شاہزادہ مونمتہ
اور نواب ارگایل اور اور بہت سے لوگ جنکا مرتبہ اونسے کم تھا
وہان موجود تھے آخر ان سب نے شہر امسٹرڈم مین جمع ہوکر مشورہ
کیا اور یہ راے قرار پائی کہ نواب ارگایل تو اسکاٹ لنڈ کی
طرف سے حملہ کرے اور شاہزادہ مونمتہ خود انگلنڈ پر یورش
کرے - الغرض نواب ارگایل اسکاٹ لنڈ کیطرف روانہ ہوا
اور مقام کینٹایر پر وارد ہوا اور اپنے اہل قبیلہ کو صلیب
آتشی باین غرض بھیجی کہ وہ سب مسلح ہوکر اوسکے شریک ہون اور
کوئی دو ہزار کوہی اوسکی طرف جمع ہوئے اور انھین ساتھ لیکر
وہ شہر گلاسگو کی سمت چلا مگر اوسکی فوج ضلع ڈنبرٹن مین
منہزم ہوئی اور وہ بھیس بدلکر بھاگا مگر گرفتار ہوگیا اور چند روز کے
بعد وہ اڈنبرا مین قتل کیا گیا اور جو صبر و تحمل عیسائیون کو چاہیے وہ اوسنے
کیا اور اوسکا سر کاٹ کر مجبس ٹولبوتھ کے دروازہ پر لٹکا دیا یہانتک
کہ وہ سڑ گیا -

اب شاہزادہ مونمتہ کا حال سنئے کہ وہ تین جہاز
لیکر ساحل ڈورسٹ پر پہنچا اور مقام لایم مین وارد ہوا اور
بہت سے کسان اور معدن کھودنیوالے اوسکی کمک کو جمع ہوئے اور

باب پنجم

عہد شاہ جیمس دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۳۳ء۔ سنہ جلوس سنہ ۱۶۸۵ء۔ سنہ معزولی سنہ ۱۶۸۸ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۷۰۱ء

اپنے بھائی کے انتقال کے پاؤ گھنٹہ کے بعد شاہزادہ یورک نے بلقب شاہ جیمس دوم کونسل مین اجلاس کیا اور اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا کہ مین اس ملک کے آئین کے موافق حکمرانی کرونگا اور مسلک استقفی کو برقرار رکھونگا اور جب وہ پارلیمنٹ مین آیا تو کچھہ تقریر کی اوسمین بھی اس اقرار کا اعادہ کیا۔ یہ پادشاہ مذہب کیتھولک مین بڑا متعصب تھا پس کیا عجب تھا کہ لوگ سب سے پہلے کیتھولک پادشاہ یعنے ملکہ میری کے زمانہ کے ظلم وستم یاد کرکے خائف وترسان ہوتے مگر برخلاف اسکے رعایا کو پادشاہ سے کمال حسن ظن اور اوسپر اعتماد کلّی تھا اور ہر طرف سے سپاسنامے آنے لگے۔ پادشاہ فرقہ کیتھولک کی نماز جماعت مین بلاتقیہ شریک ہوا بعد ازآن اوسکی تاجداری کے رسوم بہ شکوہ وتجمّل شاہانہ ادا ہوئے۔ محکمۂ عوام نے ایک کرور نوّے لاکھ روپیہ سالانہ اوسکے واسطے مقرر کیا اور لوئی شاہ فرانس سے جو اوسے ملتا تھا وہ اسکے علاوہ تھا۔

جلوس جیمس دوم ۲۳ اپریل سنہ ۱۶۸۵ء

سلاطینِ معاصرین

	سنہ وفات
فرانس	
لُوئی چہاردہم	
اسپانیّہ	
فلپ چہارم	سنہ ۱۶۶۵ء
چارلس دوم	
سُویڈن	
چارلس یازدہم	
ترکستان روم	
محمدؐ چہارم	
شہنشاہِ جرمنی	
لیوپولڈ اوّل	
پوپ	
اَلگزنڈر ہفتم	سنہ ۱۶۶۷ء
کلمنٹ نہم	سنہ ۱۶۶۹ء
کلمنٹ دہم	سنہ ۱۶۷۶ء
اِنوسینٹ یازدہم	

چارلس دوم مین فقط ایک بات تو اچھی تھی کہ ہمیشہ خوشدل و شادمان رہتا تھا۔ اسی سبب سے اوسکی گردش کے دن اور مصیبت کے ایام اچھی طرح کٹ گئے اور اوسکا لقب **پادشاہ خوشدل** ہوگیا مگر یہ پادشاہ دنی النفس اور مکار اور بدکار تھا اور چونکہ خود فاسق و فاجر تھا لہذا اورون کی آبرو اور عصمت و عفت کا کچھہ پاس نکرتا تھا اور اوسکی اوقات صحبت بدمین گذرتی تھی اور گیند بازی مین بڑا مشاق تھا اور بڑا باتین کرنیوالا تھا اور اکثر جی بھلانے کے واسطے کیمیا کے نسخے بنایا کرتا تھا۔

سنہ ۱۶۶۰ء مین **رُویل سوسیٹی** یعنے **انجمن پادشاہی برائے اشاعتِ علوم** مقرر ہوا اور اوسنے علوم و فنون کی ترقی مین بڑی کوشش کی۔ اور ایک شخص **ولیم ڈاگری** نامی ساکن لنڈن نے ایک ڈاکخانہ قائم کیا جسمین خطونکا محصول آٹھہ پائی دینا پڑتا تھا اگرچہ بہت لوگ اوسکے سدِ راہ ہوے مگر اوسنے اپنا ڈاک خانہ جاری رکھا۔ اربابِ سیاست یعنے **وھگ** اور **ٹوری** کی باہمی خصومت و رقابت سے اخبار بھی خوب چمکے اور اون مین سیاست ملک کی باتین چھپنے لگین اور لنڈن گزٹ اور اوبزرویٹر جسکا مہتمم **روجر لسٹرینج** تھا اسطرح کے اخبار تھے کہ اونکے ذریعہ سے اربابِ سیاست کی رائے ظاہر ہوتی تھی۔

اور اب یہ تمام ملک مین پھیل گئی اور چند بھلے مانسون نے یہ ارادہ کیا کہ جب پادشاہ نیومارکٹ کی گھڑدوڑ سے آنے لگے تو اوسے مار ڈالیئے مگر اس قصد عظیم کی خبر شاہزادۂ مونمتہ اور امیر رسّل کو اصلا نہ تھی اون سازش کرنے والون کی یہ تدبیر سوچی تھی کہ جب پادشاہ کی گاڑی گھڑدوڑ سے پلٹ کر سرائی ھوس مکان کے قریب پہنچیگی جسمین کسان غلّہ رکھتے ہین تو راہ مین ایک چھکڑا الٹ دین گے اور جب اوسکے سبب سے پادشاہ کی گاڑی رُک جاے گی تو اوسے گولی مار دین گے پس اسطرح سے سازش درسازش اونہون نے کی تھی مگر اسکا حال جلد ظاہر ہوگیا اور اب پادشاہ کا غضب اون نمک حرامون کی جان پر نازل ہوا۔ مونمتہ تو برّاعظم یورپ مین بھاگ گیا اور امیر رسّل اور سڈنی قتل کئے گئے اور بہت سے لوگ جو اونسے پست مرتبہ تھے پھانسی دیدیئے گئے۔ باقی عہدِ سلطنت مین چارلس بالکل خودسر و مطلق العنان رہا۔

یہ پادشاہ ایک ہفتہ سے کم بیمار رہکر مرگیا۔ بوقت مرگ اوسنے اپنا مذہب کیتھولک ظاہر کیا اور ھڈلسٹن قسیس کو خفیہ اپنے پاس بلاکر رسوم آخری یعنے تلقین و عشائے ربّانی موافق مذہب مذکور ادا کروائے۔ اوسکے مرنے کے سبب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اوسنے زہر دیدیا۔ اِس پادشاہ کو کوئی اولاد حلال نہ تھی۔

فرق آگیا اور اونمین سے ایک فرقہ نے جسکا نام گیمرونین تھا پادشاہ سے منحرف ہوکر اوسکا نام جابر سفّاح رکھا اور اوسے اور اوسکے وزرا کو مرتد و ملحد ٹھرایا۔ نوّاب لارڈ ڈیل کے مقام پر اب جیمس شاہزادہ یورک اسکاٹ لنڈ کا ناظم مقرر ہوا۔ یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ جب یہ کاروبار سے فرصت پاتا تھا تو اپنا جی یون بہلاتا تھا کہ مظلومون کو اپنے سامنے بلاکر کسی کی ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھواتا تھا اور کسی کے پاؤن کا انگوٹھا پنچ سے دبواتا تھا۔ اکثر لوگ بظاہر اوسکے مطیع تھے اور اوسکے ظلم سے جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولنا گوارا کرتے تھے اور اکثر امرا پکا کی بستیون مین بھاگے جاتے تھے اور انگلنڈ مین جو فرقہ پیوریٹن کے لوگ تھے وہ بھی ایسے ہی ایسے ظلمون مین مبتلا تھے۔

چارلس دوم کے عہد مین سب کے بعد یہ مشہور واقعہ ہوا کہ فرقہ وھگ نے پادشاہ کے مخالف سازش کی۔ اس سازش کا یہ سبب ہوا کہ اکثر لوگ شاہزادۂ مونمتھ کو بسبب اوسکی وجاہت و صباحت اور صفائی طبیعت کے بہت چاہتے تھے اور اوسے چارلس کا ولد حلال اور وارث شرعی اور مستحق سلطنت سمجھتے تھے اور یہ افواہ اڑا تھا کہ پادشاہ نے شاہزادۂ موصوف کی مان لیوسی والٹرس سے نکاح کرلیا تھا اور نکاح نامہ ابتک ایک سیاہ صندوق مین رکھا ہے۔ الغرض ولیم رسل اور الگرنن سڈنی یہ دو امیر اس سازش مین سربراہ کار تھے

جماعت پراگندہ کرنے کو جمع ہوئے مگر دلاوران گروہ معاہدین
نے اِن مفسدون کو شکست دے کر پریشان کردیا۔ بعد اسکے چار ہزار
آدمی مسلّح ہوکر بسرداری ہیملٹن بوتھول کے پل پر جمع ہوے کہ فوج
انگلنڈ کو دریاے کلایڈ سے نہ عبور کرنے دین۔ ادھر چارلس
پادشاہ انگلنڈ نے اپنے ولد غیر حلال شاہزادہ مونمتھ کو کہ ویلس
کی ایک عورت لیوسی والٹرس کے بطن سے تھا بسرعت تمام
لنڈن سے باغیان اسکاٹ لنڈ کے مقابلہ کو بھیجا اور وہ اونپر
حملہ کرنے آگے بڑھا مگر فوج معاہدین مین امور مذہبی اور مقدمات
ملکی کی وجہ سے باہم نفاق پڑگیا تھا اس سبب سے جو گروہ قلیل
اس فرقۂ جرار سے اوس پل کو روکے کھڑا تھا اوسے کمک نہ پہنچی
اور اوسکے پاؤن اُٹھ گئے اور اوسمین سے تین ۳ سے آدمی مارے گئے
اور بارہ ۱۲ نے ہتھیار رکھدئے اُون مین سے بعض کو پھانسی
دیدی بعض کو جزائر بارباڈوز مین بھیجدیا۔ اب معاہدین
پر پیشتر سے بھی زیادہ ظلم و تعدّی شروع ہوئی اور اونھین کھیتون
مین گولیان مار مار کے گرادیا اور جانوران صحرائی کی طرح کوہ و دشت
مین اونھین رگیدتے پھرتے تھے حالانکہ اون بیچارون کا کچھ گناہ
نہ تھا سوا اسکے کہ وہ خدا کی عبادت اپنے اباء و اجداد کے طریقہ پر
کرتے تھے اور اگرچہ اونھون نے بڑی بڑی مصیبتون مین شاہ
چارلس کا ساتھ دیا تھا مگر اب اونکی خیر خواہی و وفاشعاری مین

واسطے باہم معاہدہ کرلیا تھا لہذا اونھین گروہِ مُعاہدین
کہتے ہین۔ اب نواب لارڈ ڈیل صدرِ کونسلِ نظامتِ اسکاٹ
لنڈ تھا۔ اوسنے آٹھ ہزار کوہیون کا لشکر پشت اضلاع کے کسانون
کے گھرون پر تعینات کردیا تھا اور اون کوہیون کو اجازت دیدی
تھی کہ شوق سے ان غریبون کو لوٹو اور کسی پر رحم نہ کھاؤ اور کسی
شخص کو اجازت نہ تھی کہ بلا منظوریِ کونسل اسکاٹ لنڈ سے
چلا جاتے۔ بڑی مدّت سے وہ مظلوم یہ ظلم بلکہ اسسے بھی اشدّ جور
سہہ رہے تھے اور دم نہ مارتے تھے لیکن اب اونھین اسقدر ستایا کہ
بیخود کردیا اور اونکے غیظ و غضب کی پہلی علامت یہ ظہور مین آئی کہ
اونھون نے شارپ اُسقفِ اعظم کو قریب کلیسائے سینٹ
اَنڈرُوز کے مقام میگس مُوُر پر مار ڈالا۔ کیفیت اوسکے
قتل کی یہ ہے کہ بارہ شخص جنمین سے ایک کا نام بیلفر تھا مقام مذکور
پر ایک اور شخص کے قتل کے ارادہ سے کھڑے تھے جو شارپ
سے کم مرتبہ تھا کہ اتنے مین اونھون نے اُسقف مذکور کو آتے
دیکھا اور اوسکے قتل کا مصمم ارادہ کرکے گاڑی پر سے کھینچ لیا اور
اوسکی بیٹی کے سامنے اوسے قتل کیا۔ اُسقفِ مذکور کے قتل کے
بعد بلوے ہوگیا اور ایک سردار گرہیم باشندۂ قریۂ کلیورہوس
اور اوسکے سوار کہ مدّت سے مُعاہدین کو ہنگام نمازِ جماعت پریشان
کردیتے تھے قریب کوہ لوڈن کے مقام ڈرمکلوگ پر پھر اونکی

قتل شارپ اسقف اعظم سنہ ۱۶۷۹ء

کہ پارلیمنٹ نے یہ سمجھکر کہ پادشاہ کو اولادِ حلال نہین ہے کہ وہ وارثِ تخت
و تاج ہو لہذا اوسکے بعد یہی شاہزادہ پادشاہ ہوگا ایک قانون اسواسطے
تجویز کیا کہ شاہزادۂ موصوف کو محجوب الارث کردے۔ اس قانون پر مدبرانِ
سیاست یعنے فرقۂ وھگ اور فرقۂ ٹوری مین بڑا شدید و غلیظ مباحثہ
ہوا لکن محکمۂ عوام مین ۷۹ ممبرون کی غلبۂ رائے سے یہ قانون جائز ٹھہر گیا
مگر پھر محکمۂ امرا مین امیر ہیلی فوکس کے حسنِ تقریر اور بلاغتِ کلام سے
منسوخ ہوگیا تب چارلس اور اوسکے بھائی کی دم مین دم آیا۔ اِن مباحثات
و مناقشاتِ شدیدہ مین ہر دو فرقۂ متضادۂ اربابِ سیاست نے ازراہ تحقیر و توہین
ایک دوسرے کا نام وھگ اور ٹوری رکھا مگر اب اِن نامون مین کچھ اہانت
و استہجان نہین باقی رہا ہے۔ فرقۂ وھگ مین کم مویان یعنے معاندینِ شاہ
چارلس اوّل داخل تھے اور فرقۂ ٹوری مین شہسواران یعنے
ہوا خواہانِ پادشاہ موصوف شامل تھے۔ لفظ ٹوری کے معنی مجھے
دو ہین اور یہ اصل مین ایرلنڈ کے قزاقون کا نام تھا۔ لفظ وھگ
کے معنے کھٹا دودھ ہین۔ شہسوارانِ رند مشرب نے کم مویانِ
صافی طبیعت و صوفی منش کو بسبب اونکے زہدِ خشک کے ازراہ
طعن وھگ یعنے شیرِ تلخ خطاب دیا تھا۔

اسکاٹ لنڈ کی زمین اون مظلومون کے خونِ ناحق سے
ابتک رنگین ہو رہی تھی جنھون نے حفظِ آزادی اور حراستِ دین کے

علی الدوام واستمرار نافذ ہوگیا — بلحاظِ رفاہ وآزادیِ عامۂ رعایا وکافۂ برایا یہ قانون فرمانِ عظیم[1] کا ثانی ہے اور رعایا کی آزادی کا کفیل ہے چنانچہ سابق کے پادشاہون کا یہ دستور تھا کہ دشمن کو مرطوب اور ردی قید خانون مین بلا تکلف قید کرتے تھے اور وہ بیچارا وہین پڑا ہوا گھلا کرتا تھا — اسکی ایک نظیر یہ ہے کہ مریِ ملکۂ اسکاٹلنڈ انیس برس تک زندانِ بلا مین پڑی رہی یہانتک کہ اوس بیچاری کو وجعِ مفاصل ہوگیا اور جوانی ہی مین پیر ہوگئی آخر کو اوسے قتل کر ڈالا اسیطرح سے سر والٹر رالی بارہ برس سے زیادہ محبس مین پڑا رہا اور لاڈ اسقف اعظم چار برس تنہا حجرہ مین قید رہا — مگر قانون ہبیاس کورپس کی بموجب کسی پادشاہ کو یہ اختیار نہ رہا کہ ذلیل ترین آحادِ ناس مین سے کسی شخص کو بلا تحقیقاتِ جرم میعادِ معین سے زیادہ قید خانے مین رکھ سکے — یہ قانونِ مشہور شاہ چارلس دوم کی دوسری پارلیمنٹ نے جاری کیا تھا — اوسکی پہلی پارلیمنٹ اٹھارہ برس برسرِ حکومت رہکر ۱۶۷۹ء مین برخاست ہوئی — جب قانون ہبیاس کورپس جاری ہوا تو انگلستان مین راقمِ اخبار کو اوّل مرتبہ ابرازِ مقاصدِ رعایا کی آزادی حاصل ہوئی مگر یہ آزادی چند روزہ تھی —

شاہزادہ یورک برادر بادشاہ سے رعایا ایسی خلاف تھی

[1] اس فرمان کا نام میگنا چارٹا ہے اور اسے شاہ جان نے جاری کیا تھا جیسا کہ سابق مین لکھا گیا ۱۲

اور ڈینبحر فیلڈ وغیرہ دروغ حلف اوٹھانیوالے نکل پڑے - اور
اونکی مخبری سے صدہا کیتھولک قتل کئے گئے - ان کشتگان ظلم و جفا مین سے
ولیم ہاورڈ جسکا خطاب امیر اسٹیفرڈ تھا بڑا عالی نسب شخص
تھا ظالمون نے اوسکے بڑہاپے پر بھی رحم نہ کیا اور ناحق قتل کرڈالا -
بعد معزولی اصحاب خمسہ ملقب بہ کیبال نواب ڈیون بی وزیر اعظم
مقرر ہوا - اوسنے ایک خط شاہ فرانس کو مشعر طلب زر لکھا وہ خط پکڑا
گیا اور اوسکی بربادی کا باعث ہوا - اوسکے بعد سر ولیم ٹیمپل
کہ نہایت ذی لیاقت شخص تھا پادشاہ کا ہمدم و ہمراز ہوا اور اوسنے یہ
تدبیر کی کہ چالیس آدمیون کی ایک کونسل پادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان
مین واسطہ فی الثبوت رہے - جو لوگ کہ شخص موصوف کے ساتھ انتظام
امور سیاست مین شریک تھے اون مین سے نواب ہیلی فوکس نہایت
معزز و ممتاز تھا اور از بسکہ بفحوائے خیر الامور اوسطہا
امور سیاست مین افراط و تفریط دونون سے وہ احتراز کرتا تھا اور ہر دو فرقہ
متضادہ ارباب سیاست یعنے وھگ اور ٹوری کے بین بین ایک
طریق مستقیم اختیار کرلیا تھا لہذا اوس زمانہ کے مدبران ملک اوسے
زال القدمین کہتے تھے مگر اس لقب کو وہ اپنی ہتک نہ سمجھتا تھا -

انگلستان کی تاریخ مین وہ دن بھی یادگار ہے جسدن
قانون ہبیاس کورپس کو پادشاہ نے منظور کیا اور یہ قانون اوس ملک مین

نفاذ قانون ہبیاس کورپس ۱۶۷۹ء

قانون سے تمام اہل کیتھولک عہدہائے سرکاری سے خارج ہوگئے اور شاہزادہ یورک بھی فوج بحری کی سپہ سالاری سے معزول ہوا۔ بعد اوسکے ایک بدکردار ناہنجار پادری ٹائیٹس اوٹس نامی نے یہ خبر مشہور کردی کہ پوپ نے لوگون سے سازش کی ہے اور پادشاہ اور کل اہل پراٹسٹنٹ کے قتل کے درپے ہے۔ اوسی قسم کے اور چند شخصون نے اس لغو خبر کی تصدیق کی اور آخر کو اونکا کذب ثابت ہوا۔ اس سازش موہوم کی واقعیت کی دوسری دلیل یہ ہاتھ لگی کہ ایک مشہور کیتھولک اڈورڈ کولمین نامی کے یہان سے کچھ کاغذات موہم و مشوش نکلے اور یہ شخص شاہزادہ یورک کی بی بی کا دارونہ تھا۔ تیسرا امر اس خبر کا مصدق یہ ہوا کہ سر اڈمنڈس بری گوڈفری منصف اعلی جسکی اجلاس پر پادری اوٹس نے اوس سازش کے واقعیت کی قسم کھائی تھی اوسکی نعش ایک کھیت مین قریب لنڈن کے اسطرح سے ملی کہ اوسیکی تلوار اوسکے سینہ مین پیری ہوئی تھی۔ اب سارا انگلستان مارے خوف کے سڑی ہوگیا اور اہل لنڈن محصورین قلعہ کیطرح ہر وقت مسلح رہتے تھے اور عجب طرح کا خوف و ہول طاری تھا۔ انجام کار اہل کیتھولک کا خون پانی کی طرح بہایا گیا اور مخبری کے صلہ مین پادری اوٹس کو بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن ملی اور قصر شاہی مین رہنے کو جگہ ملی۔ اس پادری مکار کی سرخ روئی سے اور بدمعاشون کو حوصلہ بڑہا اور لنڈن کے قمارخانون اور میخانون سے بلڈلو

بڑی بے اعتنائی سے بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ اصل روپیہ تمھین نہ ملے گا فقط اوسکے سود پر اکتفا کرو۔ یہ پیام حیرت فرجام سنکر سارا شہر بحواس ہوگیا اور جب سوداگرون سے اورون کا روپیہ نہ ادا ہوسکا تو اونھون نے داد وستد موقوف کردی اور کچھہ عرصہ تک تجارت مین بڑی ابتری رہی غرض یہ سب کچھہ ہوا مگر بادشاہ ذرا بھی نہ پسیجا بلکہ اور خوش ہوا کہ تماش بینی مین اُڑانے کے واسطے مفت کا روپیہ ہاتھہ لگا۔

جب سے لنڈن مین وہ قیامت کی آگ لگی تھی جسکا ذکر سابق مین ہوا جسسے لوگون کو فرقہ کیتھولک سے عداوت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ اونکی عداوت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ شاہزادہ یورک نے بالاعلان اعتقاداتِ مذہب کیتھولک کا اقرار کرلیا تھا اور یہ بھی اکثر کو گمان تھا کہ بادشاہ دل سے اپنی مان کے مذہب کا معتقد ہے۔ غرض مذہب کیتھولک کے سدباب کے واسطے پارلیمنٹ نے ٹسٹ ایکٹ یعنے قانون آزمائش جاری کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ کل عہدہ دارانِ سرکاری اسبات کی قسم کھائین کہ ہم مسئلہ قلب[1] الماہیت کو باطل جانتے ہین۔ اِس

نفاذ ٹسٹ ایکٹ ۱۶۷۳ء

[1] سابق مین لکھا گیا کہ یہ مسئلہ منجملہ اصولِ عقائدِ مذہب کیتھولک کے ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ پادری کے دعا پڑھنے سے روٹی اور شراب مقلوب الماہیۃ ہوکر حقیقۃً لا مجازًا اور استعارۃً جناب مسیح کا گوشت و خون ہوجاتے ہین معاذ اللہ اس سخافت عقیدہ و خرافتِ عقل کو دیکھا چاہیے کہ مرتبات و بدیہیات اولیہ کے خلاف اعتقاد کرتے ہین نعوذ باللہ من شرور الشیطان ۱۲۔

لارڈ ڈیل — ان اصحابِ خمسہ کی صلاح ایسی بد تھی اور لوگون کو اِنسے ایسی نفرت تھی کہ اوس زمانہ سے اِنکے لقب یعنے لفظِ کیبال کا اطلاق کئی متفنی آدمیون کے جتھے پر ہوتا ہے جو کسی سرکار مین اپنے رسوخ کے واسطے لوگون کو لڑوایا کرتے ہین —

۱۶۷۲ء مین اہلِ ہالنڈ سے پھر لڑائی شروع ہوئی — ادھر انگلستان سے ایک بیڑا جہازون کا روانہ ہوا اودھر لوی شاہ فرانس نے دریاے دھاین سے عبور کر کے ممالکِ متفقہ ہالنڈ کو تاخت وتاراج کیا مگر اہل ہالنڈ نے اپنے سردارِ شجاع ولیم شاہزادۂ اورنج کے حکم سے باندہ کاٹدئے اور سمندر کا پانی جوش مارتا ہوا ملک مین بھر گیا اور شاہ فرانس کی فوج اپنی جان لیکر بھاگی — اسکے بعد بھی اِن پادشاہون مین لڑائی رہی مگر ۱۶۷۸ء مین مقام نِمگن پر مصالحہ ہوگیا —

چارلس کی اور بیہودہ حرکتون مین سے ایک بے غیرتی کی حرکت یہ بھی تھی کہ اوسنے خزانۂ عامرہ بند کروادیا — لنڈن کے سنارون اور اور دولت مند تاجرون نے ایک کرور تیئس لاکھ روپیہ آٹھ یا دس روپیہ سیکڑا پر پادشاہ کو قرض دیا تھا اور اس روپیہ کی ضمانت مین اوسنے محاصل ملکی لکھہ دئے تھے — ایک دن اون بیچارون

معاہدہ مخفی درمیان بادشاہان انگلستان وفرانس سنہ ۱۶۷۰ع

بتہ لگا رہے ہین — چارلس ظاہر مین تولوي کا دشمن بنا تھا مگر در پردہ اوسکا مدد گار تھا اور بیس لاکھ روپیہ سالانہ اوسسے پنشن پاتا تھا اور دونون پادشاہون مین نامہ وپیام ہو رہا تھا اور ایک عورت فرانسیسی مَیڈم کارولِ نامی کہ نہایت حسین تھی اونکے درمیان مین واسطہ تھی — تھوڑے ہی دنون مین اس عورت نے پادشاہ کا دل لبھا لیا اور رئیسہ پورٹسمتھ کا خطاب پایا — قصہ مختصر شہر ڈوور مین شاہ چارلس نے پادشاہ فرانس سے خفیہ معاہدہ کرلیا اور شروط معاہدہ یہ قرار پائے — اوّل چارلس علی رؤسِ الاشہاد یہ اقرار کرے کہ میرا مذہب کیتھولک ہے دوم وہ لوي کی طرف سے ہالنڈ کی سلطنت جمہوری سے لڑے — سوم وہ لوي کے دعوے کی نسبت سلطنت اسپانیہ کی تائید کرے اسکے عوض مین شاہ فرانس نے چارلس سے یہ اقرار کیا کہ مین بہت سا روپیہ آپکو دونگا اور اگر آپ کی رعایا فساد کرے گی تو اوسے دفع کرنے کے واسطے فوج دونگا — نواب کلیرنڈن نے بادشاہ کی اس بے ایمانی اور بے حمیتی کا بہت شکوہ کیا آخر مورد عتابِ سلطانی ہوا اور آزردہ خاطر ہو کر برِّ اعظم یورپ مین چلا گیا —

اب پانچ شخص بادشاہ کے مشیرانِ خاص ہوے اور ان پانچون کے نام کے پہلے حرف سے لفظ کیبال مرکب ہو کر اونکا لقب کیبال ہو گیا — اونکے نام یہ ہین — کلفرڈ — آرلنگٹن بکنگھم ایشلي

استخوان سُرمہ ہوکر ایک خون کا لطخہ ہو جاتا تھا مگر سُبحان اللہ اون لوگون کی شجاعت وحمیّت دیکھا چاہیئے کہ باوجود ان عقوباتِ شدیدہ کے وہ ایک ہاتھہ مین صُحُفِ سماویّہ اور دوسری مین تلوار اور طپنچہ لئے ہوئے میدان مین آکر نماز جماعت پڑھتے تھے اور جون جون ظلم وتعدّی اونپر زیادہ ہوتی جاتی تھی وُون وُون اونکا غُلو اور خلوص بڑھتا جاتا تھا

لُوئی چہاردہم پادشاہِ فرانس کی طمع ملک گیری نے مدّت سے یُورپ مین تلاطم ڈال رکھا تھا اور اب اوسے ملک نِدرلنڈس نے نیکی ہوس ہوئی کہ اس ملک کا زوجہ کی جانب سے اوسے کچھہ استحقاق بھی تھا۔ پادشاہانِ انگلستان وسویڈن وھالنڈ نے یہ سمجھکر کہ تمام سلاطینِ یُورپ کی مقدارِ حکومت برابر رہے اور پادشاہ فرانس کو اورون پر غلبہ نہو جائے اوسکے مقابلہ پر اتّفاق کیا۔ اس اتّفاق کو اہل تاریخ کی اصطلاح مین اتّفاقِ سہ سلطنت کہتے ہین اور یہی امر کہ پایۂ حکومت ہر پادشاہ کی جانب برابر رہے بہت سے ہنگامون کا منشاء ہوا جنکا حال آیندہ لکھا جائے گا۔ غرض اس اتّفاق سہ سلطنت سے رعایاے انگلستان بہت خوش ہوئی اور چارلس اوسے بہت عزیز ہوگیا مگر افسوس ہے کہ اوسے اسکی خبر نہ تھی کہ ہمسے کیا فریب ہو رہا ہے اور پادشاہ سلامت اپنی عزّت مین

نے اپنے مقدمات کی پیروی کے واسطے لنڈن بھیجا تھا۔ وہان جاکر
اوسنے اپنے محسنون سے دغا کی اور اون سے منحرف ہونے کے صلہ مین
چارلس نے اوسے کلیسائے سینٹ انڈرُوز کا اُسقف اعظم
مقرر کردیا۔ ایسے ایسے انعاماتِ شاہی کی طمع مین نوشخص اور فرقہ
پرسبس بٹیرین سے چارلس کے اغوا مین آگئے اور منصب اُسقفی
پایا۔ نواب لیڈرڈیل کہ کسی زمانہ مین یہ بھی ہادری شارپ کا ہم
مشرب تھا یعنے پرسبس بٹیرین تھا اب مُرتد ہوگیا اور اوس مذہب
کا عدوّ جان ہوگیا اور پادشاہ نے اوسے اسکاٹ لنڈ کا
چیف کمشنر مقرر کیا اور جن لوگون نے مسلکِ اسقفی کے موافق
عبادت کرنے سے انکار کیا اونپر سپاہی تعینات کرکے زبردستی جرمانے
لئے اور اکثر لوگون کے مکانون پر پہرے بٹھوادئے یہانتک کہ جب
اونسے ایک ایک کوڑی وصول کرلی جب اون بیچارون کی جان
چھوڑی۔ آخر کرک کڈبرایٹ کے زمینداروں نے بلوے
کردیا اور قریب ہزار آدمی کے اڈنبرا کو روانہ ہوئے مگر جنرل
ڈیلزیل نے اونھین مقام رولین گرین پر قریب کوہہائے
پنٹ لنڈ کے شکست دی۔ بعد اوسکے بہت سے اہل پرسبٹیرین
قتل کئے گئے اور ایسی ایسی سخت سزائین اونھین دین کہ معاذ اللہ چنانچہ
اشدّ عقوبات یہ تھی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موزے چڑہاکر بڑی بھاری
موگری سے لوہے کی میخین ٹھوک دیتے تھے یہانتک کہ گوشت و

بغاوت وگشت زمینداران اسکاٹ لنڈ نومبر ۱۶۷۹ء

ایرلنڈ مین قوم سیکسن اور قوم سلٹ مین ابتک فساد وعناد چلا جاتا تھا اور منشار فساد زمین کی تقسیم تھی - جب کہ وُمول حافظ الملک نے اوس ملک کو فتح کرکے اپنے بھائی ہنری کو وُمول کو وہان کا ناظم مقرر کیا تھا تو وہان کے کیتھولک لوگون سے زمینداریان چھین کر اپنے ہم مشرب یعنے پیوریٹن لوگون کو دیدی تھین اور اونھین کو وہان بسا دیا تھا - اب شاہ چارلس نے چاہا کہ اون بیچارون کو اونکی غصب شدہ زمینداریون مین سے کسیقدر مسترد کردے اور اس غرض سے ایک تازہ قانون بندوبست جاری کیا مگر اسسے بھی اوس ملک کی اصلاح نہوئی کیونکہ کئی ہزار اہل کیتھولک سے اونکے حقوق مغصوبہ کی مکافات بہت قلیل کی گئی بلکہ کچھ بھی اونھین نہ دیا اور وہ چارلس کی ناانصافی کی شکایت کرتے ہوئے فرانسیس اور اسپانیہ مین چلے گئے -

اہل سکاٹ لنڈ پر یہ بڑی مصیبت کا زمانہ تھا - سابق مین بیان ہوچکا ہے کہ شاہ چارلس اور نواب کلیرنڈن اسپر آمادہ تھے کہ مذہب پریسبٹیرین کو اوس ملک مین بیخ وبن سے اکھاڑ ڈالین اور مسلک اسقفی کو وہان باستحکام تمام قائم کرین اس گون کا ایک پادری جیمس شارپ نامی اونمین مل گیا - یہ پادری لائق آدمی تھا مگر حق وباطل سے اسے کچھ بحث نہ تھی اور اسی اہل پریسبٹیرین

کرومول کے عہد دولت مین جبکہ فرقہ پیوریٹن کا وسع وتقوی خوب چمکا ہوا تھا بت تراشی اور مصوری گویا انگلستان سے مفقود ہوگئی تھی کیونکہ متورعین وعبادِ پیوریٹن کے زعم مین ان فنون سے بوے بت پرستی آتی تھی اور اوس زمانہ مین کھیل اور تماشے علی الخصوص تماشہ گاہون مین شبیہ بنی اور ریچھ پر شکاری کتی چھوڑنی کی ممانعت ہوگئی تھی اور وہ لہو ولعب مشروع جو یکم مئی اور عیدِ ولادت جناب مسیحؑ کو ہوا کرتے تھے اونکی بھی ممانعت قطعی ہوگئی تھی پس اب جو بعد استردادِ سلطنت لوگ ان قیود وحدودِ شدیدہ سے آزاد ہوے تو عیاشی کی افراط کردی چنانچہ خود پادشاہ کاہل اور اوباش تھا اور حسین وظریف وبدکار عورتون کی صحبت مین رہتا تھا اور انھین پادشاہ سے اس قدر رسوخ ہوگیا تھا کہ امورِ سیاست مین اکثر دخیل ہوتی تھین۔ غرض حرام کاری ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ممبرانِ پارلیمنٹ کی ایمانداری کا یہ حال تھا کہ اپنی راے فروخت کرتے تھے۔ اوسی زمانہ سے یہ رسم نکلا کہ تماشہ گاہون مین بعض مواقع پر عورتین شبیہ بنتی ہین اور جو مثنویان اوس زمانہ کی تصنیف کی ہوئی ہین جنکے مطابق عورتین شبیہ بنتی تھین اونکی عبارت اور مضامین مین اسقدر فحش بھرا ہوا ہے کہ اونھین پڑھنے سے کراہت آتی ہے۔ غرض حرامکاری کا ایسا زور وشور تھا کہ پادریون نے بھی اوسکے دفع کرنے مین کماحقہ کوشش نہ کی۔

سرے سے یہ آگ شروع ہوئی اور چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی لہذا پرانے
پرانے چوبی مکانات مین آگ جلد پھیل گئی اور ایک ہفتہ تک سارا شہر
مجس ٹاور سے مقام ٹمپل تک دھڑ دھڑ جلا کیا یہانتک کہ مشہور ہے
کہ اس آگ کی روشنی جبالِ چلٹرن ہِلز سے معلوم ہوتی تھی — الغرض
اِس آگ سے کہ نمونۂ آتشِ غضب الٰہی تھا نواسی گرجے اور تیرہ سے
مکانات سے زیادہ جلکر خاک ہوگئے اور کلیسائے قدیم سینٹ پال
بھی جل گیا اور اوسکے کھنڈر مین سر کرسٹوفر رن معمارِ مشہور نے وہ عالیشان
گنبد بنایا جو لنڈن کے مکاناتِ دود آلود سے بمدارج بلند نظر آتا ہے
مگر سچ پوچھئے تو یہ آگ بھی مثل اور آفاتِ آسمانی کے ظاہر مین تو آفتِ
عُظمیٰ تھی لکن درحقیقت نعمتِ عظمیٰ تھی — چنانچہ ایک فائدہ اسکے سبب سے
یہ ہوا کہ اوس وبائے عظیم کے آثار و علامات جو تنگ کوچون اور غلیظ مکانون
مین باقی رہگئی تھے وہ بھی اِس آگ نے بالکل مٹا دئے اور بہت سے مقامات
کہ صدہا برس سے تاریک اور تنگ پڑے ہوے تھے اس آگ کے
تصدّق سے اونھین روشنی اور ہوا نصیب ہوئی اور نئے نئے مکانات
اور چوڑی چوڑی سڑکین بنین اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض و اسقام
مین تخفیفِ سریع و بیّن ہوئی — اس آتشِ عظیم کی یادگاری کے واسطے
ایک برجِ رفیع شہر لنڈن مین بنایا گیا جو ابتک موجود ہے —

---

۱ یہ پہاڑ اسکاٹ لنڈ مین ہین اور لنڈن سے بیسیون میل کے
فاصلہ پر ہین ۱۲

غریب تو ہزارون مرگئے اور لنڈن کے بازارون مین خالی پڑے پڑے گھاس جم گئی اور تمام شہر مین ایک سنّاٹا ہو گیا اگر کبھی کسیکی آواز سنائی بھی دی تو مردون سے بھرے ہوے چھکڑون کی چرچراہٹ - جو لوگ وبا مین مبتلا ہوتے تھے وہ اپنے مکانون کو بند کرکے دفع بلا کے واسطے اونپر صلیب مسیحی کا نقش بنا لیتے تھے اور اکثر یہ کلمات بھی لکھدیتے تھے کہ **خداوندا ہمپر رحم کر** - ان مکانات بلا رسیدہ مین سوا چند خدا ترس پادریون اور طبیبون کے کسی کو جانیکی جرأت نہوتی تھی اور اوس ہوائے فاسد مین وہ اس اطمینان سے پھرتے تھے کہ گویا اونکے پاس کوئی طلسم یا حرز تھا - یہ دستور ہے کہ جس شہر مین وبا آتی ہے وہان کے بیدین آدمی اور شدید گناہ کرنے لگتے ہین اور جب موت سر پر کھڑی ہوتی ہے تو اور زیادہ شرابین پی پی کر ہنگامے کرتے ہین چنانچہ ہنگام نزول بلا لنڈن مین بھی یہی کیفیّت ہوئی - لاکھہ آدمی سے زیادہ اس وبا سے ہلاک ہوے اور جبسے پھر کبھی ایسی بلاء عظیم مملکت **برطانیہ** پر نہین نازل ہوئی -

اس وبائے عظیم کے برس روز کے بعد لنڈن مین اس زور وشور سے آگ لگی کہ خدا کی پناہ - یہ واقعہ شب یکشنبہ ۲ ستمبر کو ہوا اور اگرچہ اوس زمانہ کے لوگون کو یہ گمان تھا کہ یہ حرکت کیتھولک لوگون کی ہے مگر اب اکثر کو یہ یقین ہے کہ یہ آگ اتفاقاً لگ گئی تھی - لنڈن کے مشرقی

آغاز جنگ ہالنڈ ۱۶۶۵ء

ہالنڈ کی لڑائی کا آغاز تو اچھا ہوا مگر انجام مین پادشاہ انگلنڈ کو بڑی ذلت ہوئی۔ پچھلے سال انگریزی فوج بحری نے بسرداری شاہزادہ یورک ساحلِ سفلک کے متصل قریب لوسٹوفٹ کے بڑی لڑائی فتح کی۔ مگر جو روپیہ پارلیمنٹ نے اس لڑائی کے صرف کیواسطے دیا تھا وہ سب چارلس نے عیاشی اور تماش بینی مین اڑا ڈالا اور پادشاہ ہالنڈ کے عالیشان بیڑون کے مقابلہ کو ایسی جہاز بھیجے کہ سب شکستہ تھے اور کسی کا بادبان تک نہ درست تھا غرض اب انگلستان نے ایسی ذلت اوٹھائی کہ نہ کبھی پہلے اُٹھائی تھی اور نہ بعد اُٹھائی یعنے غیر ملک والون کی توپون کی گرج جو اہل لنڈن نے نہ کبھی پیشتر سُنی تھی نہ بعد سُنی وہ اب سُنی اور ہالنڈ کی فوج بحری نے شیرنس کو غارت و تاراج کیا اور انگریزی جہازون کو جو بندرگاہ چیٹم کے قریب مقیم تھے جلا دیا اور دریاے ٹیمس کی راہ سے قلعہ ٹلبری تک پہنچ گئی مگر اہل لنڈن کی خوش قسمتی سے دریا مین ایسا جزر ہوا کہ ہالنڈ کے امیرالبحر کے جہاز پیچھے بہگئے اور وہ یہی غنیمت سمجھا کہ سلطان البحر یعنے انگلستان کو اتنی ذلت دی یہ کیا تھوڑی ہے۔

غلبہ فوج ہالنڈ ۱۰ جون ۱۶۶۷ء

۱۶۶۵ء کی گرمی اہل لنڈن کے واسطے عجب ہلاکت کی فصل تھی اس قیامت کی وبا نازل ہوئی کہ امرا رعایا خوف کر اپنے دیہات کے مکانات مین بھاگ گئے مگر وہان بھی پنجۂ موت سے جان بر نہوئے اور

سے مانع ہو چنانچہ اوسکے عہد کی پہلی پارلیمنٹ نے اوسی دم اوسکو اسقدر محصول معاف کردیے جنکی تعداد ایک کرور بیس لاکھ روپیہ تھی - اِس رقم مین سے کچھ روپیہ کی بادشاہ نے کچھ فوج نوکر رکھی جسے اوس زمانہ مین جنٹلمن اف دی گارڈس (یعنے بادشاہ کی خواصی کے لوگ) کہتے تھے اور اب اوسے لائف گارڈس (یعنے حرّاس) کہتے ہین اور فوج دائمی جو اوس وقت سے آج تک انگلستان مین چلی آتی ہے اوسکی اصل یہی فوج ہے

بسبب اپنی فضول خرچی اور آوارگی کے بادشاہ ہمیشہ مفلس رہتا تھا اور روپیہ لینے کے واسطے اوسنے بہت ذلیل حرکتین کین چنانچہ اوسنے روپیہ کے واسطے شادی کی اور جس عورت سے شادی کی وہ کیتھرائن شاہزادی پرتگال تھی جسکا مذہب کیتھولک تھا اور جسکے جہیز مین بادشاہ کو پانچ لاکھ روپیہ نقد ملا اور دو قلعے یعنے ٹینجیر اور مروکو افریقہ مین اور شہر بمبئی ہندوستان مین ملا - شہر ڈنکرک جسے کرومول نے فتح کیا تھا اوسی بھی بادشاہ نے شاہ فرانس کے ہاتھ کو ڑیون کے مول بیچ ڈالا اور بادشاہ ھالنڈ سے ناحق لڑائی مول لی اور اس لڑائی کا سبب اسکے سوا اور کچھ نہین معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ چاہتا تھا کہ جو روپیہ اس لڑائی کے صرف کیواسطے پارلیمنٹ دے گی وہ میرے ہی قبضہ مین رہے -

حاشیہ متعلق بہ صفحہ ۴۶۴

۱۲ یہ لفظ پولیٹکس یعنے علم سیاستِ مُدن وتدبیرِ المنزل کے مصطلحات سے ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ وہ جماعت منتظمین کی جو بمنزلہ شخص واحد سمجھی جائے اور جسے حسب قانون کسی کام کا انتظام متعلّق ہو۔ انگلستان مین ایسی جماعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جماعت اہل دین یعنے اسقفِ اعظم اور اسقف اور نائب اسقف اور اور مناصب ومدارج کے اساقفہ وقسیسین جنسے امور دینی کا انصرام متعلّق ہوتا ہے۔ اور جماعت اہل دنیا یعے کارپردازان سلطنت واہل کاران ریاست جیسے شہرون کے کوتوال اور تھانہ دار وغیرہ اور ضلعون کے ناظم اور چکلہ دار اور مدرسون کے منتظم اور تجارت وغیرہ کے کارخانون کے مالک اور کارکن اور شفاخانون کے مہتمم۔ غرض جو جماعت کہ فرمان شاہی یا پارلیمنٹ کے حکم کے بموجب بحیثیتِ شخصِ واحد کسی قسم کے امور کے انصرام کی مجاز ہو اوسپر کورپوریشن کا لفظ صادق آسکتا ہے۔ پس اب متن کی عبارت کو ملاحظہ کیجیے تو معلوم ہو جاے گا کہ چارلس دوم کا یہ مقصود تھا کہ جن لوگون کو کسی نوع کا دخل امور دینی یا دنیوی مین ہے وہ میرے مطیع ومنقاد ہو جائین اور جو مین کہدون اوسے امنّا وصدقنا کہکے قبول کرلین۔ اور یہ بات ہنری ہشتم کے وقت سے پادشاہان انگلستان کے دماغ مین سمائی ہوئی تھی کہ ہم ظلّ اللہ اور خلیفۃ اللہ ہین ہماری اطاعت سب پر فرض ہے اور اِسی خبط مین بعضے مارے گئے جیسے چارلس اوّل اور بعضے سلطنت سے معزول ہوے جیسے جیمس دوم۔ ایشیا کے پادشاہ تو ابتک ظلِّ سبحانی وخلیفۃ الرحمانی کہلاتے ہین اور اپنے تئین خلق اللہ کی جان ومال کا مالک جانتے ہین مگر یورپ مین اب یہ بات نہین ہے وہان پادشاہ کے اختیارات محدود ومحصور ہین جو پادشاہ اوسسے تجاوز کرتا ہے رعایا کے ہاتھون سے خوب ٹھیک بنتا ہے مگر ایشیا کی خلقت مین یہ اُولوالعزمی اور ہمّت وحمیت اور فہم وفراست کہان ۱۲۔

سوا مسلکِ اُسقفی کے اور کوئی طریق نہ جاری رہے اِس سبب سے
اہل پرُسِ بٹلیرین بہت خائف و ترسان تھے اگرچہ اونکے پاس
خود پادشاہ کا لکھا ہوا اقرار موجود تھا کہ تمھارے عہدنامہ حلفی
کے خلاف نکرونگا مگر جس شخص کا یہ قول ہو کہ پرُسِ بٹلیرین شریفون
کا مذہب نہین ہے اوسسے اہل پرُسِ بٹلیرین کیا خاک امید رکھتے
غرض یہ تشتت و اختلاف جو آرا و عقائد مذہبی مین واقع تھا اسے
مٹانے کے واسطے پارلیمنٹ نے قانون توافقُ الملّہ جاری
کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ سب قسّیسون کو اُسقف امام جماعت
اور صاحبِ موعظہ مقرر کیا کرین اور سب پادری نماز اوسکتاب
ادعیہ سے پڑہا کرین جو بالفعل مروّج و متداول ہے۔ دو ہزار
قسّیسون نے اس حکم کی متابعت سے انکار کیا اور اپنے مناصب
سے معزول ہوے۔ اب پارلیمنٹ نے یہ تجویز کی کہ اہل پرُسِ
بٹلیرین کا عہدنامہِ حلفی علی رُوسِ الاشہاد جلا دیا جاے
اور ڈسِنٹرس یعنے خوارج یا مخالفین مسلکِ اُسقفی
عقوباتِ شدیدہ مین مبتلا ہوے اور وہ قانون جاری ہوا جسے کورپورلیشن ایکٹ کہتے
ہین۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ ہر کورپورلیشن کے حکّام اور اہلکار اس بات
کی قسم کھائین کہ پادشاہ کا مقابلہ اور عدول حکمی ہر حال مین ممنوع و ناجائز ہے۔

استردادِ سلطنت کی خوشی مین لوگ ایسے سرشار تھے کہ
کسی نے یہ خیال نہ کیا کہ شاہ چارلس کو خودسر و مطلق العنان ہونے

اور اسکے ساتھہ اور بدعتین بھی موقوف کردین جیسے جرمانون کا ہونا
اور اُمرا کے مرنے کے بعد اونکے لڑکون کا پادشاہ کی تولیت
مین آجانا۔ دوسرا امر پادشاہ نے یہ کیا کہ کرومول کے سپاہیون
کو موقوف کردیا اور اب اونھون نے چپ چاپ اپنے سابق کے
پیشے پھر اختیار کرلئے۔ تیسرا امر یہ کیا کہ انگلستان مین مسلکِ اسقفی
از سرِ نو قائم کیا۔ جو لوگ کہ شاہ چارلس اوّل کے قتل مین شریک
تھے اون مین سے چند ہی اشخاص نے سزاے موت پائی اور نواب
ارگایل کہ اسکاٹ لنڈ کے اہل پرمس بٹیرین کا سردار تھا
قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسنے چارلس دوم کو سر پر مقام اسکون
مین تاج رکھا تھا اور کرومول اور اوسکے داماد ایرٹن اور
بریڈشا کے لاشون کو قبرون سے نکلوا کر درخت پر لٹکا دیا
مگر جو لوگ کرومول کی حکومت سے راضی ہوگئے تھے اونھین امان
دی گئی اور جنرل منک بخطاب امیر البحار ممتاز ہوا۔

اس زمانہ مین مقدمات مذہبی بہت ابتر تھے۔ جن
لوگون کو کرومول نے اسواسطے مقرر کیا تھا کہ پادریون کو کنائس
مین وعظ کہنے کی اجازت دین اونھون نے ضلعون کے گرجون
مین اون پادریون کو مقرر کیا تھا جنکا مسلک انڈپنڈنٹ اور
پریس بٹیرین تھا مگر شاہ چارلس اور امیر کلیرنڈن کو یہ ضد تھی کہ

سڑک پر پھول بچھا دئے اور خوشی سے گھنٹے بجائے اور چارلس کے باپ کے پرانے ہوا خواہ جو اِج ہِل اور نیزبی کی لڑائیونمین اوسکے ساتھ لڑے تھے مارے خوشی کے رونے لگے۔ کرومول کے اہل فوج نہایت غمگین و غضبناک مقام بلیک ہیتھ پر کھڑے ہوے یہ تماشا دیکھ رہے تھے مگر کیا کر سکتے تھے کہ اون مین اتفاق ہی نہ باقی رہا تھا۔ اس سانحۂ عظیمہ کا نام استردادِ سلطنت مشہور ہوگیا اور کوئی ہنگامہ ایسا نہین ہوا جو اسکی خوشی مین مُخلّ ہوتا۔

شاہ چارلس کے ساتھ اڈورڈ ہائیڈ بھی انگلستان مین پھر آیا اور اب وہ بخطاب نوّاب کلیرنڈن صدرُ الصدور مقرر ہوا اور چندروز کے بعد اوسکی بیٹی این ہائیڈ کی شادی شاہزادہ جیمس سے ہوگئی اس سبب سے اوسے خاندان شاہی سے اور زیادہ خصوصیّت ہوگئی۔

منجملہ اون امور کے جو شاہ چارلس نے ابتدا سلطنت مین کئے ایک امر یہ تھا کہ بقیّۂ آثارِ آئینِ فیوڈل سسٹم کو بالکل محو کر دیا یعنے یہ شرط جو زمینداری مین ابتک باقی تھی کہ ہنگام جنگ زمیندار بادشاہ یا اپنے راجہ کی طرف سے لڑے اسے بالکل منسوخ کر دیا

شہنشاہانِ جرمنی

فرڈیننڈ سوم ..... سنہ ۱۶۵۸ء

لیوپولڈ اوّل .....

پوپ

اِنوسینٹ دہم ..... سنہ ۱۶۵۵ء

الگزنڈر ہفتم .....

باب ہفتم

عہد شاہ چارلس دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۳۰ء - سنہ جلوس سنہ ۱۶۴۹ء - سنہ استردادِ سلطنت سنہ ۱۶۶۰ء - سنہ وفات سنہ ۱۶۸۵ء

شروع سنہ ۱۶۶۰ء مین چارلس دوم قصر ولیسمنسٹر مین پادشاہ مشتہر کیا گیا اور اوسی مہینے مین وہ شہر ڈوور مین وارد ہوا اور اپنی سالگرہ کے دن بہ تزک و احتشام تمام داخل شہر لنڈن ہوا - جیسے اوسدن انگلستان مین خوشی ہوئی ویسی کبھی نہوئی تھی کیونکہ فرمانروا شاہ کی آمد کیواسطے

تخت نشینی چارلس دوم ۲۹ مئی سنہ ۱۶۶۰ء

سماوتہ کی تعلیم و تدریس مین مشغول رہتا تھا چنانچہ وعظ کہنے کے سبب سے وہ کئی مرتبہ قید بھی پڑا اس فرقہ کو یگر کے لوگ اب جماعت اصدقار کے لقب سے مشہور ہین اور نہایت سادہ رفتار اور جفاکش ہین اور اونمین اور اور فرق پراٹسٹنٹ مین لباس مین فرق ہے اور کسیقدر طرز گفتگو مین بھی تفاوت ہے اور طریقہ عبادت بھی انکا سب سے علیحدہ ہے

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوی چہاردہم ۱۷۱۵ء

اسپانیہ

فلپ چہارم ۱۷۴۶ء

سوئیڈن

ملکہ کرسٹینا ۱۶۵۴ء

چارلس دہم ۱۶۶۰ء

ترکستان روم

ابراہیم ۱۶۵۵ء

محمد چہارم .....

مین پارلیمنٹ مین مذہب وملّت کی قید نرہنی چاہیئے تو لوگ کیسے
خوش ہوئے کہ اللہ اکبر اور اب وہ ممبران پارلیمنٹ جنکا مذہب پڑہیں
بٹیرین تھا اور جنھین کرنیل پرائیڈ نے نکالدیا تھا اپنے اپنے
مقام پر پارلیمنٹ دراز مین پھرآئے لکن آخر کو یہ نیکنام محکمہ
شکست ہوگیا اور ایک نئی پارلیمنٹ مقرر ہوئی جسکے ممبر اکثر فرقہ
شہسواران اور اہل پرنس بٹیرین سے تھے مگر یہ پارلیمنٹ
کاہے کو تھی چند اشخاص کی مجلس تھی کیونکہ اسے پادشاہ وقت نے
نہ مقرر کیا تھا اور یہ بخوبی ظاہر تھا کہ اہل پارلیمنٹ اور رعایا دونون
کے دل پادشاہِ آوارہ وطن (یعنے چارلس) کی طرف
مائل تھے چنانچہ جب ایک روز منک نے پارلیمنٹ مین کہا کہ
چارلس کا قاصد باہر کھڑا ہوا ہے اور منتظرِ حکم باریابی ہے تو یہ خبر
فرحت اثر سنکر اہل پارلیمنٹ نہایت محظوظ ومسرور ہوے اور بڑی
محبّت واشتیاق سے چارلس کو ایک خط مشعر طلب لکھا اور وہ خوشی
خوشی اپنے ملک مین پھرآیا۔

اس زمانہ مین فرقہ پیورٹن سے بہت سے فرقِ
ثانویہ پیدا ہوے انمین سے ایک فرقہ کوئیکر کا حال لکھنا ضرور ہے
اس فرقہ کا بانی جارج فوکس باشندہ قصبہ ڈرپٹن واقع ضلع
لیسٹر تھا۔ یہ شخص کفش دوزی کا پیشہ کرتا تھا مگر اکثر صحفِ مقدسہ

منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا مگر جب اتنا بڑا سردار فوج کے سر سے اوٹھہ گیا تو وہ پھر بغاوت و فساد پر آمادہ ہوئی اور رچارڈ نے پانچ ہی مہینے مین استعفا دیدیا اور اپنے گاؤن واقع چشنٹ مین چلا گیا اور وہان ۱۷۱۲ء تک آبرو اور آسائش کے ساتھہ بسر کی۔

پارلیمنٹ دراز کے چند ممبر جو فرقہ انڈیپنڈنٹ سے تھے اور جنھین کرامول نے نکالدیا تھا اب افسران فوج نے اونھین پھر پارلیمنٹ مین داخل کیا پھر اونمین آپس مین نزاع ہوئی اور پھر اہل فوج نے قصر الامارۃ پارلیمنٹ سے اونھین نکالدیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑا کٹھن وقت تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ زمانہ آنیوالا ہے جبکہ سلطنتِ روم قدیم کیطرح اہلِ فوج اس سلطنت کا بھی نیلام کرین گے اور جو سب سے زیادہ دام لگائے گا اوسیکی نام چھوڑ دینگے اور فرقہ شہسواران یعنے ہواخواہانِ شاہ چارلس مقتول اور اہل پریس بٹیرین فوج کے خوف سے خصومتِ باہمی بھول گئے۔

مگر فوج کی نااتفاقی سے ملک بچ گیا۔ اور جب جنرل منک کہ بہت دانا اور سنجیدہ شخص تھا ۔۔۔ کی فوج لیکر اسکاٹ لنڈ سے لنڈن مین آیا تو تمام قومِ انگریز ڈر کے مارے کانپ ہی تھی کہ دیکھئے اب یہ سردار کیا سلوک کرتا ہے پس جب اوسنے کہا کہ میری رائے

سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی اور اوسدن انتقال کیا جسدن جنگ ڈنبار اور جنگ ورسسٹر اوسنے فتح کی تھی کہ اسدن کو وہ تمام سال مین میمون ومبارک سمجھتا تھا۔ اوسکی زوجہ الزبتہ ضلع اسسکس کے ایک شریف کی بیٹی تھی اور اوسسے دو بیٹے چار بیٹیان تھین بیٹون کا نام رچارڈ اور ھنری تھا۔

کرومول بڑا مستقل مزاج اور صاحب ہمت تھا۔ اوسکی سرسبزی اور کامیابی کا سبب یہ تھا کہ فن جنگ مین وہ اقصائے مدارج کمال پر فائز تھا اور یہ کمال چالیس برس تک حیز خفا مین رہا تھا مگر اب جنگ خانگی کے شور وشغب اور تلاطم وانتشار مین معرض ظہور مین آیا۔ اوسے آرائش ونمائش اور تکلفات ظاہری سے نفرت کلی تھی اور دوست آشناؤن سے جو دل لگی کرتا تھا تو وہ بھی روکھی اور نفع سے خالی نہوتی تھی۔ اوسکی صورت روڑھی اور بھدی تھی اور میانہ قد تھا آنکھین کرنجی اور تیز تھین اور ناک بہت بڑی اور نہایت سرخ تھی اور چہرہ سے خشونت وہیبت آشکار تھی اور گفتار ورفتار مین تادم مرگ درشتی اور دہقانیت رہی مگر اس بدصورت قالب مین کیا طبع عالی اور نفس زکی پنہان تھا اور کیا زہد وورع کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ کرومول کے بعد اوسکا بیٹا رچارڈ

تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - ستمبر ۱۶۵۶ء مین جو دوسرا محکمۂ عوام بنا تو ارباب محکمہ نے کرومول سے عرض کیا کہ آپ لقب بادشاہ اختیار کرین مگر کرومول کو اتنی جرأت نہوئی کہ اپنے تئین بادشاہ کہواتا اور فقط اتنے ہی امر کا استحقاق حاصل کرنے پر کفایت کی کہ مین اپنا جانشین خود مقرر کرونگا - اِسسے ضمناً اوسکا عہدہ موروثی ہوگیا کیونکہ اوسنے اپنے بیٹے ہی کو اپنا جانشین مقرر کیا - مگر جب کرومول نے ارباب محکمۂ عوام سے کہا کہ جن لوگون کو ہمنے منصب امارت عنایت کیا ہے اونھین تم بھی امیر جانو تو اونھون نے صاف انکار کیا تب اونھوں اس دوسری پارلیمنٹ کو بھی برخواست کردیا اور باقی زندگی بھر خود بہ نفسِ نفیس حکومت کی

کرومول کے آخر ایامِ زندگانی بڑی صعوبت و تلخی سے کٹے اور سازش پر سازش اوسکے آرام مین مخل ہوئی اور اب ایک شخص کرنیل ٹایٹس نامی نے ایک کتاب تحلیل الدم تصنیف کی اور اوسمین یہ لکھا کہ کرومول کا خون حلال ہے اِس سبب سے اوسپر ہمیشہ خوف طاری رہتا تھا یہانتک کہ وہ طپنچہ کی جوڑی اپنے ساتھ رکھتا تھا اور کپڑون کے نیچے زرہ پہنے رہتا تھا - اب اوسکی قوت بھی زائل ہونے لگی اور بیٹی کے مرنیکا بھی بڑا صدمہ ہوا کہ اوسے بہت چاہتا تھا آخر ۳ ستمبر ۱۶۵۸ء مین کرومول نے بعارضۂ تپ لرزہ اس دنیاے فانی

اب وہ انگریزی جہازون کے سامنے کافور ہوگئے اور بادشاہ اسپانیہ نے برّ و بحر دونون جانب سے خائب و خاسر ہوکر ۱۶۵۵ء مین جمیع کاسا زرخیز خزیرہ انگریزون کو دیدیا اور صوبہ لینگوڈوک اور جبال الپس کے قطنہ پرائسلنٹ ذکر و مول کی ظلّ حمایت و کنف حراست مین وہ عیش و آرام پایا جو مدت سے اونھین نہ نصیب ہوا تھا اور بادشاہ فرانس کا وزیر مکّار نیز رسان اوسکی دوستی کا ملتجی ہوا اور قلعہ ڈنکرک واقع ملک بلجیم کہ ٹیورن سپہ سالار فرانسیسی نے اہل اسپانیہ سے چھین لیا تھا اب بادشاہ فرانس نے وہ قلعہ انگریزون کے نذر کیا۔

مگر اپنے ملک مین کرومول کو بہت سی مشکلین پیش آئین فقط اوسکی فوج کے رعب سے لوگ اوسکی اطاعت کرتے تھے مگر فوج بھی تو کیسی تھی کہ شکست کا نام نہ جانتی تھی۔ غیر ملکون مین فتح حاصل کرنے سے کرومول کے حوصلے ایسے بڑہے کہ اوسنے ایک اور محکمہ عوام مقرر کیا اور ایک جدید محکمہ امرا بھی بنانا چاہا۔ امور سیاست ملک مین یہ بہت بڑی خطا اوسسے ہوئی کیونکہ امرائے عظام اوسے نوخیز سمجھکر بہت ذلیل و حقیر جانتے تھے لہذا مجبور ہوکر اوسنے اپنی ساختہ محکمہ اُمرا مین ایسے ایسے بد حقیقت و کم اصل لوگون کو داخل کیا جیسے گاڑی بان اور موچی جنھون نے اپنے ذلیل پیشے چھوڑکر لڑائی مین اوسکا ساتھ دیا تھا اور لڑ بھڑکر اونے سپاہیون سے محکمہ امرا کے کار فرما بنے تھے (بہ بین

مقرر کیا اور قصر ویسٹ منسٹر مین ایک تلوار اور مصحف[1] شریف
اوسے نذر دیا اور اب وہ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس پہنکر بیٹھا اور قائد
عساکر برّی و بحری مقرر ہوا اور ایک پارلیمنٹ اوسکی نام سے مقرر ہوئی
اور امور مذہبی مین آزادی مشتہر کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کرومول
کو یہ مقصود تھا کہ پارلیمنٹ کے ذریعہ سے آئین قدیم کے موافق سلطنت
کرون مگر پہلے ہی مرتبہ اوسکے عہد مین جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو
روپیہ دینے کے بارے مین اوسنے اور ارباب محکمۂ عوام سے مناقشہ
ہوگیا اور ہنوز محکمۂ مذکورہ نے ایک قانون بھی نہ جاری کیا تھا کہ کرومول
نے خفا ہوکر اوسے برخواست کردیا اور اٹھارہ مہینے تک اوسنے پھر کوئی
جلسہ پارلیمنٹ کا نہین منعقد کیا۔

اہل ہالنڈ سے ۱۶۵۴ء تک لڑائی رہی اب اوسنے مصالحہ
ہوگیا اور یہ مصالحہ اہل انگلستان کے موافق مقصود ہوا۔ اور اسمین ایک شرط یہ
ہوئی کہ شاہزادہ چارلس ہالنڈ کی عملداری سے نکالدیا جائے یہ فتح کرومول
کی فکر صائب و حسن تدبیر کا ثمرہ تھا جسسے اوسے ایسی قوت حاصل ہوئی انگلستان
کی شوکت و سطوت دو پادشاہان سابق کے زمانہ مین مضمحل ہوگئی تھی
مگر اب اوسنے ایسا جلوہ پایا کہ کبھی نہ پایا تھا۔ ملک برّبر کے دزدان
دریا مدت سے مسافران بحیرۂ روم کی جان پر بلائے بے درمان تھے

[1] یعنے مجموعہ صحف سماویہ ۱۲

تین سنتے بند وقچی ساتھہ لیکر پارلیمنٹ مین گیا اور اونہین باہر چھوڑکر
خود محکمہ کے اندر جاکر بیٹھا اور اب مباحثہ ہونے لگا۔ آخر کرومول اوٹھہ
کھڑا ہوا اور اہل پارلیمنٹ کی طرف خطاب کرکے کہا کہ تمنے رعایا پر ظلم کیا
اور دین کی بیحرمتی کی۔ جب بعض ممبرانِ پارلیمنٹ اوسے جواب
دینے کو اُٹھے تو وہ ٹوپی پھنکے ہوے ادھر اودھر ٹہلنے لگا اور اونھین
بہت فضیحت و سیاست کی اور باواز بلند کہا کہ دور ہو یہان سے
اور دیانت دار لوگون کو آنے دو اور جب اوسنے زمین پر دھپ سے پاؤن
تو وہ سب بند وقچی اندر گھس آئے اور ایک میز پر عصائے سلطنت رکھا
تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے اوسنے کہا کہ یہ کیا ڈھکوسلہ ہے اسے لیجاؤ۔
غرض اب مقابلہ و مجادلہ محض بے سود تھا قصر الامارۃ پارلیمنٹ بہت جلد
خالی ہوگیا اور جب کرومول جانے لگا تو اوسنے قفل دیکر کنجی اپنے
ساتھہ لیتا گیا۔ پس اسطرح سے پہلی مرتبہ پارلیمنٹ دراز نکالدی گئی
اور اب پارلیمنٹ کے بدلے ۴۰ ممبرون کی ایک کونسل مقرر ہوئی جسمین
سب کرومول کے دلی خیر اندیش و ہوا خواہ تھے۔ اس کونسل کا نام
پارلیمنٹ چرم فروشان ہوگیا کیونکہ اسکا ایک ممبر چرم فروش تھا
اور وہ سب ممبرون سے پیش رہتا تھا مگر اس مہمل و مزخرف پارلیمنٹ
کو تمام قوم انگریز نے چندہی روز مین تالیان بجاکر نکالدیا اور اب
تمام حکومت کرومول کی ذات خاص پر منحصر ہوگئی۔

اب کرومول کو افسرانِ فوج نے حافظ الملک

شکست پارلیمنٹ دراز ۲۰ اپریل ۱۶۵۳ء

مگر مجھے نہین پاتے - آخر ایسے ایسے خطرناک مقامون سے شاہزادہ شہر شُوْرہَم واقع ضلع سَسّکِس مین پہنچا اور وہان سے ایک کویلے کی کشتی مین سوار ہوکر مقام فیکیمپ واقع فرانسیس مین بخیر و عافیت پہنچا - پس اسطرح سے مملکتِ اسکاٹ لنڈ سلطنتِ جمہوریِ انگلنڈ مین شامل ہوکر جنرل منک کے سپرد کر دی گئی -

اب اہلِ ھالنڈ سے جنگ بحری شروع ہوئی - فوج بحریِ ھالنڈ کے سردار وین ٹرومپ اور ڈی رایٹر امیر البحر تھے اور اونکے مقابلہ مین سپاہ انگریزی کا سردار بلیک تھا - شروع ۱۶۵۲ء مین بلیک نے وین ٹرومپ کو قریب پورٹ لنڈ کو شکست دی اور گیارہ جہاز اوسکے تباہ کر دئے - تب اہل ھالنڈ نے صلح کی درخواست کی مگر پارلیمنٹ انگریزی نے کرومول کی طمع ملک گیری سے خائف ہوکر لڑائی کا ختم ہونا نہ منظور کیا کیونکہ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جبتک فوج بحری اپنے قبضہ مین ہے جبھی تک کرومول کی سپاہ پر اپنا قابو ہے مگر کرومول نے بھی ایسی تدبیر کی کہ کبھی خطا نہ کری کہ اپنی فوج کے افسرون سے باصرار کہا کہ جسقدر تنخواہ تمھاری باقی ہے اوسکے واسطے پارلیمنٹ کو عرضی دو - جب وہ عرضی پارلیمنٹ مین گذرانی گئی تو اہل پارلیمنٹ نے بہت خفا ہوکر کہا کہ آیندہ سے ایسی عرضیان بغاوت و فساد پر محمول کی جائین گی اور اس مضمون کا ایک قانون بنانا شروع کیا - کرومول

پادریون کے مشورہ سے کی تھی اور امیر لزلی اسپر ہرگز راضی نتھا۔
قصہ کوتاہ سپاہِ اسکاٹ لنڈ نے شکست فاش کھائی اور ہزارون
لڑائی مین اور ہنگامِ فرار مارے گئے اور شہر اڈنبرا و گلاسگو
بلا تاخیر سپہ سالارِ منصور (کرومول) کے مطیع ہو گئے۔

سال آیندہ شاہزادۂ عالیجاہ چارلس مقام اسکون
پر تاج شاہی سے مزین ہوا اور عہد نامہ حلفی پر دستخط کردے
اور اقرار کیا کہ مذہب پرس بٹیرین سے مطلق متعرض نہ ہونگا۔
امیر لزلی اور جو لوگ متمسکین عہد نامہ حلفی مین سے اوسکے شریک
تھے وہ بجمعیت کثیر شہر اسٹرلنگ مین مقیم تھے۔ کرومول شہر
پرتھ کے محاصرہ کو روانہ ہوا تاکہ دشمن کو ہستان سے مدد نہ پہنچنے
پائے اودھر اہل اسکاٹ لنڈ بسرگردگی شاہزادۂ چارلس انگلنڈ
کو روانہ ہوئے مگر جب وہ ورسسٹر مین پہنچے تو کرومول بھی
اونکے پیچھے پہنچا۔ آخر لڑائی ہوئی اور چارلس کی فوج منہزم
و مفرور ہوئی اور ایک مہینے تک شاہزادہ بھیس بدلے ہوے اضلاع
متوسطہ مین سرگشتہ و حیران رہا کبھی غریب صحرانشینون کا مہمان ہوتا
تھا اور کبھی گرمی کے پہاڑ سے دنون مین درخت بلوط کی شاخون مین
چھپ رہتا تھا اور اونکی آڑ مین کرومول کے لوگون کو دیکھا کرتا تھا
کہ سرخ وردیان پہنے ہوے میری تلاش مین چارسو پھر رہے ہین

جنگ ورسسٹر سنہ ۱۶۵۱ء

پہنچا تو وہان کے لوگ اوسکے آنے سے بہت خوش و مسرور ہوے۔
کرومول نے خبرِ ورودِ شاہزادۂ موصوف سنکر ایکدن کا بھی وقفہ
نکیا مگر جب وہ سرحدِ جنوبی پر پہنچا تو تمام ملک کو دریاے ٹویڈ سے
دریاے فورتھ تک اُجڑا ہوا پایا اور دیکھا کہ سپاہِ اسکاٹلنڈ بہ سالاری
سردار دانا و بیدار مغز امیر لزلی قریب اڈنبرا کے مورچے باندھے ہوے
عازم پیکار ہے۔ یہان پر کرومول کی سپاہِ آہنی کو ایک دشمن
تازہ دم سے مقابلہ کرنا پڑا یعنے قحط مین مبتلا ہوئی آخر کرومول
نے اوس مقام کو چھوڑ دیا امیر لزلی نے یہ سونچکر کہ لڑائی
نہوا اور دشمن قحط سے تنگ ہو کر بھاگ جاے اوس کا
تعاقب کیا اور قریب ساحل ڈنبار کے اوسے چارون
طرف سے گھیر لیا اور اب اوسے کوئی چارہ نر ہا سوا اسکے کہ یا اِس
ذلت کو گوارا کرے کہ اپنی فوج سے ہتھیار رکھوا دے یا حملہ کرے
مگر حملہ سے کیا ہوتا تھا اسواسطے کہ ایک تو سپاہ مخالف خود قوی تھی
دوسرے بہت استحکام کے ساتھ مورچہ بند تھی آخر کرومول
نے یہ ارادہ کیا کہ اسباب وغیرہ کو دریا کی راہ سے روانہ کرے
اور خود سوارون کو ساتھ لیکر سپاہ اسکاٹلنڈ کی بیچ مین سے
گھس کر نکل جاے۔ ہنوز یہ امر نہونے پایا تھا کہ سپاہِ اسکاٹلنڈ
پہاڑون سے اُتر کر میدان مین بقصد پیکار آئی کرومول یہ دیکھکر
نہایت متعجب و مسرور ہوا مگر یہ حرکت سپاہِ اسکاٹلنڈ نے اپنی جاہل

جنگ ڈنبار ۲۰ ستمبر ۱۶۵۰ء

نے لنڈن کو مراجعت کی تو ایرٹن اور لڈلو کو ایرلنڈ کی حفاظت
ونگہبانی کیواسطے مقرر کرآیا۔

جب کرومول لنڈن مین پہنچا تو رعایا نے اوسکی
خدماتِ جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سپہ سالارِ افواجِ سلطنتِ
جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل اسکاٹ لنڈ کو خبر وحشت اثرِ قتلِ
شاہِ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اوسکے بیٹے کو بادشاہ
کردیا اور کہا کہ ہم جو آمادۂ جنگ ہوئے تھے تو اسواسطے نہوئے تھے کہ بادشاہت کو بالکل مٹادین بلکہ صرف
اسواسطے کہ مذہب پریس بٹیٹیرین کہ ہماری آبا و اجداد کو اسقدر عزیز تھا ہمارے ملک سے زائل نہوجائے
پس اب اونھون نے شاہزادۂ نوجوان چارلس کو اسکاٹ لنڈ
مین بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اونکی دعوت نقبول کی باین خیال کہ
مجھے بھی اونکا مذہب کردہ یعنے پریس بٹیٹیرین اختیار کرنا پڑے گا اور نواب
مونٹ رُوز کو ہالنڈ سے اسکاٹ لنڈ مین بھیجا کہ بلا اعانت
اہلِ پریس بٹیٹیرین وہان کے لوگون سے بلوے کروادے مگر امیر موصوف
نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس
کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نرہا کہ اپنے تئین اسکاٹ لنڈ کے
پریس بٹیٹیرین لوگون کے سپرد کرے اور اوسنے اونکے عہدنامہ پر
مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریاے اسپی کی راہ سے اسکاٹ لنڈ
مین آیا (۲۳ جون ۱۶۵۰ء) جب شاہزادۂ چارلس شہر اڈنبرا مین

باغی ہوگیا اور اورون کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لولی سس (غارت کُن) رکھا۔ کرومول نے بکمال جرأت و استقلال ان سرکشون کو زیر کیا۔

ایرلنڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا مُہم اوسے درپیش ہوا۔ جب سنہ ۱۶۴۱ء مین وہ خونریزی عظیم ہوئی تھی جسسے اوس ملک کا حال نہایت ابتر ہوگیا تھا۔ نواب اُورمنڈ کہ ایرلنڈ مین پادشاہ مقتول کی ہوا خواہون کا سربراہ کار تھا اوس ملک کے تمام قلعون اور گڑھیون پر قابض ہوگیا تھا اور اب فقط ڈبلن۔ ڈرّی۔ بلفاسٹ۔ یہ شہر پارلیمنٹ کے قبضہ مین رہگئے تھے۔ کرومول ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوکر ۹۰۰۰ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا۔ اگرچہ یہ فوج قلیل تھی مگر مغلوب ہونے کا نام بھی نہ جانتی تھی۔ غرض چھ مہینے مین کرومول نے ایرلنڈ مین خیرخواہان پادشاہ مقتول کی قوت توڑ دی۔ اِس لڑائی مین بڑا کارنمایان اوس سے یہ ہوا کہ شہر ڈروھیڈا کو مغلوب کیا قلعہ کو تہ تیغ بیدریغ کیا اور شہر کو شہر چراغ کردیا اور ہر جگہ کیتھولک مذہب لوگ اوسکے خوف سے بھاگے بھاگے پھرتے تھے اور اوس کا رعب و ہیبت اونکے قلوب پر ایسی طاری ہوگئی تھی کہ ابتک ایرلنڈ کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہین اوسے یہ بددعا دیتے ہین کہ کرومول کا قہر تیری جان پر ٹوٹے۔ جب کرومول ۴۰

باب سوم

سلطنتِ جمہوری از سنہ ۱۶۴۹ء تا سنہ ۱۶۶۰ء

عہد اولِور کرومول مدارالمہام سلطنت

سنہ ولادت سنہ ۱۵۹۹ء۔ سنہ تقرر بعہدۂ مدارالمہامی سنہ ۱۶۵۳ء سنہ وفات سنہ ۱۶۵۸ء

اب انگلستان کی سلطنت جمہوری ہوگئی اور گیارہ برس سے زیادہ اسطرح پر رہی ایک جزو ضعیف پارلیمنٹ دراز کا ابتک باقی تھا مگر منصب پادشاہت اور محکمۂ امراءِ پارلیمنٹ قطعاً موقوف کردیے گئے اور انتظام ملک چالیس ممبرون کی کونسل کے سپرد کیا گیا۔ اس کونسل کا صدر نشین بریڈشا مقرر کیا گیا اور جان ملٹن فورین سکرٹری (یعنے وزیر الممالک) اور کرومول اور فیر فوکس منتظم فوج مقرر ہوے اور سر ہیزی وین کو فوج بحری کا اختیار دیا گیا مگر سچ پوچھئے تو کرومول اور اوسکی سپاہ سارے ملک پر حکمران تھی۔ نواب ہیملٹن اور دو اور ہواخواہانِ پادشاہِ مقتول نے اپنے آقا کا ساتھ دیا (یعنے قتل کئے گئے)

اب کرومول کو تین بڑی مشکلین درپیش تھین۔ ایک یہ کہ فوج کا ایک گروہ کہ امراء و شرفاء کے خون کا مزا چکھ چکا تھا اب پھر

سلاطین معاصرین

	سنہ وفات
فرانس	
لوئی سیزدہم	سنہ ۱۶۴۳ع
لوئی چہاردہم	
اسپانیہ	
فلپ چہارم	
ترکستان روم	
عثمان چہارم	سنہ ۱۶۴۰ع
ابراہیم	
سویڈن	
گسٹیوس ادلفس	سنہ ۱۶۳۲ع
ملکہ کرسٹینا	
شہنشاہان جرمنی	
فرڈننڈ دوم	سنہ ۱۶۳۷ع
فرڈننڈ سوم	
پوپ	
اربن ہشتم	سنہ ۱۶۴۴ع
انوسینٹ دہم	

اوسکے اقوال و افعال کے باعث ہوتے تھے - ایک محبتِ مسلک اُسقفی - دوسرے ہوس خودسری و مطلق العنانی - ہوس خودسری تو اوسنے باپ کی میراث مین پائی تھی اور اوسکی منجھلے بیٹے جیمس دوم کو اوسسے بھی زیادہ ہوس خودسری ہوئی - اس پادشاہ مین مکر و زور بھی بڑا غضب کا عیب تھا - مگر معاشرت با خویش و اقارب کے لحاظ سے اوسمین کئی وصف لائق تحسین و آفرین تھے - زوجہ اور اولاد سے وہ محبت کرتا تھا اور صنایع و بدایع علی الخصوص فنِ مصوّری سے بڑا مذاق رکھتا تھا - اوس زمانہ کے ایک مشہور مصوّر وَنڈ ایک کی کھینچی ہوئی تصویرون سے جو اوسکا حلیہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے - رنگ ساؤنلا - آنکھون سے غربت و حزن عیان - بلند ابرو - بال لنبے لنبے گھونگروالے - موچھین بڑی بڑی - داڑھی مگیلی -

اس پادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ نے پھلے پھل اراضی پر ٹیکس مقرر کیا اور اشیاءِ ساختۂ انگلستان پر محصول مقرر کیا اور یہ جنگ خانگی کے مصارف کے واسطے کیا تھا - رُوبنس اور وینڈایک مصوّرین ہالنڈ کی اعانت و سرپرستی شاہ چارلس نے کی اور اوسکی کے عہد مین آلۂ مقیاس الہوا ایجاد ہوا اور قہوہ کا استعمال انگلستان مین شروع ہوا اور ڈاک کا ڈھچر بڑا

ضرب مین پادشاہ کا کام تمام ہوگیا اور جب جلّاد نے اوسکا سرِ خون چکان بلند کرکے کہا کہ یہ اوس غدّار نابکار کا سر ہے تو سب تماشائیون کو منہ سے بیساختہ آہ نکل گئی۔

جب قوم نورمن نے انگلستان کو فتح کیا تھا جبسے اب تک پانچ پادشاہ مار ڈالے گئے تھے تین لڑائی مین زخمی ہوکر مرے تھے مگر تختۂ قتل پر ایک ہی پادشاہ کا سر جدا کیا گیا جسکی داستان غم ابھی لکھی گئی ہے۔

شاہ چارلس کے تین بیٹے اور تین بیٹیان تھین۔ بیٹون کے نام یہ ہین۔ چارلس ولیعہد جو بخطاب چارلس دوم پادشاہ ہوا۔ جیمس نواب یورک۔ ہنری نواب گلوسٹر۔ اور بیٹیون کے نام یہ ہین۔ میری جسنے شاہزادۂ اورنج سے شادی کی اور جسکا بیٹا شاہ ولیم سوم تھا۔ الزبتہ جو اپنے باپ کے قتل کے تھوڑی عرصہ کے بعد مقام کیرسبروک مین مرگئی۔ ہنریٹا جسکی شادی نواب اورلینس سے ہوئی۔

شاہ چارلس کے عنوانِ سیاست اور طرزِ معاشرت باخویش و اقارب مین عجب طرح کا تناقض تھا۔ سیاستِ ملک مین دوامر

قائم کیا کہ آپ نے ظلم و جور کیا اور رعایا سے مقابلہ و مجادلہ کیا۔ جو آن بان شاہ چارلس نے اس مزخرف عدالت مین کی وہ کبھی نہ کی تھی اور اوسوقت وہ رعب و سطوت شاہانہ اوسکے چہرہ سے جلوہ گر تھی جو حق تعالیٰ نے اوسے بہت کچھ عنایت کی تھی اور اوسنے کہا کہ جو عدالت سب قوانین کے خلاف ایجاد کی گئی ہو وہ ہماری تحقیقات نہین کر سکتی اور ہم پادشاہ ہین ہماری ملک کا قدیم سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ سلاطین و امرائے عظام کا محاکمہ و انصاف وہی لوگ کرتے ہین جو اونکے ہمپایہ و ہمرتبہ ہون۔ مگر اب پادشاہ کی کون سنتا تھا منصفان عدالت تو بجاے خود فیصلہ کر ہی چکے تھے اسپر بھی سات روز تک مقدمہ کو اُلجھائے رکھا آخر قتل کا حکم سنا دیا۔

تین روز بعد صدور حکم کے یعنے ۳۰ جنوری ۱۶۴۹ء مین شاہ چارلس عشرت خانۂ قصر وھایٹ ھال کے محاذی قتل کیا گیا۔ تختۂ قتل پر دو جلاد منہ پر کپڑا ڈالے کھڑے ہوے تھے اور اوسکے گرد سوار و پیادون کا ہجوم تھا اور ہزارہا آدمی دور خاموش کھڑے ہوے تھے پادشاہ کی تلقین کیواسطے بکسن اسقف بھی کھڑا ہوا تھا اور بوقت قتل پادشاہ نے اقرار کیا کہ میرا مذہب پراٹسٹنٹ ہے اور کلیسای انگلنڈ یعنے مسلک اسقفی کا مقلد ہون اور جنگ خانگی کی معصیت سے مین بری ہون کیونکہ پہلے پارلیمنٹ کی طرف سے شر ہوا مگر ہان اسکا اقرار کرتا ہون کہ یہ نواب اسٹریفرڈ کے خون ناحق کی سزا مجھے ملتی ہے۔ غرض تبر کی ایک ہی

پرسِ بیٹرین کو محکمہ مین نہ داخل ہونے دیا اب کوئی چالیس
ممبر فرقۂ انڈیپنڈنٹ سے باقی رہگئے سو اونہون نے دل سے کرومول
کی بڑی بڑی خدمتون کا شکریہ ادا کیا اور اب پادشاہ کے قتل کا مصمم ارادہ
ہوگیا۔ اکثر لوگ شاہ چارلس کا خون کرومول کے سر تھوپتے ہین
مگر کلام اس مین ہے کہ وہ پادشاہ کے قتل سے مانع بھی ہوسکتا تھا بلکہ
حسن ظن کا مقتضے تو یہ ہے کہ جیسے افضل المورخین (ہیوم) کا اعتقاد
ہے ویسے ہی ہم بھی یقین کرین کہ اس ہنگام مین کرومول نے
فوج کی خوشنودی کے واسطے اپنی فہم اور اپنی مرضی کے خلاف حرکت
کی اسواسطے کہ جس حکومت کو اوسنے خود ایجاد کیا تھا وہ ایسی بیڈھب
حکومت تھی کہ بعض اوقات خود اوسکا بس کچھہ نہ چل سکتا تھا اور جبکہ
وہ یہ چاہتا تھا کہ فوج ہمیشہ میری مطیع رہے تو اوسے بھی کسیوقت
فوج کی اطاعت لازم تھی۔ الغرض کچھہ لوگون نے خود ایک عدالت
بنالی اور خود ہی اوسکا نام دارالانصاف رکھہ لیا اور یہ عدالت
قصر ویسٹمنسٹر مین پادشاہ کی تحقیقات کیواسطے اجلاس فرمائی
امرائے عظام نے اس مقدمہ مین کچھہ دخل نہین دیا ہان قریب ستر
آدمیون کے اہل فوج اور اوس زمانہ کی براے نام پارلیمنٹ مین سے
اس عدالت مین منصف بنکر بیٹھے اور ایک وکیل بریڈشا نامی صدر نشین
بنا اور کوک رعایا کیطرف سے وکیل بنگیا۔ پادشاہ کو محلسرائے
سینٹ جیمس سے لاکر عدالت مین داخل کیا اور یہ جرم اوسپر

قتل شاہ چارلس اول ۳۰ جنوری ۱۶۴۹ء

کرُومول کے پوشیدہ حکم سے کورنٹ جویس نے کچھ سوار
ہمراہ لیکر بادشاہ کو ہُومبی ہَوس مین گرفتار کر لیا اور اوسے
قید کر کے قلعہ بہ قلعہ پھرآیا آخر کو وہ کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور جزیرہ
وایٹ مین پہنچا اور اس امید مین تھا کہ یورُپ کے کسی ملک مین چلا
جائے مگر دشمنون کے یورش سے قلعہ کیرسبرُوک مین پناہ لی
اور وہان سب جگھہ سے زیادہ شدّت اوسپر کی — اہل اسکاٹلنڈ
فرقہ انڈِپنڈِنٹ کی قوت سے کہ روز بروز افزون ہوتی جاتی تھی
خائف ہوکر سرحدِ جنوبی کو طے کر کے انگلنڈ مین آئے اور اونکا
سردار نوّاب ہیملٹن تھا — ادھر ضلع اِسّکِس وکینٹ مین بادشاہ
کے خیرخواہ کنمنائے — جنرل فیرفوکس کو ان لوگون کی گوشمالی
کو چھوڑکر کرُومولِ جلد جلد کوچ کر کے شمال مین پہنچا اور نوّاب ہیملٹن کو
لنکشیر مین شکست دی اور اڈنبرا مین ایسی حکومت قائم کی جو
شاہ چارلس کے مخالف ومعاند تھی —

کرُومولِ کی غیبت مین اہل پرسبٹیرین نے اوسے بڑی
دھمکیا دین کہ ابتک جماعتِ کثیر ممبرانِ پارلیمنٹ کی اسی فرقہ سے تھی
مگر جب کرُومول لنڈن مین پھرآیا تو اوسنے اونکی دھمکیون کا جواب
دندان شکن دیا کہ ۶ دسمبر کو سنہ ۱۶۴۸ء مین صبح کے وقت کرنیل پرائڈ کو ترک سوار لیکر بھیجا
اونھون نے تصرُّالامارۃ پارلیمنٹ کو چارطرف سے گھیر لیا اور قریب دوسو ممبرانِ فرقہ

ممبرون مین اتفاق نہ باقی رہا تھا اور لڑائی کے زمانہ مین رفتہ رفتہ اونکے دو فریق متضاد ہو گئے تھے ایک فریق تو اہل پریس بٹیرین کا تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ پادشاہ کی حکومت فقط محدود ہو جاے مگر دوسری فریق کے لوگ یعنے انڈیپنڈنٹ اسپر آمادہ تھے کہ پادشاہت کو بالکل مٹادین - چارلس نے اس امید موہوم سے کہ فرقہ پریس بٹیرین کی اعانت سے مجھے پادشاہت ملجاے گی اسکاٹ لنڈ کی فوج سے نورک مین جاکر پناہ لی اور سپاہ مذکور بمحبت و خوبی اوسسے پیش آئی اور عرض کیا کہ ہم آپ کی مدد کو حاضر ہین مگر بشرطیکہ آپ ہمارے عہدنامہ پر دستخط کردین - پادشاہ نے یہ امر نہ قبول کیا اور چند مدت کے بعد خود ہی درخواست کرکے اپنی انگلنڈ کی رعایا مین چلا آیا - لکن اہل اسکاٹ لنڈ نے انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے کہا کہ ہم پادشاہ کو اس شرط سے حوالہ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت و آزادی کا عہد کرلو اسپر پارلیمنٹ بہت خفا ہوئی اور کہا کہ تم ہمپر یہ شبہہ کرتے ہو کہ ہم اپنے پادشاہ کے بدخواہ ہین - پس انصاف کی بات یہ ہے کہ جب اہل اسکاٹ لنڈ نے پادشاہ کو پارلیمنٹ انگلنڈ کے حوالہ کیا تو اونھین مطلق وہم و گمان بھی نہ تھا کہ قصر وہائیٹ ہال مین یہ قیامت برپا ہوگی (یعنے پادشاہ قتل کیا جاے گا) -

اب پادشاہ کے قتل کا سامان بہت جلد ہونے لگا -

ہر سالہ کے لوگون سے خلوص عقیدہ وصدقِ نیّت کے آثار عیان تھے
چنانچہ تمام افسر اور سپاہی خیمون اور بارکون مین بلا ناغہ نماز کے واسطے
حاضر ہوتے تھے اور نہ وہ جُوا وغیرہ کھیلتے تھے نہ شراب پیتے تھے
نہ ناحق قسم کھاتے تھے اور جب وہ لڑائی پر جاتے تھے تو زبور کی
تلاوت کرتے جاتے تھے اور اونکی شجاعت کا یہ حال تھا کہ جب
کچھہ عرصہ کے بعد وہ انگلستان کی طرف سے برِّ اعظمِ یُورپ
مین جاکر لڑے تو بڑی بڑی عمدہ فوجین اونکے حملہ کی تاب نہ لاسکین
اور روبفرار ہوئین —

جنگ نیزبی ۱۴ جون ۱۶۴۵ء

اس جنگ خانگی مین خاتمہ کی لڑائی مقام نیزبی واقع
ضلع نُورتھمپٹن مین ہوئی اور اسمین فوج پادشاہی نے شکست
فاش کھائی — امیر مُونٹ رُوز نے چھہ لڑائیان پے در پے اسکاٹ لنڈ
مین فتح کین اور گویا اوس ملک پر بالکل قابض ہوگیا اور اوسکی فتح
سے پادشاہ کو بھی اوس ملک کی طرف سے کچھہ امید ہوئی مگر یہ امید
بہت جلد منقطع ہوگئی اور وہ بدنصیب پادشاہ (چارلس)
اکسفرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے اِسکاٹ لنڈ کی فوج مین
بمقام نُورک چلا گیا —

غرض اسطرح سے پارلیمنٹ ظفریاب ہوئی مگر اب اوسکے

لڑائی ہوئی اور اسمین بھی شاہ چارلس نے شکست کھائی۔

چند مدّت سے فرقۂ پیوریٹن کی ایک شاخ انگلستان مین نشو و نما پاتی جاتی تھی اور اس طائفہ کا نام انڈیپنڈنٹ یعنے اختیاری تھا اور اسکا رئیس کرومول تھا۔ اعتقاداتِ مذہبی مین اس فرقہ کا یہ قول تھا کہ ہر ایک جماعت عیسائیون کی بجاے خود ایک کلیسائے مستقل ہے اور قسیسین و اساقفہ کی جماعتون کی اطاعت فرض نہین ہے اور امورِ سیاستِ ملک مین اس فرقہ کی یہ راے تھی کہ سلطنتِ شخصی موقوف ہو جاے اور سلطنت جمہوری قائم کیجاے۔ اپنے زمانہ مین یہ فرقہ بلقب بنچ کنن مشہور تھا اور اسکی کوشش سے ۱۶۴۵ء مین ایک قانون جاری ہوا جسے قانون خود فراموشی کہتے ہین اور جسمین ممبران پارلیمنٹ کو ممانعت لکھی تھی کہ فوج کی افسری قبول کرین پس اس سبب سے امیر ایسکس اور نواب منچسٹر فوج سے برطرف ہو گئے اور سر ٹامس فیر فوکس تمام فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور اگرچہ کرومول پارلیمنٹ کا ممبر تھا اسپر بھی وہ نائب سپہ سالار مقرر ہوا اور سب سالاری سے متعلق ہو گیا مگر وہ برائے نام نائب سپہ سالار تھا فی الحقیقت تمام لشکر کا سردار وہی تھا۔ غرض اس نظم و نسق سے وہ عجیب و غریب فوج مرتب ہوئی جسکی بدولت کرومول سے بڑے بڑے کارنمایان ہوئے اور اگرچہ اس مین شک نہین کہ اس فوج مین منافق بھی تھے مگر ہر پلٹن اور

اعلی کردون گا۔ الغرض کرومول نے پہلے اپنی ہی رسالہ کو درست کیا کہ وہ اب کرنیلی کا عمدہ پا چکا تھا اور اُسمین چُن چُن کر ایسے لوگ بھرتی کئے جو بہت متشرع اور خداترس تھے اور اونہین ایسے چست اور عمدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز مین وہ کرنیل کرومول کی سپاہِ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

بموجب شروط اوس عہدنامہ حلفی کے جو پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ اِسکاٹ لنڈ مین تحریر ہو چکا تھا فوج اسکاٹ لنڈ بجمعیت اکیس ہزار نفر شروع ۱۶۴۴ء مین سرحدِ جنوبی کو طے کر کے وارد اِنگلنڈ ہوئی۔ شاہ چارلس نے بھی کچھ قدرے قلیل مدد ایولنڈ سے منگائی۔ جنوب اِنگلنڈ مین تو پارلیمنٹ کی فوج نے بسرداری امیر اسیکس کئی مرتبہ شکست کھائی مگر مقام مارسٹن مور مین سپاہِ کم مویان نے باعانتِ فوج اِسکاٹ لنڈ فتح مبین و ظفر کامل حاصل کی اور اوسدن کرومول اور اوسکی سپاہِ آہنی کے سامنے کسی کے قدم نہ ٹکے اور اگرچہ شاہزادہ رُپرٹ اور اوسکے سوار بڑے بڑے زور و شور کے حملون مین ظفریاب ہوے تھے مگر اِس لڑائی مین دلاورانِ فوجِ پیوریٹن کے حملۂ شدید کی مقاومت نکر سکے۔ آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر یورک اور نیوکیسل پر قبضہ کر لیا۔ قریبِ اختتامِ جنگِ خانگی مقامِ نیوبری پر دوبارا

جنگ مارسٹن مور ۱۶۴۴ء

خوش ہوا کہ شہر گلوسٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اوسے اس شہر کی فتح کا یقین ہوا تو امیر اسیکس بسرعت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ ترک کروا دیا اور کچھ دنون کے بعد فوج پادشاہی کو نیوبری کی پہلی لڑائی مین شکست دی۔ گلوسٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بدلگیا اور پارلیمنٹ کو قوت و غلبہ ہوا اگرچہ ہیمپڈن کا مارا جانا اوسپر بہت دشوار ہوا اور ہیمپڈن آغاز جنگ مین شاہزادہ رُپرٹ کے سوارون سے لڑتے مین مارا گیا تھا۔

جنگ اول نیوبری ۱۶۴۳ء

مگر ہیمپڈن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان اوس معرکہ مین موجود تھا۔ یہ شخص اولور کرومول تھا جو اج ہل کی لڑائی مین سوارون کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج مین لڑا تھا۔ اوسوقت اوسکی عمر چالیس برس سے زیادہ تھے اور مدت تک اوسنے ضلع ہنٹنگڈن مین جہان کا وہ باشندہ تھا امن و راحت بسر کی تھی۔ پارلیمنٹ دراز کے ممبرون مین کرومول کی یہ شناخت تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا فرقہ پیوریٹن کا لباس ہوتا تھا ویسے ہی میلے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اوسکی تقریر کچھ عجب طرح کی اکھڑ اور پریشان ہوتی تھی۔ پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوئی تو کرومول اوسکی کُنہ سمجھ گیا اور اوسنے دل مین ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنون مین پارلیمنٹ کی گوارڈل فوج کو پادشاہ کی کارآزمودہ سپاہ سے

سنہ ۱۶۴۲ء مین علم پادشاہی شہر نوٹنگھم مین افراشتہ ہوا اور دس ہزار آدمی اوسکے گرد جمع ہوئے۔

پادشاہی فوج کے سپاہی سب شریف تھے اور ساز و سامان سے درست اور فنِ سپاہگری مین بہت ہوشیار تھے مگر اونکے پاس توپ اور میخزین کم تھا اور روپیہ کے باب مین پادشاہ کو فقط اپنی فوج کی خیر خواہی پر بھروسا تھا۔ پارلیمنٹ کی فوج مین ہر واہے اور سوداگر بھرے ہوے تھے اور سب ناتجربہ کار اور غیر تعلیم یافتہ تھے مگر چونکہ لنڈن اور دریاے ٹیمس پارلیمنٹ کے قبضہ مین تھا اور محصول مقرر کرنے کا بھی اوسے اختیار تھا لہذا اس لڑائی مین ہر طرح سے اوسی کو غلبہ تھا۔ فوجِ شہسواران کا سردار خود پادشاہ تھا اور سپاہِ کم مویان کا سپہ سالار امیر اسکس مقرر کیا گیا اور پادشاہ کا بھتیجا شاہزادہ رُپرٹ سواران فوجِ شاہی کا سردار معین ہوا۔ پہلی لڑائی کوہ اِج ہِل واقع ضلع وارِک مین ہوئی مگر کسی فریق کی فتح و شکست نہوئی۔ جاڑے کی فصل مین شاہ چارلس نے مع فوج شہر اکسفرڈ مین قیام کیا جہان کے قدیم مدرسہ کے لوگ ہمیشہ سے پادشاہ کے خیر خواہ ہین۔ سنہ ۱۶۴۳ء کی لڑائی مین تین سانحے یادگار ہوئے۔ ایک یہ کہ فوج پادشاہی نے شہر بِرسٹل ٹولے لیا اوس زمانہ مین یہ شہر دوسرا لنڈن تھا۔ اِس فتح سے پادشاہ ایسا

جنگ ابجہل درمیان بادشاہ و پارلیمنٹ
۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۶۴۲ء

امور کا اقرار کیا مگر اوسکے افعال اوسکے قول کے مکذّب ہوے اور
سنہ ۱۶۴۲ء کی ابتدا مین اوسنے ممبران محکمۂ عوام مین سے پانچ شخصون
کو کہ اوسکے بڑے قوی دشمن تھے بہ تہمت بدخواہی و نمک حرامی
قید کرنے کا حکم دیا۔ ان پانچ شخصون کے نام یہ ہین ہیم ہیمپڈن
ہیزلرگ ہولس اسٹرود۔ مگر محکمۂ عوام والون نے
ان اشخاص کو پادشاہ کو ندیا آخر دوسرے روز وہ فوج لیکر اونہین
گرفتار کرنیکو گیا مگر قبل اسکے کہ پادشاہ محکمہ کے اندر داخل ہو وہ لوگ
بھاگ گئے۔ جسدن یہ معرکہ ہوا اوسدن تمام شب اہل لنڈن مسلّح
و مکمّل سڑکون پر کھڑے رہے اور سب لوگ پادشاہ پر بہت جھلّائے
ہوے تھے کہ اوسنے ہماری قوم کو ذلیل کیا ہے۔ آخر پادشاہ دارالسلطنت
کو چھوڑکر شہر یورک مین بھاگ گیا اور ملکہ ہالنڈ مین بھاگ گئی۔

کئی مہینے تک پادشاہ اور پارلیمنٹ مین نامہ و پیام رہا
مگر انمین سے ایک دوسرے کا مطیع نہ ہونا چاہتا تھا۔ آخر الامر
ارباب محکمۂ عوام نے حکم کیا کہ پادشاہ فوج کی حکومت چھوڑ دے
مگر یہ حق (یعنے حکمت فوج) بہت قدیم حقوق سلطانی مین سے تھا
لہذا پادشاہ نے اسکے ترک سے انکار کیا اور جنگ خانگی شروع
ہوگئی۔ اپریل سنہ ۱۶۴۲ء مین جب پادشاہ نے شہر ہل مین داخل ہونا
چاہا تو لوگون نے شہر کے دروازے بند کر لیے مگر ۲۵۔ اگست

ایک گروہ عظیم کاشت کارون اور سوداگرون کا ہوگیا — جو لوگ پادشاہ کیطرف تھے اونکا لقب بسبب اونکی ہیبت وسطوت وشہسواری کے شہسواران ہوگیا اور اوسکے خلاف جو فرقہ تھا اوسکا لقب کم ہو یا ان ہوگیا کیونکہ اس فرقہ کے لوگ جنکا مذہب پیوریٹن تھا چھوٹے چھوٹے بال سر پر رکھتے تھے - اگرچہ بعد چند عرصہ کے ان دونون فرقون کے نام بدل کر ٹوری اور وھگ ہوگئے اور پھر یہ نام بدلکر کونسرویٹو اور لبرل کے لقب سے مشہور ہوے مگر ان کے اصول ہمیشہ یکسان رہے — ایک فرقہ (یعنے ٹوری) کا تکیہ کلام ضابطۂ قدیم ہے دوسرے (یعنے وھگ) کا ترقی - فرقۂ ٹوری یہ چاہتا ہے کہ اگلے زمانہ کے رسوم وقوانین جنکے سبب سے انگلستان ایسا سرسبز رہا ہے بحال خود باقی رہین اور فرقۂ وھگ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ قوانین قدیمہ مین بعد تدبر وتعمق بسیار ہمیشہ ایسے تغیرات کئے جائین کہ ملک روز بروز زیادہ سرسبز وترقی پذیر ہوتا جائے -

۲۲ - نومبر سنہ ۱۶۴۱ء مین بعد مباحثۂ بسیار (یہ پہلی لڑائی ان دونون فرقون مین خوب جم کے ہوئی) گیارہ ممبرون کی غلبہ رائے سے ارباب محکمۂ عوام نے چاہا کہ ایک عرضی شکایتی لکھی جاے اور اوس مین پادشاہ کی حکومت کی شکایتین لکھی جائین - پادشاہ نے پارلیمنٹ کو مُمنعّث وآشفتہ خاطر پاکر اوسکی تسکین کیواسطے بہت سے

ایک حکمنامہ مشعر جرم و سزادہی نواب موصوف لکھا اور محکمۂ امراء نے بھی اوسے منظور کر لیا اب فقط پادشاہ کا دستخط کرنا باقی رہگیا۔ چارلس نے بہت پس و پیش کیا مگر امیر اسٹریفرڈ نے ایک خط مین لکھہ بھیجا کہ مجھے قسمت پر چھوڑ دیجیے بس اسی پر اس مقدمہ کا خاتمہ ہوگیا (مئی ۱۶۴۱ء)۔ لاڈ چار برس تک قید خانہ مین رہا بعد اوسکے وہ بھی قتل کیا گیا۔

نواب اسٹریفرڈ کی تدبیر کامل کا اثر جو ایرلنڈ پر ہوا وہ سابق مین بیان کیا گیا اب اوس اثر کا دفع شروع ہوا کہ اہل کیتھولک نے ایک سازش عظیم کی جسکا زہر تمام قوم مین پھیل گیا۔ صوبۂ السٹر کے اُمرا جنکا لقب اُونیلس تھا دوسرے ہی روز آمادۂ فساد ہوئے مگر ۱۶۴۱ء مین سب سے زیادہ واقعۂ جانگزا یہ ہوا کہ متعصبین فرقۂ کیتھولک نے اہل پراٹسٹنٹ کو تہ تیغ بیدریغ کیا چنانچہ لکھا ہے کہ چالیس ہزار آدمی اس سفک عظیم مین مقتول ہوے۔

قریب اسی زمانہ کے دو فرقے عظیم ارباب سیاست کے پیدا ہوئے اور ابتک تمام قوم انگریزان دو فرقون پر منقسم ہے اور کبھی ایک فرقہ کی حکومت ہوجاتی ہے کبھی دوسرے کی۔ امراء و شرفا و قسیس یہ سب تو بادشاہ کی طرف ہوگئے اور دوسری طرف کچھہ امیر اور

پر بہ نسبت سابق کے زیادہ تر استحکام سے قائم ہوئی۔

چارلس کی خوشی تو یہ تھی کہ سرکشانِ اسکاٹ لنڈ کو ایسا دباؤن کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکین مگر روپیہ کے نہونی سے ہر روز وہ تازہ مصیبتون مین گرفتار ہوتا گیا آخر مجبور ہو کر اوسنے ۱۶۶۰ء مین چوتھا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر اہل پارلیمنٹ نے پھر اونھین باتون کی درخواست کی جنکی سابق مین کی تھی لہذا اوسنے پارلیمنٹ کو جلد برخواست کر دیا۔ اب اوسنے فقط امرار کی ایک کونسل قرار دی مگر یہ لوگ اپنے ملک کے آئین سلطنت کو خوب جانتے تھے پس یہ وکلاء رعایا سے علیحدہ کوئی بات کیونکر کرتے۔ اس اثنا مین اسکاٹ لنڈ کی فوج بسرداری امیر لوڈلی حدودِ جنوبی کو طے کر گئی تھی اور شہر نیوکیسل کو لے لیا تھا۔

اب چارلس کے عہد کی پانچوین پارلیمنٹ نے اجلاس کیا جو بلقب پارلیمنٹ دراز مشہور ہے کیونکہ یہ انیس ۱۹ برس سے زیادہ رہی اور پہلے ہی اجلاس مین اسنے امیر ایسٹر ہیفرڈ کو ماخوذ کیا اور لاڈ اسقف اعظم کو قید کیا۔ امیر موصوف کے مواخذہ مین پہلا سرگروہ بنا اور اوسپر یہ جرم قائم کیا کہ رعایا کی آزادی مین مخل ہوتا ہے۔ الغرض ممبرانِ محکمۂ عوام نے

تقریر پارلیمنٹ دراز ۱۶۴۰ء

تیرہ اُسقف مقرر کئے اور چار برس کے بعد یہ حکم جاری کیا کہ اڈنبرا
کے گرجون مین ایک خاص دعاؤن کی کتاب سے نماز پڑھی جائے مگر
جبکہ کلیسائے سینٹ گائیلس مین اُسقف اس نئی کتابِ ادعیہ
کو پڑھنے اٹھا تو ایک شخص جنی گڈ نے ایک مونڈھا اوسکے سر پر
کھینچ مارا اور کلیسا مین بڑا ہلڑ مچگیا اور اُسقف اور نائبِ اُسقف ڈر کے
مارے بھاگ گئے — جب یہ بلوے ہوا تو چارلس نے حکم بھیجا کہ اگر
لوگ یون نہین مانتے تو سپاہیون کو حکم دو کہ وہ زبردستی اونسے
یہی نئی دعاؤن کی کتاب پڑھوائین تب تو اہل اسکاٹ لنڈ کو
حمیتِ قومی نے جوش کیا اور دو مہینے کے اندر یعنے فروری سے
مارچ سنہ ۱۶۳۸ء تک بیس ۲۰ مین سے انیس ۱۹ حصے اہل اسکاٹ لنڈ
نے ایک عہد نامہ مرتب کرکے اوسی بمہر و دستخط خود موثق کردیا — اِسی عہد نامہ قومی کہتے ہین
اور اسمین یہ لکھا تھا کہ ہم سب پر فرض ہے کہ اپنے ملک (اسکاٹ لنڈ)
مین مذہب کیتھولک کو دوبارا نہ شایع ہونے دینگے اور یکدل ہوکر
اپنے ملک کے قوانین اور اپنی آزادی اور اپنے بادشاہ کی نصرت
و حمایت کرین گے — اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد
شہر گلاسگو مین ایک مجلس عام منعقد ہوئی اور اوسنے اسقفون
کو زمرۂ اہل دین سے خارج کرکے حکومت اسقفی کو اسکاٹ لنڈ
مین موقوف کردیا — پس اسطرح سے تیس ۳۰ دن مین تیس ۳۰ برس کا کھیل بگڑ گیا
اور کلیسائے اسکاٹ لنڈ کی بنیاد مذہب پریس ٹیرین

روبکار جان ہیمپڈن ۱۶۳۷ء

تحقیقات محکمۂ مال مین ہوئی اور اوس محکمہ کے اکثر ججون نے جنھین موقوف کر دینے کا اختیار کلی پادشاہ کو تھا ہیمپڈن کے خلاف فیصلہ کیا۔

اس زمانہ مین اکثر شرفائے عالی نسب جنکا مذہب پیورٹن تھا انگلستان سے نکلے چلے جاتے تھے۔ اونکی آوارہ وطنی کا یہ سبب تھا کہ لاڈ اسقف اعظم کے گویندے اوس گوشہ نشینی مین بھی اونھین چین نہ لینے دیتے تھے اور ناحق اونھین محکمۂ ہائی کمیشن مین کھینچ لیجاتے تھے اور اونکا اسباب چھین لیتے تھے اور بڑے عذاب اونپر کرتے تھے یہان تک کہ ہاتھ پاؤن کٹوا ڈالتے تھے پس کچھہ تعجب کا مقام نہین کہ اگرچہ یہ مظلوم بلا رسیدہ اپنے وطن (انگلستان) کو بہت دوست رکھتے تھے مگر اونھون نے امریکا کے وحشت ناک جنگلون مین جاکر رہنا قبول کیا کہ وہان تو شام کو عبادت کرنے سے یا خوب جی کھولکر دعا مانگنے سے اونھین کوئی منع نکرے گا۔ ہیمپڈن اور پم اور کرومول جہاز پر سوار نیو انگلنڈ واقع امریکا کو جاتے تھے کہ پادشاہ کا حکم آیا کہ یہ جہاز نہ جانے پائے۔

اسکاٹ لنڈ کے انتظام مین چارلس نے اپنے باپ کا وتیرہ اختیار کیا کہ جب ۱۶۳۲ء مین وہ اوس ملک مین گیا تو

حکومتِ مطلقہ حاصل تھی۔

جتنے ناجائز ٹیکس شاہ چارلس نے مقرر کئے تھے
اون مین سے جہاز کا محصول بڑا ظلم تھا۔ قدیم زمانہ مین یہ دستور
تھا کہ جو اضلاع و قصبات لب دریا واقع ہین وہان کے لوگون کو
بادشاہ حکم کرتا تھا کہ اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے اپنے پاس
سے جہاز تیار کرو مگر یہ ٹیکس جب مقرر ہوا تھا جب کہ ڈینمارک
والون نے اُنگلنڈ پر حملہ کیا تھا اتنی مدت کے بعد اب ۱۶۳۶ء
مین فنچ منصف اعلی اور نوي وئیل العدالۃ نے یہ ٹیکس پھر جاری
کیا۔ اگرچہ اس ٹیکس کی کچھ حقیقت نہ تھی مگر لوگون کو حکام کی ناانصافی
سے بہت ملال ہوا کہ اوّل تو یہ ٹیکس لڑائی کے زمانہ مین جاری ہوتا تھا
اب بالکل امن و امان ہے اب اسکا کیا کام ہے دوسرے یہ کہ یہ ٹیکس
اضلاع ساحلی پر مقرر ہوتا تھا اضلاع اندرونی پر کبھی نہین مقرر ہوا
جیسا کہ اب ہوا ہے تیسرے یہ کہ اس ٹیکس کا روپیہ فوج بحری کے سامان
مین صرف کیا جاتا تھا فوج بری کا تکفل اسسے کبھی نہین کیا گیا چوتھے
یہ کہ یہ ٹیکس فقط بادشاہ کے حکم سے مقرر ہوتا تھا۔ الغرض تین برس
تک تو کسی نے علانیہ فساد نہین کیا مگر اب جان ہیمپڈن نے
کہ ضلع بکنگھم کے سکنۂ معززین مین سے تھا دس روپیہ کا
ٹیکس جو اوسکے علاقہ پر مقرر کیا گیا تھا نہ دیا اور اوسکی

اوسکے سامنے پارلیمنٹ وغیرہ کسیکی حکومت نہ چلے — غرض جب ۱۶۳۳ء مین نوابِ موصوف ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا تو پہلی مرتبہ اوس تدبیر کو امتحاناً عمل مین لایا اور سات برس تک ایرلنڈ کے باشندے اور جو لوگ انگلنڈ سے وہان جاکر بسے تھے اوسکی حکومتِ شدید و غلیظ سے ترسان و لرزان دم بخود پڑے رہے — اب ولیم لاڈ اسقفِ اعظم کنٹربری کا حال سنئے کہ اوسنے کلیسا کی حکومت متعلق تھی اور اوسکا مسلک قریب قریب مذہب کیتھولک کے تھا لہذا وہ فرقہ پیوریٹن کے اعمال و عبادات سے نہایت کارہ و متنفر تھا —

اب اہل انگلستان تین ظالم محکمون کے ظلم مین مبتلا تھے اور ان تینون کے منتظم خاصّہ یہی دونون وزیر تھے (یعنے لاڈ اسقف اعظم اور نوّاب اسٹریفرڈ) محکمہ اسٹار چیمبر یعنے ایوانِ کواکب مین بجرم مخالفتِ اوامرِ سلطانی لوگون پر جرمانہ اور قید اور قطع اعضا کا حکم دیا جاتا تھا اور جو لوگ اعتقادات مذہبی مین لاڈ سے مخالفت کی جرأت کرتے تھے اونہین محکمہ ہائی کمیشن مین سخت سزا دی جاتی تھی — علاوہ ان دو محکمون کے ایک اور کونسل شہر یورک مین اجلاس کرتی تھی اور اس کا انتظام نوّاب اسٹریفرڈ کے سپرد تھا اور اسے اضلاع شمالی پر

کچہری برخواست ہوچکی ہے پس اوسنے تو ممبرون کو جلخانہ بھجوا دیا
جنمین سے سَر جان اِلیٹ تھوڑے دنون مین مرگیا اور ایسا
غصّہ ہوا کہ پارلیمنٹ کو فوراً برخواست کردیا۔ اب پادشاہ یہ سمجھا کہ اپنے ہی ملک کا
انتظام ایسا بگڑا ہوا ہے کہ جو کچھ قوّت و لیاقت ہو اوس مین صرف کرنا
چاہیئے اور یہ سوچکر پادشاہانِ فرانس و اِسپانیہ سے مصالحہ کرلیا۔

گیارہ برس تک (یعنے سنہ ۱۶۲۹ء سے سنہ ۱۶۴۰ء تک) پارلیمنٹ
کا کوئی جلسہ نہین منعقد ہوا۔ یہ سانحہ بھی انگلستان کی تاریخ مین بے مثل
و نظیر ہے۔ اِس گیارہ برس کے زمانہ مین نواب اسٹریفرڈ اور
لاڈ اسقف اعظم شاہ چارلس کے وزیر اعظم رہے۔ نواب اسٹریفرڈ
جسکا نام ٹامس وِنٹورتھ تھا اون معزّز لوگون مین سے تھا جنھون نے
عرضداشت حقوق کی توثیق پادشاہ سے جبراً کروائی تھی مگر اب
اوسنے پادشاہ کا تقرّب اس امید سے چاہا کہ جو اختصاص و اقتدار
سر رشلو کو پادشاہ فرانس پر حاصل ہے وہی مجھے پادشاہ انگلستان
پر حاصل ہوجائے۔ اِس امید سے اوسنے یہ تدبیر کی کہ محکمۂ عوام
سے سلب حکومت کرکے پادشاہ کو خودسر و مطلق العنان کردے
چنانچہ اس تدبیر کو اوسنے اپنے خانگی خطوط مین بہ لقب کامل ملقّب
کیا ہے اور فی الحقیقت وہ تدبیر ایسی ہی تھی۔ اوسکا مآل یہ تھا
کہ ایک فوج نوکر رکھی جائے کہ وہ خاص انگلنڈ ہی مین رہے اور

مین سر شکو وزیر فرانسیس کے مطیع ہو گئے۔

اوسی سال شاہ چارلس نے تیسرا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر قبل روپیہ دینے کے ارباب محکمہ عوام نے ایک قانون کا مسودہ لکھا جسکا نام عرضداشت حقوق مشہور ہے اور اوس مین یہ لکھا کہ بدون استرضاے پارلیمنٹ پادشاہ کسی قسم کا ٹیکس نہین مقرر کرسکتا اور نہ بلا تحقیقات کسیکو قید خانہ مین مقید رکھہ سکتا ہے اور نہ لوگون کے گھرون پر پھر ابٹھا سکتا ہے۔ غرض بجمال جبر و اکراہ چارلس نے اس قانون کو منظور کیا اور محکمہ عوام والے اس قانون کو اہل انگلستان کی آزادی کا دوسرا فرمان شاہی سمجھکر ایسا خوش ہوے کہ پانچ پیش کشین جنکی مقدار قریب چالیس لاکھہ روپیہ کے تھی پادشاہ کو نذر دین مگر تین ہی ہفتہ کے زمانہ مین معلوم ہو گیا کہ پادشاہ کو اپنے اقرار حلفی کا خاک خیال نہین ہے۔

غرض جب یہ بے ایمانی پادشاہ کی دیکھی تو ممبران محکمہ عوام بہت چڑچڑائے مگر پادشاہ نے ایک کی بھی نہ سنی آخر اونھون نے ایک شکایت کی عرضی لکھنی شروع کی پادشاہ اسمین بھی دست اندازی کو موجود ہوا تب اونھون نے کچہری کا دروازہ بند کرکے قفل ڈلوا دیا پادشاہ نے لہار کو بلوا کر دروازہ توڑوا ڈالا مگر جب وہ اندر گیا تو دیکھا کہ

چون وچرا کیا قید کیئے گئے۔

قطع نظر اور مشکلون کے اب ایک تازہ مشکل شاہ چارلس کو پڑی کہ فرانسیس سے جنگ شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی امیر بکنگھم کے سبب سے ہوئی کہ وہ کارڈنل رشلو وزیر اعظم شاہ فرانس سے لڑا اور رشلو نے ممانعت کردی کہ امیر بکنگھم عملداری فرانس مین قدم نرکھنے پائے۔ کارڈنل رشلو کو بڑے بڑے اہم امور مدنظر تھے اون مین سے ایک امر یہ تھا کہ اہل پراٹسٹنٹ کو مقہور و مخذول کرے لہذا اوسنے اونکے مستحکم قلعہ لاروشیل واقع خلیج بسکی کا محاصرہ کرلیا مگر جب وہ شہر لاروشیل کو خشکی کی جانب سے نہ لے سکا تو اوسنے اوس بندرگاہ کے دہانہ پر آدھی میل تک ایک باندہ بندھوادیا۔ دومرتبہ سپاہ انگریزی محصورین قلعہ مذکورہ کے کمک کو گئی اور پہلی مرتبہ امیر بکنگھم سپہ سالار بنکر گیا مگر قریب نصف فوج کے جو اوسکے ہمراہ گئی تھی قتل ہوئی اور وہ یو ہین پھر آیا اور اب اوسنے بندرگاہ پورٹسمتھ مین دوسری مرتبہ فوج کشی کرنے کا سامان کیا کہ اتنے مین لفٹننٹ فلٹن نے جسے اوسنے فوج سے برطرف کردیا تھا اوسکے پہلو مین کٹار ماری۔ بعد اوسکے امیر لنڈسی وہ جہازون کا بیڑا لاروشیل کو لیگیا مگر وہ باندہ ایسا غضب کا تھا کہ کوئی حملہ اوسپر کارگر نہوا اور اہل شہر سنہ ۱۶۲۸ع

صرف کیواسطے شاہ چارلس نے اپنے عہد کی پہلی پارلیمنٹ سے
روپیہ طلب کیا مگر چونکہ اکثر ممبران محکمۂ عوام کا مذہب پیوریٹن
تھا لہذا وہ ملکہ سے جسکا طریقہ کیتھولک تھا خار کھاتے تھے اور انھون
نے فقط ۱۴ لاکھ روپیہ اور فی ٹن اور فی پونڈ کسیقدر محصول
ایک برس کے واسطے بادشاہ کو دیا۔ پارلیمنٹ کی اس بے اعتباری سے
اور خاصّۃً اس وجہ سے کہ امیر بکنگھم پر اوسنے کچھ تہمتین لگائی
تھین بادشاہ بہت غصّہ ہوا اور پارلیمنٹ کو برخواست کردیا اور اپنی
حکومت سے ٹیکس مقرر کئے اور وہ قدیم بدعت یعنی نذرانہ کا روپیہ
پھر جاری کی اور لوگون کے گھرون پر پھرے بٹھانے شروع کئے۔
اب بادشاہ کے بڑے مشیر ملکہ اور امیر بکنگھم تھے۔ ملکہ ہنریٹا
چونکہ کیتھولک تھی لہذا پیوریٹن لوگون سے جلتی تھی اور خودسری
پر مرتی تھی یہ وصف اوسنے اپنے باپ سے پایا تھا اور جبتک
بادشاہ زندہ رہا ملکہ اوس خطرناک راہ پر اوسے کھڑے گئی جو اوسنے
اپنے مقتضیٔ طبیعت سے اختیار کی تھی۔

پارلیمنٹ کا دوسرا جلسہ سنہ ۱۶۲۶ء مین منعقد ہوا اور امیر
بکنگھم پر نالش کرنیکی تیاری کی مگر ابھی وہ ایک قانون بھی نہ جاری
کرنے پائی تھی کہ بادشاہ نے اوسے برخواست کردیا اور کوئی تدبیر اوسکی
عمل مین نہ آئی اور پھر وہی ناجائز محصول مقرر کئے اور جن لوگون نے

شہنشاہانِ جرمنی

رُوڈلف دوم ..... سنہ ۱۶۱۲ء
مٹیتھیاس ..... سنہ ۱۶۱۹ء
فرڈیننڈ دوم .....

پوپ

کلمنٹ ہشتم ..... سنہ ۱۶۰۵ء
لیو یازدہم ..... سنہ ۱۶۲۳ء
اربن ہشتم .....

باب دوم

عہد شاہ چارلس اوّل

سنہ ولادت سنہ ۱۶۰۰ء - سنہ جلوس سنہ ۱۶۲۵ء - سنہ قتل سنہ ۱۶۴۹ء

جیمس اوّل کا منجھلا بیٹا چارلس پچیس برس کے سن مین بادشاہ ہوا - اوسنے هنری چہارم بادشاہ فرانس کی بیٹی هنریٹا میریا سے شادی کی - محاربۂ کثیر المصارف کہ بادشاہِ سابق کے عہد مین بادشاہ اسپانیہ سے شروع ہوا تھا ابتک باقی تھا - اس جنگ کے

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

هنری چہارم ..... سنہ ۱۶۱۰ء

لوئی سیزدہم .....

اسپانیہ

فلپ سوم ..... سنہ ۱۶۲۱ء

فلپ چہارم .....

سویڈن

چارلس نہم ..... سنہ ۱۶۱۱ء

گسٹیوس اڈلفس .....

ترکستان روم

محمد سوم ..... سنہ ۱۶۰۴ء

احمد اول ..... سنہ ۱۶۱۷ء

مصطفےٰ اوّل ..... سنہ ۱۶۱۸ء

عثمان دوم ..... سنہ ۱۶۲۲ء

مصطفےٰ دوم ..... سنہ ۱۶۲۳ء

عمودت چہارم .....

ہوا۔ جیمس کی بیٹی الزبتہ اور اوسکا شوہر کہ جرمنی کا شاہزادہ تھا خاندانِ شاہی بوزنگ کے جدِّ اعلیٰ تھے اور یہی خاندان اب مالک تاج و تختِ انگلستان ہے۔

اپنی علمیت پر نازان ہونا۔ اپنی بات کی ضد کرنا۔ اور اپنے مصاحبون کو سر پر چڑہانا۔ یہ عادتین شاہ جیمس کی تو سابق مین بیان ہو چکی ہین اب یہ بیان کرنا ہے کہ اوسمین متضاد اوصاف جمع تھے فرصت کے وقت تو شکار اور مرغ بازی اور میخواری کی صحبتون مین شریک ہوتا تھا مگر باوجود اس لہو و لعب کے اوسنے کچھ کتابین بھی تصنیف کین جنسے اوسے امتیاز علمی حاصل ہوا۔ گھٹنون کے ضعیف ہونے سے اوسکی صورت بدقطع ہوگئی تھی اور پوشاک کا اوسے کچھ خیال نہ تھا بلکہ کثیف رہتا تھا۔

۱۶۱۴ء مین نیپیر باشندۂ مرچسٹن نے لوگارثم کے عمل کا طریقہ اختراع کیا اور مقیاس الحرارۃ اور خردبین کا رواج ہوا اور دوسری بادشاہ کے ابتداے عہد مین یعنے ۱۶۲۸ء مین ہاروی حکیم نے یہ بات دریافت کی کہ خون تمام جسم مین سائل و جاری رہتا ہے۔

نسبت چھوٹ گئی۔ اور اوسنے یہ حیلہ کیا کہ والد نے مجھے بلا بھیجا ہے اور میڈرڈ (پایہ تخت اسپانیہ) سے بعجلت روانہ ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکی نسبت فرانسیس کی شاہزادی ھنریٹا میریا سے ٹھہر گئی۔ آخر پہلی نسبت کے چھوٹنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ پادشاہ اسپانیہ سے لڑائی ہوئی۔

سنہ ۱۶۱۸ء سے سنہ ۱۶۴۸ء تک بسبب جنگ سی سالہ کے اقلیم یورپ مین تلاطم عظیم برپا رہا۔ اس جنگ کا سبب قریب یہ تھا کہ فریڈرک شاہزادۂ جرمنی اور فرڈیننڈ پادشاہ اسٹریا مین ریاست بھیمیا کی نسبت نزاع تھی اور اکابر سلاطین پروٹسٹنٹ شاہزادۂ موصوف کی طرف تھے اور اعاظم پادشاہان کیتھولک پادشاہ اسٹریا کے شریک تھے مگر چونکہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی الزبتھ شاہزادہ فریڈرک سے منسوب تھی لہذا اوسنے تھوڑی سی فوج داماد کی مدد کو بھیجی لیکن یہ بات اوسنے دل سے نہ کی تھی آخر اس مہم مین کامیاب نہوا۔

سنہ ۱۶۲۵ء مین شاہ جیمس نے بعارضۂ تپ لرزہ و نقرس انسٹھ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اوسکا بڑا بیٹا ھنری انیس برس کے سن مین مرگیا تھا لہذا منجھلا بیٹا چارلس اوسکا جانشین

پادشاہ اور پارلیمنٹ مین سب امور سے زیادہ اس
امر مین مناقشہ ہوا کہ نواب بکنگھم کی وساطت سے چارلس
ولیعہد کی نسبت اسپانیہ کی شاہزادی سے ٹھہر گئی - اس نسبت
سے شاہ جیمس کو یہ مقصود تھا کہ پادشاہ اسپانیہ کی اعانت
سے جنگ سی سالہ کو موقوف کروادون مگر پارلیمنٹ اور رعایا اس
نسبت سے مانع ہوئی اور تین شکایت کی عرضیان ممبران محکمۂ عوام
نے پادشاہ کو بھیجین اور ہر عرضی کی عبارت بہ نسبت دوسری کے
زیادہ سخت تھی اور ان مین سے آخر کی عرضی مین یہ فقرہ لکھا کہ اپنے
مطالب کو آزادانہ عرض کرنا ہمارا موروثی حق ہے اور کوئی پادشاہ
اس حق سے ہمین محروم نہین کرسکتا - یہ عرضی پارلیمنٹ کے روزنامچون
کی کتاب مین چڑھگئی اور دوسرے دن پادشاہ نے غیظ مین آکر
اوس کتاب کو منگوا بھیجا اور اپنے ہاتھ سے اوس عرضی کو اوسمین سے
نکالڈالا - بعد اسکے اوسنے پارلیمنٹ کو برخواست کردیا اسواسطے کہ پادشاہ کا معمول تھا
کہ جب پارلیمنٹ کسی بات مین زیادہ الحاح واصرار کرتی تھی تو اوسی برخواست کردیتا تھا

مگر جس نسبت سے تمام رعایا کو ایسی نفرت تھی اوسکا انجام
بخیر نہوا - شاہزادہ چارلس اور امیر بکنگھم بھیس بدلکر اسپانیہ
کو روانہ ہوئے تاکہ شاہزادہ اپنی دلہن کو خود دیکھ لے مگر وہان امیر
بکنگھم اور وزیر اسپانیہ سے لڑائی ہوئی اور شاہزادہ کی

کہ کسیطرح سے خودسر و مطلق العنان ہو جائین اور اس خواہش قبیح کو
خوشامدیون نے اور اشتعالک دی اور خاصّۃً پادریون نے کہنا شروع
کیا کہ پادشاہ کا حق نسبت سلطنت کے منجانب اللہ ہے اور اوسکی شان
اسسے ارفع ہے کہ وہ کسی قانون کی متابعت کرے چنانچہ ڈاکٹر گول نے ایک کتاب
تصنیف کی جسمین اس عجیب و غریب مسئلہ کے معاضد بہت سی دلیلین لکھی تھین مگر پارلیمنٹ
نے بہی حکومت کی لی اور باصرار کہا کہ یہ کتاب منسوخ کردی جائے
آخر پادشاہ نے اشتہار جاری کیا کہ اس کتاب پر کوئی عمل نکرے۔
اب ممبران محکمۂ عوام پارلیمنٹ کو دو بڑے ظلمون کی شکایت تھی —
ایک تو وہی ظلم کہنہ تھا کہ غلّہ وغیرہ پادشاہ کیواسطے ضبط کرلیا جاتا تھا اور
دوسرا ظلم یہ تھا کہ پادشاہ حق تجارت بیچڈالتا تھا یعنے سوداگرون سے کچھ
روپیہ لیکر بعض اشیاء کی تجارت اون سے مخصوص کردیتا تھا اس سبب سے
تمام ملک کی تجارت دو سَے یا اسّے کچھ کم وبیش آدمیون پر منحصر ہوگئی تھی
وکلاے رعایا یعنے ممبران محکمۂ عوام کا پادشاہ پر یہ دباؤ
تھا کہ روپیہ کا دینا ندینا اونکے اختیار مین تھا مگر جب اونھون نے یہ دباؤ
ڈالنا چاہا تو پادشاہ نے اخذ زر کی نئی نئی تدبیرین نکالین اور محکمۂ
اسٹار چیمبر (ایوان کواکب) بہت کثرت سے اور شدید جرمانے
لینے شروع کئے اور امارت کے خطاب علانیہ بکنے لگے اور ایک نیا
درجۂ امارت یعنے بیرنٹ کا درجہ ایجاد ہوا اور اوسکی قیمت دس
ہزار روپیہ مقرر کی گئی۔

جرم مجلس ٹاور مین مقید ہوا کہ وہ اون مفسدون کا شریک تھا جنھون نے پادشاہ کی چچازاد بہن لیڈی اِزابلا کو تخت پر بٹھانا چاہا تھا۔ غرض بارہ برس تک ریلی قید خانہ مین پڑا رہا اور قید کے پہاڑ سے دن تاریخ العالم کی تصنیف مین کاٹے۔ اس تاریخ مین ابتدا سے سنہ مسیحی تک کا حال لکھا ہے اور ابتک لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین جب ریلی قید سے بتنگ آگیا تو اوسنے اپنی رہائی کے عوض مین یہ اقرار کیا کہ امریکائے جنوبی مین ایک سونیکا معدن مجھے معلوم ہے مین پادشاہ کو بتلادونگا۔ غرض پادشاہ نے اوسے رہا کر دیا اور اس مہم کے واسطے چودہ جہاز اوسے عنایت کیے مگر جب وہ ساحل امریکائے جنوبی پر پہنچا تو اہل اسپانیہ اوسے ورود سے مانع ہوئے اور کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی اور قصبہ سینٹ ٹامس کہ اہل اسپانیہ کے قبضہ مین تھا جلا دیا گیا۔ جب ریلی نئی دنیا سے پھر کر انگلستان مین آیا تو اسپانیہ کے پادشاہ کے خوش کرنے کے واسطے جیمس نے بہ تہمتِ شرکتِ مفسدین اوسے قتل کرواڈالا۔

اِس پادشاہ کے عہد مین وہ مناقشہ پارلیمنٹ سے شروع ہوا جو پادشاہان اسٹوارٹ کے زمانہ کے سوانح عظیمہ مین سے ہے اور اس نزاع کا انجام یہ ہوا کہ خاندانِ قدیم اسٹوارٹ سلطنت سے معزول ہوگیا۔ اِس خاندان کے سب پادشاہون کو یہ خبط سوار تھا

متن سے والٹر رالی ۱۸۱۷ء

کہ تمام صوبۂ السٹر سرداران باغی سے چھین لیا اور جو لوگ بوطنِ اعظم سے وہان آکر بسے تھے اونمین تقسیم کر دیا اور ایولنڈ کے باشندون مین سے جو لوگ پادشاہ کے مطیع ہو گئے وہ بھی اس تقسیم مین شریک کئے گئے۔ بوطنِ اعظم سے لوگون کا شمال ایولنڈ مین جانے بسنا اوس ملک کی سرسبزی کا باعث ہوا اور اوس زمانہ سے ابتک صوبۂ السٹر ایرلنڈ مین اہلِ پراٹسٹنٹ کا مامن و ماوے ہے۔

شاہ جیمس اپنے مصاحبون پر بڑا اعتماد رکھتا تھا اور خاصتہً رابرٹ کار جو بعد چند روز کے امیر سمرسٹ کے خطاب سے ممتاز ہوا اور جارج ولیرس جو بخطاب امیر بکنگھم مشہور ہے ان دونون سے پادشاہ بہت محبت کرتا تھا۔ کار اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا اور اگرچہ جوان حسین تھا مگر بداطوار تھا اور ایک بیگناہ کے قتل مین شریک ہوا تھا اس سبب سے وہ ایسا بدنام ہو گیا تھا کہ جیمس نے مجبور ہو کر اوسے دربار سے نکالدیا اور ولیرس بھی ایسا ہی بدکار تھا مگر کار سے زیادہ ہوشیار تھا۔ ان مقربان پادشاہی کی خوش آمد و چاپلوسی ایسے ایسے لوگ کرتے تھے جیسے حکیم بیکن جو اوس زمانہ مین صدرالصدور تھا۔

اس پادشاہ کے اوائلِ عہد مین سر والٹر ریلی باین

حیرت انگیز کلمات لکھے تھے کہ پارلیمنٹ پر ایک بلاءِ عظیم آنیوالی ہے
مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بلا کا باعث کون ہے۔ غرض یہ چٹھی کونسل
مین پیش ہوئی اور پیشتر بادشاہ ہی نے قیاساً معلوم کرلیا کہ بلاءِ عظیم سے
مراد باروت ہی غرض اوس تہ خانہ کی تلاشی لی گئی تو دیکھا کہ ایک افسر
اسپانیہ کا رہنے والا گی فاکس نامی فلیتے تیار کر رہا ہے کہ صبح کو
باروت مین آگ دیدے۔ غرض جتنے بدمعاش اس سازش مین
شریک تھے سب دیہات مین بھاگ گئے اور وہان خوب جی توڑ کر لڑے مگر
اونکے ٹکڑے اڑا دے گئے اور ۵۔ نومبر ۱۶۰۵ء اس جرم عظیم کی سزا
کیواسطے مقرر کی گئی۔ اس سازش کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ بہت شدید
قانون فرقہ کیتھولک پر جاری ہوئے اور اوس فرقہ کے کسی شخص کو
لنڈن مین رہنے کی اجازت نرہی اور نہ کسیکو وکالت اور طبابت کرنے
کا اختیار رہا۔ اور کیتھولک لوگ حفاظت قانونی سے محروم
کئے گئے یعنے ہر شخص کو اجازت تھی کہ جسوقت چاہے بلا خوفِ سزا
اونکے گھرون مین گھس جاے اور اونکے اسباب کو غارت کرے۔

اسکاٹ لنڈ کی حکومت مین جیمس کا مقصودِ اعظم
یہ تھا کہ وہان مسلک آستقفی جاری کرے مگر اس امر مین کلیسائے
پوسِ بیٹیرین کی جماعت عام نے بادشاہ کا مقابلہ شدید
کیا اور وہ کامیاب نہوا۔ مگر ایرلنڈ سے بادشاہ نے اچھا سلوک کیا

اگرچہ اِسکے پیشتر کے نسخے اون حروف مین چھپے تھے جنھین پُرانے انگریزی حروف کہتے ہین اور اونھین گیکسٹن جرمنی سے لایا تھا۔ اِس ترجمہ صُحفِ سماویہ کے سب نسخون کی ابتدا مین وہ خطبہ لکھا ہے جو اسکے مترجمون نے شاہ جیمس اوّل کے نام لکھا تھا اور یہی ترجمہ ابتک انگلستان مین عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیتھولک نے دیکھا کہ بادشاہ کا یہ ارادہ نہین ہے کہ مذہب پراٹسٹنٹ کو انگلستان سے مٹادے تو وہ بہت ہی آشفتہ خاطر ہوے اور مصمم قصد کیا کہ بادشاہ اور محکمہ امراء و محکمہ عوام پارلیمنٹ کو باروت سے اُڑا دین اور رابرٹ کیٹسبی اور اِورارڈ ڈِگبی اونکو سرراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک اِن باغیون نے بادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اُڑا دینے کا سامان کیا اور اگرچہ بہت سے لوگ اِس سازش خفیہ مین شریک تھے مگر کسی نے زبان سے نہین نکالا اور محکمہ امراء کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ کو لیا اور چھتیس ۳۶ پیپے باروت کے اوسمین رکھدئے اور اونکے اوپر کوئلے اور لکڑیان بچھادین بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھولدیا ابتک کسی کو یہ کرتب نہ معلوم ہوا لیکن چند روز پیشتر وقت معہود کے امیر مونٹ ایگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابکی پارلیمنٹ کے اجلاس مین نہ شریک ہوجیئے گا اور اوس چٹھی مین یہ

اپسکپیلین کو تو اسپر بھروسا تھا کہ بادشاہ پیشتر ہی سے ہماری قسیسون کی حکومت مذہبی کا عاشق ہے۔ فرقہ کیتھولک کے لوگ یہ سمجھے ہوے تھے کہ ملکہ میریؔ کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی مان ہی کا دین پسند کرے گا۔ فرقہ پیوریٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ بادشاہ نے تو پرسبٹیریین لوگون مین تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پیوریٹن کو ناپسند نکریگا۔ مگر چند ہی روز مین معلوم ہوگیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے کہ تمام برطنِ اعظم مین مسلک اسقفی قائم کرے۔ اب برطنِ اعظم سلطنتِ متحدہ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا نام ہوگیا تھا۔

سنہ ۱۶۰۴ء مین اکابر و اعاظم ہر دو فرقہ عظیم پراٹسٹنٹ مقام ہیمپٹن کورٹ مین برسرِ مناظرہ جمع ہوئے اور اسی مناظرہ مین بادشاہ کی رغبت بہ نسبت اوس طریقہ عبادت کے جو تابعین مسلک اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہوگئی اور چونکہ وہ اپنے تفقہ و علمیت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ کرنے لگا اور علماے پیوریٹن کے دلائل کے جواب مین بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقف کی حکومت نہین تو بادشاہ کی بھی نہین۔ اس مباحثہ کا ثمرہ فقط یہ ہوا کہ صحفِ سماویہ کا ترجمہ ہوا اور سینتالیس ۴۷ قسیس تین برس تک اس کام مین مشغول رہے (یعنے سنہ ۱۶۰۷ء سے سنہ ۱۶۱۰ء تک)۔ یہ ترجمہ دُومن حروف مین چھاپا گیا

خارج از مبحث ہی۔ پراٹسٹنٹ کی اصول عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ تصویرات کا ہنگام عبادت سامنے رکھنا شرک و بت پرستی ہے اور پوپ ہرگز خلیفہ جناب مسیح اور امام مفترض الطاعۃ نہین ہی۔ پھر اس فرقہ کے بہت سی اقسام ثانویہ ہین۔ اونمین سی ایک قسم مسلک اپسکپیلین ہی اور اس مسلک کو کلیسای انگلستان بھی کہتے ہین اور اسکا نام مسلک اُسقفی بھی ہے اس مسلک مین قسیسین یعنی علمای دین کی مدارج مقرر ہین اور اونکی تقلید باعتبار اونکی مناصب کے فرض ہی چنانچہ سب سی اعلی درجہ اڈچ بشپ یعنی اُسقف اعظم کا ہی اوسکے بعد اُسقف اوسکے بعد اور قسیسین ہین جیسی امام جماعت اضلاع و بلاد و قصبات و دیہات و اہل فوج وغیرہ اور ان سب قسیسین و ائمہ جماعت کے نام اور اختیارات جدا جدا ہین مگر اسقفون کا مقرر کرنا پادشاہ وقت کے اختیار مین ہے۔ اہل انگلنڈ اور اکثر صاحبان انگریز جو ہندوستان مین حاکم ہین وہ اسی مسلک اُسقفی یعنے کلیسای انگلستان کے پیرو ہین اور باعتبار اس مسلک کے انگلنڈ کی دو قسمتین ہین کینٹربری اور یورک اور ان دونون مین دو اسقف اعظم مقرر ہین جنکے ماتحت تمام مدارج و مناصب کے اساقفہ و قسیسین ہین۔ پراٹسٹنٹ کا دوسرا فرقہ پریس بٹیرین ہی اس فرقہ مین انصرام امور مذہبی علمای دین کی کئی جماعتون سے متعلق ہے اور اساقفہ و قسیسین کے مدارج نہین مقرر ہین اور نہ مثل پیروان مسلک اُسقفی کے یہ اونکی تقلید فرض جانتے ہین چنانچہ اکثر اہل اسکاٹلنڈ کا یہی مسلک ہی۔ تیسرا فرقہ پیوریٹن ہی اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہی کہ فقط کلام خدا پر عمل کرنا فرض ہے اور اساقفہ و قسیسین کی تقلید و اتباع حرام ہی چنانچہ اسیوجہ سی اس فرقہ کا نام پیوریٹن یعنی خالص العقیدہ ہو گیا۔ علاوہ ان فرقون کے اور بہت سی فرقے پراٹسٹنٹ کی ہین جیسی انڈپنڈنٹ۔ ڈسنٹرس۔ کویکرس۔ میتھڈسٹ۔ ان سب کا ذکر اس تاریخ مین مجملاً ہے فقط ۱۲

باب اوّل

عہدِ شاہِ جیمس اوّل

سنہ ولادت ۱۵۶۶ء سنہ جلوس ۱۶۰۳ء سنہ وفات ۱۶۲۵ء

جیمس ششم شاہ اسکاٹ لنڈ اس وجہ سے تخت سلطنت انگلنڈ پر بیٹھا کہ وہ شاہزادی مارگرٹ کی نسل سے تھا اور وہ ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی تھی - نئی رعیت کے خوش کرنے کے واسطے بادشاہ نے چھ ہفتہ کے زمانہ مین دو سے آدمیون کو امارت کا درجہ عنایت کیا -

اوس زمانہ مین اہل انگلستان کے تین بڑے فرقے ہوگئے تھے یعنے اپسکپلین[1] - کیتھولک[2] اور پیوریٹن[3] - اور یہ تینون فرقے بادشاہ کی عنایت خاص کے امیدوار تھے - فرقہ

[1] یہ خوب یاد رہے کہ بعد حدوث مذہب پراٹسٹنٹ کے نصاریٰ کے دو فرقے عظیم ہوگئے یعنے دومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ - جیسے مسلمانون مین سنّی اور شیعہ ہین - دومن کیتھولک نصاریٰ قدیم کا نام ہے اور اس فرقہ کے اصول دین مین دو باتین داخل ہین اوّل یہ کہ ہنگام عبادت یہ لوگ کنائس مین حضرت مسیح اور جناب مریم اور حوارین رضی اللہ عنہم کی تصوریں سامنے رکھتے ہین دوم یہ لوگ پوپ کو جناب مسیح کا خلیفہ برحق اور قاسم جنت و نار اور امام واجب الاطاعۃ سمجھتے ہین اور اور بعض اعتقادات انکے نہایت خرف ہین اور اونکا بیان

اہل پراٹسٹنٹ تین برس تک ظلم و تعدی ہوئی ..... میری ..... بسنہ ۱۵۵۵ء

کلیسائے انگلستان بخوبی قائم ہوگیا ..... الزبتہ ..... بسنہ ۱۵۶۲ء

فرقہ پیوریٹن (صافیہ) مسلک اسقفی سے منحرف ہوگیا ..... ایضاً ..... بسنہ ۱۵۶۶ء

زمانہ پادشاہان اسٹوارٹ

از سنہ ۱۶۰۳ء تا سنہ ۱۷۱۴ء - ۱۱۱ سال ۶ پادشاہ

جیمس اوّل	(پسر میری ملکہ اسکاٹ لنڈ)	سنہ جلوس سنہ ۱۶۰۳ء
چارلس اوّل	(پسر)	بسنہ ۱۶۲۵ء
سلطنت جمہوری جسمین کرومول پانچ برس تک مدار المہام رہا	بسنہ ۱۶۴۹ء سے شروع ہوئی بسنہ ۱۶۶۰ء مین ختم ہوئی	
چارلس دوم	(پسر چارلس اوّل)	بسنہ ۱۶۶۰ء
جیمس دوم	(برادر)	بسنہ ۱۶۸۵ء
ولیم سوم	(برادر زادہ)	بسنہ ۱۶۸۹ء
وملکہ میری دوم	(دختر جیمس دوم)	
ملکہ میری فوت ہوگئی اور اب فقط ولیم سوم پادشاہ رہگیا		بسنہ ۱۶۹۴ء
ملکہ این	(دختر جیمس دوم)	بسنہ ۱۷۰۲ - ۱۷۱۴ء

حدوث و شیوعِ مذہب پراٹسٹنٹ

	سانحہ	عمدِ وقوع	سنہ وقوع
یہ سانحے ملک جرمنی مین ہوے	لیوتھر نے ۹۵ مسئلے مشتہر کئے	..... هنری ہشتم	سنہ ۱۵۱۷ع
	اوتسی اور علماء کیتھولک سے شہر لیپزگ مین مناظرہ ہوا	..... ایضاً	سنہ ۱۵۱۹ع
	اوسنے پوپ کا حکمنامہ جلادیا	..... ایضاً	سنہ ۱۵۲۰ع
یہ سانحے انگلستان مین ہوے	هنری ہشتم کو پوپ نے ناصر الملۃ خطاب دیا	..... ایضاً	سنہ ۱۵۲۱ع
	پادشاہ انگلستان نے خلیفہ روم سے نکاح بیعت کی	..... ایضاً	سنہ ۱۵۲۵ع
	کوردیل کا ترجمہ کتب مقدسہ سماویہ مشتہر ہوا	..... ایضاً	سنہ ۱۵۳۵ع
	کرنمر کا مرتب کیا ہوا نسخہ کتب مقدسہ کا ملقب بہ المصحف الکبیر شایع ہوا	..... ایضاً	سنہ ۱۵۳۹ع
	قانونِ خونین نافذ ہوا	..... ایضاً	سنہ ۱۵۳۹ع

ممالکِ مُستحصلہ و مُنتزعہ

کیبٹ زبرِ اعظم امریکا ظاہر کیا	ھنری	سنہ ۱۴۹۷ء
شہر کیلی حکومت انگریزی سے نکل گیا	میری	سنہ ۱۴۵۸ء
شہر ھیوڈ فتح ہو کر پھر انگریزوں کے قبضہ سے نکل گیا	الزبتھ	سنہ ۶۳-۱۵۶۲ء

محاربات

جنگ اسٹوک	ھنری ہفتم	سنہ ۱۴۸۷ء
جنگ اسپرس	ھنری ہشتم	سنہ ۱۵۱۳ء
جنگ فلوڈن	ایضاً	سنہ ۱۵۱۳ء
جنگ پنکی	اڈورڈ ششم	سنہ ۱۵۴۷ء
ہزیمتِ فوج غیر مغلوبِ اسپانیہ	الزبتھ	سنہ ۱۵۸۸ء

تاریخاتِ سوانح عطیۂ زمانۂ پادشاہانِ ٹیوڈر

سوانح عامہ

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
کلمبس نے جزائرِ غرب الہند ظاہر کئے	... ہنری ہفتم	سنہ ۱۴۹۲ع
ملاقات پادشاہانِ انگلستان و فرانسیس در بزمِ زرّین	.... ہنری ہشتم	سنہ ۱۵۲۰ع
اہل ویلس کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ انگریزی مین شریک ہوے	... ہنری ہشتم	سنہ ۱۵۳۶ع
ملکہ میری اولی نے فلپ شاہِ اسپانیہ سے شادی کی	... میری	سنہ ۱۵۵۴ع
میری ملکہ اسکاٹلنڈ قتل کی گئی	.... الزبتھ	سنہ ۱۵۸۷ع
ایسٹ انڈیا کمپنی کو فرمان شاہی عنایت ہوا	..... ایضاً	سنہ ۱۶۰۰ع

فرانسس بیکن ..... ۱۵۶۱ء سے ۱۶۲۶ء تک رہا۔ صدر اکسفورڈ
مملکتِ برطانیہ اور مخاطب بہ امیر
سینٹ البنس تھا اور بڑا حکیم و
فلسفی تھا۔ دس کتابین تصنیف کین
جنمین سے بڑی کتاب انسٹارریشن
اف دی سائنسز (احیاء العلوم)
ہے۔ یہ کتاب دو کتابون کا مجموعہ ہے
جنمین سے ایک کا نام پروفیشنس اینڈ
ڈوانسمنٹ اف لرننگ (فضیلت
و ترقی علم) ہے جو ۱۶۰۵ء مین تصنیف
ہوئی تھی اور دوسری کا نام نووم
اورگینم (آلۃ العلوم) ہے جو
۱۶۲۰ء مین تصنیف ہوئی تھی

قریب ۱۵۰۰ء کے تین بڑے مصور اطالیہ مین ہوے یعنے لئرڈوڈا
وِنسی۔ رفعیل۔ ٹشین۔ اور قریب اسی زمانہ کے البرٹ
ڈیورر شہر نیورمبرگ مین ہوا مگر انگلستان مین کوئی
صناع مشہور نہین ہوا چنانچہ اکثر تصویرین بادشاہانِ ٹیوڈر
کی ہینس ہولبین کی کھینچی ہوئی ہین اور یہ مصور جرمنی
کا رہنے والا تھا۔

یہ مثنوی تمثیلات و استعارات سے پُر ہے اور قطعہ بند ہی اور نو نو مصرع کا ایک قطعہ ہے۔

کرسٹوفر مارلو ..... ۱۵۶۲ء سے ۱۵۹۳ء تک رہا۔ آٹھ نقلین نظم کین جنمین سی فاسٹس اور جیو آف مالٹا مشہور ہین

ولیم شیکسپیر ..... ۱۵۶۴ء سے ۱۶۱۶ء تک رہا۔ سلطان الشعرا ہی۔ شہر اسٹرا ٹفرڈ واقع دریاے آون مین پیدا ہوا اور وہین وفات کی۔ اکثر لنڈن مین رہتا تھا۔ ۱۵۹۱ء اور ۱۶۱۴ء کے درمیان مین پینتیس ۳۵ نقلین نظم کین اور گیت بنائی اور حکایات بھی نظم کین

سر والٹر ریلی ..... ۱۵۵۲ء سی ۱۶۱۸ء تک رہا۔ جوانی مین اشعار کہے اور علم سیاست مدن مین کتابین تصنیف کین۔ بارہ برس سے زیادہ محبس ٹاور مین قید رہا اور تاریخ العالم کی تصنیف مین مشغول رہا اور سنہ مسیحی سی قریب ۷۰ برس پیشتر تک کا حال اس کتاب مین لکھا

گیون ڈگلاس ..... شاعر اور ڈنکلڈ کا اسقف تھا۔ قریب ۱۵۱۰ء کے ہوا اور مثنوی پیلیس اف اونر (بارگاہِ عزت) تصنیف کی۔ پہلے اسی زور جل شاعر رومی کے دیوان اینیڈ کا ترجمہ نظم انگریزی مین کیا۔

درزبانِ انگریزی جدید

سر فلپ سڈنی ..... ۱۵۵۴ء سے ۱۵۸۶ء تک رہا۔ ایک داستان مسمّی بہ آرکیڈیا نثر مین لکھی اور اشعار بھی تصنیف کئے۔ جنگ زٹفن واقع نڈرلنڈس مین مارا گیا

ایڈمنڈ اسپنسر ..... ۱۵۵۳ء سے ۱۵۹۸ء تک رہا۔ شعرائے جلیل القدر مین اسکا دوسرا درجہ ہے۔ ناظم ایرلنڈ کا سکرٹر تھا اور شہر کلکومن واقع ضلع کورک مین رہتا تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے مثنوی فیری کوین (ملکۂ حسن آرا) مشہور ہے۔

سے لاکر انگلستان مین رواج دیا اور وَرْجِل شاعر رومی کے بعض دیوان کا ترجمہ پہلے پہل نظمِ غیر مقفّی مین کیا۔ ہنری ہشتم ڈاوسی مرواڈالا

وِلیم ٹِنڈیل ..... مدرسۂ عالیۂ اکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا۔ کُتبِ مُقدّسۂ سماویّہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا ۱۵۳۶ء مین قریب شہر اَنٹوَرپ کے زندہ جلا دیا گیا۔

مایلس کَوَرڈیل ..... ۱۴۹۹ء سے ۱۵۸۶ء تک رہا۔ مدرسۂ عالیۂ کیمبرج مین علوم تحصیل کئے تھے۔ تمام صُحُفِ سماویّہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا۔

وِلیم ڈَنبار ..... شاعر اور اسکاٹ لنڈ کا قسّیس تھا۔ قریب ۱۵۱۰ء کے ہوا۔ پادشاہ اسکاٹ لنڈ کا مصاحب تھا۔ مثنویان مُرَتّب از لطائف و استعارات تصنیف کین۔ انمین سے ڈینَس (رقص) اور یونیَن اف دی تھِسّل وَتہ دی رُوز (وصل خار و گل) بڑی مثنویان ہین۔

مطبوعِ خلائق تھا۔ یہ شاعر ھنری ہشتم کے اہل دربار مین سے تھا اور اسکا خاص مقصود یہ تھا کہ مذہب کیتھولک کی ہجو اور مضحکہ کرے

مشاہیر اہل تصنیف زمانہ پادشاہانِ ٹیوڈر

در انگریزی طبقۂ اوسط

سر ٹامس مور ..... سنہ ۱۴۸۰ء سے سنہ ۱۵۳۵ء تک رہا۔ نثار تھا۔ صدر الصدور ہوا۔ اسکی بڑی تصنیفات یہ ہین۔ یوٹوپیا۔ اسمین ایک مضمونِ خیالی عنوان سلطنت پر لکھا ہی اور پہلے یہ کتاب لاطینی زبان مین لکھی تھی تاریخ اڈورڈ پنجم و رچارڈ سوم۔ اس شخص کو ھنری ہشتم نے مروا ڈالا۔

سر ٹامس وایٹ ..... سنہ ۱۵۰۳ء سے سنہ ۱۵۴۱ء تک رہا۔ شاعر غزل گو تھا۔

ٹامس حاورڈ ..... امیر سرّی سنہ ۱۵۱۶ء سے سنہ ۱۵۴۷ء تک بڑا شاعر اور جلا دہندۂ نثر انگریزی تھا۔ اسنے ایک خاص قسم کا شعر اطالیہ

موقوف ہی لہذا جب صحف سماویہ کو شہرت اور شیوع ہوا تو ان زبانون
کی جاننے کی بھی زیادہ خواہش ہوئی اور اوس زمانہ سے یہ مدارس
و معالم مین ارکانِ تعلیم مین داخل ہین — اِرَیسمس عالم یونانی
و باشندۂ ھالنڈ نے کہ ھنری ہشتم کے وقت مین مدرسۂ عالیہ
اکسفرڈ مین یونانی کا مدرس اعلیٰ تھا السنۂ قدیمہ کی ترقی مین بڑی
سعی کی — ھنری ہشتم اور اڈورڈ ششم اور ملکہ جین گری
اور ملکہ میری یہ سب ان قدیم زبانون کے اچھے عالم تھے اور ملکہ
الزبتھ کو بعد بادشاہ ہونے کے بھی ان زبانون کا اسقدر شوق
رہا کہ اوسکا اُستاد راجر اسکم کہتا ہے کہ ایکدن مین ملکہ اسقدر
یونانی کتابین پڑھتی تھی کہ کوئی پادری ایک ہفتہ مین بھی اوتنی
لاطینی نہ پڑہے گا — اڈورڈ ششم نے مدرسۂ ویسٹ منسٹر
مقرر کیا اور علاوہ اسکے اوسنے بہت سے شفاخانون اور نحو
صرف کے مدرسون کا تکفل کیا اور اسی بادشاہ کے عہد مین مدرسۂ
رگبی ایک شخص شرف نامی نے قائم کیا — پہلے چار بادشاہان
ٹیوڈر کے زمانہ مین طبقۂ اوسط کی انگریزی زبان انگلستان مین
تحریرًا و تقریرًا مستعمل رہی مگر ملکۂ الزبتھ کے عہد مین انگریزی جدید
پیدا ہوئی جو جسے ابتک برابر جاری ہے — مارلو اور شیکسپیر
شاعر کمرائی و مضحکات شائع ہونے سے پیشتر چھوٹی چھوٹی مثنویان مشہور
ہوئی تھین اور انکے مصنفون مین جان ہیوڈ کا کلام بہت

مطبوع

فنّ جہاز رانی اور جغرافیہ اور تجارت نے بھی بہت جلد ترقی پائی۔ ہنری ہفتم نے انگلستان کے جہازون کی بنیاد ڈالی لہذا وہی اوس ملک کی عالمگیر تجارت کا بانی ہوا۔ چند ہی مدت مین انگریزی جہاز ہر دریا مین روان ہو گئے اور ملکہ میری کے عہد مین خلیج آرچ انجل کی راہ دریافت ہوئی جسّے ملک روس سے تجارت شروع ہوئی مگر الزبتھ کے وقت مین تجارت کو نہایت تقویت و ترقی ہوئی چنانچہ اون۔ سیسہ۔ اور ٹین مدتسے انگلستان سے دیگر ممالک یورپ مین جاتا تھا مگر چھوٹی چھوٹے جہازون مین بھیجا جاتا تھا لیکن الزبتھ نے ان چیزون کی تجارت کے واسطے بڑے بڑے جہاز بنوائے اور سوداگرون کو ترغیب دی کہ اپنے جہازون کو درست کرین اور اسی ملکہ نے ۱۶۰۰ء مین ایسٹ انڈیا[1] کمپنی کو فرمان عنایت کیا جسکے سبب سے انگریزون کی سلطنت کی بنیاد ہندوستان مین قائم ہوئی۔

پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین ایک امر عظیم یہ بھی ہوا کہ علم نے از سر نو رواج پایا اور خاصّتہ یورپ کی قدیم زبانین یعنے یونانی اور لاطینی دوبارہ زندہ ہوئین۔ احیاءِ علوم مذہب پراٹسٹنٹ کی برکت سے ہوا اسواسطے کہ چونکہ صحُفِ مقدسہ سماویہ کی صحیح تفسیر کرنا زبان یونانی اور عبرانی اور لاطینی کے جاننے پر

[1] یعنے جماعت تاجران ہند ۱۲

چلا آتا تھا اور اونھین یہ دعوی تھا کہ ہم غیب کی بات ستارہ دیکھکر بتلا دیتے ہین اور بڑے بڑے ذیمرتبہ اور دانا لوگ اونکی طرف رجوع کرتے تھے اِس سبب سے وہ بڑے معزز اور مالدار تھے چنانچہ اکثر الفاظ انگریزی کے مُشتق مِنہ سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر وہ علم نجوم کی مُصطلحات تھے مگر اب اونکے معنے اور ہو گئے ہین — علم نجوم کا ہمجنس علم کیمیا تھا اور اِس علم کا موضوع حجر فلسفی اور اکسیر الحیات تھا حجر فلسفی ایک شئے موہوم تھی جسکے سفہاء کے گمان مین ادنی قلزات مقلوب الماہیۃ ہو کر طلاے خالص ہو جاتے تھے اور اکسیر الحیات ایک عرق تھا جسکے پینے سے آدمی کو حیات ابدی اور حسن جاودانی حاصل ہوتا تھا غرض اِن اشیاء موہومہ کی بیسود جستجو مین ہزارہا آدمی کی اوقات اور روپیہ ضائع ہوتا تھا اور جان ہلاک ہوتی تھی لیکن خاک فائدہ نہوتا تھا مگر ہمین ان علوم سے فائدہ ہوا چنانچہ فن سحر سے بہت سی ادویہ و نباتات کا علم حاصل ہوا جو علم طب اور فنون لطیفہ مین ایسے بکار آمد ہین اور علم نجوم و کیمیا کی مسائل باطلہ سے فن ہیئت اور علم کیمیاے حقیقی کے مسائل حقہ مستنبط ہوئے مگر ان علوم سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ خالق ارض و سما کی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ کے شاہد مُبین و برہان زاہر ہین —

لہ اِسسے علم موسیقی و سنگ تراشی و مصوری مراد ہے ۱۲ —

جھول ڈالتے تھے کہ وہ زمین تک لٹکتی تھی اور اوسکے اندر ایک آدمی چھپا رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح اُچکتا پھرتا تھا۔

پادشاہانِ ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم مین مبتلا تھے یعنے فنِّ سحر۔ علم نجوم۔ اور علم کیمیا۔ جھلا۔ کا یہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتین علوم وفنون کی ظاہر ہوتی ہین اور جو تازہ صنعتین ایجاد ہوتی ہین وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی ہین چنانچہ انگلستان مین رُوجر بیکن حکیم اور جرمنی مین فاسٹ حکیم جھلا۔ کے زعم باطل مین بندۂ شیطان تھے اور سحر کا اعتقاد اونکے ذہن ناقص مین ایسا راسخ تھا کہ صدہا ضعیف و ناتوان بڑھیون کو بخیالِ جادوگری مار ڈالا اور جسقدر عورت کبیر السّن اور ضعیف الجثہ اور لاغر و ناتوان ہوتی تھی اوسیقدر اعتقاد تامّ و یقین واثق ہوتا تھا کہ یہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اوسکی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضائع ہوجاتا تھا تو بھی یقین ہوتا تھا کہ کسی ساحرہ نے اسے مار ڈالا اور اگر آندھی آتی تھی تو دھقان ماری ڈر کے کانپنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جادوگرنیان جھاڑو کی تنکون پر سوار ہوکر آدھی رات کو نکلی ہین۔ یہ اعتقاد لوگون کو اس صدی کی ابتدا تک رہا اور ابتک بعض دور دور کے ضلعون کے اہل دیہ مین باقی ہے۔ نجومیون کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ

اور ہر ضلع مین ایک شخص کو پادشاہ بناتے تھے اور اوسکے ساتھہ
بہت سے شُہدے سبز اور زرد کپڑے پھنے ہوے اور اونپر رنگ برنگی
فیتے لگے ہوئے غل کرتے اور نقّارے بجاتے ہوے گھومتے
پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجون کے اندر
گھس جاتے تھے - یہ سانگ والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے جنپر
بکری اور ہرن اور سانڈ کی شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانورون کی
کھال پہنتے تھے جسّے اونکی قطع وحشیون کی سی ہو جاتی تھی - ہنری
ہشتم کی اہل دربار بڑی تزک واحتشام سے سانگ بنتے تھے - علاوہ بڑے
دن کے مئی ڈِی کی عید بھی اگلے زمانہ مین ہوتی تھی اور اس عید مین
یہ رسم تھا کہ نصف شب کے بعد درخت کی سبز ٹہنیان توڑتے تھے اور
ایک شخص کو پادشاہ اور ایک کو پادشاہزادی بناتے تھے اور ایک جھنڈا
کھڑا کرتے تھے اور اوسے ہار پھول پہنا کے اوسکے گرد ناچتے تھے
انہین تماشون کے مشابہ ایک اور قسم کا تماشا ہوتا تھا جسے مسلمانی
ناچ کہتے تھے کیونکہ بعضونکا قول تھا کہ یہ ناچ اُندلُس کے مسلمانون سے
اہل انگلستان نے سیکھا ہے - اس ناچ مین بڑا ناچنے والا بہت
بھاری کپڑے پہنتا تھا اور سب ناچنے والون کے دامن اور بازو
اور گھٹنے مین گھنگرو بندھے ہوتے تھے اور بعضے عجیب وغریب
نقلین بنتے تھے اور ایک نیلی گھوڑی بھی ناچ کی صحبت مین ضرور
بنتی تھی - اِسکی کیفیت یہ ہے کہ نازک لکڑی کے گھوڑے پر اتنی بڑی

کہ یہ کمبخت ہر زمانہ مین لوگون کو غارت کرتے ہین — چوسر — اوطاس
یہ کھیل بھی کھیلے جاتے تھے — چوسر کو تو کہتے ہین کہ یہ ایشیا سے
انگلستان مین آیا تھا اور فتح نورمن سے سو برس پیشتر سیاوس
ملک مین رائج تھا اور طاش اسواسطے ایجاد کیا گیا تھا کہ چارلس
ششم شاہ فرانس کا جی بہلے کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا ناچ اور گانے
کا شغل کئی گھنٹہ تک رہتا تھا مگر شام ہوتے ہی ناچ موقوف ہو جاتا
تھا برخلاف اس زمانہ کے رسم کے کہ اوسکے بالعکس ہے — اگرچہ
بادشاہان نورمن کے وقت کے بھاٹ اور بازیگر سلاطین
ٹیوڈر کے زمانہ مین بہت ذلیل سمجھے جاتے تھے تاہم گھرون
مین علم موسیقی کا بہت چرچا رہتا تھا اور آلات موسیقی مین سے
سٹرن ایک قسم کا ستار تھا جسے لیوٹ بھی کہتے ہین اور
ورجنل ایک تار کا باجہ تھا کہ کنجی سے کو کا جاتا تھا اور یہی باجہ
آجکل کے باجون ہورپسکورڈ اور پیانو کی اصل ہے —

کرسمس یعنے ایام ولادت حضرت مسیح مین خوب
خوب تماشے ہوتے تھے اور سب کو اجازت عام تھی اور سب قسم کے
بیہودہ تماشے ہوتے تھے اور بادشاہ سے فقیر تک سب لوگ عجب
عجب طرح کے کپڑے پہنکر اور بھیس بدلکر سانگ بنتے تھے اور جنھین
بھیس بدلنے کا سامان نہ میسر آتا تھا وہ منہ پر کالک لگا لیتے تھے

بڑی بڑی گلڈاک کتّے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ کتّے مار بجاتے تھے یا زخمی ہو جاتے تھے تو اور کتّے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ ریچھ بیچارا اندھا ہو جاتا تھا تو بڑی بیرحمی سے اوسے کوڑے مارتے تھے۔ مردون کا تو کیا ذکر عورتین بھی ان مکروہ تماشون سے بہت خوش ہوتی تھین پس جب اونکی طبیعت ایسی سخت و درشت ہو تو کچھ تعجب کی بات نہین کہ اوس زمانہ کی زبان نہایت سخت و درشت تھی مگر اس سب پر طرّہ یہ ہے کہ ملکۂ الزبتہ کے آخر عہد تک یوم السّبت[1] کو کہ نصاریٰ کا یوم العبادۃ ہے ایسے ایسے مکروہ و بیہودہ لہو و لعب مین مشغول ہوتے تھے۔ دیہاتی کھیلون مین سے تیر اندازی۔ پیدل دوڑنا۔ اور مختلف قسم کی گیند بازی۔ یہ بڑے کھیل تھے۔ گیند بازی کی قسمون مین سے ایک قسم یہ تھی کہ ڈنڈون سے گیند کھیلتے تھے (یہی آج کل کے کھیل کرکٹ کی اصل ہے) اور ایک یہ تھی کہ گیند پر موگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتا تھا۔ گھر کے اندر کے کھیلون مین سے بڑا کھیل یہ تھا کہ ایک شفّاف میز پر کچھ چپٹے گیند سیسہ وغیرہ کے رکھے جاتے تھے اور اوس میز کے سرے سے چار انچھ کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچدیتے تھے تو کھیلنے والے کا کمال یہ تھا کہ گیند کو اسطرح سے لنڈکائے کہ اوس لکیر کے پار نکل جاے مگر میز کے نیچے نگرے۔ علاوہ ان کھیلون کے تختہ نرد۔ کا بتین۔

[1] اسسے یکشنبہ مراد ہے نہ شنبہ جو مصطلح اہل اسلام کا ہے ۱۲۔

فوج کی قوت سرداران غرق در آہن پر نہ منحصر تھی مگر گرمی کی فصل مین دریاے ٹیمس اور اور دریاؤن پر نیزہ بازی کا شغل ہوتا تھا — اس کھیل کی کیفیت یہ ہے کہ لوگ کاٹ کے نیزے اور سپر لیکر اور کشتیون پر پہڑے رکھکر اونپر بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی کو بہت جلد دوسری کشتی کے پاس سے لیجاتے تھے تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ اپنے حریف کو نیزہ مار کے پانی مین گرادے — ہر قسم کا شکار اور خاصتہً ہرن کا شکار ہر زمانہ مین اہل انگلستان کو مرغوب رہا مگر پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین عورتین بھی اکثر شکار مین شریک ہوتی تھین اور تیر سے شکار کھیلتی تھین چنانچہ ملکہ الزبتہ بڑھاپے مین بھی ایکدن بیچ شکار کھیلا کرتی تھی — باز سے شکار کھیلنا ابتک مرسوم تھا مگر اب موقوف ہوتا جاتا تھا کیونکہ اب تو بندوق کا رواج ہوتا جاتا تھا — گھڑدوڑ بھی ہوتی تھی مگر انعام دیا جاتا تھا ہار جیت نہوتی تھی جیسا کہ آج کل دستور ہے — ریچھ اور مینڈھے کو شکاری کتون سے پھڑوانا یہ تماشا تو بڑے بڑے امیرون کو نہایت مرغوب تھا چنانچہ ایکمرتبہ ملکہ میری اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ہیٹ فیلڈ مین گئی تو بڑی دھوم دھام سے اسطرح کا ریچھ کا تماشا ہوا اور جب ملکہ الزبتہ نے ڈینمارک کے سفیر سے مقام گرینچ مین ملاقات کی تو اسیطرح کا تماشا کروایا — اس تماشے کی یہ کیفیت ہے کہ ریچھ کو کسی کشادہ مقام پر باندھکر اوسپر

شوق تھا۔ ھینٹز نزنامے ایک سیاحِ جرمنی نے اپنی سیاحت کے حال مین ملکہ الزبتہ کی یہ کیفیت لکھی ہے۔ قولہ۔ بعد اوسکے ملکہ آئی — اوسکا سن پینسٹھ برس کا تھا اور نہایت شاندار تھی۔ اوسکا مُنہ لنبا تھا اور رنگ گورا تھا مگر مُنہ پر جھرّیان پڑی ہوئی تھین اور اوسکے کانون مین دو گوشوارے موتی کے تھے اور سر پر سرخ بال جمے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا تاج پہنے ہوے تھی اور سفید ریشمی کپڑے پہنے تھی جسکے کنارون پر سفید موتی سیم کے بیج کے برابر ٹکے تھے اور اوپر ایک سیاہ چادر تارکشی کی اوڑھے ہوے تھی اور اوسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ اوسے ایک خواص ہاتھون پر اُٹھائے ہوئے تھی — شرفا کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے پٹّے رکھتے تھے اور داڑھیان لنبی لنبی گاؤدم۔ ملکہ کی اردلی مین جو لوگ رہتے تھے اونکی پوشاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین مردون کا لباس اچھا ہوتا تھا۔ جب انگلستان مین سَن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اوس سے جرابین بنّی اور بادبان کا کپڑا بنانیکا مصالح بہم پہنچا اور نمدے اور قالین اور پٹّو بافراط بننے لگے اور اِن چیزون کو کپڑا صاف کرنیوالون نے بہت نفیس کردیا۔ یہ کاریگر بسبب ظلم و تعدّی کے اور بلا دیوڑپ سے بھاگ کر انگلستان مین آئے تھے

اب نیزہ بازی کا شغل فقط ایک کھیل رہ گیا تھا کیونکہ اب

مگر پادشاہ کے اہل دربار کی وضع جیسی اب بدلتی رہتی ہے ویسے ہی جب بھی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ھنری ہشتم جسقدر موٹا ہوتا گیا اوسقدر اوسکے مصاحبون نے اپنے کپڑے پھلانے شروع کئے تاکہ اونکی شکل بھی پادشاہ کے مشابہ ہو جائے — ملکہ کیتھرائن ھاورڈ نے فرانسیس سے سوئیان لاکر انگلستان مین رواج دین اور چونکہ پہلے یہ سوئیان بہت گران قیمت ہوتی تھین لہذا شوہرون نے اپنی بیبیون کو ان سوئیون کیواسطے علیحدہ روپیہ مقرر کردیا اور اس روپیہ کو سوئیون کا روپیہ[1] کہنے لگے — ملکہ ایلزبتھ کے عہد مین بڑے بڑے جاگیردار سائے پہننے کا رسم اسپانیہ سے انگلستان مین آیا اور مرد و عورت دونون اپنی پوشاک مین گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولدار پلیٹین بنواتے تھے اور پیشتر یہ دستور تھا کہ ان پلیٹون مین لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگا دیتے تھے تاکہ جھول نکلا رہے مگر الزبتھ کو وقت سے یہ ہوا کہ اونھین زرد کلف سے سخت کر دیتے ہین — پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پہنتے تھے مگر ملکہ الزبتھ کے جلوس کے تیسرے سال اوسکی کسی نے ریشمی جرابین نذر دین پھر اوسنے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہین پہنی — اس ملکہ کے توشے خانہ مین اسکے مرنے کے بعد تین ہزار جوڑے کپڑے کے تیار نکلے اللہ اکبر کیا کپڑا

[1] یہ سوئیون کا روپیہ مثل اسکے ہے جیسے ہمارے ملک مین بڑے آدمی بھودن یا بیٹیون کے پاندان کا خرچ مقرر کر دیتے ہین ۱۲ —

واقع امریکا سے آلو انگلستان مین لایا اور پہلے یہ ترکاری ضلع لنکشیر
مین بوئی گئی — بعد اوسکے سر والٹر ریلی آلو کو ایرلنڈ مین لے
گیا اور یہی شخص جزائر غربی امریکا سے تنباکو بھی انگلستان مین
لایا اور وہان کے لوگونکو تنباکو پینا سکھایا — ہنری ہشتم کے زمانہ مین
گاے اور بکری کا گوشت ٹکے کا آدہ سیر بکتا تھا اور بچھیرے کا گوشت اور بڑا
گوشت تین دام کا آدہ سیر ملتا تھا مگر تازہ گوشت تو اشراف بھی نکھاتے
تھے ہان عید وسط گرما سے عید میکائیل تک تازہ گوشت کھاتے
تھے — ابتک یہی دستور تھا کہ امرا و شرفا اور اونکے لڑکے بالے
اور نوکر چاکر سب بڑے کمرے مین کھانا کھاتے تھے اور میز کے
بیچوبیچ مین ایک بڑا سا نمک دان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اور
اوسکے اوپر کیطرف صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے
تھے اور نیچے کیطرف سب درجون کے ملازم اور خدمتگار بیٹھتے تھے —
امرا نے اپنی وضع شاہانہ رکھی تھی چنانچہ امیر لیسٹر جو قلعہ کنلورتہ
کا مالک تھا اوسکے قلعہ مین دس ہزار آدمی کے ہتھیار رہتے تھے اور
اوسی قلعہ مین اونہی ۱۵۷۶ع مین ملکہ الزبتہ کی دعوت سترہ روز تک
نہایت تزک و احتشام سے کی اور اگرچہ نواب بی لی خود امیر بن بیٹھا تھا اسپر بھی
اوسکے بیس رفیق تھے اور اونمین سے ہر ایک کا خرچ دس ہزار
روپیہ سالانہ تھا اور خدمتگارون کا کچھ ذکر نہین —
دیہات کے لوگ ہلکے ہلکے زرد رنگ کے کرتے پہنتے تھے

لوگ امراضِ وبائیہ مین مبتلا ہوتے تھے — مگر ملکۂ الزبتہ کے زمانہ مین مکانات اکثر چوب بلوط کے بنتے تھے اور اوسی زمانہ مین بہت سے تغیرات اسبابِ خانہ مین ہوئے اور بستر خواب مین بھی بہت نفاست آگئی چنانچہ پادشاہانِ ٹیوڈر کے عہد کے شروع مین بچھونے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھالی اوسپر ایک موٹے کپڑے کی چادر اور گدہ ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سرہانے رکھ لیا اور جو شخص بھوسی بھری ہوی تکیہ پر سر رکھکے سوتا تھا اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے — الزبتہ کے زمانہ کے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے مگر اوسکے عہد مین جست کے طباق اور چاندی یا ٹین کے چمچے کسانون اور اور اس قسم کے لوگون مین رائج ہوتے — پہلے تو جست کی رکابیان مسطح بنتی تھین مگر اب مثل طاس کے مجوف بننے لگین — قریب ۱۵۸۰ء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ عورتین زین کے پیچھے بیٹھتی تھین اور اونکے آگے خدمت گار بیٹھتے تھے اور وہ پیچھے سے اونکی کمربند پکڑے رہتی تھین —

کئی قسم کے درخت اب پہلی مرتبہ انگلستان مین بوئے گئے اور کرم کلہ آلو بالو — خرما — خوبانی — انگوریہ میوے انگلستان کے باغات مین ہونے لگے اور اکثر لوگ گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط غریب کھاتے تھے — سَر فرانسس ڈریک جزیرۂ سینٹافی

رائج تھے اور کرون اور ہاف کرون اور سکس پنس یہ سکے ادورڈ ششم نے جاری کئے تھے۔

بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین جو طرز عمارت رائج تھا اوسی گل کاری کا کام کہتے تھے اسواسطے کہ مکانات مین نقش و نگار بہت بنائے جاتے تھے۔ هنري هفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو ابتک ویسٹ منسٹر مین موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے۔ اب بڑے آدمیون کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بننے لگے اور شیشہ کے دروازے عام ہوگئے مگر غربا جھانکڑ وغیرہ پر کہنگل لگاکر اپنے جھوپڑے بنا لیتے تھے۔ چولھے دالان کے بیچ مین بنائے جاتے تھے اور سقف دود آلود مین ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس مین سے دھوان نکل جاتا تھا۔ هنري هفتم کے زمانہ تک سب مکانات کا یہی حال رہا مگر اوس کے زمانہ سے مکانات مین دود کش بننے لگے۔ اِرَیسمس ذکر هنري هشتم کے زمانہ مین مدرسۂ عالیہ کسفرڈ مین علوم یونانیہ کا مدرس اعلی تھا غربا کے مکانات کے صحن کا حال ایسا سقیم لکھا ہے۔ قولہ۔ دالانون کی زمین پر چکنی مٹی لپی ہوئی ہے اور اوسپر گھاس بچھی ہے اوسکے نیچے ایک خزانہ شراب اور چربی اور استخوان اور آب دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جانے کتنی مدت سے جمع ہے۔ چنانچہ اسی غلظ و نجاست کے باعث سے

مین بلکہ اس اٹھارون صدی کی ابتدا تک آیرلنڈ کا حال نہایت ابتر رہا
اور قوم سلٹ اور قوم سیکسن کی عداوت باہمی کے علاوہ اب فرقۂ
کیتھولک اور فرقۂ پراٹسٹنٹ مین مجادلہ و مناقشہ شروع ہوا

باب ہفتم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد سلاطین ٹیوڈر

قبل شیوع مذہب پراٹسٹنٹ انگلستان مین ہر قسم کا گناہ بکثرت ہوتا تھا
چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد مین ہر سال قریب دو ہزار آدمی کے فقط چوری
کی علت مین پھانسی پاتا تھا مگر ملکہ الزبتہ کے زمانہ مین مجرمون کی تعداد
تین یا چار سے سالانہ رہگئی۔ اس مین شک نہین کہ یہ تغیر عظیم سب فرقون
کے آداب و اخلاق مین کلام خدا کے شایع ہونیکے سبب سے ہوا۔ ملکہ
الزبتہ کے جلوس کے پانچوین سال فقرا و مساکین کی پرورش کے
واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا۔ اوس زمانہ مین انگلستان کی آبادی
پچاس لاکھ سے کم تھی اور آمدنی ملک پچاس لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ
نہ تھی اور سود کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ دس روپیہ ہزار حسب قانون
تھا اور جو چاندی کے سکے اب رائج ہین اون مین سے اکثر جب بھی

کرکے اور پُل بنا کے اوس ملک مین تجارت وغیرہ کی ترقی کرے یہ تدبیر صائب اور صلاح معقول جب تو نہ منظور ہوئی لکن بہت برسون کے بعد عمل مین آئی —

۱۵۹۵ء مین کہ ملکہ الزبتہ کے جلوس کا سینتیسوان سال تھا انگلنڈ اور ایرلنڈ مین آخری لڑائی ہوئی اسکی کیفیت یہ ہے کہ ہیوا اونیل امیر ٹایرون نے بلوے کیا — یہ امیر انگلنڈ کی دوستی کے پردہ مین مدت سے اپنی تدبیرین پختہ کر رہا تھا ۱۵۹۹ء مین اوسنے بڑی لڑائی فتح کی جس کے سبب سے صوبہ منسٹر اوسکے قبضہ مین آگیا — اوسے پادشاہ اسپانیہ سے مدد ملنے کی امید تھی کہ وہ یورپ کے پادشاہان کیتھولک مین بڑا نام برآوردہ تھا — نواب اسکس نے امیر ٹایرون سے مقابلہ کیا مگر کچھ نہو سکا — اس امیر غدار کو شکست دینے اور ایرلنڈ پر فتح کامل حاصل کرنیکی ناموری نواب مونٹ جوی کے حصہ مین تھی ایک گروہ سپاہ اسپانیہ کا امیر ٹایرون کی کمک کیواسطے کنسیل مین وارد ہوا مگر نواب مونٹ جوی نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا تب اونیل خود اپنے مددگارون کو دشمن سے بچانے آیا مگر اوسنے شکست کھائی اوسوقت سپاہ اسپانیہ نے بھی چارناچار پادشاہ انگلنڈ کی اطاعت قبول کرلی — پس اسطرح سے ۱۶۰۲ء مین سات برس کے بعد امیر ٹایرون کا فساد دفع ہوا — اس زمانہ

قانون کا نام اوس شخص کے نام سے مشتق ہے جو اوس ملک کا ناظم تھا اور اسکے سبب سے پادشاہ انگلنڈ کو ایرلنڈ کی پارلیمنٹ پر اختیار کلّی حاصل ہوگیا۔ اس قانون مین یہ احکام مندرج تھے۔ اوّل۔ ایرلنڈ کی پارلیمنٹ بے پادشاہ انگلنڈ کی اجازت کے نہ منعقد ہو۔ دوم۔ کوئی قانون ایرلنڈ مین نہ تجویز کیا جاتے اِلّا اینکہ پیشتر وہ پادشاہِ انگلنڈ کی ملاحظہ سے گذر چکا ہو۔ سوم تمام قوانین انگلنڈ جو مدّت سے نافذ ہوے ہین ایرلنڈ مین واجب العمل تصور کیے جائین۔

ہنری ہشتم کے عہد مین خاندان فٹز جیرلڈ اور خاندان بٹلر کے امیرون کے آپس کی لڑائی جھگڑے سے ایرلنڈ مین تلاطم رہا۔ ۱۵۴۱ء مین پادشاہ موصوف نے ایرلنڈ کی نظامت توڑکر اوسے سلطنت کر دیا اور اوس ملک کے اکثر سردارون کو امیر کا خطاب عنایت کیا۔

ملکہ الزبتھ کے عہد مین مذہب پروٹسٹنٹ ایرلنڈ مین قائم ہوا مگر چونکہ وہان کے لوگ مذہب کیتھولک مین بڑے متعصّب تھے لہذا وہ مذہب جدید کے بہت ستدراہ ہوے مگر ملکہ نے اوس ملک کی پارلیمنٹ کو اپنے حکم کا تابع کرلیا۔ ۱۵۶۵ء مین سر جان پیرٹ ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا اور اوسنے یہ تجویز کی کہ سڑکین جاری

ملکہ کے وفات کی خبر لیکر اڈنبرا مین پہنچا چنانچہ ملکہ شہر رچمنڈ مین جمعرات کے دن تین بجے مری تھی اور وہ ھُولی رُڈ مین ہفتہ کے شام کو پہنچ گیا—

حالاتِ ایرلنڈ

از سنہ ۱۳۷۱ء تا سنہ ۱۶۰۳ء

شاہ رچارڈ دوم دو مرتبہ ایرلنڈ مین وہان کے مفسدہ پرداز لوگون کی گوشمالی کے واسطے گیا تھا اور وہ لوگ آپس مین لڑتے لڑتے ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ فورًا پادشاہ کی اطاعت قبول کرلی مگر پھر بھی سالہا سال اوس ملک مین فساد رہا اور اس فساد کے زمانہ مین بہت کم سوداگری کے جہاز وہان کی عمدہ بندرگاہون مین نظر آتے تھے اور فقط چمڑا اور مچھلی وہانسے اور ملکون مین جاتی تھی— محاربۂ رُوزز مین امرائے ایرلنڈ اکثر خاندان یورک کے طرفدار رہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جن دو مکّارون نے ھنری ہفتم کی سلطنت غصب کرنی چاہی تھی اونھون نے پیشتر ایرلنڈ ہی مین خروج کیا —

ایرلنڈ کے سرکش امیرون پر سلاطین ٹیوڈر کا کچھ اختیار نتھا مگر جب سنہ ۱۴۹۵ء مین قانون پوینگس جاری ہوا تب سے سیدھی ہوئی اس

اسکاٹ لنڈ ہوئے۔ سنہ ۱۵۷۲ء کے اخیر مین جان نوکس نے انتقال کیا۔ جیمس ششم جارج بکنن عالم مشہور کی فیض تعلیم سے عالم ہوا مگر عالم بارِیا۔ اوسنے ایک دختر شاہ ڈینمارک سے شادی کی اور بیفائدہ اس بات کی کوشش کی کہ مذہب پوس بٹیرین کو مٹاکر مسلک اُستقفی اسکاٹ لنڈ مین قائم کرے۔ اِس پادشاہ کے عہد مین سب سے عجیب تر یہ سانحہ ہوا کہ ایک مرتبہ وہ مقام فاکلنڈ مین شکار کھیل رہا تھا کہ کسی شخص نے جھوٹ موٹ کھدیا کہ ایک آدمی سونے کا گھڑا لیئے جاتا تھا اوسے شہر پرتھ کے قریب گرفتار کر رکھا ہے۔ اوسکے اشتیاق مین پادشاہ ایک مکان پر گیا جسکا نام گوری ھوس تھا۔ اوس مکان کے مالک امیر گوری نے پادشاہ کی بہت خاطر و مدارت کی اور کھانا کھلایا بعد کھانا کھانے کے امیر مذکور کے بھائی الگزنڈر رُتھون نے پادشاہ کو گرفتار کرکے چاہا کہ اوسکی مُشکین باندھ لے۔ پادشاہ چلّایا کہ دوڑو مجھے مارے ڈالتے ہین۔ یہ سنکر تین خواص اوسکے اندر گھس آئے اور رتھون کو مار ڈالا امیر گوری شور و غُل سنکر دست بر قبضہ شمشیر دوڑا اور وہ بھی مارا گیا۔ یہ ساری حکایت عجب معمّے لاحلّ ہے اور اسکا نام سازش گوری مشہور ہے۔

جب ملکہ الزبتہ سنہ ۱۶۰۳ء مین راہی ملک بقا ہوئی تو جیمس تمام جزیرۂ برطانیہ کا بے خرخشہ پادشاہ ہوگیا۔ سَیر رابرٹ کیری

گرفتاری ملکہ میری ۱۵۶۸ء

خود اونکے قبضہ مین آگئی اور انھون نے اوسے سلطنت سے معزول کرکے قلعہ لوك لوُن مین قید کیا۔ اوسکا تیسرا شوہر بوتھول جزائر اورکنی مین بھاگ گیا بعد اوسکے ڈینمارك مین بھاگا اور دس برس کے بعد وہان دیوانہ ہوکر قید خانہ مین مرگیا۔

امیر موري شاہزادۂ شیر خوار جیمس کی طرف سے متولی سلطنت مقرر ہوا اور شاہزادی میري ولی ڈگلاس کی مدد سے قید خانہ سے بھاگ گئی اور امراے کیتھولك کو جمع کرکے مقام لینگ سایڈ پر شہر گلاسگو کے قریب سلطنت گمکردہ کے واسطے آخری لڑائی خوب جی توڑ کے لڑی مگر کچھ نہوسکا آخر لاچار ہوکر انگلنڈ مین بھاگ گئی اور ملکہ الزبتہ کے ظلّ عاطفت مین عافیت گزین ہوئی۔ باقی حال پُرملال اس شاہزادی کا ملکۂ الزبتہ کے زمانہ کے حالات مین ملاحظہ کیجیے۔

تین برس تک امیر موُري جو بہ لقب متولّی نیک نیّت مشہور ہے برسر حکومت رہا آخر کو شہر لنلتہ گو کی سڑك پر ایک شخص ہیملٹن نامے نے اوسے کھڑکی مین سے گولی ماری (۲۳ جنوری ۱۵۷۰ء)۔ بعد امیر موري کے نواب لینکس اور نواب مار اور نواب مورٹن یکے بعد دیگرے متولی مملکت

اسکاٹ لنڈ

بے خوف وخطر ھولی رُڈ کے بادشاہی گرجے مین مذہب کیتھولک کے نماز کی مذمّت کرنی شروع کی۔

شاہزادی میری اور اوسکی رعایا مین نفاق بڑھتا گیا اور اوسپر بدوضعی کا شبہ ہوا اور اب جو اوسنے امیر ڈارنلی سے شادی کرلی تو اِس سبب سے اوسکا مشکوک النسب بھائی امیر موری بھی کہ راہبان کلیسای سینٹ انڈرُوز کا سردار اور فرقہ پراٹسٹنٹ کا پیشوا تھا اوسسے منحرف ہوگیا۔ اسکے بعد شاہزادی ایک گویّی ڈیوڈ رِزیو نامی پر عاشق ہوئی اور اوسکے شوہر ڈارنلی کو شک پیدا ہوا آخر اوسنے اوس گویّی کو ھولی رُوڈ مین مار ڈالا۔ میری کا بیٹا یعنے شاہ جیمس ششم ۱۵۶۶ء مین پیدا ہوا اور دوسرے برس اوسکا شوہر ڈارنلی فیلڈ کے گرجے مین مار ڈالا گیا۔ یہ گرجا اوس مقام پر واقع تھا جہان پر اب اڈنبرا کا کالج ہے اور آدھی رات کو لوگون نے اِسے اڑا دیا اور ڈارنلی دب کر رہگیا۔ بوتھولِ پر اس گناہ کا شبہ قوی ہوا مگر باوجود اِسکے دو ہی مہینے کے بعد شاہزادی میری نے اوس سے شادی کرلی۔ نہین معلوم کہ شاہزادی اون گناہون کی مرتکب ہوئی تھی جنسے وہ متّہم کی گئی ہے یا نہین یہ تو عالم مافی الضّمائر کو خوب معلوم ہے مگر ایسے ایسے حرکاتِ ناشائستہ سے رعایا کے دل اوسسے پھر گئے اور امرا بگڑ کھڑے ہوے آخر شاہزادی

حرکات سے بہت بیزار تھی — اس زمانہ مین جان نوکس تلمیذ
قسیس مقتول وشرٹ ورفیق گیلون اہل اسکاٹ لنڈ کا
پیشوا تھا — یہ شخص ۱۵۰۵ء مین پیدا ہوا تھا اور اب مذہب پراٹسٹنٹ
اختیار کیا اور پہلی مرتبہ کلیسائے سینٹ انڈرو ز مین مذہب
پراٹسٹنٹ کے مؤیّد وعظ کہا — آخر متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ نے اوسکو
گرفتار کر کے فرانسیس مین بھجوا دیا اور حبس دوام کا حکم دیا مگر انیس ۱۹
مہینے کے بعد اڈورڈ ششم کے کہنے سے اوسکی بیڑیان کاٹ دین
اور وہ چند مدت تک پادشاہ موصوف کے دربار مین رہا لیکن جب
ملکہ میری اُولے نے اہل پراٹسٹنٹ پر ظلم وتعدی شروع کی تو جان
نوکس مجبور ہوکر پھر برّاعظم یورپ مین چلا گیا اور کئی سال آوارہ
وطن اور اسیر رہا اور اس امید مین رہا کہ پھر عقائد مذہب پراٹسٹنٹ
کلیسائے سینٹ انڈرُوز مین تلقین کرون کہ مدّت سے یہ کلیسا
اسکاٹ لنڈ مین اہل پراٹسٹنٹ کا حصن حصین ہے — آخر
اوسکی امید بر آئی اور ۱۰ جون ۱۵۵۹ء کو اوسنے کلیسائے مذکور کے
منبر پر بڑے زور وشور سے وعظ کہا اور اوسکی آواز مثل برق خاطف
تمام سکنۂ اسکاٹ لنڈ کے قلوب پر مؤثّر ہوئی اور تمام ضلع فائف
بلکہ تمام ملک اسکاٹ لنڈ مین لوگون نے بت توڑ ڈالے مصلّے پرزے
پرزے کر ڈالے دعاؤن کی کتابین پارہ پارہ کر ڈالین اور پادریون
کے نماز کے کپڑے پرخچے اُڑا ڈالے — بعد اوسکے جان نوکس نے

(سنہ ۱۵۶۶ء) مگر ہنوز دو ہی مہینے اس ظلم کو گذرے تھے کہ جس مقام پر اوس شہیدِ محروق کی خاک پڑی تھی اوسسے چند ہی گز کے فاصلہ پر اوسکا قاتل بیٹن مارا گیا اسطرح سے کہ جیمس ملول اور نورمن لزلي اور اور کئی شخص قلعہ کے اندر گھس کر پادری موصوف کے حجرہ مین پہنچے اور اوسے قتل کیا۔

هنري ہشتم نے چاہا کہ میرے بیٹے ادورڈ کی شادی میري شاہزادی اسکاٹ لنڈ سے ہو جائے مگر اسکاٹ لنڈ کے لوگ مانع ہوئے اور اگرچہ هنري کے مرنے کے بعد اونھون نے جنگ پنکی مین شکست بھی کھائی لیکن جب بھی شاہزادی کی شادی نہونے دی۔

شاہزادی میري کو کہ ابھی لڑکی تھی حفاظت کیواسطے اوسکی مان کے ملک فرانسیس مین بھیجدیا اور وہان اوسنے شاہ فرانس کے ولیعہد فرانسس سے شادی کرلی مگر یہ شاہزادہ جوانمرگ ہوا اور شاہزادی چار ناچار سنہ ۱۵۶۱ء مین اسکاٹ لنڈ مین پھر آئی — اوس نے مذہب کیتھولك مین تعلیم پائی تھی اور شاہ فرنس کی صحبت رنگین و بیہودہ مین تربیت پائی تھی اور وہ تو اپنے عادات و افعال کو اچھا سمجھتی تھی مگر اوسکی رعایا اون

اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ کو سمجھا بجھا کر پوپ خلیفۂ روم کی مخالفت مین اوسسے مدد لیجئے مگر بادشاہ موصوف نے نہ مانا اور ہنری سے لڑائی پر مستعد ہوا۔ شاہ جیمس مقام فیلا مور مین تھا کہ امرا اوسسے بگڑ گئے اور کہا کہ ہم آپ کی طرف سے نہ لڑین گے۔ آخر اُولوَرسنکلیر سپہ سالارِ اسکاٹ لنڈ دس ہزار سپاہیون کو دریاے اِسلٹ پر لے گیا مگر وہ تین ہی سے انگریزی سوارون سے بھاگ گئے۔ جیمس فاکلنڈ مین پھنچکر شکست کے غم مین بیمار پڑا اور تپ کہنہ سے گھُل گھُل کر مر گیا اور اوسکی وفات کے چند روز کے بعد اوسکی بیٹی شاہزادی میری کہ حسن و جمال مین شہرۂ آفاق ہے پیدا ہوئی۔

اس زمانہ مین دو شخص اسکالنڈ مین سب سے زیادہ صاحب قوّت و مکنت تھے یعنے کارڈنل بیٹن اور امیر آرّن۔ یہ دونون متولّی سلطنت ہونیکے خواہان تھے مگر تولیت امیر آرّن ہی نے پائی۔ یہ دونون باہم رقیب تھے لیکن اُنھون نے خصومت باہمی کو بالائے طاق رکھکر باتّفاق یکدیگر کوشش کی کہ کلیساے رُوم یعنے پوپ کی حکومت کو اسکاٹ لنڈ مین پھر قائم کرین سب کے بعد جارج وِشرَٹ کو پادری بیٹن نے بسبب عداوت مذہبی کے کلیساے سینٹ انڈرُوز مین شہید کیا

اب یہ تیسری دفعہ بسبب پادشاہ کی نابالغی کے مدت تک اسکاٹ لنڈ مین تلاطم رہا اور تیرہ برس تک امرا واسطے تولیت شاہزادۂ نابالغ کے آپس مین لڑا کیئے اور پھر خاندان ڈگلاس کے امیر شاہزادہ کے مربّی بنے مگر ۱۵۲۸ء مین شاہزادۂ خردسال جیمس محلسرائے فاکلنڈ سے بھاگ گیا جہان وہ نظربند تھا اور قلعۂ اسٹرلنگ مین پہنچکر حکومت اپنے ہاتھ مین لے لی۔

مگر اسسے بھی عظیم تر ایک سانحہ ۱۵۲۸ء مین ہوا کہ جن دیندارون کے نام قبورِ شہدائے کلیسائے سینٹ انڈرُوز پر کندہ ہین اون مین سے پہلے پیٹرک ہیملٹن۔ ہنری فورسٹ جارج وِشرٹ۔ اور والٹر ملِ مذہب پراٹسٹنٹ کی نصرت وحمایت مین زندہ جلا دئے گئے۔ مگر دینِ مُہذّب کا خمیر اسکاٹ لنڈ کی زمین مین پڑچکا تھا اور جیمس بیفائدہ کوشش کرتا تھا کہ اوسکی قوت متزائدہ کو زائل کردے۔ شاہ جیمس نے دوسری شادی میری رئیس زادی گایس سے کی تاکہ فرانسیس کے کیتھولک مذہب لوگون سے رشتۂ اتحاد وموالفت مستحکم ہوجاے۔

جیمس پنجم کے آخر عہد مین اوسنے اور پادشاہ انگلنڈ سے مناقشہ ہوا۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ہنری ہشتم نے چاہا کہ

عہد مین بڑے سانحے یہ ہوے کہ اوسنے پرکن وار بک کو اپنے ملک مین پناہ دی — اور اوسنے ۱۵۰۳ء مین هنري ہفتم کی بڑی بیٹی مارگریٹ سے شادی کی اور ۱۵۱۳ء مین جنگ فلوڈن ہوئی —

جس لڑائی کا خاتمہ جنگ فلوڈن مین ہوا اوسکا سبب قریب یہ ہوا کہ انگریزون نے اسکاٹ لنڈ کے ایک سوداگر انڈریو بارٹن کے جہازون پر حملہ کیا اور بارٹن کو قتل کرکے اوسکا جہاز بطور مال غنیمت کے دریاے ٹیمس مین لے گئے — فوج انگریزی کا سردار نواب سري تھا اور دونون فوجون کا مواجہہ دریاے ٹل کے کنارون پر ہوا جو دریاے ٹوئیڈ کی ایک شاخ ہے — جیمس نے کوہ فلوڈن پر کہ سلسلۂ جبال چیویٹ مین ہے مضبوط مورچہ باندھا اور ۹ ستمبر ۱۵۱۳ء کو لڑائی ہوئی — جیمس سے یہ بڑی خطا ہوئی کہ سپاہ انگریزی کو ٹل ندي سے بلوہ اُتر جانے دیا حالانکہ یہ ممکن تھا کہ جب انگریزی فوج کا ازدحام اوس تنگ پُل پر ہوا تھا تو وہ پہاڑ پر سے توپین مار کر اوسکو دھوین اڑا دیتا — آخر اس فاش غلطی کی کچھہ مکافات نہو سکی — چار بجے دن سے شام تک بازار قتال گرم رہا اور اسکاٹ لنڈ والون نے شکست فاش کھائی اور شاہ جیمس اور تیرہ امیر اوسکے متوسلین مین سے کشتون کے انبار مین بیجان نظر آئے —

کے زمانہ مین ملک پر نازل ہوتی ہین - خاندان بوائیڈ اور خاندان
ہیملٹن کے امیرون مین ہمیشہ آپس مین جھگڑا رہتا تھا جسکے سبب سے
تمام ملک کی آسائش مین خلل پڑ گیا تھا - جب شاہ جیمس جوان
ہوا تو نہایت ضعیف العقل اور مجہول ہو گیا اور سب سے بدتر اوسے یہ
عادت تھی کہ تمام کاروبار سلطنت نالائق مصاحبون پر چھوڑ دیا تھا
پس جب امرا اور اراکین دولت نے دیکھا کہ معمار اور ڈوم ڈھاڑی
اور درزی بادشاہ کے مقرب اور ہم راز بنے ہین تو اونھین بڑا خار
گذرا آخر کو اونھون نے مقربان شاہی مین سے ایک شخص کو جسکا نام
رابرٹ کوچرین تھا اور جسے ازراہ حقارت ٹھوئی کہا کرتے
تھے پکڑ کر پھانسی دیدی اور اور ایسے ہی پانچ شخصون کو اوسکے ساتھہ
لاڈر کے پل پر لٹکا دیا - انجام کار امرا نے بلوے کر دیا اور بادشاہ
کے بڑے بیٹے جیمس کو اپنا سرغنا بنایا اور ہنری ہفتم شاہ
انگلنڈ نے اوسے اور ترغیب دی - آخر کار مقام سانچی برن
واقع ضلع اسٹرلنگ مین لڑائی ہوئی اور شاہ جیمس نے
شکست کھائی اور میدان جنگ سے سرپٹ گھوڑا بھگایا اور جب گھوڑے
نے اوسے گرا دیا تو قریب کے ایک چھوپڑہ مین جا کر پڑا کہ ایک فراری
سپاہی نے اوسکے سینہ مین کٹار ماری اور اوسکا خاتمہ کر دیا

اب جیمس چہارم سلطنت پر قابض ہوا - اِس بادشاہ کی

بھاگ گیا اونھون نے وہین جاکے اوسے قتل کیا۔

جب جیمس اوّل مارا گیا تو اوسکا بیٹا جیمس دوم کل چھہ برس کا تھا اور اوسکی نابالغی کے زمانہ مین امرا کے تین فرقے متضاد ہوگئے اور پادشاہ صغیر السّن ایک گروہ سے دوسرے پاس اور دوسرے سے تیسرے پاس غرض اسطرح گردش مین رہا مگر آخر کو خاندان ڈگلاس کو ایسا غلبہ ہوا کہ یہ خوف تھا کہ خاندان اسٹوارٹ سے سلطنت چھین لے گا۔ اس دشمن قوی کو زیر کرنیکے واسطے شاہ جیمس کو قتل عمد کا مرتکب ہونا پڑا اور اوسنے امیر ڈگلاس کی دعوت کی اور جب کھانے سے فراغت ہوئی تو اوسے اندر کے کمرہ مین لیجاکر باتین کرنے لگا اور مہمان کو اپنے ہاتھہ سے مارا۔ اس گناہ کا ثمرہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ سے لڑائی ہوئی اور اثنائے جنگ مین بہنگام محاصرۂ قلعۂ روکسبرا ایک گولہ پھٹ گیا جسکے صدمہ سے جیمس ہلاک ہوا۔ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ کے نزدیک توپ ایک بالکل نئی چیز تھی اور اونھون نے لوہے کی پٹریون پر حلقے چڑہاکے توپین بناتی تھین۔

چونکہ جیمس سوم کا سن کل آٹھہ برس کا تھا لھذا اہل اسکاٹ لنڈ پھر اون آفات مین مبتلا ہوئے جو پادشاہ کی نابالغی

پادشاہون کا تسلط امیران جزائر شمالی پر ہوگیا۔ سنہ ۱۴۱۹ء مین البنی مدار المہام سلطنت مرگیا اور اوسکا بیٹا مڈک مدار المہام ہوا مگر اوسکی ضعیف حکومت مین امرا اور رعیت نہایت منتشر و پریشان ہوگئی اور جب سنہ ۱۴۲۲ء مین جیمس اوّل اپنے ملک کو پھر گیا تو رعایا کا حال بہت ابتر پایا مگر قید رہنے سے اوسے بڑا فائدہ ہوا کہ اوسنے انگلنڈ کے قوانین اور آئین سلطنت کو خوب دیکھا اور فن شعر اور موسیقی مین بڑا کمال پیدا کیا۔ اب پادشاہ موصوف کو بڑی آفت کا سامنا ہوا کہ سب فرقے اوسکی رعایا کے قانون کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے مگر اوسنے بڑی مشقت اور استقلال سے انتظام سلطنت کیا اور اوسکی پارلیمنٹ نے بہت سے عمدہ قانون متعلق بہ اجرت و اوزان و پیمانہ و پولیس جاری کیئے اور یہ قانون اوس زبان مین تحریر کیئے جو اوس ملک مین رائج تھی اور ٹیکس باضابطہ جاری کیئے اور پادشاہان سابق نے جو بڑی بڑی جاگیرین امرا کو ناحق بخشدی تھین اونھین مسترد کرلیا۔ یہ امر یعنے استرداد جاگیرہا بہت خطرناک تھا آخر پادشاہ نے مجبور ہوکر بہت سے امرائے سرکش کو قتل کرواڈالا کہ وہ کسیطرح سے اوسکا حکم نہ مانتے تھے۔ مگر اوسکی مفید سلطنت کا زمانہ جلد تمام ہوگیا کہ سنہ ۱۴۳۷ء مین وہ خانقاہ بلیک فرایرس واقع شہر پوتہ مین بتقریب عید ولادت باسعادت حضرت مسیح ع معتکف تھا کہ چند بدمعاش خانقاہ کے اندر گھس آئے اور پادشاہ بخوف جان تہ خانہ مین

لڑائی کیواسطے چنے گئے مگر جب لڑائی کا وقت آیا تو ایک سردار قبیلۂ چیٹّم مین سے موجود نہ تھا پس هنري گُف نے کہ شہر پرتھ کا ایک کُمہار تھا نصف مَرک دیکر چاہا کہ اوس سردار کی جگہہ مجھے ملجاے۔ جب لڑائی ہوچکی تو ایک پہلوان تو جیتا بچا باقی انسٹھہ پہلوان یا بالکل مرگئے یا زخمی ہوئے۔ اِس لڑائی سے اتنا فائدہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ کی زمین گودڑ کے رہنے والے ان کو ہی دشمنون کی لوٹ مار سے بچے۔ یہ سانحہ اِسکاٹ شاعر کی مثنوی مشہور مُسمّی بہ فیر میڈ اف پرتھ (معشوقۂ پرتھ) مین مرقوم ہے۔ شاہ رابرٹ نے اپنے بیٹے جیمس کو اوسکے چچا البنی کے کید سے بچانیکے واسطے فرانس مین بھیجدیا مگر شاہزادہ کے جہاز پر شاہ هنري چہارم کے جہاز رانون نے حملہ کرکے اوسے گرفتار کرلیا اور چودہ برس کی عمر مین اوسے لنڈن کے محبس ٹاور مین مقید کیا۔ بیٹے کی جدائی کے صدمہ نے اِس نیکبخت بادشاہ رابرٹ کو مار ڈالا اور اوسنے مقام سروتھسے مین سنہ ۱۴۰۶ء مین انتقال کیا۔

شاہزادہ جیمس انیس ۱۹ برس تک انگلنڈ مین رہا اور تیرہ برس تک البنی مدارالمہام مملکتِ اسکاٹ لنڈ رہا۔ اس اثنا مین بڑے سانحہ اوس ملک مین یہ ہوے کہ سنہ ۱۴۰۷ء مین جان رسی بسبب اسکے کہ اوسکا مذہب لولرڈ تھا شہر پرتھ مین قتل کیا گیا اور سنہ ۱۴۱۱ء مین جنگ هیرلاہوئی جسّے اسکاٹ لنڈ کے

اسٹوارٹ پیدا ہوا۔ اِن دونون کا بیٹا رابرٹ دوم اس مشہور اور بدنصیب خاندان کا پہلا بادشاہ تھا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین جنگ چوی چیس امرائے پرسی و ڈگلاس مین ہوئی۔ یہ لڑائی مقام اَنّوبرن مین کہ قریب نیوکیسل کے پرگنہ رڈسڈیل مین ایک گاؤن ہے ہوئی تھی اور اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑا نقصان اوٹھاکر یہ لڑائی فتح کی تھی کہ اونکا امیر کبیر ڈگلاس مارا گیا تھا۔ رابرٹ دوم نے سنہ ۱۳۹۰ء مین انتقال کیا۔

بعد اوسکے اوسکا بیٹا جان بخطاب شاہ رابرٹ سوم حامل لوائے سلطنت ہوا اور یہ لقب اوسنے اسواسطے اختیار کیا کہ بیلیال کا نام بھی جان تھا لہذا اس نام کو وہ منحوس اور بدمین سمجھا یہ بادشاہ نیک بخت تھا اور دائم المرض رہتا تھا اور جوانی مین اوسکی ٹانگ گھوڑی کی لات سے ٹوٹ گئی تھی اس سبب سے اوسکا بھائی البنی امور سلطنت کا انتظام کرتا تھا۔ رابرٹ کے بڑے بیٹے ڈیوڈ نے کہ بہت آوارہ وسرکش تھا اپنے چچا البنی کی حکومت کو نہ مانا مگر البنی سے اوس آوارہ لڑکے کو کیا نسبت تھی آخر وہ قلعۂ فاکلنڈ مین مقید ہوا اور بھوکون کے مارے مرگیا۔ رابرٹ سوم کے عہد مین ایک مشہور سانحہ یہ ہوا کہ شہر پرتھ مین کِی اور چیٹو کے کوہی قبیلون مین لڑائی ہوئی اور دونون طرف تیس ۳۰ تیس ۳۰ پہلوان

باب ششم

سلطنت پادشاہانِ اسٹوارٹ در اسکاٹ لنڈ

از سنہ ۱۳۳۷ء تا سنہ ۱۶۰۳ء - کل ۲۶۶ سال ۹ پادشاہ

اسمار سلاطین اسکاٹ لنڈ	سنہ جلوس
رابرٹ دوم ..... (نبیرۂ رابرت بروس)	سنہ ۱۳۷۰ء
رابرٹ سوم ..... (پسر)	سنہ ۱۳۹۰ء
جیمس اوّل ..... (منجھلا بیٹا)	سنہ ۱۴۰۶ء
جیمس دوم ..... (اکلوتا بیٹا)	سنہ ۱۴۳۷ء
جیمس سوم ..... (پسر)	سنہ ۱۴۶۰ء
جیمس چہارم ..... (پسر)	سنہ ۱۴۸۸ء
جیمس پنجم ..... (پسر)	سنہ ۱۵۱۳ء
ملکہ میری ..... (دختر)	سنہ ۱۵۴۲ء
جیمس ششم اسکاٹ لنڈ و اوّل انگلنڈ ... (پسر)	سنہ ۱۵۶۷ء
اتحاد ہر دو سلطنتِ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ	سنہ ۱۶۰۳ء

جب ماری بروس دخترِ شاہِ رابوٹ اعظم فی
والٹر امیرِ اسکاٹ لنڈ سے شادی کی تو اوسنے خاندانِ سلاطین

اسٹوارٹ

ترکستان روم

	سنہ وفات
سلیمان اوّل	۱۵۶۶ء
سلیم دوم	۱۵۷۴ء
عمورت سوم	۱۵۹۵ء
محمد سوم	

شہنشاہان جرمنی

فرڈننڈ اوّل	۱۵۶۴ء
میکسملین دوم	۱۵۷۶ء
رووڈلف دوم	

پوپ

پال چہارم	۱۵۵۹ء
پائیس چہارم	۱۵۶۶ء
پائیس پنجم	۱۵۷۲ء
گرگری سیزدہم	۱۵۸۵ء
سکسٹس پنجم	۱۵۹۰ء
گرگری چہاردہم	۱۵۹۰ء
گرگری پانزدہم	۱۵۹۱ء
اِنوسینٹ نہم	۱۵۹۲ء
کلمنٹ ہشتم	

قتل عام اور الوا واقع نِدَرلنڈس کے ظلم وستم سے سیکڑون کاریگر اور اہل حرفہ بوطن اعظم مین آکر بسے۔ فرانسیس سے جو لوگ آئے تھے وہ ریشم باف تھے اور فلینڈرس سے جو آئے تھے وہ اکثر اونی کپڑا رنگا اور صاف کیا کرتے تھے۔ پس ان واقعات کے سبب سے ریشم بافی اور رنگ سازی اِن دو ہنرون کی انگلستان مین بڑی ترقی ہوئی

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
ملکہ میری ..... (سلطنت سے معزول ہوئی)	سنہ ۱۵۶۷ء
جیمس ششم	

فرانس

هنری دوم	سنہ ۱۵۵۹ء
فرانسس دوم	سنہ ۱۵۶۰ء
چارلس نہم	سنہ ۱۵۷۴ء
هنری سوم	سنہ ۱۵۸۹ء
هنری چہارم	

اسپانیہ

فلپ دوم	سنہ ۱۵۹۸ء
فلپ سوم	

کُلکُوٹ میں کے صحرا سے پر فزا میں مثنوی فیری کوئین نظم کی
اور اوسی زمانہ میں فلپ سڈنی نثار مشہور ہوا جسکی داستان آرکیڈیا
نثر میں مشہور ہے اور اوسی وقت میں ملک الشعراء ولیم شیکسپیر
نے کئی دیوان تصنیف کئے اور افضل الحکماء فرانسس بیکن نے فلسفہ جدید
کی بنیاد ڈالی۔

اسی ملکہ کے عہد میں اخبار بھی جاری ہوے۔ اخبار ونکی
ابتدا یہ ہوئی کہ اہل وینس نے کہ ۱۵۳۶ء میں تمام کون سے مشغول پیکار
تھے ایک اخبار چھاپا اور چونکہ وہ ایک چھوٹے سے سکہ کو بکتا تھا
جسکا نام گزیٹا تھا لہذا اوسکا نام بھی گزٹ ہوگیا۔ اسی کے مشابہ
ایک اخبار انگلستان میں بھی ۱۵۸۸ء میں جاری ہوا جبکہ اسپانیہ
کی فوج غیر مغلوب قریب ساحل برطانیہ مقیم تھی

ملکہ الزبتہ کے عہد میں دو سانحے عظیم برّاعظم یورپ
میں ہوئے۔ ایک یہ کہ ھالنڈ میں سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ولیم
ناسا شاہزادہ اورانج اوسکا سربراہ کار ہوا۔ دوسرے یہ کہ سینٹ
بورتھولومیو کے عرس کے دن فرانسیس میں قتل عام ہوا (۱۵۷۲ء)
یہ دونوں سانحے حدوث مذہب پی اسٹنٹ کے سبب سی ہوے۔
ملکہ الزبتہ کی شرکت سے شاہزادہ اورانج کو غلبہ ہوا اور فرانسیس کے

توبہ دانائی طلب زر سے باز رہتی تھی چنانچہ جب ۱۶۹۷ء مین پارلیمنٹ نے اجلاس کیا اور بعض اشیاء کی خرید و فروخت جو چالیس برس سے ملکہ نے بعض سوداگرون کے مخصوص کردی تھی اسسے اہل پارلیمنٹ مانع ہوئے تو اوس ہنگام مین ملکہ نے بڑی دانائی ظاہر کی۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ ملکہ الزبتہ نے بہت سے فرمان سوداگرون کو لکھہ دئے تھے جنکے بموجب لوہا۔ تیل۔ کوئلا۔ نشاستہ۔ چمڑا۔ شیشہ۔ ایسی چیزین فقط اونہین سوداگرون سے مل سکتی تہین جنکے پاس فرامین شاہی تھے اور وہ بہت زیادہ قیمت لیتے تھے غرض جب ملکہ نے دیکھا کہ اس مقدمہ مین رعایا کا مزاج دگرگون ہے تو کہا کہ مین اس باری مین تمسے مباحثہ نہین کرتی اور اوس فرقہ کی طرف ہوگئی جو اصلاح کا درپے تھا اور ممبران حکمہ عوام کا شکریہ بزبان فصیح و بلیغ ادا کیا کہ تم رفاہ عام کا دل سے خیال رکھتے ہو غرض اسطرح سے رعایا کا دل پھر اپنی طرف مائل کرلیا۔ اس ملکہ مین عجب و خودنمائی بڑا عیب تھا چنانچہ بعض مورخین نے پیاری شاہزادی کے بوڑھے غمزون کا حال ایسا لکھا ہے کہ ستر برس کے سن مین وہ امیر رلی اور نواب اسکس سے نخرے کرتی تھی کہ اوسپر ہنسی آتی ہے۔

ملکہ الزبتہ کا عہد منجملہ اون سعید زمانون کے ہے جنمین انگریزی علم ادب خوب چمکا چنانچہ اوسکی عہد دولت مین اڈمنڈ اسپنسر

رئیس زادی نوٹنگھم کی عیادت کیواسطے گئی کہ وہ قریب بمرگ تھی اس نیک بخت بی بی نے ملکہ سے کہا کہ ہان نواب اِسّیکس نے مجھے وہ انگوٹھی حضور کی عنایت کی ہوئی دی تھی اور کہا تھا کہ اسے ملکہ کی خدمتمین پہنچادو مگر میرا شوہر نواب موصوف کا دشمن جانی تھا اوسکے ڈر کے مارے مین وہ انگوٹھی حضور مین نہ حاضر کرسکی ۔ بس یہ سنکر ملکہ بہت غصّہ ہوئی اور بڑا صدمہ ہوا یہانتک کہ بعضون نے لکھا ہے کہ اوس بیچاری امیرزادی کو اوس عالم احتضار مین جھنجھوڑ ڈالا غرض نواب اِسّیکس کے مرنے کے بعد پھر کبھی ملکہ خوش نہوئی اور اسی صدمہ مین مرگئی چنانچہ لکھا ہے کہ دس دن تک ملکہ زمین پر مسند بچھائے پڑی رہی اور نہ کھانا کھایا نہ دوا پی اور بیخبر سو رہی تھی کہ عالم خواب مین طائرِ روح پرواز کرگیا ۔ ستر برس کے سن مین اوسنے انتقال کیا ۔

ملکہ الزبتہ بڑی مستقل المزاج اور ثابت قدم اور بیدار مغز تھی اور اوسکا نفس اوسکے قابو مین تھا اور اوسکی مثل بہت کم پادشاہ انگلستان مین ہوتے ہین ۔ یہ ملکہ کسی بات مین اسراف نکرتی تھی سوائے پوشاک کے اور اس کفایت شعاری سے اوسنے اتنا انبارِ قرض جو اوسکے پیشتر کے پادشاہون نے لیا تھا ادا کردیا ۔ مگر وہ بڑی غصّہ ور تھی اور چاہتی تھی کہ خود سر و مطلق العنان ہوجاؤن مگر رعایا کے مزاج سے خوب واقف تھی اور جب جانتی تھی کہ مینے انسے بہت روپیہ طلب کیا ہے

فوج کو شہر قادس کے فتح کرنیکے واسطے لے گیا تھا مگر ملکہ اوسپر مرتی
تھی اور اوسکی جہالت سے بہت چشم پوشی کرتی تھی چنانچہ ایکمرتبہ ناظم
ایرلنڈ کے مقرر کرنے کے باب مین نواب اور ملکہ مین مباحثہ ہوا اور
نواب نے بنظر حقارت ملکہ کی طرف سے پیٹھ موڑلی ملکہ نے اٹھکر
ایک تھپڑ اوسکے منہ پر مارا نواب ایسا جھلایا کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ عورت
ہے اور بادشاہ وقت ہے اور تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈالکر کہا کہ تم تو
کیا ہو تمہارے باپ تو یہ شہد پن مجھسے کر نہین سکتے لیکن باوجود
اس سوء ادب کے ملکہ نے نواب موصوف کو سپہ سالار کرکے ایرلنڈ
مین رفع فساد کے واسطے بھیجا کہ وہان ہیوا اونیل نواب ٹایرن
نے بلوے کیا تھا مگر اس مہم مین نواب اسکیس کامیاب نہوا اور ملکہ کے بلاذن
انگلنڈ مین پھر آیا آخر ذلیل و رسوا ہوا اور قید کیا گیا مگر الزبتہ
تو اوسپر جان ہی دیتی تھی آخر اوسے پھر چھوڑ دیا پھر اوسنے نواب
سوتھمپٹن کی شرکت سے چاہا کہ اہل لنڈن کو آمادۂ فساد کرے۔
اس جرم کی تحقیقات کی گئی اور نواب اسکیس کے قتل کا حکم صادر
ہوا مگر اب بھی اوسکی خطا معاف ہو جاتی اگر وہ انگوٹھی ملکہ کے پاس
پہنچ جاتی جو اوسنے اوسے کبھی پیار کے عالم مین دی تھی اور کہدیا
تھا کہ جب تم پر کوئی بلا نازل ہو تو اس انگوٹھی کو میرے پاس بھیجدینا
مگر وہ انگوٹھی ملکہ کو نہ پہنچی اور نواب موصوف چونتیس ۳۴ برس کی عمر مین
مقام ٹاور ہل پر قتل کیا گیا۔ اس حادثہ کے دو برس کے بعد ملکہ

قتل ایسیکس موصوف مکالزبتہ ۱۶۰۱ء

ٹکڑون سے بچھ گئے اور کُل ترپن جہاز اِسپانیہ مین پھنچے وہ بھی شکستہ۔

چالیس برس تک نواب بَوُلی ملکہ اِلزبتھ کا مشیر رہا۔ یہ شخص عقلمند اور سنجیدہ مزاج تھا اور ترقی پاکر مہتمم خزانہ عامرہ مقرر ہوا تھا اور اپنی عقل و فطانت سے اوسنے ملک کی آمدنی بہت زیادہ کردی۔ سر فرانسس بیکن بھی ملکہ الزبتھ کا بڑا مقرب تھا اور منشی الملوک تھا مگر اوسط عمر مین ملکہ نواب لیسٹر سے بہت محبت کرنے لگی تھی اور اوسکے تعشق ظاہری سے نواب موصوف کو یہ امید ہوئی کہ ملکہ کا ارادہ ہے کہ مجھسے شادی کرلے چنانچہ نواب کے اِس خیال خام پر اور جو نتائج بد اِسسے پیدا ہوئے اون پر اسکاٹ شاعر نے ایک قصہ نظم کیا ہے جسکا نام کنلورتھ مشہور ہے کیونکہ اس قلعہ (کنلورتھ) کا مالک یہی نواب لیسٹر تھا۔

مگر جس شخص پر ملکہ بڑھاپے مین عاشق ہوئی اوسکے حال مین ذرا طول دینا چاہیئے۔ وہ نواب اِسّکس جیسا جاہل وجری تھا جسنے ۱۵۹۹ء مین فوج کشی کرکے چاہا تھا کہ انٹونیو کو تختِ سلطنت پرتگال پر بٹھاے اور پھر ۱۵۹۷ء مین انگریزی

اونکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر ذرا دور رہا کہ مبادا سپاہِ مخالف کے لوگ
اپنے جہازون پر چڑہ آئین اور وہین سے گولون کا مینہ برسایا۔ اسپانیہ
والون نے بڑے بڑے گولے مارنے شروع کئے مگر اونکے جہازون
کے عرشے ایسے بلند تھے کہ اونکے گولے صاف انگریزی جہازون کے
اوپر سے نکل گئے — انجام کار فوج غیر مغلوب آہستہ آہستہ
بحیرۂ بوطنی کی راہ سے کیلی کی جانب چلی اور انگریزی جہازون
نے اوسکا تعاقب کیا۔ کیلی کے قریب سپاہ اسپانیہ نے لنگر
کیا اور نواب پارما کی منتظر رہی مگر سپہ سالار انگریزی نے آٹھ توپخانہ
کے جہاز قلب لشکر مخالف مین بھیجے اونہون نے ایسی آگ برسائی
کہ اسپانیہ والون نے خوف زدہ ہوکر جہازون کے لنگر کاٹ
دئے سپہ سالار انگریزی بڑا دانا شخص تھا ایسے وقت کو کب ہاتھ
سے جانے دیتا تھا غرض وہ دفعۃً دشمن کی فوج پریشان پر ٹوٹ پڑا
اور آٹھ جہاز تباہ کردیئے اور اب فوج غیر مغلوب بخوبی مغلوب
ہوکر سرپٹ بھاگی مگر خلیج ڈوور کی راہ سے تو جا نہ سکتی تھی کیونکہ
ایک تو ہوا مخالف تھی دوسرے سپاہ انگریزی قریب کے بندرگاہون
مین مقیم تھی ہان اسپانیہ کی راہ فقط خلیج پلنٹ لنڈ سے تھی
اوس راہ سے جو فوج ہزیمت نصیب گئی تو طوفان کی شدت سے
جو کچھ رہا تھا وہ بھی غارت ہوگیا اور جزائر اارکنی وھبرڈیز اور
ساحل میوکی اون شکست نصیب طوفان زدہ جہازون کے

کی فوج بحری مین کل تیس ۳۰ جہاز تھے اور یہ بھی چھوٹے چھوٹے تھے مگر اُمرا و تجّار و شرفا ء انگلستان یہ سب ملکہ کی حضور مین روپیہ لیکر لیکر حاضر ہوئے اور اپنے پاس سے جہاز تیار کر کے لڑائی پر بھیجے — غرض ۱۴۰ جہازون کا بیڑا اِس مہم کو سر کرنیکو واسطے روانہ ہوا اور اگرچہ جہاز تو چھوٹے چھوٹے تھے مگر سب سے بہتر جہازران اور اشجع دلاوران اُنگلنڈ اونپر سوار تھے اور لارڈ ہاورڈ امیر البحر تھا اور اوسکے ماتحت ڈریک اور ہاکنس اور فروبشر یہ سردار تھے - فوج انگریزی جسمین ۷۰۰۰ آدمی تھے مگر سب ناقص تھے تین فرقون مین منقسم کی گئی ایک فرقہ سپاہ ساحل جنوبی کی حفاظت کے واسطے مقرر کیا گیا ایک فرقہ مقام ٹلبری پر دار السلطنت کی حراست کیواسطے تعینات کیا گیا اور تیسرا فرقہ اسواسطے مقرر کیا گیا کہ دشمن کو خشکی پر نہ آنے دے -

فوج[1] غیر مغلوب طوفان کے سبب سے رُک رہی تھی مگر آخرالامر انگریزی امیر بحر نے جو بندرگاہ پلی متہ پر تعینات تھا دیکھا کہ فوج مخالف کی جہاز دو رسات میل کے دورہ مین بصورت ہلال حلقہ باندھے پڑے ہین — یہ دیکھکر سپہ سالار انگریزی فورًا

[1] اسپانیہ کی فوج بحری جس سے یہ معرکۂ عظیم ہوا تھا اوسکا نام فوج غیر مغلوب مشہور ہے کیونکہ شاہِ اسپانیہ کے زعم ناقص مین یہ تھا کہ اس فوج کو کوئی نہین مغلوب کرسکتا ۱۲ —

مل جاتا تھا اوسے لوٹ لیتے تھے اور اوسی زمانہ مین حبشی غلامون
کی بیع وشرا شروع ہوئی —

ملکۂ الزبتہ کے عہد مین سب سی عظیم تر یہ واقعہ ہوا کہ
اسپانیہ کی فوج بحری کو شکست ہوئی اور جسبی یہ کارنمایان اہل انگلستان
سے ظہور مین آیا جیسے وہ سلطان البحرین — تفصیل اس اجمال کی
یہ ہے کہ فلپ دوم شاہ اسپانیہ نے ایک عظیم الشان بیڑا جہازون
کا انگلستان کے فتح کرنیکو بہیجا اور یہ امر عظیم اوسکے مدنظر تھا کہ مذہب
پراٹسٹنٹ کو معدوم ومفقود کردے مگر علاوہ اسکے بہت سی روپیہ
کے جہاز اوسکے انگریزون نے لوٹ لئے تھے اسکا بھی اوسے بہت
ملال تھا اور یہ بھی مشہور تھا کہ اوسنے ملکۂ الزبتہ کو شادی کا پیام
بہیجا اوسنے انکار کیا اس سبب سی وہ افروختہ خاطر ہوا — الغرض
ایک سے تیس جہاز شہر لسبن سے بقصد فتح انگلستان روانہ ہوئے
اور اونپر سوائے خدام جہاز کے قریب بیس ہزار سپاہی اور ۲۶۳۰
ضرب توپ برنجی تھی اور ساتھہ ہی اسکے اس فوج قہار کی کمک کے
واسطے نواب پارما کہ بڑا پرانا اور مشاق افسر تھا چالیس ہزار آدمی
لیکر ساحل فلنڈرس سے چلا — اس فوج بحری کا سپہ سالار
نواب میڈینا سیڈونیا تھا جو پہلے سردار سینٹا کروز
کے دفعۃً مرجانے کے بعد اس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا — انگلستان

حکایت فوج غیر مغلوب اسپانیہ ۱۵۸۸ء

سے قتل کرنے کا دھبہ ملکہ عُظمیٰ الزبتہ کے نام پر قیامت تک باقی رہے گا۔

اس ملکہ کے عہد دولت مین انگلستان کی شوکت و سطوت بحری بھی خوب چمکی۔ اہل اسپانیہ و ھالنڈ و پرتگال نے نامعلوم دریاؤن کے ظاہر کرنے مین تقدیم کی اور اہل انگلستان بھی اونکے دھرّہ پر چلے۔ سر جان ھاکنس نے ساحل گنی کا سراغ لگایا اور مارٹن فروبشر نے زمستان بحر شمالی کو قطع کیا اور سر فرانسس ڈریک راس ھورن کے گرد دورہ کرکے اور بحر الکاہل ذخّار کو طے کرکے ساحل ہندوستان پر پہنچا اور راس گڈھوپ کی راہ سے وطن مالوف کو مراجعت کی اور کتنا بڑا نام حاصل کیا کہ پہلے یہی انگریزی جہازران تمام دنیا کے گرد گھوم آیا۔ سر والٹر رلی نے ساحل امریکا پر بستی بسائی اور اپنی ملکہ کی خاطر[1] سے اوسکا نام ورجینیا (باکرہ) رکھا۔ حق تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتین بندون کو عطا فرمائین مگر اونکی بدنیتی دیکھا چاہیے کہ جہازرانون نے یہ بدعت شروع کی کہ جب کوئی اسپانیہ کے خزانہ کا جہاز راہ مین

[1] قرینہ عبارت تو اسکا مقتضی ہے کہ ملکہ الزبتہ کی خاطر سے کہ وہ ہمیشہ باکرہ رہی یعنے شادی نہین کی اس بستی کا نام ورجنیا (عذرا) رکھا تھا مگر شاید اسنے حضرت مریم عذرا کی طرف کنایہ ہو ۱۲۔

مصیبت سے خلاصی پاؤن مگر کوئی اوسکی طرف سے گفتگو کرنے والا نہ تھا
اور وہ دشمنون کے سامنے اکیلی بیخوف کھڑی تھی اور اوسکا حسن کہ
کسی زمانہ مین شہرۂ آفاق تھا بسبب قید دراز کے بے رونق ہو گیا تھا۔
شاہزادی نے ہر سوال کا جواب صاف اور جلد دیا اور کہا کہ گواہون
کو میرے سامنے تو لاؤ مگر کوئی گواہ نہ لایا اور تھوڑی دیر مین اوسکے
قتل کا حکم سنا دیا۔ لیکن اوسکے قتل کا حکمنامہ ملکہ الزبتھ نے
بکراہت ظاہری یا واقعی رُوک رکھا اور اس اثنا مین هنری سوم
شاہ فرانس نے بھی اوس شاہزادی کی طرف سے جسکے قتل کا فتویٰ جاری
ہو چکا تھا بہت سخت گفتگو کی اور جیمس ششم شاہ اسکاٹ لنڈ
نے بھی اپنی مان کی جان بری کیواسطے کچھ خفیف سی کوشش کی۔
آخرالامر ملکہ الزبتھ نے میری کے قتل نامہ پر دستخط کر دئے اور
اپنے وزیر ڈیوِیسن کے ہاتھہ وہ قتل نامہ دار وغۂ دیوان خانہ
پاس بھیجا کہ اوسپر مہر سلطانی ثبت کی جائے۔ دوسرے دن ملکہ
نے یہ حکم منسوخ کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا مہر سلطانی قتل نامہ پر ثبت
ہو چکی تھی اور وہ قتل گاہ فودرنگی کو روانہ بھی ہو چکا تھا۔ اس
قلعہ کے ایک قصر مین علی الصباح شاہزادی میری یادگار خاندان
سلاطین اسٹوارٹ بسن چہل سالگی قتل کی گئی۔ اس شاہزادی
کا قصور و خطا جو کچھ ہو سو ہو مگر انیس ۱۹ برس کی قید شدید مین جو اذیت
اوسے پہنچی وہ دہ چند سزا کے برابر تھی اور اوسے اس ظلم و ستم

قتل شاہزادی میری سنہ ۱۵۸۷ء

شاہزادی ملیری مقید تھی اور دیوار کے سوراخ مین سے اوسے کچھ خطوط دئے - یہ خط اور شاہزادی نے جو انکے جواب لکھے تھے وہ بفریب والسنگھم منشی الملوک کے ہاتھ لگے - آخر چودہ شخص جو اس سازش مین شریک تھے گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور یہ تجویز ہوئی کہ خود شاہزادی ملیری کی تحقیقات کیجاے کہ وہ بھی اس سازش مین شریک تھی -

قلعہ فوڈرنگی واقع ضلع نورتھمپٹن مین چھتیس ۳۶ کمشنران شاہی کے اجلاس پر شاہزادی ملیری کی روبکاری ہوئی پہلے تو شاہزادی نے روبکاری سے انکار کیا لیکن پھر راضی ہو گئی کہ مبادا میری انکار سے یہ نہ ثابت ہو کہ مین اپنے گناہ پر خود متنبہ ہون - بڑا جرم اوسپر یہ قائم کیا گیا کہ اوسنے ملکہ الزبتہ کے قتل کیواسطے جو سازش ہوئی تھی اوسے روا رکھا - دو معتبر شخصون نے شاہزادی کے مخالف گواہی دی وہ دونون اوسکے کارکن تھے اور ملکہ الزبتہ کے حکم سے گرفتار ہو آئے تھے اور اونھون نے بحلف اظہار کیا کہ یہ خط جو اسوقت پیش ہوئے ہین یہ بیبنگٹن نے میری کو بھیجے تھے اور انکے جوابات خود شاہزادی کے حکم سے ہمنے لکھے تھے - شاہزادی نے اس جرم کا انکار کیا اور کہا کہ مین سراسر بیگناہ ہون ہان مین یہ چاہتی تھی کہ اس زندان

آخر نواب موصوف مُقیّد ہوا اور جب اوسنے شاہزادی میری سے شادی نکرنے کا اقرار کرلیا تب رہائی پائی لکن بعد دو برس کے نواب نورفلک نے پھر اپنی منگیتر کی خلاصی کی تدبیرین کین اور اس باب مین شاہ اسپانیہ سے خفیہ تحریر کی اور ایک نوکر کے ہاتھہ اشرفیون کی تھیلی اور ایک خط میری کے ہواخواہون کو اسکاٹ لنڈ مین بھیجا وہ خدمت گار وہ تھیلی اور خط نواب بُرلی کے پاس لے آیا علاوہ براین کچھہ کاغذات جنسے نواب نورفلک کی بدخواہی فتنہ پردازی ظاہر تھی اوسکے گھر مین بوریون اور کھپرون کے اندر سے نکلے غرض وہ قید کیا گیا اور بعد تحقیقات کے قتل کیا گیا۔

قتل نواب نورفلک ۱۵۶۲ء

الغرض لوگون نے ہزار چاہا کہ کسی تدبیر سے سازش خفیہ کرکر یا بہ عہد و پیمان شاہزادی میری کو زندان بلا سے رہا کرین مگر کچھہ نہو سکا۔ چونکہ جتنے لوگ کیتھولک مذہب کے انگلنڈ مین تھے وہ سب شاہزادی موصوفہ کے دلی خیرخواہ تھے اس سبب سے ملکہ الزبتہ کو اوسکے بھاگ جانیکا نہایت اندیشہ تھا۔ آخر لوگون نے سازش کرکے چاہا کہ ملکہ الزبتہ کو قتل کرکے میری کو تخت پر بٹھا دین مگر اسّے شاہزادی کی اور ابتری ہوئی۔ ان لوگون کا سربراہ کار ایک شخص بلیبنگٹن نامی ضلع ڈربی کے شرفا مین سے تھا۔ غرض ایک شخص شراب بیچنے کے بہانہ سے اوس قید خانہ مین گیا جہان

شاہزادی

الزبتہ کے نافذ ہوے تھے۔ قانون امامت پادشاہ کی بموجب تمام پادری اور ملازمین سرکاری مامور تھے کہ اسبات کی قسم کھائین کہ ملکۂ الزبتہ امور دینی و دنیوی اور مقدمات کلیسائی و ملکی دونون کی مالک و مختار ہے اور کسی غیر ملک کے پادشاہ کو یہ استحقاق نہین ہے کہ انگلستان کے مقدمات مین دخل دے سکے۔ یہ قانون بالذّات پوپ کی نقض خلافت کے واسطے جاری کیا گیا تھا کہ وہ ابتک حکومت انگلستان کا مدعی تھا۔ قانون تقلیدِ مذہب مختار بوعیدِ عقوباتِ شدیدہ سوا مذہبِ مختار و طریقۂ مرعیۂ عبادت کے اور تمام طُرق و انحارِ عبادت سے مانع تھا۔ اِن قوانین کے سبب سے بہت سی لوگ فرقہ کیتھولک کے قتل کئے گئے اور فرقہ پیوریٹن کے لوگ بھی اکثر انکی متابعت نکرنے سے قید اور جرمانون مین مبتلا ہوئے اور اسیوجہ سے اونکا لقب خوارج ہوگیا۔

اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ تک میری شاہزادی اسکاٹ لنڈ انگلستان کے محبس مین پڑی رہی۔ یہ شاہزادی ۱۵۶۸ء مین انگلستان مین بھاگ آئی تھی اور دوسری برس نواب نورفلک نے کہ امراے انگلستان مین سب سے اوّل تھا اور پکّا کیتھولک اور بہت حمیدہ خصائل تھا ملکۂ موصوفہ کو شادی کا پیام دیا۔ البتہ یہ امر خطرناک تھا اور الزبتہ کی خفگی کا باعث ہوا

کہ فرانسیس کے اہل پراٹسٹنٹ کا سردار تھا شہر ھیوڈ پر ملکہ انگلستان کا قبضہ کروادیا مگر برس روز سے بھی کم مدت مین وہ شہر حکومت انگریزی سے نکل گیا۔

اب وہ پیشوایانِ فرقہ پراٹسٹنٹ جو اسمتہ فیلڈ کے شعلہاے آتش فشان سے بچکر بلاد یورپ مین منتشر ہوگئے تھے انگلستان مین پھر آئے اور کچھہ عرصہ تک کلیساے انگلنڈ کے مقلد رہے مگر جب اونسے یہ اصرار کیا گیا کہ ملکہ الزبتہ کو امام اعظم کلیسا جانو تو وہ چندہی سال مین زمرۂ تابعینِ کلیساے انگلنڈ سے علیحدہ ہوگئے اور چونکہ وہ چاہتے تھے کہ طریقۂ رائجہ سے پاکیزہ تر اور صاف تر مسلک مقرر ہو لہذا اونکا نام پیوریٹن (فرقۂ صافیہ) ہوگیا۔ اس فرقۂ جدیدہ کے لوگ جبّہ[1] اُسقفی اور نشان صلیب ہنگام اصطباغ اور استعمال کتاب ادعیۂ مخصوصہ اور تزئین کنائس بہ تصویرات کاغذی و حجری اور تلوین ابوابِ کنائس اور حکومت مذہبی اساقفہ اِن امور پر قادح و معترض ہوئے اور فرقۂ پیوریٹن کی مخالفت و انحراف کا باعث قانونِ امامتِ پادشاہ اور قانون تقلید مذہب مختار ہوئے کہ یہ دونون تھوڑی ہی مدت بعد جلوس ملکۂ

صدوث فرقہ پیوریٹن ۱۵۶۷ء

[1] یہ ایک خاص قسم کا سفید جامہ ہوتا ہے کہ پادری لوگ بوقت نماز جماعت پہنتے ہین اور بعض فرقے اسی شرطِ صحتِ عبادت جانتے ہین ۱۲

الزبتہ

نذر لنڈس — خاصتہ ان ملکون سے ملکہ الزبتہ کو مقدمات سیاست درپیش رہے — جب میری ملکہ اسکاٹ لنڈ کی شادی فرانسس دوم ولیعہد شاہ فرانس سے ہوئی تو اس نسبت کے سبب سے ان دونون ملکون مین سابق سے بھی زیادہ اتحاد ہوگیا — ملکہ موصوفہ نے دو ملکون کی سلطنت پر بھی قناعت نکی بلکہ انگلستان کی سلطنت کا دعوے بھی اس بنیاد پر کیا کہ الزبتہ تو غیر صحیح النسب قرار پا چکی ہے لہذا اوسکے بعد مین سلطنت کی وارث ہون کہ مین شاہ ھنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگریٹ کی اولاد سے ہون — ملکہ الزبتہ نے یہ قصور شاہزادی میری کا کبھی نہ معاف کیا اور جب یہ شاہزادی نوبرس کے سن مین بیوہ ہوکے فرانسیس سے چلی آئی اور سات برس اپنے ملک اسکاٹ لنڈ مین بلاء و مصیبت مین مبتلا رہکر وہان سے بھاگی اور سرحد جنوبی کو طے کرکے ملکہ انگلستان سے طالب امان ہوئی تو اوسنے رقیب سمجھکر اوسپر رحم نہ کھایا اور جھلخانہ مین ڈلوا دیا — تھوڑی مدت بعد ملکہ میری کے فرانسیس سے چلے آنے کے اوس ملک مین جنگ خانگی شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی مثل اور بڑی لڑائیون کے جو سو برس تک بعد حدوث مذہب پراٹسٹنٹ یورپ مین ہوا کین درمیان فرقہ پراٹسٹنٹ اور فرقہ کیتھولک کے ہوئی — ملکہ انگلستان اہل پراٹسٹنٹ کی طرف ہوگئی اور ۱۵۶۲ء مین شاہزادہ کونڈی نے

باب پنجم

عہد ملکہ الزبتہ سنہ ولادت سنہ ۱۵۳۳ء

سنہ جلوس سنہ ۱۵۵۸ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۶۰۳ء

جب شاہزادی الزبتہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تو خوشی کے گھنٹے بجے اور آگ روشن کی گئی۔ یہ شاہزادی شاہ ہنری ہشتم اور ملکہ این بولین کی بیٹی تھی۔ جبتک اوسکی بہن ملکہ میری جیتی رہی جبتک وہ محلسرائے ہیٹفیلڈ مین رہی اور اگرچہ برائے نام آزاد تھی مگر فی الحقیقت قید تھی۔ جب یہ ملکہ بادشاہ ہوئی تو پہلے اِسنے مذہب پراٹسٹنٹ کے بحال کرنے کی تدبیر کی اور اس کی تکمیل سنہ ۱۵۶۲ء مین ہوئی جبکہ بیالیس ۴۲ اعتقادات مذہبی جنہین کرنمس اسقف نے مرتب کیا تھا اونہین گھٹاکر انتالیس ۳۹ اعتقادات کردئے اور کلیسائے انگلستان اوس ہیئت پر قائم کیا گیا جسطرح پر کہ وہ اب ہے۔ جس شخص مدبر و سیاست دان کی صلاح سے ملکہ الزبتہ نے یہ تغیر اعتقادات مذہبی مین کیا اور اور اہم معاملات سلطنت کو انجام دیا وہ ولیم سسیل تھا جو بعد اوسکے مخاطب بہ نواب برلی ہوا۔

اسکاٹ لنڈ۔ فرانس۔ اسپانیہ۔ اور

سلاطین معاصرین

	سنہ وفات
اسکاٹ لنڈ	
ملکہ میری	
فرانس	
هنري دوم	
اسپانیہ	
چارلس اوّل ..... (سلطنت سے مستعفی ہوا)	سنہ ۱۵۵۶ء
فلپ دوم	
ترکستان روم	
سلیمان اوّل	
شہنشاہ جرمنی	
چارلس پنجم	سنہ ۱۵۵۸ء
پوپ	
جُولیس سوم	سنہ ۱۵۵۵ء
مارسلس دوم	سنہ ۱۵۵۵ء
پال چہارم	

ملکہ میری اکثر بیمار رہتی تھی اور مرض استسقا مین مبتلا تھی
اور اب اوسکا دل بھی نالان و پریشان رہتا تھا اور شہر کیلی کے جانے
کا ایسا صدمہ عظیم ہوا کہ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مرنیکے بعد بھی اس شہر کا
نام میرے دل پر لکھا رہے گا۔ علاوہ برین اوسکا شوہر بھی اوسپر
مطلق توجہ نکرتا تھا اور وہ جانتی تھی کہ رعایا مجھسے ناراض ہے اور
مجھے کوئی اولاد نہین ہے اور میری سوتیلی بہن الزبتہ جسکا مذہب میرے
دین کے خلاف ہے یعنے وہ پراٹسٹنٹ ہے اور میری سوتیلی مان این بولین
کی بیٹی ہے میرے بعد بادشاہ ہوگی غرض ایسے ایسے صدمات سے
اوسے تپ کہنہ لاحق ہوئی اور اوسسے وہ ہلاک ہوئی۔

اگرچہ حق تعالیٰ بندے کی بہتری کے واسطے اوسے غم دیتا ہے
مگر ملکہ میری نے چھٹپن مین ایسے صدمے اوٹھائے تھے کہ اوسکا
دل سخت ہوگیا تھا اور مزاج مین درشتی آگئی تھی اور مذہب پراٹسٹنٹ
سے اوسے سب سے زیادہ عداوت تھی پس بعوض اسکے کہ اس
شاہزادی کو ہم میری سفاکہ کے لقب سے ملقب کرین ہمین
لازم ہے کہ اسکے حال پر عبرت و تاسف کرین کہ اسنے بسبب غلبہ
حرارت مذہبی کے رحم کو بھی بھلا دیا کہ یہ عورت کی عادت جبلی ہے
اور اوسنے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ کوئی ارمان اوسکا نہ نکلا اور
کوئی آرزو اوسکے دل کی نہ بر آئی۔

آتش فشان مین ڈال دیا یہانتک کہ وہ جلکر کوئلہ ہوگیا اور کئی مرتبہ چلاکر کہا کہ یہ نالائق ہاتھ اسی قابل تھا اور جب اوسکے جسم مین آگ لگی تو اوسکے چہرہ سے آثار درد والم مطلق نہ معلوم ہوتے تھے اور جب وہ جل گیا تو اوسکا دل خاکستر جسم سوختہ مین سے صحیح وسالم ملا۔

اگرچہ ملکہ میری کو اپنے شوہر فلپ دوم بادشاہ اسپانیہ کی سردمہری اور بے اعتنائی کا بڑا صدمہ تھا مگر جب وہ شاہ فرانس سے لڑنے پر آمادہ ہوا تو وہ اوسکی شریک ہوئی اور انگریزی فوج نذر لنڈس مین پہنچی اور اوسنے قلعہ سینٹ کوئنٹن کے مغلوب کرنے مین سپاہ اسپانیہ کی مدد کی مگر اس خفیف فتح کے بعد فوج انگریزی نے نقصان عظیم اٹھایا۔ عین شدت سرما مین نواب گائیس شہر کیلی پر دفعۃً آپڑا اور چونکہ یہ شہر ترائیون کے بیچ مین واقع تھا اور قلعہ مین بھی بہت کم لوگ رہگئے تھے کیونکہ حکام انگریزی کا قاعدہ تھا کہ بلحاظ کفایت وقلت خرچ بہت سے فوج کو موسم خریف مین قلعہ سے برخواست کردیتے تھے لہذا جب سپاہ فراسیس نے خشکی اور تری دونون طرف سے حملہ کیا تو یہ شہر کیلی کہ فرانسیس کی کنجی تھی اور اڈورڈ سوم کے وقت سے انگریزون کے قبضہ مین تھا آٹھ ہی روز کے عرصہ مین اون سے چھن گیا۔

کیلی انگلستان سے چھین لیا گیا ۱۵۵۸ء

سفاکہ کے ظلم وستم سے ہلاک ہوا بعد اوسکے ھُوپر اسقف گلوسٹر پون گھنٹہ نہایت درد والم مین مبتلا رہا اور اوسنے ایک ہاتھہ تو اپنا لٹکا دیا اور دوسرے ہاتھہ سے خوب چھاتی پیٹی اور اسقدر بدعا کی کہ اوسکی زبان سوجھہ گئی اور بولنے سے عاجز ہوگیا۔ رڈلی اُسقف لندن اور لیٹیمر جو کسی زمانہ مین وُرسسٹر کا اسقف تھا یہ دونون پادری ساتھہ مقام اکسفرڈ مین زندہ جلا دئے گئے چنانچہ لکھا ہے کہ جب لیٹیمر کے اعضا لاغر کو لکڑی مین باندہ دیا تو اوسنے اپنے ہمدرد رڈلی سے کہا کہ ای بھائی خوش اور بشاش رہو آج ہم انگلستان مین ایسی مشعل (ہدایت) روشن کرین گے کہ خدا سے امید ہے کہ وہ کبھی نہ بجھے گی۔ آخر بارود کا تھیلا اِن دونون کے گرد رکھہ کے آگ دیدی اور لیٹیمر تو یکبارگی اُڑ گیا مگر رڈلی کی جان آہستہ آہستہ نکلی

۱۵۵۶ء مین کی نیمر کو بھی قتل کرنے لیچلے اور چونکہ وہ فید دراز سے شکستہ دل ہوگیا تھا اور اوسنے جان بخشی اور عزت فرائی کا وعدہ کیا لہذا اوسے طمع دامنگیر ہوئی اور وہ مذہب پراٹسٹنٹ سے انحراف وارتداد پر راضی ہوگیا مگر پھر جو اوسنے اپنے مقام پر غور و تامل کیا تو بہت نادم وپشیمان ہوا اور جو مذہب اختیار کیا تھا اوس مین ثابت قدم رہا اور مرنے سے نہ ڈرا بلکہ خود اپنا ہاتھہ شعلہ

ہوگئی — القصّہ تین برس کے عرصہ مین ۲۸۸ مرد و عورت و اطفال
اس سبب سے کہ اونکا مذہب پراٹسٹنٹ تھا زندہ جلا دئے گئے
اور ہزارہا آدمی اسسے خفیف تر عقوبات مین مبتلا ہوے — ان عبرت
انگیز حادثون کا ظہور مقام اسمتھ فیلڈ واقع لنڈن مین ہوا
جہان اکثر اشخاص محکوم بہ عقوبتِ موت ہوکر دھکتی ہوئی آگ کی
شعلون مین جلکر رہگئے اور ہزار پادریون سے زیادہ ممبرون پر سے
اُتار لیے گئے اور جو اون مین سے بچ گئے وہ اس طوفان عظیم سے
بھاگ کر برّاعظم یورپ مین عافیت گزین ہوئے — یہ پادری اکثر
شہر فرنک فرٹ اور جینوا مین مقیم ہوے اور انہین کے
زمرہ سے جان نوکس مہذّبِ ملّتہِ اسکاٹ لنڈ اور فوکس
مصنّف کتابُ الشّہداء اور کوردیل مترجم صُحُف سماویّہ تھے
اور چونکہ یہ پادری زمانہ جلاے وطن مین اون لوگون کی صحبت مین
رہے جو برّاعظم یورپ مین دین مہذّب (پراٹسٹنٹ) کے
پیشوا تھے لہذا اونھون نے ملّتہِ مہذّبہ کے اعتقادات و اعمال کا
علم صحیح حاصل کیا اور جب انگلستان کو مراجعت کی تو اوس فرقہ کی
بناڈالی جسے پیورِٹن (فرقہ صافیہ) کہتے ہین اور بعد چند مدت
کے یہ فرقہ انگلستان مین بہت مشہور و معروف ہوگیا —

پہلے جان ڈوجرس خادمِ کلیساے سینٹ پال ملکہ

اب لنڈن مین بھی جاری ہوگی — الغرض ضلع ڈیون اور ضلع کینٹ
مین بلوے ہوا — ڈیون کا فساد تو بآسانی دفع ہوگیا مگر اہل کینٹ
نے ستھرلک اور ویسٹ منسٹر چھین لیا بعد اوسکے وہ بھی مغلوب
ومقہور ہوئے اور اونکا سرگروہ سر ٹامس وایٹ مقام ٹیمپل بار
پر گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور چار سے آدمی اوسکے ساتھیون مین سے
بھی قتل کئے گئے — اس غدر مین نواب سفلک بھی شریک تھا اور اوسکا
گناہ اوسکی بیٹی جین گرے اور اوسکے شوہر کے قتل کا حیلۂ معقول
ہاتھہ لگا اور یہ شاہزادی اور اسکا شوہر محبس ٹاور کے اندر قتل کئی گئی مگر پہلے اوسکے
شوہر ڈڈلی کو قتل کیا اور اوسکی خون آلود لاش کو پاس ہی اوسی بھی قتل کر دی گئی
اور اوسنے باطمینان وبشاشت جان دی اور مرتے دم تک اپنے دین مین
ثابت قدم رہی — تھوڑی دیر قبل اپنے قتل ہونے کے اوسنے ایک یونانی
نسخہ صحف سماویہ کا اپنی بہن کو بطور ہدیہ آخری کے بھیجا اور تھوڑے عرصہ
کے بعد اوسکا باپ بھی قتل کیا گیا —

اب وہ ظلم وتعدی شدید شروع ہوئی جسکے سبب سے
ملکہ اولے انگلستان کا نام میری سفاکہ ہوگیا — کارڈنل
پول نائب امام روم (پوپ) نے کہ انگلستان کے خاندان شاہی
سے تھا ملکہ کو عفو ودرگذر کی صلاح دی مگر گارڈنر اور بونر اسقف
نے صدائے بکشید وبسوزید بلند کی اور ملکہ کی رای بھی اونسے متفق

ظلم وجور بر معتقدین مذہب پراٹسٹنٹ ۱۵۵۵ء

عقد مکرر ملیزبتھ با فلپ و جلوس شاہ اسپانیہ ماہ جولائی ۱۵۵۴ء

کے حاصل کرنیکے واسطے ملکہ نے شاہ اسپانیہ سے شادی کرلی اور ماہ جولائی ۱۵۵۴ء مین ملکہ کا عقد فلپ پسر شہنشاہ چارلس وارث سلطنتِ اسپانیہ سے ہوا اور دوسرے سال فلپ سریر آرائے ملک مذکور ہوا۔ اس عقد سے کہ اعظم سلاطین کیتھولک المذہب سے ہوا تھا ملکہ کا حوصلہ بھی نکلا اور وصالِ معشوق بھی نصیب ہوا کہ وہ فلپ پر عاشق تھی مگر فلپ کی طبیعت چند ہی روز مین اپنی زوجہ کے حسد اور بدمزاجی سے برخواستہ ہوگئی اور ایک سبب اسکا یہ بھی ہوا کہ بی بی میان سے گیارہ برس بڑی تھی اور چونکہ رعایاے انگلستان بھی اس شاہزادہ کے کبر و غرور سے خوش نہتی لہذا وہ برس روز کے اندر ہی اوس ملک سے چلا گیا اور ۱۵۵۵ء مین فقط چند روز کے واسطے پھر آیا مگر بعد اوسکے پھر کبھی اپنی بی بی کے دیکھنے کو نہ آیا۔

تمام قوم انگریز اس شادی سے ناراض تھی اور سب کہتے تھے کہ اب چند ہی روز مین انگلستان ملک اسپانیہ کا ایک صوبہ ہوجائے گا اور وہ عدالت سراپا ظلم و بدعت یعنے دارالقصاص[1]

[1] اس عدالت کا نام انکوزیشن تھا اور یہ شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا کے وقت مین ملک اندلس مین اس غرض خاص سے معین ہوئی تھی کہ منکرین مذہب کیتھولک پر حد جاری کیجاتی تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ضلالت کے حکم سے ہزارہا بیگناہ حرق و ضرب و دیگر عقوبات شدیدہ سے قتل کیئے گئے اس سبب سے اسکا نام دارالقصاص رکھا گیا ۱۲۔

ہر جگہہ بخطاب میری ملکہ اولے انگلستان اوسکی منادی کروادی
نواب نور تمبرلنڈ اور نواب سفلک اور امیر گلفرڈ ڈڈلی
اور شاہزادی جین گری یہ سب قید کئے گئے اور نواب نور تمبرلنڈ
تو فوراً قتل کیا گیا مگر اور قیدی کچھہ روز بچے رہے

ملکہ میری کے حمایت کرنیوالون کے پاس دلیل قوی یہ
تھی کہ اوسکا دعوے نسبت سلطنت کے سب پر اولے واقدم ہے۔
ملکۂ مذکورہ کا سن اب تیس ۳۰ برس کا تھا اور اپنی مان کی ذلت اور اپنی
بے آبروئی سے اوسکا مزاج چڑچڑا ہوگیا تھا مگر مذہب کیتھولک
کی دل سے معتقد تھی اور اوسکا مقصد عظیم یہ تھا کہ وہ مذہب بہمان
شان وشوکت اور عظمت وسطوت انگلستان مین ازسرنو قائم ہوجاے
پس بمجرد جلوس تخت سلطنت اوسنے امر اوقسیسین کیتھولک المذہب
کو قید سے رہا کردیا اور گارڈنر اور بونر کو عہدہ اسقفیت پر بحال
کردیا اور نواب نور فلک کو خلاص کردیا اور صریحاً مردمان صنع
سفلک سے نقض عہد کیا کہ وہ قوانین مذہبی جنھین اڈورڈ ششم
نے جاری کیا تھا منسوخ کردے اور کرنمر ور ڈلی ولیلیمر و
دیگر پیشوایان مذہب پراٹسٹنٹ کو محبوس کیا۔ غرض ملکہ کی ان
حرکات سے تمام انگلستان خائف وترسان تھا مگر ابھی اسسے بھی بدتر
ایک امر ہونیوالا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اس مقصد عظیم (یعنی احیاے مذہب کیتھولک)

باب پنجم

عہد ملکہ میری اولے سنہ ولادت ۱۵۱۶ء

سنہ جلوس ۱۵۵۳ء — سنہ وفات ۱۵۵۸ء

بعد وفات اڈورڈ ششم کے لیڈی جین گری نواب نورتھمبرلنڈ کے حکم سے فوراً پادشاہ کی گئی — اس شاہزادی کا سن کل سولہ برس کا تھا اور بڑی ذی کمال اور خوبصورت اور خوش سیرت تھی اور پادشاہ متوفی کے ساتھ اوسنے یونانی اور لاطینی زبانین پڑہی تھین اور اوسکی طرح یہ بھی تنہائی اور عزلت گزینی کو دوست رکھتی تھی — جو آفتین کہ پادشاہت کو لازم ہین اونسے وہ بہت خائف تھی اور اوسنے بڑے جبر و اکراہ سے اپنے خسر (یعنے نورتھمبرلنڈ) کے حکم کو قبول کیا مگر وہ کیونکر پادشاہ ہوسکتی تھی کہ رعیت کا دل تو شاہزادی میری کی طرف مائل تھا کہ وہ ملکہ کیتھرائین (زوجۂ اولی ہنری ہشتم) کی بیٹی تھی اور اوسنے ضلع سفلک سے خط لکھ لکھ کر بڑے بڑے امرا و ارکین دولت کو اپنی طرف جمع کرلیا اور اوسکی فوج روز بروز زیادہ ہوتی گئی مگر ادھر نواب نورتھمبرلنڈ سے کل چھ ہزار آدمی جمع ہوسکے اور اون مین سے بھی اکثر کھسکتے جاتے تھے — الغرض ارباب کونسل اور صنادید اہل لنڈن شاہزادی میری کی طرف ہوگئے اور

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
ملکہ میری	.....

فرانس

فرانسِس اوّل	..... سنہ ۱۵۴۷ء
هنري دوم	.....

اسپانیہ

چارلس اوّل	.....

ترکستان روم

سلیمان اوّل	.....

شہنشاہ جرمني

چارلس پنجم	.....

پوپ

پال دوم	..... سنہ ۱۵۶۱ء
جولیس سوم	.....

فرانس کے ولی عہد سے منسوب ہے لہذا اب پادشاہت شاہزادی
ڈوورسہٹ کا حق ٹھہرا کہ وہ میری ٹیوڈر کی بیٹی ہے جو کسی زمانہ
مین فرانسیس کی ملکہ تھی اور بعد اوسکے رئیس زادی سفلک کے
خطاب سے ممتاز ہوئی تھی لہذا اوسکے بعد سلطنت کی وارث
اوسکی بیٹی لیڈی جین گرے ٹھہری — ازبسکہ پادشاہ
کو مذہب پراٹسٹنٹ سے کمال خلوص و محبت تھی لہذا وہ اس انتظام
پر راضی ہوگیا اور اگرچہ بعض ارباب کونسل نے اسمین پس و پیش کیا
مگر آخر کو نواب نورتھمبرلنڈ کی رای کو غلبہ ہوا اور فرامین پادشاہی باین
مضمون جاری ہوئے کہ سلطنت انگلستان خاندان ٹیوڈر کے
شعبۂ صغرے کیطرف منتقل کی گئی

ہنوز یہ امر طے نہوا تھا کہ پادشاہ بہت بیمار ہوگیا اور تپدق
کے آثار بدعیان ہوے - نواب نورتھمبرلنڈ کہ ہروقت پادشاہ کے
بستر کے قریب رہتا تھا اوسکا علاج ایک عورت سے متعلق کردیا کہ بڑی
حاذقہ مشہور تھی مگر اوسکی دوا سے پادشاہ کا حال زیادہ سقیم ہوا چنانچہ اسی
سبب سے شبہہ ہوتا ہے کہ اوسے زہر دیکر مار ڈالا - پادشاہ نے سولہ برس
کی عمر مین مقام گرینچ مین انتقال کیا - یہ لڑکا نیک بخت اور فکر و خوش
کا عادی اور بڑا سلیم الطبع تھا - اوسکے ہاتھہ کا لکھا ہوا روزنامچہ جسمین
اوسنے اپنے عہد سلطنت کے سوانح لکھے ہین ابتک عجائب خانہ انگریزی مین موجود ہے

جسسے اوسکی طمع کو تسکین ہوئی مگر اوسکا رقیب نواب سمرسٹ اگرچہ عہدہ حافظ الملک سے معزول ہوگیا تھا لیکن پھر بھی ہر دل عزیز تھا۔ اب اِس رقیب کو غارت کرنیکا وقت آگیا تھا آخر اوسے اس تہمت پر قید کیا کہ شمال کے ملک مین اسنے بلوہ کروایا اور نواب نورتھمبرلنڈ ودیگر ارکین دولت کے مار ڈالنے کی فکر مین تھا الغرض حافظ الملک معزول کی روبکاری ستائیس امیرون کے اجلاس مین ہوئی جنمین نواب ونچسٹر صدر کونسل تھا اور اوسپر جرم عظیم ثابت کرکے ٹاور ہل پر قتل کیا۔ جب نواب حافظ الملک کے قتل کا وقت آیا تو لوگ اوسکے غم کے مارے اوسکے قصورون کو بھول گئے اور اوسکے خون مین اپنے رومال تر کرکے گھرون مین اپنے مال کے ساتھ رکھے۔

اب نواب نورتھمبرلنڈ انگلستان پر حکمران تھا اور چونکہ چند مدت سے پادشاہ بیمار رہتا تھا لہذا اس نواب طماع کو شب و روز یہی خیال رہتا تھا کہ پادشاہ مرے تو سلطنت میرے خاندان کو ملے اور وہ شاہ اڈورڈ کو سمجھاتا تھا کہ آپ کی بھنین یعنے شاہزادی میری والزبتہ تو پادشاہ ہو ہی نہین سکتین اسواسطے کہ پارلیمنٹ نے ایک خاص قانون مین اونھین آپ کے والد کی اولاد غیر حلال قرار دیا ہے اور نہ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی آپ کے بعد پادشاہ ہوسکتی ہے کیونکہ اوّل تو وہ غیر ملک کی شاہزادی ہے دوسری وہ پادشاہ

مکانات گروادئے اور اپنے واسطے اسٹرانڈ مین محلسرا بنوائی —
نواب وارک نے اِن لوگون کو اور بھڑکا کر اپنی فریق کو مستحکم کیا اور
اب لوگون کو حافظ الملک سے اسقدر عداوت ہوگئی کہ اوس نے
مجبور ہوکر اپنے عہدہ کو استعفا دیا اور بہ تہمت غصبِ سلطنتِ پادشاہ
مُقیّد ہوا آخر اوس نے ارباب کونسل کے سامنے دوزانو جھککر
تمام جرائم کا اقرار واعتراف کیا اور پارلیمنٹ کی راے سے تمام حکومت
اوسسے چھین لی گئی اور اوسپر سخت جرمانہ کیا گیا مگر پادشاہ نے رحم
کھاکر اوسکا جرمانہ معاف کردیا اور اوسے رہا کردیا —

اہلِ کونسلِ تولیت کو ہمہ تن کلیسای انگلستان کا تصفیہ وتزکیہ
منظور تھا لہذا اونھون نے حکم کیا کہ سب لوگ عقائدِ مُہنّدبہ پر مہر وستخط
کردین اور پیشتر گارڈنر اسقف کو اس امر کی دعوت کی اور جب اوسنے
انکار کیا تو اوسکا عہدہ چھین کر قید کیا اور تین روز تک اسقفون کو وعظ
کہنے کی ممانعت رہی مگر شاہزادی میری کو اونھون نے مذہب
کیتھولک مین ایسا راسخ الاعتقاد پایا کہ اوسکو راہ پر نہ لاسکے اور
اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دیا کہ مبادا اوسے چھیڑنے سے اوسکی مامونا
بھائی شاہ چارلس سے لڑائی ہوجائے —

اب نواب وارک کو امیر نورتھمبرلنڈ کا خطاب ملا

اور مزدورونکو کھوٹا روپیہ دیتی تھی جو ہنری ہشتم نے اپنی رفع ضرورت کے واسطے
جاری کیا تھا اور کھانے کی چیزین گران ہوگئین اور اکثر اضلاع
انگلستان مین آگ لگ گئی۔ القصّہ دس ہزار آدمیون نے شہر اگزٹو
کا محاصرہ کرلیا اور ایک چمڑے والے کیٹ نامی نے بلوط کے
درخت کے نیچے بیٹھکر ضلع نورفک کے شرفاء کو قانون بتانا
شروع کیا۔ مگر ہر جگہ باغی جلد مغلوب و مقہور ہوے اور کیٹ
کے شریک جو بدمعاش تھے اونھین نواب وارک نے منتشر و پریشان
کردیا اور اوس سرگروہ باغیان کو پھانسی دیدی۔

نواب وارک تو ادھر غدر دفع کرنے مین مشغول تھا
اودھر شاہ فرانس نے متولّی سلطنت اِسکاٹ لنڈ کی کمک
کو فوج بھیجی اور اوسنے انگریزی سپاہیون کو قلعہ بوائی وھیڈنگٹن
سے مار کر نکالدیا۔ پس اب نواب حافظ الملک کو اہل سکاٹلنڈ
سے صلح کے لالے پڑ گئے اور روز بروز اوسپر خوف زیادہ ہوتا جاتا
تھا۔ بعد فتح جنگ پنکی کے نواب موصوف نے شان و شکوہ پادشاہی
اختیار کرلی تھی اور اہل کونسل سے مشورہ کرنا عار سمجھتا تھا اور
بہت لوگ اوسے یہ طعنہ دیتے تھے کہ اسنے اپنے بھائی کو قتل
کرواڈالا اور فرقہ کیتھولک کے لوگ ہای واویلا کررہے تھے
کہ اس شخص نے ہمارے گرجے کھدواڈالے اور اسقفون کے

رئیس لزلی کا خطاب دیا تھا اور اب وہ کونسل تولیت کا ممبر تھا اور بسبب اپنی طمع کے کونسل مین بڑا آدمی ہوگیا تھا اور اب چونکہ وہ نواب سمرہسٹ کے فریق مخالف کا سرکردہ تھا لہذا اوس سے ہمسری اور زور آزمائی کرنے لگا۔

مگر اس زمانہ مین رعایا کی جو کیفیت تھی اوسکا بیان کرنا اِن دو طامع امیرون کے آپس کے جھگڑے لکھنے سے بہتر ہے پس واضح ہو کہ اگرچہ خانقاہون مین بری باتین ہوتی تھین مگر پھر بھی اون سے بہت فائدے تھے۔ چنانچہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ غریب آدمی اور مسافر رات کو خانقاہون مین مٹکتے تھے اور جو جاگیرین اونکی نامزد تھین وہ چھوٹے چھوٹے زمیندارون کو معتدل قیمت پر بطور ٹھیکہ کے دی جاتی تھین اور اِن خانقاہون کے مالک یعنی راہب اُون زمیندارون سے رعایت کرتے تھے اور اونکا غلہ بے عذر ومنّت خرید لیتے تھے۔ پس اِن خانقاہون کے شکست ہونے سے غدر وفساد برپا ہوا کیونکہ ابتک کینہ وعناد لوگون کے دل مین باقی تھا۔ قطع نظر زمیندارون کے اہل حرفہ کو تازہ شکایتین پیدا ہوئین اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگون کو اُون کی اسقدر ضرورت ہوئی کہ بہت سی زمین مزروع اونھون نے بھیڑون کی چراگاہ کردی اور کسانون اور کاشتکارونکو مزدوری بہت کم یاب ہوگئی اسپر طرہ یہ ہوا کہ مزدوری کی مقدار بہت کم ہوگئی

اور اس کار خیر مین کرنمر اسقف اعظم نے سب سے زیادہ جدّ و جہد کی
اور اوسکی اعانت رڈلی اسقفِ لنڈن اور لیٹیمر اسقفِ ورسٹر
نے بھی کی اور صُحف سماویہ کو زیادہ تر عام و شایع کیا اور بنظر اخلاصِ عقائد
حقّہ از اوہام و وساوس باطلہ بارہ خطبے مشتہر کیے اور گرجون مین جو
مورتین اور تصویرین نصب تھین اونھین توڑ ڈالا اور لاطینی زبان
مین جو دعا پڑہی جاتی تھی اوسے موقوف کر دیا اور اوسکے مقام پر
وہ کتاب ادعیہ مقرر کی جو ابتک کلیسای انگلستان مین پڑھی جاتی
ہے اور انگلستان کے اہل پراٹسٹنٹ کیواسطے بیالیس اعتقادات
یا اصول دین منضبط کئے۔

سابق مین بیان کیا گیا کہ نواب سمرسٹ نے بخوف زوال
حکومت اسکاٹ لنڈ سے مراجعت کی اور فی الحقیقت لوگ اوسکی
حکومت کے درپے تھے اور خود اوسکا بھائی سیمور امیر بحر جسنے
شاہ هنري ہشتم کی زن بیوہ سے شادی کر لی تھی اوسکا جانی دشمن
تھا۔ اگرچہ سیمور امیر بحر کے ٹاور هل پر قتل ہونے سے
یہ سازش تو رُک گئی مگر اب ایک اور مقابلہ ایسا بیڈھب آپڑا کہ
نواب حافظ الملک کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ڈڈلی نواب
وارک اوس امیر ڈڈلی کا بیٹا تھا جو هنري ہفتم کو زبردستی
لوگون سے روپیہ دلوا دیتا تھا اور اوسکے بیٹے کو هنري ہشتم نے

سے کردیجاے مگر اہل اسکاٹ لنڈ اس نسبت سے ناراض تھے
اور اونھین زبردستی اس نسبت پر راضی کرینکے واسطے نواب ہمرہٹ
اٹھارہ ہزار آدمیونکی فوج سرحد جنوبی اسکاٹ لنڈ مین لیگیا
اور اوس ملک کے متولی سلطنت نواب آرّنٹ نے اوسکا مقابلہ مقام
پنکی پر مسلبرا کے قریب کیا مگر شکست کھائی (۱۰ ستمبر ۱۵۴۷ء) - نواب
حافظ الملک نے اپنے زوال حکومت کی تدبیرون کی خبر سنکر لنڈن
کو مراجعت کی اور اس لڑائی کا خاتمہ ہوگیا مگر اہل انگلنڈ کو کچھ خاک
نفع نہوا بلکہ اونکی اس کوشش سے کہ اسکاٹ لنڈ والون سے
زبردستی یہ نسبت قبول کروالین وہ لوگ بھی اون مین سے برخلاف
ہوگئے جو کہ اس شادی سے راضی تھے اور نواب ھنٹلی نے کہا
کہ ہمین یہ شادی ناپسند نہین ہے مگر جس طور سے شادی کی بات
چیت کی ہے وہ ہمارے خلاف ہے اور اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی کو
کہ ابھی لڑکی تھی حفاظت کی نظر سے فرانس مین بھجوادیا -

اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ دین مہذّب
کی تکمیل ہوئی اسواسطیکہ چونکہ نواب حافظ الملک مذہب پراٹسلٹنٹ
کا معتقد تھا لہذا اوسنے اس امر مین اہتمام بلیغ کیا کہ نوعمر بادشاہ تک اونھین
لوگون کی رسائی ہو جو دین مہذّب کے معتقد ہون - نواب موصوف
کی حسن تدبیر اور سعی جمیل سے کلیسای انگلستان کی وہ صورت ہوگئی جو اب ہے

باب سوم

عہد شاہ اڈورڈ ششم سنہ ولادت ۱۵۳۷ء
سنہ جلوس ۱۵۴۷ء سنہ وفات ۱۵۵۳ء

هنري هشتم کے وصیت نامہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ جسکا سن اب دس برس کا تھا اٹھارہ برس کی عمر مین بالغ سمجھا جاے اور اوسکے زمانہ نابالغی مین اٹھائیس امیرون اور قسیسون کی کونسل امور سلطنت کا انتظام کرے - اس کونسل نے کسی سردار کا ہونا ضروری جانکر نواب هرٹفرڈ کو بخطاب حافظ الملک اپنا سردار مقرر کیا کہ وہ ملکہ جین سیمور کا بھائی اور پادشاہ کا ماموں تھا - بہت سے لوگون کو درجہ امارت عنایت ہوا اور بہتون کے درجہ کی ترقی ہوئی - جن امیرون کو درجہ کی ترقی ہوئی اون مین سے نواب حافظ الملک کو نواب سمرسٹ کا خطاب ملا - کیونکہ اسقف اعظم کونسل تولیت کے ممبران اعلی مین سے تھا -

شاہ هنري کے وصیت نامہ مین یہ حکم بھی لکھا تھا کہ اگر ممکن ہو تو شاہزادہ اڈورڈ کی شادی میري شاہزادی اسکاٹلنڈ

فرانس

سنہ وفات

لوئی دوازدہم ..... سنہ ۱۵۱۵ء

فرانسس اوّل .....

اسپانیہ

فرڈننڈ ..... سنہ ۱۵۱۶ء

چارلس اوّل .....

ترکستان روم

سلیم اوّل ..... سنہ ۱۵۲۰ء

شہنشاہ جرمنی

میکسملین اوّل ..... سنہ ۱۵۱۹ء

چارلس پنجم .....

پوپ

جولیس دوم ..... سنہ ۱۵۱۳ء

لیو دہم ..... سنہ ۱۵۲۱ء

ادرین ششم ..... سنہ ۱۵۲۳ء

کلمنٹ ہفتم ..... سنہ ۱۵۳۴ء

پال سوم .....

شاہ ھنري مین غرور اور خود بینی بہت تھی اور وہ اپنے علم پر نازان تھا اور جوانی مین اپنے حسن پر بھی مغرور تھا مگر خاصّۃً تلوّن طبع اور عدم استقلال اور خود روی کے سبب سے اوسسے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوے اور اوسسے زیادہ بہت کم پادشاہان انگلستان خود سر و مطلق العنان ہوئے۔ اٹھارہ برس کے سن مین تو وہ بڑا حسین اور رنگیلا جوان تھا اور علم موسیقی مین مشّاق اور انشا پردازی مین طاق تھا مگر جب اوسکا سن پینسٹھ برس کا ہوا تو وہ محض بیکار مُضغۂ گوشت اور مُجسّم شہواتِ نفسانیۂ خبیثہ ہو گیا۔

ھنري ہشتم کے عہد مین بڑا واقعہ تاریخی یہ ہوا کہ انگلستان مین مذہب پراٹسٹنٹ کی بنیاد پڑی۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس چہارم	سنہ ۱۵۱۳ء
جیمس پنجم	سنہ ۱۵۴۲ء
ملکہ میري	

ھاورڈ کا چچازاد بھائی تھا اور اس شبہہ پر قتل کیا گیا کہ سلطنت لینے کی فکر مین ہے اور اوسکے جرم پر بڑی دلیل یہ پیش کی گئی کہ اوسنے اپنی سپر پر شاہ اڈورڈ مجاہد کا معرکہ بنوایا ہے حالانکہ وہ معرکہ اوسکے بزرگون کے وقت سے چلا آتا تھا - نواب سرّي کا باپ نواب نورفك بھی بیٹے کے ساتھ گرفتار ہوا تھا اور وہ بھی قید خانہ مین قتل کا منتظر تھا کہ ھنري کے مرنیکی خبر آئی —

کئی روز سے اہل دربار خوب جانتے تھے کہ پادشاہ مر رہا ہے مگر اوسکے خوف سے کوئی زبان سے نہ نکال سکتا تھا آخرالامر سر اینٹنی ڈِنّی نے پادشاہ کو آگاہ کیا کہ موت قریب ہے — تب پادشاہ نے کرنمر اسقف اعظم کو یاد فرمایا مگر اسقف اعظم جب آیا جبکہ پادشاہ مین طاقت گفتار نہ باقی رہی تھی — جب کرنمر نے کہا کہ اپنا اعتقاد نسبت حضرت مسیح ؑ کے ظاہر کیجئے تو پادشاہ نے اوسکا ہاتھ دبا دیا اور اوسکی روح مفارقت کر گئی — اس پادشاہ نے چھ شادیان کی تھین اور تین اولاد تھے - قریب ایک مہینے پیشتر اپنی وفات کے اوسنے وصیت نامہ لکھا تھا جسکے بموجب شاہزادہ اڈورڈ وارث تخت و تاج تھا بعد اوسکے شاہزادی میري اوسکے بعد شاہزادی الزبتھ — یہ وصیت پادشاہ کی بعینہٖ عمل مین آئی —

آخر عمر مین هنري هشتم اسکاٹ لنڈ اور فرانسیس کی لڑائیون مین مشغول رہا مگران لڑائیون کی تفصیل لکھنا کچھہ ضرور نہین ہے — پادشاہ کی چھٹی بی بی کیتھرائین پار امیر لیٹمر کی زن بیوہ تھی — اوس کے محلون مین سے فقط یہ بی بی بچ گئی اگرچہ اسکا سر بھی کئی مرتبہ جاہی چکا تھا - پادشاہ کا مزاج ایک تو خلقت سے سخت و درشت تھا اب زیادہ مٹاپے اور ایک ٹانگ مین ناسور پڑجانے کے سبب سے وہ اور بھی بدمزاج ہوگیا تھا چنانچہ ایکروز اعتقادات مذہبی کے بارے مین ملکہ اور پادشاہ مین کچھہ گفتگو ہوئی اور ملکہ نے اوسکے کلام کی ردّ کی اسپر پادشاہ ایسا غصہ ہوا کہ اوسے قید کرنیکا حکم دیا مگر ملکہ کے ایک دوست نے اتفاقًا اوس حکمنامہ کو دیکھہ لیا اور اوسّے کہدیا پھر جو پادشاہ سے ملاقات ہوئی تو ملکہ نے بکمال انکسار و عاجزی عرض کیا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور مین آپ کی ہدایت کی نہایت شکرگذار ہون غرض ملکہ کا عذر مقبول ہوا اور جب قاضی القضاۃ اوسے گرفتار کرنیکو آیا تو پادشاہ نے اوسّے کہا کہ چلے جاؤ —

سب سے آخر جو شخص اس پادشاہ جائر کے قہر مین مبتلا ہوا وہ هاورڈ نواب سرّي تھا - یہ امیر اسواسطے مشہور ہے کہ اسنے انگریزی علم ادب کو بہت رونق و جلادی اور سب شعرا سے پیشتر اوسنے اشعار غیر مقفّی تصنیف کئے - نواب موصوف ملکہ کیتھرائین

هاورڈ

قریب ڈیڑہ برس کے زمانہ تک تو ملکہ کیتھراین ھاورڈ کا حسن و جمال پادشاہ کے مطبوع خاطر رہا بعد اوسکے کچھہ حالات موحش اوسکی جوانی کے زمانہ کے مشہور ہوے اور کسی نمر نے ایک عرضی مین یہ حالات ملکہ کے لکھکر پادشاہ کو بھیجے پہلے تو پادشاہ نے اونکا یقین نکیا لیکن جب کہ ملکہ نے خود اقرار کیا اور بہت سے گواہون نے بحلف بیان کیا کہ وہ قبل شادی کے آوارہ و بدضع تھی تو پادشاہ کی آتش حسد بھڑکی اور سوا ملکہ کے خون کے کوئی چیز اوسکو نہ بجھا سکی آخر ملکہ مقام ٹاور ھل پر قتل کی گئی اور اوسکے ساتھہ ایک اور عورت لیڈی رچفرڈ بھی قتل ہوئی کہ وہ اوسکے بدکاری مین شریک ہوئی تھی اور ملکہ این بولین خاصتہً اوسیکی گواہی سے قتل کی گئی تھی۔

جسطرح شاہ ھنری نے اپنی شادیون کے امر مین تلوّن طبع اور عدم استقلال ظاہر کیا اوسیطرح امور مذہبی مین بھی تغیرات کئے چنانچہ پہلے جو اعتقادات سبعہ اوسنے مقرر کئے تھے اونپر بھی وہ قائم نہ رہا اور اب دو کتابین پے در پے مشتہر کین اور اونمین مختلف و متناقض مسلک مقرر کئے اور سابق مین جو پادشاہ نے تلاوت صُحفِ سماویہ کی اجازتِ عام دی تھی اب اوسے بھی اشراف اور تُجّار پر منحصر و محدود کر دیا۔

دکھائی اوسے اوسکی صورت پسند آئی اور اوسے انگلستان مین طلب کیا مگر جب پادشاہ اس شاہزادی کے دیکھنے کو آیا تو اوسے فلینڈرس کی بڑی گھوڑی خطاب دیا اسواسطیکہ اس شاہزادی مین نہ حسن تھا نہ نزاکت تھی اور سوا اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان نجانتی تھی۔ القصہ کسیقدر تاخیر کے بعد شادی ہوئی مگر پادشاہ نے اِس مشاطہ گری کا قصور کرومول کو ہرگز نہ معاف کیا اور اب تین باتون کی فکر اوسے ہوئی ایک یہ کہ کرومول سے انتقام لے دوسرے یہ کہ شاہزادی اَین کو طلاق دے تیسرے یہ کہ کیتھرین ھاورڈ سے شادی کرے۔ اس ملکہ کا مذہب کیتھولک تھا اور یہ نواب نورفلک کی بھتیجی تھی۔ چھ ہی مہینے مین یہ تینون مقصد پادشاہ کے حاصل ہوے یعنے کرومول کو بہ تہمت کفر و بدخواہی قتل کروا ڈالا اور ملکہ این کو اوسی کی مرضی سے اپنے سے جدا کیا اور مدّت العمر وہ انگلستان مین رہی اور تیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن پایا کی اور ملکہ کیتھرین ھاورڈ کو پادشاہ نے اپنی ساتھہ تخت پر بٹھایا۔ ملکہ موصوفہ کے تخت نشین ہونے سے فرقۂ کیتھولک کے لوگ کہ اوسکے ہم مذہب تھے بہت خوش ہوے اور اوسکو اوج کو وہ شگون نیک سمجھے۔ ملکہ جین سیمور و این کلیوس و کیتھرین ھاورڈ اِن تین شاہزادیون نے دین مہذّب کی تائید و تقویت کی۔

مین تھا نہ کلیسای روم کا تابع تھا نہ مذہب جدید کا پابند بلکہ وہ اسبات کی کوشش کرتا تھا کہ کیتھولك اور پراٹسٹنٹ دونون فرقون کے قلوب کو اپنی آرا و عقائدِ مخترعہ پر مائل کرے یہانتک کہ ان دونون فرقون مین سے جن لوگون نے اوسکی راے سے مخالفت و اعراض کیا اونھین اوسنے زندہ جلوا دیا۔ پادشاہ کے مسائل مخترعہ کے اعتقادات سبعہ مقرر ہوئے جنمین اوّل و اہم یہ اعتقاد تھا کہ سب لوگ مسئلہ قلبِ ماہیۃ کو حق جانین اور اسکے انکار کو باعث قتل سمجھین۔ چونکہ ان اعتقادات سبعہ مخترعہ کے سبب سے بہت لوگ قتل ہوئے لہذا انھین آئین خونین کہنے لگے۔ قریب اسی زمانہ کے پارلیمنٹ نے حکم قطعی جاری کیا کہ جن امور کو پادشاہ هنري مشتہر کرے اونھین قوانین واجب العمل سمجھنا چاہیئے۔ یہ حکم پارلیمنٹ کا کلاً و قاطبۃً حقیقتِ آئین انگلستان کے خلاف تھا کیونکہ اسنے ضمناً شاہ هنري کو ایسا خودسر و مطلق العنان کر دیا جیسا شہنشاہ روس یا شاہِ ایران ہے

هنري کی چوتھی بی بی این رئیس زادی کلیوس تھی جسکا باپ پراٹسٹنٹ مذہب کا ایک شاہزادہ تھا۔ یہ شادی کرومول کی تجویز سے ہوئی تھی کہ اوسے یہ مقصود تھا کہ مذہب پراٹسٹنٹ انگلستان مین مستحکم ہو جائے۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کی تصویر بادشاہ کو

صلیب مسیحؑ اور جام مطہرؐ نصب تھا۔ شہر یورک اور ہل کچھ
دنون اِن لوگون کے قبضہ مین رہا آخر بوعدۂ عفو قصور اور شدّتِ بارانِ
سرما کے سبب سے وہ اپنے اپنے گھرون کو پھر گئے۔ دوسری سال
کی شروع مین پھر بلوے ہوا مگر بیکار ہوا اور اسک و دیگر سردارانِ
فرقۂ باغیہ قتل کئے گئے

ولادت فرزند ارجمند سے جسکا نام بعد ادائے
رسوم اصطباغ اڈورڈ رکھا گیا شاہ ھنری کو سرورِ موفور ہوا
اور اوسکی ولادت کی خوشی بادشاہ کو اسقدر ہوئی کہ ملکۂ جین سیمور
کے مرنے کا غم بھی بھول گیا اگرچہ چند ہی روز بعد ولادت شاہزادہ
کے ملکہ نے انتقال کیا تھا

اگرچہ بادشاہ نے پوپ سے تو بالکل قطع کردی تھی
مگر وہ لیوتھر کا بھی دوست نہ تھا اور ابتک وہ قدیم اعتقادات
پر ثابت تھا علی الخصوص عقیدہ قلب ماہیت پر جسکے یہ معنے ہین
کہ جو لوگ عشاءِ مقدّس عیسویؑ تناول کرتے ہین اونھین یہ سمجھنا
چاہیئے کہ وہ روٹی نہین کھاتے نہ شراب پیتے ہین بلکہ وہ روٹی
اور شراب (معاذ اللہ) نفس الامر مین مقلوبُ الماہیۃ ہوکر حضرت
مسیحؑ کا گوشت و خون ہو جاتے ہین۔ الغرض ھنری بیچ ادھر

نسخہ کوور ڈیل کی ترجمۂ کتب مقدسہ کا ہر ضلع کے گرجے کے ستون یا منبر مین باندہ دیا گیا تاکہ جس شخص کا جی چاہے اوسکی تلاوت کرے ۱۵۳۹ء مین ایک اور ترجمہ صحف سماویہ کا بنام مصحف کبیر مشہور ہوا - یہ ترجمہ کرنمر کے اہتمام سے تیار ہوا تھا جو اب کنٹربری کا اسقف اعظم تھا - ان نعمات غیر مترقبہ (یعنے تراجم صحف سماویہ) کو لوگون نے بخوشی قبول کیا اور کتاب مقدس کا ایک ایک نسخہ خریدنے کے واسطے کہ ابتک وہ گران قیمت تھی ہر گھر مین کچھ کچھ روپیہ جمع ہوا اور جو لوگ پڑھنا جانتے تھے اکثر اونکے پاس سننے والون کے بھیڑ لگی رہتی تھی اور سامعین بکمال توجہ و اشتیاق اوس کلام پاک کو سنتے تھے جسمین حیات ابدی کا وعدہ ہے

خانقاہون کے شکست ہونے سے لوگ بہت ناخوش ہوئے علی الخصوص اضلاع شمالی مین بہت شورش ہوئی اور دریای ٹرنٹ کے شمال کے ملک مین چالیس ہزار آدمیون نے جنکا سربراہ کار ایک شخص اسک نامی تھا بلوے کیا - چونکہ ان لوگون کا یہ مقصود تھا کہ کلیسای روم (یعنے مذہب قدیم کیتھولک) کو بحال کرین لہذا اونھون نے اس فساد کا نام جہاد فی سبیل اللہ رکھا - اِن باغیون کے آگے آگے قسیس چلتے تھے اور ان کے علمومین

بیچاری کے دوستون مین سے فقط کرنمر اوسکی طرف سے بولا۔ الغرض ملکۂ مذکورہ کو پادشاہ کی خیانت و بیوفائی کی تہمت لگاکے قتل کا حکم دیا اور بوقت قتل وہ بشاش رہی اور پادشاہ کے حق مین دعاے خیر کی۔ اس شاہزادی کو ایک بیٹی الزبتہ تھی جو بعد چندمدت کے ملکۂ انگلستان ہوئی۔ دوسرے روز جین سیمور پادشاہ کی محل بنین

اس پادشاہ کے عہد مین مذہب پراٹسٹنٹ کا مناط ومدار فقط بایبل (یعنے مجموعۂ صحف سماویہ) پر ہوگیا۔ قریب ڈیرہ سے برس کے گذرے تھے کہ جان وکلف نے کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا تھا مگر ہنری ہشتم کے ابتدار عہد مین جو ترجمہ کتب مذکورہ کا انگلستان مین شائع تھا وہ ولیم ٹنڈیل کا کیا ہوا تھا۔ یہ عالم مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا اور ۱۵۲۶ء مین اسنے کتب عہد جدید کا ترجمہ کرکے مشتہر کیا پھر چار برس کے بعد کتب عہد عتیق کا ترجمہ بھی مشتہر کیا۔ ۱۵۳۵ء مین عالم موصوف صوبۂ فلینڈرس مین زندہ جلادیا گیا اور اوسی سال مایلس کورڈیل نے کہ کیمبرج کے علما مین سے تھا کل صحف سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان مین کرکے مشتہر کیا۔ یہ ترجمے صحف سماویہ کے نسخہ لاطینی سے کئے گئے تھے اور پادشاہ کے حکم سے ایک ایک

قانون فیوڈل سسٹم کی بڑی بڑی خرابیان ابتک ملک ویلس مین باقی تھین — اوس ملک کے امراءِ غدّار اپنے اپنے ضلعون مین کوس لِمَن الملک بجاتے تھے اور ہمیشہ باہم مجادلہ و مقاتلہ کیا کرتے تھے اور ہر روز خونریزی اور نہب اموال اونکا شعار ہو گیا تھا مگر اب ان امرائے سرکش کے اختیارات سلب ہو گئے اور ہر مقام پر قوانین انگریزی جاری و نافذ کئے گئے — اِسی زمانہ سے چوبیس ممبر اہل ویلس کی طرف سے پارلیمنٹ مین شریک شُورٰے ہوے اور اب وہ ملک حقیقتہً انگلستان سے متّحد ہو گیا —

ھنری ہشتم کی بیاھتابی بی ملکہ کیتھرین نے ۶ جنوری ۱۵۳۶ء مین انتقال کیا اور اوسی سال ۱۹ مئی کو اوسکی سوت این بولین قتل کی گئی — جبتک ملکہ کیتھرین کے طلاق کا مقدمہ طے نہوا تھا جبتک تو بادشاہ این بولین کا عاشق زار رہا مگر جب بادشاہ کے مراد بر آئی (یعنے خاص محل کو طلاق ہو گیا) تو اب خود محل سے بھی بے اعتنائی و سرد مہری کرنے لگا اور اوسکی طبیعت بے ثبات ایک اور معشوقہ نازک ادا پر فریفتہ ہوئی جسکا نام جین سیمور تھا — این بولین کے دشمنون نے اوسکی طرف سے بادشاہ کے کان بھرے اور اوس

کے کفر و الحاد کا فتوے دیدیا مگر پادشاہ نے اوسکی ایک نہ سُنی

اب پادشاہ نے مصمّم ارادہ کیا کہ خانقاہین شکست کردی اور کرومول نے جسے کل اختیار کلیسا کا دیا گیا تھا اور نائب امام کا خطاب عنایت ہوا تھا خانقاہون کو توڑنا شروع کیا۔ بہت لوگون کی راے مین خانقاہون کے شکست کرنے کی معقول وجہین تھین اور وہ کہتے تھے کہ اکثر راہب فاسق و فاجر ہوتے ہین اور اکثر خانقاہین دارُالفسق ہین مگر پادشاہ نے اونکے فسق و فجور کے سبب سے اونھین نہین شکست کیا بلکہ اونکے برباد کرنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ پوپ کی حکومت بالکل زائل ہو جائے اور راہبون کی دولت خزانۂ شاہی مین داخل ہو۔ الغرض پارلیمنٹ نے کہ ہمہ تن پادشاہ کی مطیع تھی اور اب اوسکا چھٹھا اجلاس تھا ایک قانون جاری کیا کہ جتنی خانقاہون کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے وہ شکست کی جائین۔ تین برس کے بعد بڑی خانقاہین بھی برباد کی گئین اور کل ۳۲۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کر دئے گئے اور اونکی سالانہ آمدنی کہ ۱۹۱۰۰۰ تھی پادشاہ کے ہاتھ لگی اور اونکے عوض مین چھ علاقے اسقفون کے مقرر کئے گئے

کی خبر پوپ کو پونہچی تو اوسنے بہت غضبناک ہوکر کہا کہ اگر پادشاہ ہنری
ملکہ کیتھرائین کی طرف پھر نہ رجوع کرے گا تو اوسے ملعون کردون گا مگر پادشاہ
بھی ایسا جن تھا کہ اوس دھمکی سے ذرا بھی نہ پسیجا۔

جب طلاق کا مقدمہ طے ہوگیا تو اب یہ امر محلِ نزاع رہا کہ
کلیسائے انگلستان کا امام کون ہے پادشاہ یا پوپ۔ یہ امر بھی ۱۵۳۴ء
کی پارلیمنٹ نے منفصل کردیا اور منصبِ امامت مع کُل اختیاراتِ متعلقہ
آن پادشاہ کو عنایت کیا۔ قریب اس زمانہ کے ضلع کینٹ مین ایک
پاک بی بی پیدا ہوئین یہ عورت مجنون و مصروع تھی اور عقائد جدیدہ کی مذمت مین
بڑاتی تھی اور پادشاہ کو کوسنی دیتی تھی کہ اوسنے ملکہ کیتھرائین سے ایسا
سلوک کیا۔ اس مجنونہ کا اصلی نام الزبتھ برٹن تھا اور بعض اشخاص
نے یہ اظہار کیا کہ یہ عورت فقط مفسدون کے اغوا سے یہ باتین کرتی ہے
پس اوسکے اغوا کرنیوالے بھی اکثر اوسکے ساتھہ قتل کئے گئے۔ مگر دو
بہت بڑے شخص اس پادشاہ جائر کے قہر سے ہلاک ہوے یعنی جان فشر
اسقفِ روچسٹر اور سر ٹامس مور جسکی کتاب اٹوپیا مشہور
ہے۔ یہ دو نو شخص نامی ۱۵۳۵ء مین اس جرم پر قتل کیے گئے کہ انھون
نے پادشاہ کی امامت کا انکار کیا تھا۔ اب پادشاہ انگلستان سے اور
پوپ سے بالکل قطع ہوگئی اور اس زمانہ سے کلیسائے انگلستان
بذاتہ ایک علیحدہ مسلک ہوگیا۔ پوپ پال دوم خلیفۂ وقت نے شاہ ہنری

بن پڑی۔ کرومول نے بھی اسیطرح سے کوئی مشورہ دیا اور پادشاہ کا مقرب ہوگیا۔ اس شخص کے حالات بہت مختلف و متشتّت رہی۔ پہلے یہ شہر انٹورپ کی ایک کارخانہ تجارت مین متصدی تھا بعدازآن روم کی تاراجی مین یہ سپاہی ہوا پھر ونس مین محرر ہوا بعداوسکے انگلستان مین وکالت کرنے لگا آخر کو ولزی وزیر اعظم کا وکیل ہوگیا۔ اسی شخص کے مشورہ سے شاہ ھنری نے پوپ کی امامت کا انکار کیا اور اپنے تئین کلیسائے انگلستان کا امام بنایا

اب وہ سلسلۂ امامت و مامومیّت جسّے اہل انگلستان مدت سے خلیفۂ روم (یعنے پوپ) کے قید اطاعت مین تھے حلقہ بحلقہ ٹوٹنے لگا۔ ۱۵۳۱ء مین جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو اوسنے پادشاہ کی امامت و ولایت تسلیم کرلی۔ پھر ۱۵۳۲ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کردی کہ پوپ کو پھلا پھل نذیا جاے۔ یہ ایک قسم کا خراج تھا کہ جب اسقفون کے عہدے خالی ہوتے تھے تو اونکے پہلے سال کی آمدنی پوپ کو نذر کیجاتی تھی۔ بعداوسکے ۱۵۳۳ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کردی کہ مقدمات کا مرافعہ پوپ کی عدالت مین نہ کیا جاے۔ اسی سال مین این بولین پادشاہ کی خاص محل ہوئی اور ملکۂ کیتھرین کو پادشاہ نے طلاق دیدیا اور وہ اوسکے پاس سے چلی گئی اور تین برس کے بعد ضلع ھنٹنگڈن مین مرگئی اور ایک بیٹی جسکا نام میری تھا چھوڑ گئی۔ جب اس بات

اور اس ذلت وخواری کے بعد فقط ایک برس اور زندہ رہا۔ اوسکی وفات کی یہ کیفیت ہی کہ نواب نورتھمبرلنڈ نے اوسی بجرم بدخواہی و نمک حرامی مقید کر کے لنڈن مین پھانسی دینے کے واسطے بھیجا کہ اثنار راہ مین اوسے پیچش ہوگئی اور خانقاہ لیسٹر مین اوسنے انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسنے عجب عبرت انگیز کلمات کہے کہ جس سرگرمی اور جانفشانی سے مینے بادشاہ کی خدمت کی ہے اگر اسطرح مین خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پیری مین مجھے چھوڑ نہ دیتا مگر میری جزا یہی ہے۔

شاہ ھنری کی طبیعت رفتہ رفتہ مہذّبین ملّت کی طرف راغب و مائل ہوتی جاتی تھی اور اس میلان طبیعت کا سبب منافع ملکی تھے نہ فوائد دینی۔ اب مہذّبین ملت نے شہر اسپائرس کے شورے مین اپنا نام پراٹسٹنٹ یعنے منکرین مسلکِ پوپ رکھا۔ اس زمانہ مین ٹامس کرنمر اور ٹامس کرومول بادشاہ کے مشیران خاص تھے۔ ٹامس کرنمر نے کہ منجملہ ممبران مدرسۂ عالیہ کیمبرج تھا بادشاہ سے عرض کیا کہ طلاق کے مقدمہ مین مدارس عالیہ کے علماء سے استصواب کیا جاے۔ بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ ہان کیا خوب بات تمنے کہی ہے اور کرنمر کے مشورہ پر عمل کیا۔ الغرض یہ مقدمۂ طلاق تمام مدارس عالیۂ یورپ مین بطور استفتاء بھیجا گیا اور تمام اہل حلّ و عقد نے شاہ ھنری کے موافق فیصلہ کیا۔ اس سے کرنمر کی

ہوسکتا تھا۔ غرض اب ولزی حیران ہوا کہ کیا کرون اودھر پوپ پر
شہنشاہ جرمنی کا رعب ایسا غالب ہی کہ وہ ھنری کی درخواست درباب
اجازت طلاق کا ہیکو منظور کریگا ادھر مجھے اتنی طاقت نہین کہ پوپ
کا مقابلہ کرون۔ آخر اسقف مذکور نے دوھری چال چل کر اپنی تئین
غارت کیا کہ ظاہر مین تو وہ طلاق کا درپے رہا مگر باطن مین اوس نے
پوپ کی اطاعت سی طلاق مین لیت ولعل ڈالدیا۔ آخر الامر اس
مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے لنڈن مین ایک خاص عدالت مقرر ہوئی
اور ولزی اور کیمپجیو کہ اطالیہ کا ایک اسقف تھا اس عدالت
مین منصف بنکر بیٹھے۔ پہلے روز ایک عجب درد انگیز ماجرا ہوا کہ جب
ملکہ کیتھرائین کا نام پکارا گیا تو وہ آئی اور قسم تو نہ کھائی مگر بچشم گریان اپنی
تئین اپنے شوہر کے پانون پر گرا دیا اور کہا کہ مجھپر رحم کرو کہ مین تمھاری ملک
مین مسافر ہون اور تیئس ۲۳ برس سے تمھاری کیسی وفادار بی بی ہون آخر جب
ملکہ کی کچھہ شنوائی نہوئی تو وہ باہر چلی گئی لیکن ھنری کو کچھہ اثر نہوا
اور وہ اس مقدمۂ طلاق مین پیروی کیے گیا مگر کچھہ فیصلہ نہوا اور قریب
دو مہینے کے اجلاس کے بعد پوپ نے اس عدالت کو روم مین منتقل
کردیا۔ اس تاخیر سے شاہ ھنری ولزی پر بہت غصہ ہوا اور مہر
پادشاہی اور تمغۂ منصب صدر الصدوری اوس سے چھین کر سر ٹامس
مور کو دیا اور اوسکی محل سرا جسکا نام قصر سفید ہی مع مال و اسباب
کے ضبط کرلی۔ آخر ولزی ناچار ہوکر ضلع یورک مین عزلت گزین ہوا

زرخیز صوبہ شہنشاہ چارلس کو دینے کا اقرار کیا مگر اس وعدہ کو وفا نہ کیا۔
دو برس بعد اس مصالحہ کے جبکہ شہنشاہ چارلس کی فوج نے بہ داری
بوربون جو فرانسیس سے بھاگ آیا تھا روم کو تاخت و تاراج کیا
اور پوپ کو قید کر لیا تو ھنری اور فرانسس نے خوب مستحکم سازش
کر کے چاہا کہ پوپ کو رہا کر لین اور شہنشاہ موصوف کے ملک مین لڑائی
ڈال دین

بیس برس کی معاشرت و مواصلت کے بعد شاہ ھنری
نے یہ حیلہ نکالا کہ مجھے شاہزادی کیتھرین سے جواز نکاح مین
کلام ہی کہ یہ تو میرے برادر متوفی کی زوجہ ہے۔ یہ شاہزادی خوبصورت
اور نیک سیرت تھی اور حق تو یہ ہے کہ ھنری کی طبیعت اوس سے
سیر ہو گئی تھی اور اوسکی ایک خواص این بولین پر نہایت مائل تھی
یہ عورت نواب اوّل نورفلک کی پوتی تھی۔ اب ھنری کو یہ دھن
پڑ گئی کہ کسیطرح ملکہ کو طلاق دیدون مگر اسمین بڑی دقتین تھین کیونکہ
اوّل تو ملکہ کیتھرین چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی کی پھپھی تھی دوم
یہ کہ وہ بڑی متعصّب کیتھولک تھی اور پوپ کی بڑی
مقرّب تھی۔ مگر ھنری نے کہا کہ مین اِسے طلاق دون پردون اور
ولزی سے بھی یہ راز کہدیا۔ وہ کئی گھنٹہ تک پادشاہ کی قدمون
پر سر رکھے رہا اور ہزار چاہا کہ اوسے اس ارادہ سے باز رکھے مگر کیا

اور صدر محکمہ سر ٹامس مور نے اوسکی تائید کی مگر ممبران محکمہ مذکورہ نے فقط نصف مبلغ مطلوب دیا اور جب اوس قسیّس سرکش (وُلزی) نے طلب زر مین حجت و تکرار زیادہ کی تو ارباب محکمہ نے اوس سے کہا کہ ایسے مقدمات مین فقط ہم مباحثہ و تقریر کے مجاز ہین تمھین کیا دخل ہے

اب هنري کی تدبیرین بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اوسکے وزیر وُلزي کی تدبیرین نسبت ممالک غیر کے بدل گئین اسواسطیکہ اب دو پوپ مرچکے تھے یعنے لیو دہم ۱۵۲۱ء مین مرگیا تھا اور اڈرین ۱۵۲۳ء مین راہی ملک عدم ہوا تھا مگر ان دونون اماموں کے مرنے سے جو وُلزي کو آرزوئے حصولِ منصبِ امامت تھی وہ نہ برآئی اور دو مرتبہ جو وہ حصول مرام سے مایوس و ناکام ہوا تو پادشاہ کی طرف سے اوسکا دل ٹھنڈا ہوگیا کیونکہ پادشاہی کے وعدۂ نصرت و حمایت پر تواوسنے اتنی مدت سے مشقتِ نظمِ امور سیاست گوارا کی تھی اب فرانسس شاہ فرانس کا حال بھی قابل عبرت ہوگیا تھا چنانچہ خود اوسکا قول تھا کہ پیویا کی لڑائی مین (جو ۲۵ فروری ۱۵۲۵ء مین ہوئی تھی) سوا عزت کے اور کچھ میرے پاس نرہا اور اب وہ شاہ چارلس کا اسیر تھا۔ غرض برس روز تک پادشاہ فرانس کو رہائی نہ نصیب ہوئی آخر میڈرڈ کے مصالحہ مین اوسنے اپنی جان بخشی کے عوض مین برگنڈي جیسا

سکّون پر کندہ ہین۔ لیوتھر نے بڑے زور و شور سے اور بلا خوف وخطر ھنری کے کتاب کی ردّ لکھی اور اب تمام اہل یورپ کی نظر اس مباحثہ پر جمگئی۔ الغرض اس کار خیر مین جسکا بانی لیوتھر ہوا تھا خدا نے برکت دی اور ہر روز دین مہذّب کی اتباع و اشیاع زیادہ ہوتے گئے۔

چارلس پنجم اور فرانسس اوّل مین جو لڑائی شروع ہوئی تو پہلے ھنری شاہ چارلس کی طرف ہوگیا اور فوج انگریزی نے دو مرتبہ فرانسیس پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئی اگرچہ دوسرے حملہ مین سپاہ انگریزی ایک شہر مین پہنچ گئی کہ اوسّے اور پیرس پائے تخت فرانس سے کل ساڑہے سولہ کوس کا فاصلہ تھا۔ منجملہ اور اسباب کے روپیہ کا نہونا بھی ایک سبب شکست فوج انگریزی کا ہوا اسواسطیکہ پادشاہ متوفّی کے خزائن وافرہ خالی ہوچکے تھے اب ان خزانون کی پُر کرنیکو واسطے ھنری نے بمجبوری ۱۵۲۳ء مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی کہ سات برس سے دونون محکمہ پارلیمنٹ کی بند تھی اور ارباب محکمہ کے افعال سے پادشاہ ایسا ناراض تھا کہ سات برس اور اونھین مُعطّل رکھا۔ اس سات برس کے عرصہ مین نذرانہ کے روپیہ سے پادشاہ کو بڑی آمدنی رہی اور اب جو محکمۂ عوام پارلیمنٹ منعقد ہوا تو وُلزی داخل قصر الامارۃ ہوا اور اُنسے لاکھہ روپیہ پادشاہ کے واسطے طلب کیا

ان مغفرت نامون کے عقیدہ پر معترض وقادح ہوا اور پچانوے مسئلے مستنبط کرکے کلیساے وٹنبرگ کے دروازہ پر معلّق کردے — اون مین سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ فقط حضرت مسیح پر ایمان لانے سے نجات ملیگی — بعدازآن شہر لیپزگ مین اعاظم علماء وعقلاء جرمنی شمالی جمع ہوے اور اونکے سامنے لیوتھر نے یہ مسئلہ ثابت کیا کہ فقط صحف سماویہ پر دین وایمان کی بناء اور مدار ہے اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ کلام ربّانی کی تلاوت اور تفسیر بجاے خود کرے — قلعہ وٹنبرگ کے دروازہ پر لیوتھر نے کلیساے روم سے تعلقات مذہبی بالکل قطع کرڈالی اور پوپ کے حکمنامہ کو جسمین اوسنے لیوتھر کے کفر وارتداد کا فتوٰی دیا تھا آگ مین ڈالدیا ان باتون کی خبر سنکر اکثر اہل انگلستان جنہین جان وکلف کے عقائد حقّہ یاد تھے اور اونکی عظمت واحترام کرتے تھے بہت خوش ہوے مگر شاہ هنري ابتک پکّا کیتھولك یعنے تابع دین قدیم تھا اور اوسنے لاطینی زبان مین ایک کتاب تصنیف کی اور اوس مین مسائل سبعہ کلیساے روم کی تائید وتقویت کی اور ایک نقل اوسکی پوپ کو بھیجی — پوپ لیو کہ امام وقت تھا ایسے عظیم الشان پادشاہ کی نصرت سے بہت خوش ہوا اور اوسے مؤیّد الدّین ناصر الملّۃ کا خطاب عنایت کیا چنانچہ ابتک پادشاہان انگلستان اسی خطاب سے مخاطب ہین اور اس لقب کے پہلے دو حرف انگلستان کے سب

لیوتھر زدہ ۹۵ مسئلے مستنبط کرکے مشتہر کرنے

قطع علائق مذہبی درمیان لیوتھر وکلیساے روم ۱۰ دسمبر ۱۵۲۰ء

ذرا شمال کی طرف ساحل دریا پر واقع ہے اور جو کچھ ذرا ذرا ہو محبت ھنری
کو شاہ فرانسس سے ہوگئی تھی وہ بھی اس ملاقات مین اوسکے
صفحۂ خاطر سے بالکل محو ہوگئی

جب ھنری نے انگلستان کو مراجعت کی تو اڈورڈ
اسٹفرڈ نواب بکنگھم کو قتل کروا ڈالا۔ نواب موصوف منجمون
کے اغوا اور اپنی شاہزادگی کے غرور سے کچھ کلمات نادانستہ کہہ بیٹھا تھا
جنسے کنایۃً یہ مطلب تھا کہ اگر بادشاہ بے اولاد مرے گا تو مین سلطنت
لونگا۔ اسی نواب پر انگلستان مین عہدۂ نظارت کا خاتمہ ہوگیا۔

اب شیوع دین مہذب کہ اعظم سوانح متعلقۂ تاریخ جدید ہر انگلستان
مین ہوتا جاتا تھا۔ کئی سال سے دریاے ٹیبر کے کنارہ پر سینٹ
پیٹر کا کلیساے عظیم الشان تیار ہورہا تھا۔ اس عمارت کے صرف
کے واسطے پوپ لیو دہم نے راہبون کو مغفرت نامے لیکر بھیجا تھا کہ
انھین بیچ لاؤ۔ یہ مغفرت نامے پوپ اربن دوم نے غزواتِ
صلیبی کے زمانہ مین اختراع کیے تھے اور لوگون کو یہ گمان تھا
کہ جو روپیہ ہم ان کاغذ کے پرزون کے عوض مین دیتے ہین اوسکی جزا
مین ہمین مراتب اولیاء و اتقیاء ملین گے۔ مارٹن لیوتھر کہ فرقہ
اگسٹاین سے ایک راہب تھا اور ملک سیکسنی کا باشندہ تھا

بھی اوسکے قبضہ مین تھے۔ فرانسس کا ملک مستحکم وسرسبز تھا اور چارلس کی متفرق ومنتشر عملداری کے بیچوبیچ مین واقع تھا لہذا چارلس کو اوس سے مقام خوف تھا۔ هنري کی سلطنت اِن دونون کے ملک کے قریب تو تھی مگر خلیج بے طنی اور بحر شمالی کے حائل ہونے سے محفوظ ومامون تھی اور اس قرب واتّصال کے سبب سے پادشاہ انگلستان ایک ہی ہفتہ مین ان دونون پادشاہون کے ملک مین فوج لیجا سکتا تھا لہذا یہ دونون اوسکی خوش آمد کرنے لگے۔ شاہ فرانس نے قریب شہر کیلی کے ایک مجلس مین هنري کو بلایا اور چارلس خود اوسکی ملاقات کو انگلستان مین آیا۔ وُلزي کو بڑی آرزو تھی کہ مین پوپ ہوجاؤن چارلس نے اوس سے وعدہ کیا کہ جہانتک مجھہ سے ممکن ہوگا یہ آرزو آپ کی برلاؤن گا اور اسطرح سے اسقف مذکور کو اپنا دوست بنایا۔

شاہ هنري نے فوراً شہر کیلی مین پہنچکر فرانسس پادشاہ فرانس سے درمیان گاليس نس اور اردرس کی ملاقات کی اور چونکہ اس صحبت مین دونون پادشاہ اور اونکے رفقاء وملازمین بڑے زرق برق ہوکر آئے تھے لہذا اسکا نام بزم زرّین ہوگیا۔ الغرض تین ہفتہ خالی خولی ملاقاتین اور نیزہ بازیان اور ضیافتین ہوئین مگر کوئی کام کی بات نہوئی۔ بعد اسکے شاہ هنري اور شاہ چارلس مین قصبہ گریولینس مین ملاقات ہوئی جو شہر کیلی سے

انعقاد بزم زرّین ۳۰ مئی ۱۵۲۰ع

کو پہنچگئی کہ جب پادشاہی گرجے مین جاتا تھا تو اپنی کلاہ اُسقفی عین مقام صدرِ کلیسا مین رکھتا تھا اور جب ۱۵۱۸ء مین وہ پوپ کا خلیفہ مقرر ہوا تو اوسنے بڑی بڑی امرائے انگلستان کو سلفچی اور آفتابہ دیگر محافل و مجالس مین اپنے ہاتھہ دھلوائے۔ وُلزی کی شان و شوکت اور غرور و نخوت دیکھکر وہ لوگ خوش ہوے جنکے زمرہ سے اوسنے اوج حاصل کیا تھا اور اوسنے علوم و فنون کو ایسی جلا اور رونق دی کہ عقلاء بھی اوسکے مُعرّف و رطبُ اللسّان ہوے۔

اب فرانسِس اوّل سریر آرائے سلطنت فرانس ہوا۔ اس پادشاہ کو ملک اطالیہ فتح کرنیکی آرزو مورثی تھی لہذا وہ پادشاہ انگلستان سے صلح و آشتی کا متمنّی ہوا اور اس مطلب کو حاصل کرنے کے واسطے اوسنے ارسال تحائف اور چاپلوسی کے ذریعہ سے وُلزی کو اپنے اوپر مہربان کیا آخر اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ ولزی نے پادشاہ فرانس کو ٹورنی مسترد کروا دیا۔ ۱۵۱۹ء مین میکسمِلین شہنشاہ جرمنی مرگیا اور چارلس پنجم اوسکا جانشین کیا گیا۔ اب چارلس اور فرانسِس اور ھنری یہ تین پادشاہ سرآمد سلاطین یورپ تھے اور انکی ممالک محروسہ مین بھی اتّصالِ تام تھا۔ چارلس کے تحتِ حکومت اسپانیہ۔ اسٹریا۔ نیپلس۔ بلجیم اور ھالنڈ تھے اور نئی دنیا اور اوسکے معادنِ طلا و نقرہ

اسکاٹ لنڈ امیر ستری سپہ سالار فوج انگلنڈ کے اسیر ہوی

اس پادشاہ کے عہد مین اکیس ۲۱ برس تک کارڈنل ٹامس وُلزی بہت مشہور و معروف رہا۔ یہ شخص ۱۴۷۱ء مین مقام اپوچ پر پیدا ہوا تھا اور کل چودہ برس کے سن مین اسنے مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ سے سند فضیلت حاصل کی اور اسکا لقب طفلِ عالم مشہور ہوگیا اور نواب ڈورسٹ نے جسکے لڑکون کو اوس نے پڑہایا تھا شہر لنگٹن واقع ضلع سمرسٹ کا پادری اوسے مقرر کردیا بعد ازآن وُلزی شہر کیلی کا قسیس مقرر ہوا وہان اوسنے فوکس اسقف اعظم و بچسٹر سے تعارف پیدا کیا اور اوس نے اوسکی سفارش شاہ ھنری ہفتم سے کی۔ وُلزی نے پادشاہ کی خدمت ایسی سرگرمی اور جانفشانی سے کی کہ اسکے صلہ مین ضلع لنکن کا نائب اسقف اعظم اور پادشاہی خیرات خانہ کا داروغہ مقرر ہوا۔ ازبسکہ ھنری ہشتم نوجوان اور عیاش تھا لہذا جب اوسنے اس قسیس کو دیکھا کہ کاروبار سلطنت کے انجام دینے کی بھی عمدہ لیاقت رکھتا ہے اور محفل رقص و سرود مین میخواری اور ناچنے گانے سے بھی باک نہین رکھتا تو اوسے یورک کا اسقف اعظم اور تمام انگلستان کا صدر الصدور کردیا اور اب اس قسیس کی حشمت و شوکت پادشاہ کے برابر ہوگئی اور آٹھ سو آدمی اوسکی جلو مین رہنے لگے اور اوسکی ریشمی پوشاک نقرہ و طلا سے دمکنے لگی اور اوسکی نخوت اس درجہ

جنوب سے حملہ کرے مگر فرڈننڈ شاہ اسپانیہ نے فوج انگریزی کو
اپنی ذاتی لڑائی مین حاکم نواد سے لڑوانا چاہا اس سبب سے سپہ سالار
انگریزی برخواستہ خاطر ہوکر انگلستان کو پھر آیا اور صوبہ گین پر حملہ نکیا مگر باہم
پہلی لڑائی مین لوی شاہ فرانس کا بڑا نقصان ہوا اور جب اوسکی
فوج اطالیہ سے فرانسیس مین برخاست ہوآئی تو صوبہ لمبرڈی
مین جو اوسنے بڑے بڑے شہر اور قلعے مغلوب کر لیے تھے اونمین سے
چند ہی قلعے اوسکی پاس رہگئے باقی سب پوپ نے لے لئے۔

۱۵۱۳ء کے اجلاس مین پارلیمنٹ نے شاہ ھنری کو
ایک قسم کا محصول بخشدیا اور اور روپیہ بھی دیا اور پادشاہ مع فوج
شہر کیلی کو روانہ ہوا اور وہان میکسملین شہنشاہ جرمنی بھی آکر
اوسکا شریک ہوا۔ الغرض ٹرّوِن کہ ایک قریہ قرائے فرانسیس مین سے
ہی محصور ہوا مگر اہل قلعہ دو مہینے تک لڑا کئے اور اس عرصہ مین ھنری
نے جنگ گنسگیٹ فتح کی جسکا لقب بسبب سرعت فرار سواران فرانسیسی
کے جنگ مہمیز مشہور ہے۔ بعد اوسکے پادشاہ نے شہر ٹورنی
کو مغلوب کرکے بفتح و فیروزی معاودت بسوے انگلستان کی۔ اس
اثنا مین جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ نے پادشاہ فرانس کی
دوستی اور اتحاد دلی کے بھروسے پر انگلنڈ پر حملہ کیا تھا مگر اوسکی فوج
فلوڈن کے میدان مین منہزم ہوئی اور وہ خود اور اکثر امرا

جنگ گنسگیٹ ۱۸ اگست ۱۵۱۳ء

کے دل مین ٹھنڈک پڑی اور ایسا امن و اطمینان حاصل ہوا
کہ پانچ پادشاہون کے عہد مین اوسکا نام نہ جانتی تھی۔ یہ دستور ہی کہ بخیل
باپ کا بیٹا مُسرف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہان بھی ایسا ہی ہوا کہ نواب سوی
کی ترغیب و تحریص سے کہ اب وہ وزیر اعظم تھا پادشاہ نوجوان عیش و
عشرت مین غرق ہوگیا اور شغل نیزہ بازی اور رقص و سرود اور تماشے
اور میخواری و تماش بینی برابر ہونے لگی اور اگر ایک آدہ گھنٹے پادشاہ
کو ان اشغال سے فرصت ملی تو موسیقی اور علم ادب کا کچھ چرچا ہوا۔
اوّل سال جلوس مین هنري نے اپنے بھائی آرتھر کی زن بیوہ کیتھرین
سے شادی کی

پادشاہان فرانس کو مدّت سے اطالیہ کے فتح کرنیکی آرزو تھی اور اب
ظن غالب تھا کہ لوئی دوازدہم اوس ملک کو مغلوب کرلے۔ پوپ
جولیس دوم امام[1] رومۃ الکبریٰ نے فرڈننڈ شاہ اسپانیہ اور اہل
وِنس سے سازش کرکے افواج فرانسیسی سے مقابلہ کرنا چاہا اور شاہ
هنري کو ایک گلاب کا پھول کہ مشک سے معطّر اور دُھن سے مُدھّن تھا
بطور ہدیہ کے بھیجکر سائل مدد ہوا۔ اس ہدیہ سے پادشاہ انگلستان پھول
گیا اور پوپ کا شریک ہوگیا اور پارلیمنٹ نے پہلے ہی اجلاس مین اوسے
روپیہ دیا۔ الغرض سپاہ انگریزی اسپانیہ کو روانہ ہوئی کہ فرانسیس پر

[1] یعنے اٹلی یا اطالیہ کہ اسے عرب رومۃ الکبریٰ کہتے تھے ۱۲

پوپ	سنہ وفات
انوسینٹ ہشتم	سنہ ۱۴۹۲ع
الگزنڈر ششم	سنہ ۱۵۰۳ع
پایس سوم	

باب ۲ دوم

عہد شاہ هنري ہشتم

سنہ ولادت سنہ ۱۴۹۱ع۔ سنہ جلوس سنہ ۱۵۰۹ع۔ سنہ وفات سنہ ۱۵۴۷ع

هنري ہشتم اٹھارہ برس کے سن مین پادشاہ ہوا۔ چونکہ وہ باپ کی جانب سے خاندان لنکسٹر سے تھا اور مان کی جانب سے اوسکا نسب خاندان یورک کی طرف منتہي ہوتا تھا لہذا اوس مین ان دونون متضاد خاندانون کے حقوق جمع تھے۔ رعایا کہ پادشاہ متوفی کی حرص مال سے پسگئی تھی اس پادشاہ کی سریر آرائی سے کہ بظاہر شجاع و سخی تھا خوش و مسرور ہوئی۔ سب سے پیشتر اس پادشاہ نے یہ کام کیا کہ ڈڈلي اور ایمسن کو قتل کرواڈالا اب لوگون

معتقدینِ حقیقی کے نزدیک اشرفِ نعمات ہے جمیعِ اقطار و اکناف عالم
مین از شرق تا غرب جاری و ساری ہین

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس سوم	سنہ ۱۴۸۸ء
جیمس چہارم	

فرانس

چارلس ہشتم	سنہ ۱۴۹۸ء
لوي دوازدہم	

اسپانیہ

شاہ فرڈ ننڈ و ملکہ ازابلا	سنہ ۱۵۰۴ء

شہنشاہان جرمنی

فرڈرک چہارم	سنہ ۱۴۹۸ء
میکسملین اوّل	

کو ظاہر کیا۔ اوسنے پیشتر شاہ اسپانیہ سے مدد مانگی تھی جب اوس نے
کچھ شنوائی نہ کی تو کلمبس نے اپنے بھائی برتھولومیو کو انگلستان
مین بھیجا کہ شاہ ھنری سے جہاز طلب کرے۔ جب برتھولومیو
انگلستان مین آیا تو اپنے ساتھ نقشے بھی لیتا آیا اور یہ اوّل مرتبہ وہان
کے لوگون نے نقشے دیکھے۔ القصہ جہازران مذکور اپنے بھائی کلمبس کو
بادشاہ انگلستان کی ملازمت کے واسطے بلانے جاتا تھا کہ راہ مین دزدان
دریا نے اوسے گرفتار کر لیا۔ اس اثنا مین کلمبس نے بادشاہ
اسپانیہ سے جہاز لیکر وہ خوفناک سفر دریا شروع کر دیا تھا۔ مگر
برّاعظم امریکا کے ظاہر کرنیکا افتخار انگریزون ہی نے اپنی عالی ہمتی
سے حاصل کیا کہ شاہ ھنری نے سِبَسْشین کیبٹ کو کہ ونس
کا جہازران تھا شہر برسٹل سے بھیجا اور وہ ۱۴۹۷ء مین ساحل
لیبریڈور پر پہنچا اور بسمت جنوب فلوریڈا کو روانہ ہوا۔
اوسی سال ویسکوڈی گاما باشندۂ پرتگال نے راس گڈھوپ
کے گرد دورہ کیا اور تری سے ہندوستان کی راہ نکالی۔ ان واقعات
کے سامنے اور سوانح جو ھنری ہفتم کے عہد مین ممالک یورپ مین
ہوئے کچھ حقیقت نہین رکھتے اور اوس زمانہ سے عمدہ اور مفید اشیاء
دور دور کی ولایتون سے علی الاتصال انگلستان مین چلی آتی ہین اور یہ
ملک مرکز دائرۂ عقل ہے جتنے علوم حکمیہ و فنون فلسفیہ اور علم
ادب اور زبان انگریزی اور ان سب سے اولیٰ و افضل دین مسیحیؑ کہ

جو قوانین هنري هفتم نے جاری کئے اونمین سے وہ قانون سب سے
اہم و کثیر المنفعۃ تھا جسکے بموجب امرا کو اجازت دیگئی تھی کہ اپنی جاگیرین
بدون مراعاۃ عقد انٹیل بیع کر ڈالین — عقد انٹیل کے یہ معنے
ہین کہ مورث اپنی جائداد کو کسی خاص طبقہ ورثہ کے پاتے نام اسطرح کردے
کہ کسی وارث کو بذریعہ بیع یا وصیت کے اوسکے انتقال کا اختیار نرہے
اس قانون کے جاری کرنے سے هنري کا یہ مطلب تھا کہ امرا کی قوت
کم ہو جائے جسنے وہ ڈرتا تھا مگر اس قانون سے غریب بھی امیر
ہو گئے اور جن لوگون نے کچھ روپیہ پیدا کیا تھا اونھون نے امرا کی
جاگیرین خرید لین اور امرا بھی ایسے قرضدار تھے کہ اونھون نے بھی خوشی
سے بیچین — جنگ خانگی مین بہت سے امرا کے گھر تباہ ہو گئے تھے چنانچہ
۱۴۵۱ء مین ترپن ۵۳ امرا جلیل القدر شاہ هنري ششم کی طلب سے حاضر
ہوے تھے مگر ۱۴۸۵ء مین کل انتیس ۲۹ امیر جمع ہوے اور یہ بھی نو خیز تھے
غرض اسطرح سے ایک فرقہ جدید امرا کا پیدا ہوا جسمین صنادید عوام داخل تھے

هنري هفتم کے حکم سے ایک بڑا بھاری جنگی جہاز تیار ہوا جسمین
دو عرشے تھے — اس جہاز کا نام هادي ہے اور اسکی تیاری مین
ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا اور اسمین ۲۸۰۰۰ من اسباب
بار ہوتا تھا — مگر اس پادشاہ کا عہد خاصۃً اسبات سے مشہور و ممتاز ہو گیا
کہ نئی دنیا ظاہر ہوئی — ۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ء مین کلمبس نے جزائر بہیما

شاہ ھنري ہفتم نے ۱۵۰۹ء موسم بہار مین اس دار ناپایدار سے رحلت کی — نقرس کے متواتر دوروں کے سبب سے وہ دائم المرض ہوگیا تھا آخر کو اوسے دقّ ہوگیا مرتے وقت اوسنے حکم کیا کہ جن لوگون کو ہم سے کوئی ضرر پہنچا ہو اونسے اوسکی مکافاۃ کیجاے — اس پادشاہ نے ایک ہی شادی کی — اوسکا بڑا بیٹا آرتھر اوسکے سامنے ہی مرگیا تھا اور اوسکا منجھلا بیٹا شاہ ھنري ہشتم تھا اور اوسکی بیٹیون کی شادی پادشاہون سے ہوئی تھی یعنی شاہزادی مارگرٹ جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ کی زوجہ تھی اور شاہزادی میري لوئی دوازدہم شاہ فرانس کی ملکہ تھی — اس دوسری شاہزادی نے بعد بیوہ ہونے کے برنڈن نواب سفلک سے شادی کرلی تھی —

میکالی صاحب مورّخ نے تین وصف پادشاہان ٹیوڈر کے بیان کئے ہین اوّل یہ پادشاہ بہ نسبت سلاطین پلین ٹیجنٹ کے زیادہ خودسر اور مطلق العنان تھے دوّم وہ اپنے رعایا کے مزاج سے خوب واقف تھے سوّم وہ سب جری اور قوّي الارادہ تھے — مگر ھنري ہفتم مین یہ دو صفتین بڑہی ہوئی تھین کہ بدگمان اور گھونا تھا اور حرص اوس مین بڑا عیب تھا مگر اس پادشاہ کے عہد مین بہت سے مفید قانون جاري ہوے اور ملک مین امن وامان رہی اور انگلستان مین تجارت کی بنیاد پڑی

هنري ہفتم کی شروع سلطنت سی برابر لوگون سی بجبر روپیہ
لیا گیا اور سر رچارڈ ایمپسن اور اڈمنڈ ڈڈلی کے ذریعہ
سے بادشاہ رعایا کو لوٹتا تھا — یہ دونون شخص وکیل
تھے اور ڈڈلی محکمۂ عوام پارلیمنٹ کا اسپیکر (مقرر)
مقرر ہوا تھا — ایک ہی بات سے بادشاہ کے ظلم و جبر کی کیفیت
معلوم ہو جائیگی — ایکمرتبہ بادشاہ ایک مقرب سردار نواب اکسفرڈ کی
ملاقات کو گیا اور جب وہان سے مراجعت کرنے لگا تو راستہ مین
کچھ خوبصورت جوان خوب زرق برق پوشاکین پہنے ہوئے دونون
جانب صف بستہ دیکھے پس بادشاہ نے نواب اکسفرڈ سی پوچھا کہ
کیون نواب یہ لوگ تو تمھارے ہی ملازم ہین — نواب نے مسکراکر
کہا کہ قبلۂ عالم بھلا غلام کو ایسے نوکر رکھنے کا کہان مقدور ہی
خیر یہ بھی میرے ساتھہ ہین اور حضرت کے مجرے کو حاضر ہوے ہین
یہ سنکر بادشاہ بہت چوکنّا ہوا اور کہا کہ نواب ہم تمھاری مہمانداری
سی بہت خوش ہوے لیکن صاحب ہمسی یہ نہین ہو سکتا کہ ہماری
روبرو کوئی امر ہمارے قانون کے خلاف کیا جاے — اس سے
وہ قانون مراد تھا جسکی بموجب امرا کا وظیفہ رعایتی موقوف ہو گیا تھا
اور (سبحان اللہ بادشاہ کی عالی ہمتی دیکھا جاہیئے) کہ نواب اکسفرڈ
پر لاکھہ روپیہ جرمانہ کیا اسواسطیکہ ہمارے اعزاز و اکرام مین اتنا اہتمام
کیون کیا —

روپیہ جمع کیجیے اور انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ مین جو قدیم زمانہ سے عداوت چلی
آتی تھی اور علی الخصوص اضلاع سرحدی مین بشدّت عداوت تھی سو یہ خصومت
پادشاہ نے اسطرح دفع کی کہ اپنی بڑی بیٹی مارگرٹ کی شادی جیمس چہارم
شاہ اسکاٹ لنڈ سے کردی — یہ شادی خوب یاد رکھنی چاہیئے کیونکہ اسی
عقد سنہ ۱۶۰۳ء مین اتحادِ سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا منشا ہوا — ملک غیر مین
اپنا اقتدار بڑہانیکو واسطے ہنری نے اپنے بڑے بیٹے آرتھر کی شادی کیتھرائن
دختر فرڈننڈ و ازابلا پادشاہ و ملکۂ اسپانیہ سے کردی مگر دولہہ
بیچارہ کہ بڑا نیکبخت اور ذی علم شاہزادہ تھا بعد شادی کے کُل چھ مہینے
جیا اور اوسکی زن بیوہ سے اوسکے بھائی ہنری نے پوپ کے فتوے
سے شادی کرلی — سنہ ۱۵۰۹ء مین ملکہ نے انتقال کیا اور اب پادشاہ اس
فکر مین لگا کہ کوئی مالدار بی بی بیاہ لائے مگر کوئی تدبیر اوسکی نہ چلی

شاہ رچارڈ سوم خاندان سفّک کو سلطنت دیگیا تھا —
اڈمنڈ نے کہ جان ڈی لا پول کا بھائی تھا جو جنگ اسٹوک
مین مارا گیا تھا نواب مقتول کی جاگیر کا دعوے کیا مگر ہنری نے اڈمنڈ
کے دعوے کا انکار کیا اور وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی پاس بھاگ
گیا — ہنری ایسا خائف ہوا کہ خاندان سفّک کو کئی شاہزادون کو
گرفتار کرلیا اور نواب سفّک اپنی چچی کے مرنے سے مفلس ہوگیا اور
نواب اعظم فلپ نے اوسے پادشاہ کو حوالہ کردیا اور وہ مجلس ٹاور مین قید کیا گیا

باواز بلند پڑہا بعد اوسکے اوسے محبس ٹاور مین قید کیا جہان وہ بدنصیب
شاہزادہ نواب وارك قید تھا - ان دونون قیدیون مین باہم دوستی ہوگئی
اور اونھون نے بھاگ جانیکی تدبیر کی مگر پکڑے گئے اور قتل کئے گئے -
وارباك نے ٹایبرن مین پھانسی پائی اور مرتے وقت اپنی جعل کا
اقرار کیا اور پادشاہ سے استغفار قصور چاہا - اب رہا وہ بدنصیب شاہزادہ نواب
وارك جسکی تمام عمر قید خانہ مین بسر ہوگئی تھی اور اوسکا کچھہ گناہ نہ تھا سوا
اسکے کہ پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی اولاد ذکور مین ایک یہی شاہزادہ
باقی رہ گیا تھا سو اسی بھی فتنہ پردازی کی تہمت لگاکر پھانسی دیدی

تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ رالف ولفرڈ نے کہ ایک موچی کا لڑکا
تھا ضلع کینٹ مین خروج کیا تھا اور کہتا تھا کہ شاہزادہ وارك مین ہی
ہون اور ایک قسیس پیٹرك نامی نے پیشتر اس رازِ نہفتہ کو خطبہ مین
بیان کیا تھا - غرض ولفرڈ کو تو حسب قانون پھانسی دیدی اور
پیٹرك قید خانہ مین مرگیا - ولفرڈ کے فساد سے ھنری نے شاہزادہ
وارك کو متہم کرکے قتل کیا - اس بیگناہ شاہزادہ کے قتل کا بڑا دھبا
شاہ ھنری کے نام پر رہگیا

اب پادشاہ کی سلطنت جم گئی اور اب اوسے اسبات کی فکر ہوئی کہ اپنے
لڑکون کی شادیان اور ملکون کی پادشاہونسے کرکے وہان بھی اپنا رنگ جماوے اور کسیطرح سے

تک پونہچتے پونہچتے اوسکے پاس چھہ ہزار آدمی جمع ہوگئے اور اوسنے اوس شہر کا محاصرہ کرلیا مگر توپون کے نہونے سے اور اہل شہر کی جوانمردی و استقلال سے کہ اونہون نے شہر کے پھاٹک مین آگ روشن کردی کہ باغی آگے نہ بڑھسکے اور اپنے مورچے باندہ لئے واربك خائب و خاسر ہوکر پھر گیا۔ بعدازآن اوسنے شہر ٹانٹن پر حملہ کیا مگر چونکہ بادشاہی لشکر قریب تھا اور لڑائی کا یقین تھا اس سبب سے اوسکی ہمت ٹوٹ گئی اور جن لوگون کو وہ اونکے گھرون سے کھینچ لایا تھا اونھین بلا مین پھنساکر خود چپکے سے کھسک گیا اور معبد بولیو واقع ہیمپ شیر مین پونہچا القصہ باغیون نے ہتھیار ڈالدیے کچھہ لوگون نے پھانسی پائی باقی اپنے گھرون کو بھجوادئے گئے۔ واربك کی زوجہ بادشاہ کے ہاتھہ لگی اور معزز عہدہ پر مقرر ہوئی یعنے ملکہ کی خواصون مین داخل ہوئی۔ اس نئی خواص کو ملکہ نے گلاب سفید کا خطاب دیا کہ کسی زمانہ مین اوسکا شوہر اس خطاب سے مشہور تھا۔ اب واربك کو لوگون نے سمجھایا کہ جاکر بادشاہ کے قدمون پر گر اور اوسے مجمع عام مین لنڈن مین لائے اور اوسنے پونچھہ پانچھہ شروع کی۔ اوسنے اپنے جعل و مکر کا اعتراف کامل کیا اور اوسکا اظہار مشتہر کیا گیا تاکہ لوگون کو اطمینان ہوجائے۔ بعدازآن واربك کو شدید حوالات مین رکھا مگر چھہ مہینے مین وہ بھاگ گیا اور پھر پکڑا گیا اور حکم ہوا کہ دو دن تک اسکا پاؤن کاٹ مین پڑا رہے تب تو مجبور ہوکر اوسنے اپنی ولدیت حقیقی اور دعوائے کاذب کا چھپا ہوا اشتہار

فلیمنگ وکیل اور جوزیف نعلبند بلوے کیا اور مقام ویلس پر
امیر اڈلی بھی اونکا شریک ہوا اور فوج باغی سیلسبری اور ونچسٹر
سے ہوکر مقام بلیکھیتھ مین پونہچی جہان سے لنڈن کے مکانات دیکھائی
دیتے تھے۔ ان باغیون کے مقابلہ مین شاہ ھنری وہ فوج لیگیا جو اوسنے
اہل اسکاٹ لنڈ سے لڑنیکو رکھی تھی۔ باغیون پاس فقط تیر اور کمانین
اور ہنسیان یہ ہتھیار تھے پس وہ پادشاہ کے حملہ کی تاب نہ لاسکے اور اونکے
سردار گرفتار ہوکر قتل کئے گئے

جیمس شاہ اسکاٹ لنڈ نے پھر انگلنڈ پر فوج کشی کی
اور قلعہ نورھم کا محاصرہ کرلیا لیکن فتح نہ نصیب ہوئی لہذا وہ صلح کا
خواہان ہوا اور سفیر اسپانیہ متخاصمین مین واسطہ ہوا۔ پادشاہان ٹیوڈر
کے زمانہ مین اسپانیہ یعنے اندلس بھی ممالک یورپ مین بہت معزز
وممتاز تھا۔ الغرض پادشاہان انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ مین مصالحہ
ہوگیا اور اب واربک کو اسکاٹ لنڈ مین رہنا محال ہوگیا پس
اپنی بی بی اور چند رفیقون کو ساتھ لیکر ایرلنڈ مین چلا گیا اور کچھ دنون
اوس جزیرہ کے جنگلون مین پڑا رہا۔ مگر کورنوال کے لوگون مین ابتک
بغاوت کا حوصلہ باقی تھا لہذا واربک نے بھی دوسرے حملہ پر کمر باندھی
اور وہ خلیج وھٹ سینڈ مین ساحل کورنوال پر اترا ہوا اور اپنے تئیں
شاہ چارلڈ چہارم بناکر اپنا جھنڈا مقام بوڈمن مین گاڑا۔ اگوسٹ

حدشہ اسکاٹ لنڈ بر انگلنڈ
از طرف وارباک

وارباک کی سفارش شاہ جیمس سے کی تھی لہذا اوسنے بڑی خاطر و مدارات
اوسکی کی اور اوس جوان رعنا کے حسن و وجاہت اور پسندیدہ اطوار اور اوسکی
عجیب و غریب روداد سے شاہ اسکاٹ لنڈ کا دل بھی پگھل گیا اور ایک
اور شخص کا دل بھی اوسپر آیا یعنی ایک شاہزادی اسکاٹ لنڈ کی اوس سے
محبت کرنے لگی اس شاہزادی کا نام کیتھراین گورڈن ہے اور یہ نواب
ھنٹلی کی بیٹی تھی۔ الغرض شاہ اسکاٹ لنڈ کی مرضی سے وارباک کی
شادی شاہزادی موصوفہ سے ہوگئی بلکہ شاہ جیمس نے اس سے بھی
زیادہ سلوک اوسسے کیا کہ چاندی کے برتن تڑوا کر روپیہ بنوایا اور فوج نوکر رکھی
اور عین شدت سرما مین وارباک کو ساتھ لیکر حدود جنوبی کو طی کیا۔
مگر اہل انگلنڈ کو بڑی بڑی کاہشین اور مصیبتین اوٹھا کر امن و صلح
کی قدر معلوم ہوئی تھی لہذا وہ حملہ آوران اسکاٹ لنڈ کے شریک نہوے
بلکہ فوج اسکاٹ لنڈ کی لوٹ مار سے وہ اور غصہ ہوے۔ شاہ اسکاٹ لنڈ
نے جو یہ کیفیت دیکھی اور یہ خبر سنی کہ فوج میری مقابلہ کو روانہ ہوتی ہے تو
وہ سیدھا اپنے ملک کو پھر گیا

اس حملہ کو رد کرنیکے واسطے جو شاہ ھنری نے ٹیکس مقرر کیے
تو ضلع کورنوال مین بلوے ہوا اور وہان کے لوگون نے یہ شکایت کی
کہ بادشاہ نے جو یہ بار گران ہمپر لادا ہے تو اس سے ہمین کچھ نفع نہین
بلکہ اضلاع شمالی کا فائدہ ہے۔ الغرض اہل کورنوال نے بسبب ابھاری

غصہ ہوا کہ انگریزی کپڑے کا بازار شہر انٹورپ سے کیلی مین منگوالیا اور فلینڈرس کے سوداگرون کو اپنی قلمرو سے نکلوادیا اور اپنی رعایا کو حکم کیا کہ ممالک پست کو چھوڑ کر چلے آئین - اس حکم سے چند روز تک انگریزون اور بلجیم والون مین تجارت معطّل رہی اور اہل بلجیم نے ایسے شدید نقصان اٹھائے کہ وہ بہت مضطرب ہوے اور ہنری سے درباب تجارت مصالحہ کرلیا - اِسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور جای پناہ وار بک کے ہاتھہ سے نکل گئی -

آخر وار بک فلینڈرس سے کورک کو روانہ ہوا مگر اوس شہر مین انگریزی عملداری ایسی مستحکم تھی کہ وہان فساد برپا کرنے کی گنجایش نہ تھی - ایرلنڈ مین سدِ باب فساد ایک قانون کے سبب سے ہوا تھا جسے قانون پوئینگ کہتے ہین - اس قانون کا واضع سر اڈورڈ پوئینگ صوبہ دار ایرلنڈ تھا اور اسمین یہ حکم لکھا تھا کہ تمام قوانین سابقہ انگریزی ایرلنڈ مین نافذ اور معمول بہ سمجھے جائین اور کوئی قانون ایرلنڈ کی پارلیمنٹ نہ تجویز کرے جبتک کہ پارلیمنٹ انگریزی اوسے نہ منظور کرلے - جب ایرلنڈ مین پناہ نہ ملی تو وار بک جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ کے پاس چلا گیا اور وہ بہ مراسمِ شاہانہ اوس سے پیش آیا - اوس زمانہ مین شاہ اسکاٹ لنڈ اور پادشاہ فرانس مین بڑا اتحاد تھا اور چونکہ پادشاہ فرانس نے

اس سے ہالنڈ اور بلجیم مراد ہے کہ یہ ملک نشیب مین واقع ہین ۱۲

ہر جگہہ لگی ہوئے تھے اور بڑی بڑی تنخواہین پاتی تھے۔ کلفرڈ نے تو اپنے ساتھیونسے دغا کی اور جو لوگ اس سازش مین سربراہ کار تھے وہ سب یکبارگی گرفتار ہوئے اور جو خطوط اونھون نے فلنڈرس مین بھیجے تھے وہی اونکی ثبوت جرم مین پیش کئے گئے اور سمن مونٹفرڈ رابرٹ ریٹکلف ولیم ڈابنی اور لارڈ فنز والٹر یہ سب مفسد قتل کئے گئے — سر ولیم اسٹینلی بھی مشارکتِ مفسدین سے متہم ہوا اور اپنے جرم کا اعتراف کیا اور قتل گیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسنے بوسورتہ کی لڑائی مین پادشاہ کی جان بچائی تھی اور اسکے بھائی امیر اسٹینلی نے میدان جنگ مین پادشاہ کے سر پر تاج رکھا تھا اور چونکہ ولیم اسٹینلی بڑا مالدار شخص تھا لہذا اوسکے قتل سے بہت سی دولت هنري کے ہاتھہ لگی۔

ایسے ایسے نقصانون سے واربک کے طرفدار ہمت ہار گئے اور اب گڈاب اکبر نے لڑنے کا قصد مصمم کیا۔ غرض تین برس بعد پہلے خروج کے وہ چند اشخاص کے ساتھہ مقام ڈیل مین پونہچا اور کچھہ لوگ اطراف وجوانب مین بھیجے کہ لوگون کو اوسکی اعانت پر آمادہ کرین مگر اشراف وصنادید اہل کینٹ نے باغیون کو مار کر نکالدیا اور ۵۰ کو گرفتار کرلیا اور واربک نے فلینڈرس کو مراجعت کی۔ اہل فلینڈرس نے واربک کو پناہ دی اس سبب سے پادشاہ ایسا

اب اوس کذّاب اکبر پرکن واربک نے خروج
کیا۔ یہ شخص ٹودنی کا رہنے والا تھا اور اسنے یہ مشہور کیا تھا کہ مین
رچارڈ پلین یٹجنٹ نواب یورک ہون اور شاہ اڈورڈ
چہارم کا منجھلا بیٹا ہون۔ اگرچہ اس امر کی دلیل قوی موجود ہے کہ جس
شاہزادہ کی نقل یہ شخص بنا تھا وہ مجلس ٹاور مین قتل ہو چکا تھا مگر
تو بھی یہ ایسا لاحلّ معمّی ہے کہ وار بک کے وقت کے لوگ بھی اوسکی بات
کا یقین لاے اور مورّخین حال نے بھی اوسکے موافق دلیلین لکھی ہین
پہلے اس شخص نے ایرلنڈ مین خروج کیا تھا بعد ازآن وہ پیرس مین
طلب کیا گیا مگر جب شاہ فرانس نے ھنری سے مصالحہ کر لیا تو واربک
بمجبوری فرانسیس سے چلا گیا اور مارگرٹ شاہزادی برگنڈی
نے کہ ھنری کے دشمنون کی دوست صادق تھی اوسے اپنا بھتیجا بنایا اور اوسکی
اردلی کیواسطے سوار مقرر کئے اور جو عزت و آبرو شہزادون کی کرنی چاہیے
اوسطرح اوسکی عزت کی اور اوسکا نام گلاب سفید رکھا۔ الغرض طرفداران
خاندان یورک نے ھنری کی سلطنت لے لینیکی تدبیر کی اور سر ابرٹ
کلفرڈ نے کہ شاہزادی برگنڈی کا کارندہ تھا واربک سے کئی ملاقاتین
کین اور انگلنڈ کو جو خطوط بھیجے اونمین لکھا کہ بیشک واربک نواب
یورک ہے۔ مگر ادھر ھنری بھی خوب ہوشیار تھا اور اوسکے گویندے

اس سے یہ کنایہ تھا کہ واربک خاندان یورک کا شہزادہ ہے کیونکہ گلاب سفید
اوس خاندان کا لقب ہو گیا تھا ۱۲

نے محصول مقرر کیا تو انگلستان کے شمال مین بلوے ہوگیا مگر نواب
سترّي نے باغیون کو منتشر و پریشان کر دیا اور ایک سردار اونکا جان
اي چیمبر شہر یورک مین قتل کیا گیا اور دوسرا سردار باغیون کا
سَر جان اگرمونٹ بیگم بر گنڈي کے پاس بھاگ گیا۔ اَین
رئیس زادی بریٹین کی نسبت برضامندی شاہ هنري رومیون کے بادشاہ
میکسملین سے ٹھہری تھی مگر چارلس بادشاہ فرانس نے رئیس زادی مذکورہ
کی شادی زبردستی اپنے ساتھہ کرلی اس سبب سے بادشاہ انگلستان
آمادۂ جنگ فرانسیس ہوا۔ بادشاہ کے اس ارادہ سے رعایا خوش
ہوئی اسواسطے کہ وہ مدت سے لڑائی کی باتین کرتا تھا اور لڑائی
کیواسطے اوسے پارلیمنٹ نے بھی روپیہ دیا تھا اور اوسنے زبردستی
نذرانہ کا روپیہ بھی لیا تھا مگر اِس ارادہ کی تکمیل کبھی نہوئی تھی اور بادشاہ
تاخیر و تعویق کے اسباب پیدا کرتا تھا آخر اکتوبر ۱۴۹۲ء مین وہ فرانسیس مین
پونہچا اور شہر بولون کا محاصرہ کرلیا۔ مگر فرانسیس کا بادشاہ جانتا تھا کہ
هنري پر روپیہ کی محبت کا بہت غلبہ ہے لہذا اوسنے بہت سا روپیہ
دینے کا وعدہ کرکے هنري سے صلح کرلی اب اہل انگلستان نے ہاے واویلا
مچائی کیونکہ بہت سے سردارون اور امیرون نے اپنے تئین برباد کر دیا
تھا اور روپیہ قرض لیکر اور اپنی جاگیرین بیچکر بادشاہ کو روپیہ دیا تھا
فقط اس امید سے کہ فرانسیس کی غنیمت مین سے ہم بھی حصہ پائین
گے

اختیارات حاصل کئے - اسکی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ جس قصر مین یہ کچہری ہوتی تھی اوسمین نقش و نگار بہت بنے ہوے تھے - اس محکمہ کے حاکم صدر الصدور خزانچی داروغہ دیوان خانہ ایک اسقف ایک امیر اور کئی بڑے جج تھے - اسی بڑا کام یہ انجام دینا تھا کہ وظیفہ رعایتی کو موقوف کردے - وظیفہ رعایتی امرا کو سرکار شاہی سے ملا کرتا تھا جسکے ذریعہ سے وہ بد معاشون کو وردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اونسے قسم لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا

شاہ ھنری نے اپنے ہمعصر بادشاہون سے طریقہ صلح و آشتی مرعی رکھا اور فقط ایکمرتبہ وہ طوعاً و کرہاً بادشاہ فرانس سے لڑا - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جتنے بڑے بڑے تعلقے سلطنت فرانسیس سے متعلق تھے اونمین سے فقط بریٹین کا تعلقہ خود سر رہگیا تھا اور باقی تعلقے تدریجاً شامل سلطنت فرانس ہوگئے تھے - جب اس تعلقہ کا رئیس فرانسس مرگیا تو اوسکی ریاست آئین اوسکی دختر دوازدہ سالہ کو ملی مگر بادشاہ فرانس نے اوس ریاست کا دعوی کیا اور چونکہ ھنری عالم جلاوطنی مین مدت مدید تک ریاست بریٹین مین رہا تھا لہذا وہ مجبور ہوگیا کہ اوس رئیس زادی بے مونس و بے یار کی مدد کے واسطے فوج بھیجے مگر اس مدد مین یہ قید لگادی کہ جسقدر روپیہ رئیس زادی موصوفہ کی اعانت مین صرف ہوگا اوسکی ضمانت مین وہ دو قلعے بادشاہ کو دیدے اور بغیر بادشاہ کی اجازت کے وہ اپنی شادی نکرے - اس فوج کے سامان درست کرنے کے واسطے جو بادشاہ

اور سمنل فرنس کے قریب ضلع لنکشیر مین آپونچے ہین اور پادشاہ پر شبخون مارنیکے قصد سے آگے بڑھتے آتے ہین — غرض پادشاہ نے بعجلت تمام فوج کو مقام نورک مین جمع کیا مگر راستے اور سڑکین ایسی خراب تھین کہ فوج شاہی نوٹنگھم اور نورک کے درمیان مین راستہ بھول گئی اور مقام اسٹوک پر باغی پادشاہی لشکر پر آپڑے اور آگے کے لوگون پر حملہ کیا مگر پادشاہی فوج نے بڑی شجاعت اور استقلال سے اونکے حملہ کو رد کیا اور اونہین پس پا کیا کہ اتنے مین پادشاہی سوار چارون طرف سے ٹوٹ پڑے اور باغیون کو شکست فاش ہوئی — نواب لنکن لڑائی مین کام آیا اور امیر لول جو اس مہم مین باغیون کا شریک ہوا تھا اوسدن سے مفقود الخبر ہوگیا اور سمن اور سمنل نے پادشاہ کی اطاعت قبول کرلی سمن تو قیدخانہ مین مرگیا سمنل کو پادشاہ کے باورچی خانہ مین دیگچہ شوئی کی خدمت عطا ہوئی بعد اوسکے وہ عہدۂ بازداری سے سرفراز ہوا —

ملکہ کو پادشاہ سے استحقاق سلطنت زیادہ تھا لہذا پادشاہ اوسپر خار کھاتا تھا اور اوسے ایک گوشۂ تنہائی مین ڈالدیا تھا مگر اب ملکہ کی تاجداری بڑے تزک و احتشام سے ہوئی اور یہ امر رعایا کی ذات سے ہوا کہ رعایا نے اس باب مین ایسی سخت گفتگو کی کہ پادشاہ کو یہ جرأت نہوئی کہ ملکہ کی نسبت مراسم شاہانہ ادا کرنے سے انکار کرتا — قریب اسی زمانہ کے ایک جدید محکمہ نے جو بنام اسٹار چیمبر یعنی ایوان کواکب مشہور ہے پارلیمنٹ کے

یورك کا بڑا پکا دوست تھا لہذا اوس نے پسر نان پز کو خاندان یورك
کا شاہزادہ ٹھہراکر اوسکا بڑا اعزاز واحترام کیا مگر چار اسقف جنکا نام بٹلر
تھا اور شہر واٹرفرڈ کے لوگ شاہ هنري کے خیر خواہ رہے باقی تمام
اہل ایرلنڈ نواب کلڈیر کے شریک ہوگئے اور اوس نان بائی کی لونڈی
کو بخطاب اڈورڈ ششم پادشاہ بنایا۔ اب تو شاہ هنري کی سٹی
بھولی اور امرا و اراکین دولت وقسیسین کو جمع کیا اور اونکے مشورہ
سے جو لوگ سابق مین اوسکے دشمن تھے اونکے جرائم کو عفو کیا اور جو
فی الحقیقت شاہزادہ وارك تھا اوسے مجس ٹاور سے نکالکر تمام اہل شہر
کے سامنے کلیساے سینٹ پال مین لیگیا اور وہان سے اوسے
محلسراے شین مین لیگیا مگر اس کا سبب کچھہ نہین معلوم ہوتا کہ پادشاہ
نے ملکہ بیوہ الزبتہ کو کیون خانقاہ برمنڈسی مین قید کیا۔

اب پادشاہ کو ایک اور خوف پیدا ہوا کہ نواب لنکن نے اوسکا
ساتھہ چھوڑ دیا حالانکہ یہ شاہزادہ شاہ رچارڈ کی وفات کے زمانہ سے
هنري کا خیر خواہ اور جان نثار رہا تھا۔ مگر اب وہ اپنی چچی
شاہزادی بوگنڈي کے پاس بھاگ گیا اور دو ہزار آدمی کی جمعیت سے ڈبلن
مین جاکر سمنل کا شریک ہوا۔ اب اوس طفل کاذب مدعي سلطنت
نے تاج پھنا اور اوسکے نام سے پارلیمنٹ منعقد ہوئی۔ شاہ هنري
کنلورتھہ مین اپنی ملکہ کے مکان پر تھا کہ اوسنے سنا کہ نواب لنکن

ادورڈ چہارم کی بہن تھی اور ہنری ہفتم کے زمانہ مین کئی مرتبہ مدعیان سلطنت انگلشیہ نے اس شاہزادی کے یہان جاکر پناہ لی - جب یہ فساد دفع ہوگیا تو بادشاہ نے پھر دورہ کرنا شروع کیا اور شہر یورک مین تین ہفتہ قیام کیا اور لوگون کو خطابہاے عزت عنایت کئے اور بدانتظامیونکو دفع کیا وہان سے بادشاہ بے سٹل مین گیا اور ہر ضلع مین وہان کے امرا و حکام اوسکے ہمراہ رکاب ہوے - بے سٹل مین بادشاہ نے بڑا احسان کیا کہ صنادید اہل شہر کو جہاز بنانے اور تجارت انسر نو شروع کرنیکی ترغیب دی کہ جنگ خانگی کے زمانہ مین وہان کی تجارت بہت کم ہوگئی تھی -

اس بادشاہ کے زمانہ کو زمانۂ خدع و مکر کہنا چاہئے - سابق مین بیان کیا گیا کہ ایک شخص وارث تخت و تاج محبس ٹاور مین مقید تھا یعنے شاہزادۂ نوجوان نواب وارک پس یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اگرچہ سب لوگ اوس کی حقیقت حال سے واقف تھے مگر شہر ڈبلن مین ایک پادری سمّن باشندۂ اکسفرڈ نے خروج کیا اور ایک لڑکے کو شاہزادۂ ادورڈ نواب وارک مشہور کردیا حالانکہ فی الحقیقت وہ ایک نان بائی کا لڑکا تھا جسکا نام لیمبرٹ سمنل تھا - سر چارڈ نواب یورک شاہ ہنری ششم کی طرف سے ایرلنڈ کا حاکم رہا تھا اور نواب کلیرنس بھی اوس ملک کا ناظم رہا تھا اس سبب سے گلاب سفید (یعنے خاندان یورک) وہان کے لوگون کا بڑا محبوب تھا اور اب چونکہ نواب کلڈیر ایرلنڈ کا صوبہ دار تھا اور وہ خاندان

خروج لیمبرٹ سمنل بر ضد ہنری ہفتم

چاہی اور کہا کہ مجھے سلطنت کا استحقاق موروثی اور بحجت فتح دونوطرح سے ہے اور اپنے استحکام اور شاہزادگان رو ز ز کی عداوت دفع کرنے کے واسطے اوسنے شاہزادی الزبتہ دختر کلان اڈورڈ چہارم سے شادی کرلی — علاوہ براین بادشاہ نے پوپ انوسینٹ ہشتم سے ایک فرمان باین مضمون حاصل کیا کہ جو شخص شاہ هنري یا اوسکی اولاد احفاد کی سلطنت مین مخل وحارج ہوگا وہ ملعون ومُرتدّ ہوجائے گا — هنري ہفتم کو خاصّتہً جان مورٹن اور رچارڈ فوکس ان دو قسیسون پر بڑا وثوق واعتماد تھا کہ یہ دونون عالم جلاوطنی مین اوسکے یار وغمگسار رہے تھے — چنانچہ اوسنے مورٹن کو کینٹربری کا اسقف اعظم کردیا اور فوکس کو وینچسٹر کا اسقف کیا

مگر باوجود اس دوراندیشی اور پیش بینی کے پندرہ برس تک هنري کی سلطنت معرضِ خوفِ عظیم مین رہی اور سازش پر سازش مخلّ امن وعافیت ہوئی چنانچہ ایکمرتبہ بادشاہ شمال کے ملک مین دورہ کرتا تھا اور شہر لنکن مین تھا کہ اوسے خبر پونہچی کہ ضلع یورک مین بسربراہکاری امیر لوَل اور ضلع ورسٹر مین باغواے چند اشخاص مسمّی بہ اسٹفرڈ دس فساد ہوا مگر یہ فساد جلد دفع ہوگیا اور بڑے اسٹفرد کو پھانسی دیدی اور امیر لوَل نے رئیس بی گنڈی کی زوجہ بیوہ مارگرٹ کی یہان جاکے پناہ لی — یہ شاہزادی شاہ

کمال واستحکام کو پونچ گیا اور جب اوس خاندان رفیع الشان کا دور ہوا جو بالفعل حامل لواے سلطنت ہی تو رعایا وبرایا اسباب صحت اور اصول عافیت سے مطمئن ہوکر بعیش وآرام تمام زیر سایۂ ہما پایۂ پادشاہان عالیمقام رہنے لگی۔

ھنری ہفتم دشمنون سے خالی نہ تھا۔ ایک رقیب اوسکا مقام شرّف ھٹن واقع ضلع یورک مین موجود تھا وہ اڈورڈ نواب وارک پسر نواب کلیرنس تھا جسکا سن اب پندرہ برس کا تھا۔ دوسرا رقیب جان ڈی لاپول نواب لنکن تھا جسے رچارڈ سوم اپنا وارث مقرر کرچکا تھا۔ یہ شاہزادہ الزبتہ کا بیٹا تھا اور وہ شاہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی۔ نواب وارک بحکم شاہ ھنری مجلس ٹاور مین بھجوادیا گیا مگر نواب لنکن نے پادشاہ کی بیعت کرلی لہذا وہ قید سے محفوظ رہا

پادشاہ کا لنڈن مین بہ تزک واحتشام داخل ہونا اور رسوم تاجداری ادا کرنا ۲۲ اگست سنہ ۳۰ اکتوبر تک ملتوی رہا اسکا سبب یہ ہوا کہ ایک وبا نازل ہوئی تھی جسکی علامت قوی شدّت تعریق تھی لہذا اوسے پسینہ کی بیماری کہنے لگے تھے۔ جب سوم تاجداری سے فراغت ہوئی تو پادشاہ نے مجلس پارلیمنٹ منعقد کی اور اوس سے اپنے حق کی تصدیق

باب اوّل

عہد شاہ ہنری ہفتم

سنہ ولادت ۱۴۵۵ء سنہ جلوس ۱۴۸۵ء سنہ وفات ۱۵۰۹ء

انگلستان کی حقیقی تاریخ ہنری ہفتم کے عہد سے شروع ہے۔ جیسے طوفان ہوا کو صاف کر دیتا ہے اوسیطرح سی جنگ خانگی نے بقیہ آثار قانون فیوڈل سسٹم کو اس ملک سی دفع کیا اور سب باتون کا انتظام تازہ اور درست ہوگیا۔ مدت سی دولت علم خانقاہون مین مخزون ومحصور تھی لیکن اب بذریعہ چھپی ہوئی کتابون کے یہ دولت لوگون کے گھرون مین پونہچی اور اب لوگ بجاے خود پڑھنے اور فکر کرنے لگے۔ ابتک تو ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ پادشان فرانسیسی افواج انگریزی کے ساتھہ ولایت فرانسیس مین عیش کرتے تھے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ امراے انگلستان مثل قزاقان (عرب وترک) کے تھے اور دہقان مثل غلامان (حبش ودیلم) کے تھے مگر اب دیکھیے گا کہ پادشاہان برطانیہ تخت سلطنت برطانیہ پر متمکن ہین اور غلام آزاد ہوگئے اور ایک اوسط درجہ کا فرقہ زمیندارون اور سوداگرون کا پیدا ہوا۔ الغرض سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین علم ادب اور فن تجارت اور مذہب پراٹسٹنٹ کی ترقی انگلستان مین شروع ہوئی اور چند مدت کے بعد آئین سلطنت انگلستان کہ کئی سے برس سے ترقی کرتا چلا آتا تھا اعلی مراتب

زمانہ
پادشاہان ٹیوڈر
از سنہ ۱۴۸۵ء تا سنہ ۱۶۰۳ء ہمگی ۱۱۸ سال ۵ پادشاہ

		سنہ جلوس
هنري هفتم	.....	سنہ ۱۴۸۵ء
هنري هشتم	..... (پسر)	سنہ ۱۵۰۹ء
اڈورڈ ششم	..... (پسر)	سنہ ۱۵۴۷ء
ملکہ ميري	..... (خواہر علّاتي)	سنہ ۱۵۵۳ء
ملکہ الزبته	..... (خواہر علّاتي)	سنہ ۱۵۵۸-۱۶۰۳ء

وقائع عظیمہ متعلقہ زمانہ ہذا

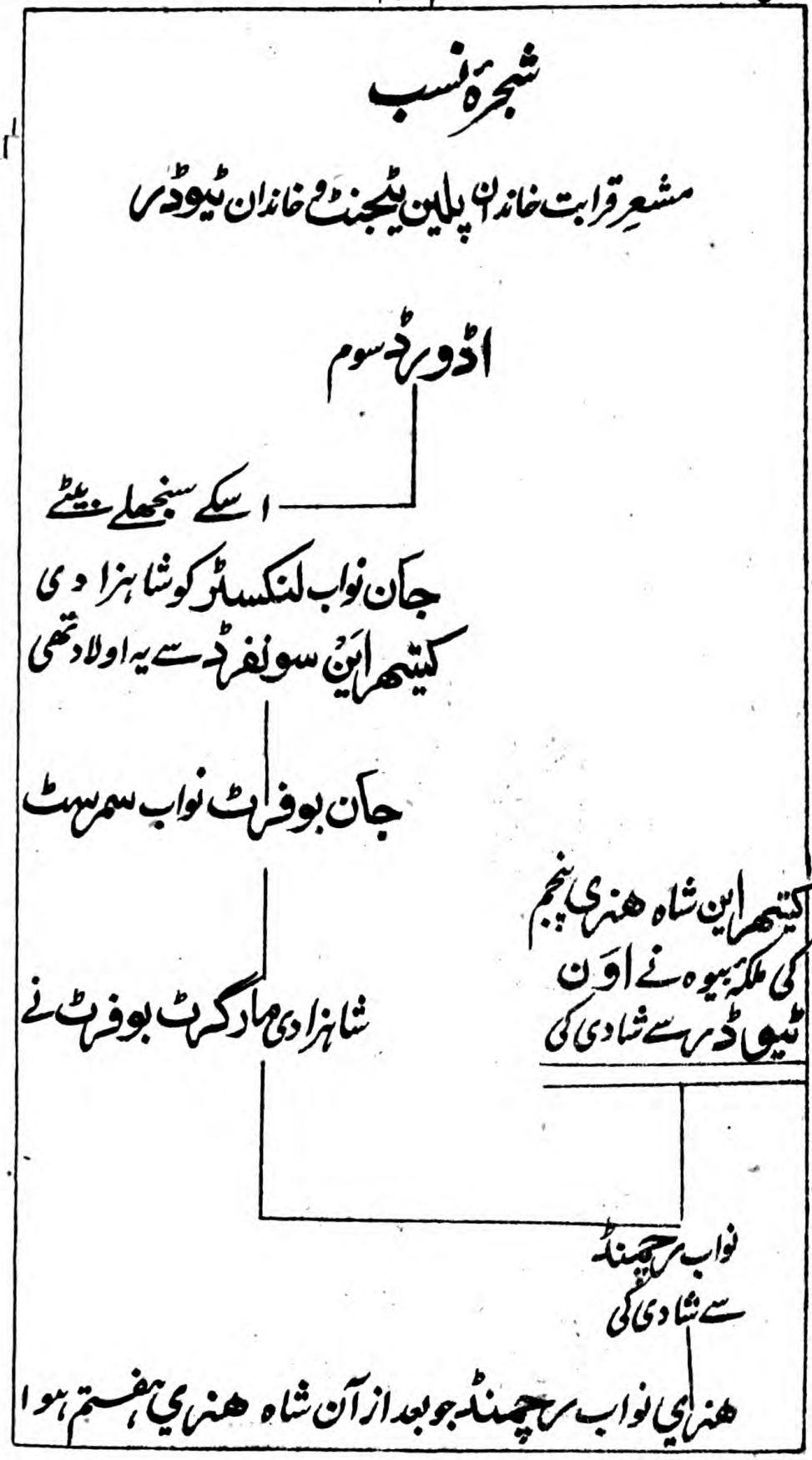
(۱) حدوث مذہب پراٹسٹنٹ

(۲) احیاء علوم ادبیہ

(۳) ترقي وتوسیع تجارت

شجرۂ نسب

مشعرِ قرابت خاندان پلین یٹجنٹ و خاندان ٹیوڈر



جنگہائے روزز

از سنہ ۱۴۵۵ء تا سنہ ۱۴۸۵ء ۳۰ سال ۱۲ جنگ

عہد وقوع		فریق ظفریاب	سنہ وقوع
هنری ششم	جنگ اول سینٹ البنس	خاندان یورک	سنہ ۱۴۵۵ء
	جنگ بلور هیته	ایضاً	سنہ ۱۴۵۹ء
	جنگ نور تھمپٹن	ایضاً	سنہ ۱۴۶۰ء
	جنگ ویکفیلڈ	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۶۰ء
	جنگ مورٹیمرس کروس	خاندان یورک	سنہ ۱۴۶۱ء
	جنگ دوم سینٹ البنس	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۶۱ء
اڈورڈ چہارم	جنگ ٹوٹن	خاندان یورک	سنہ ۱۴۶۱ء
	جنگ هجلی مور	ایضاً	سنہ ۱۴۶۴ء
	جنگ هگزهم	ایضاً	سنہ ۱۴۶۴ء
	جنگ برنٹ	ایضاً	سنہ ۱۴۷۱ء
	جنگ ٹیوکسبری	ایضاً	سنہ ۱۴۷۱ء
رچارڈ سوم	جنگ بوسورته	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۸۵ء

تغیرات سلطنت

کیلی کے سوا سب شہر فرانسیس کے سلطنت انگلستان سے نکل گئے	....هنري ششم....	سنہ ۱۴۵۱ع

محاربات و مصالحات

نام جنگ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ نسبٹ مُور	... هنري چہارم	سنہ ۱۴۰۲ع
جنگ کوہ هوملڈن	..... ایضاً	سنہ ۱۴۰۲ع
جنگ شروزبری	... ایضاً	سنہ ۱۴۰۳ع
جنگ اگنکورٹ	.....هنري پنجم	سنہ ۱۴۱۵ع
محاصرۂ رُوِن	..... ایضاً	سنہ ۱۴۱۹ع
مصالحہ ٹرُوئز	..... ایضاً	سنہ ۱۴۲۰ع
جنگ کرونٹ	..... هنري ششم	سنہ ۱۴۲۳ع
جنگ ورنُول	..... ایضاً	سنہ ۱۴۲۴ع
کیڈ کی بغاوت	..... ایضاً	سنہ ۱۴۵۰ع
مصالحہ پکگني	..... اڈورڈ چہارم	سنہ ۱۴۷۵ع

والسنگھم ..... راہب تھا۔ اسنے قریب سنہ ۱۴۴۰ع کے تاریخ تصنیف کی

سر جان فورٹسکیو ..... قریب سنہ ۱۴۵۰ع کے ہوا منصفِ اعلیٰ تھا۔ اسکی مشہور کتاب آئین انگلستان ہے

ولیم کیکسٹن ..... سنہ ۱۴۱۰ع سے سنہ ۱۴۹۱ع تک رہا۔ یہ پہلا چھاپنیوالا انگلستان مین ہوا اور اسنے قریب ساٹھ کتابون کے تصنیف اور ترجمہ کین

تاریخات سوانح عظیمہ زمانۂ ہذا (از سنہ ۱۳۹۹ع تا سنہ ۱۴۸۵ع)

وقائع عامہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
شہادت ساٹو	..... هنري چہارم	سنہ ۱۴۰۱ع
رہائی جیمس اوّل شاہ اسکاٹ لنڈ	... هنري ششم	سنہ ۱۴۲۳ع
جون مدعیۂ رسالت زندہ جلادی گئی	.... ایضاً	سنہ ۱۴۳۱ع
انگلستان مین پہلی مرتبہ کتاب چھاپی گئی	.... اڈورڈ چہارم	سنہ ۱۴۷۷ع

نہ اور علامات سوا وقف و لا کے ہوتے تھے اور الفاظ کے املے مین صرف اصواتِ حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مصنّف کی املے کا طریقہ جدا تھا اور اکثر اوقات ایک ہی صفحہ مین ایک ہی لفظ بصورِ مختلفہ مرقوم ہوتا تھا۔ اس زمانہ مین طبقۂ اوسط کی انگریزی رائج تھی اور اس زبان مین اور چاسر شاعر کی نظم مسمی بہ حکایات کنٹربری کی عبارت مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے۔

مشاہیر اہل تصنیف زمانۂ ہذا (از سنہ ۱۳۹۹ع تا سنہ ۱۴۸۵ع) درانگریزی طبقۂ اوسط

جیمس اوّل ..... پادشاہ اسکاٹ لنڈ انیس ۱۹ برس تک انگلنڈ مین قید رہا اور چاسر شاعر کی نظم کا مطالعہ کیا اور مثنویان تصنیف کین۔ اب فقط ایک کتاب اوسکی یعنی کنگس کوھیر باقی رہگئی ہے

جان لڈگیٹ ..... قریب سنہ ۱۴۲۰ع کے ہوا۔ یہ ایک اہل ادب شاعر تھا اور اسنے خاصۃً ایک مدرسہ شعر آموزی کیواسطے جاری کیا تھا اسکی بڑی تصنیفات تاریخ تھیبس اور محاصرۂ ٹروی ہین

کے حالات معلوم ہوجائین مگر انسے بہت سو را دب ہوتا تھا۔ شاہ ہنری چہارم کے عہد مین اسطرح کی ایک شبیہ اعجاز مقام اسمتہ فیلڈ مین بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگون کو دکھلائی گئی اور از ابتدای خلقت عالم تمام حالات مرقومۂ صحف سماویہ اس شبیہ مین متشکل کیے گئے۔ قریب زمانۂ شاہ ہنری ششم کے اخلاق کی شبیہین بنانے کا رسم نکلا اور یہ شبیہین اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر تھین کہ ان مین اہل دنیا (نہ اہل دین یعنے پادری) شبیہ بنتے تھے اور انبیاء و رسل (جنکا ذکر کتب سماویہ مین ہے) کی شبیہین نہ بنائی جاتی تھین۔ ایسی شبیہون کو اشباہ اخلاق کہتے تھے اسواسطیکہ شبیہ بننے والے رحم اور عدل اور صدق اور اور اخلاق حمیدہ کی صورت بنتے تھے۔ پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین (بعوض اشیاء ذہنیہ کی) اشیاء خارجیہ کی شبیہین بننے لگے جنکا استخراج تواریخ اور طرز معیشت و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا۔

کُل تواریخ زمانہ جدید مین کوئی واقعہ ایسا نہین مرقوم ہے جس سے ایسے منافع کثیر و دائمی پیدا ہوے ہون جیسے چھاپہ کی ایجاد سے ہوے ہین۔ جبسے یہ ہنر اختراع ہوا کتاب بنانے کا طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابون کی عوض چھپی ہوئی کتابین شایع ہوئین مگر اس زمانہ تک نہ تو چھپی ہوئی کتابون کی ابتدا مین مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا نہ بڑے حرف لکھی جاتی تھے

تنگ کوچون مین مقابل کے مکانات مین فقط چند فیٹ کا تفاوت باہم رہجاتا تھا چنانچہ یہ طرز عمارت ابتک پرانے قصبون کے مکانات مین جیسے چسلٹر ہی موجود ہے۔ اسکا سبب یہ تھا کہ ابتک لوگون کو صاف روشنی اور تازہ ہوا کی قدر نہ معلوم تھی کہ یہ جسم و دل دونون کو کسقدر نافع ہین امرا اور اہل مقدرت دن بھر مین چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اسطرح سے کہ پانچ بجے صبح کو اوٹھتے تھے اور سات بجے حاضری کھاتے تھے پھر دس بجے کھانا کھاتے تھے پھر چار بجے چاشت نوش کرتے تھے پھر نو بجے رات کو ناشتہ کرتے تھے جسمین کچھ تھوڑے سے کلجے اور خوشبو شراب ہوتی تھی اور یہ غذا سونیکے کمرون مین کھائی جاتی تھی۔ غربا اور محنتی لوگ دوپھر کو کھانا کھاتے تھے اور یہی وقت اونکو کھانیکا ابتک باقی ہے اسواسطے کہ امرا کو تو اتنی فرصت اور اطمینان رہتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کے اوقات بدلا کرتے ہین مگر محنتی لوگ بسبب روزمرّہ کی مشقّت کے مجبور رہتے ہین اور اونکے اوقاتِ غذا ہر زمانہ مین یکسان رہتے ہین۔

اس زمانہ مین نقول وحکایات کی شبیہین (جیسے واجد علی شاہ کا ہوس تھا) باقاعدہ بننے لگین اور پہلے خود پادری گرجون مین ایسی شبیہین بنتے تھے اور انہین اشباہ معجزات کہتے تھے اور ان شبیہون سے یہ مقصود تھا کہ عوام النّاس کو صُحُفِ مقدّسۂ سماویّہ

اس امر عظیم کی زیادہ تائید و تقویت ہوئی اور خاندان ٹیوڈر کی ابتدا سلطنت مین بندہ گری انگلستان سے قطعًا معدوم و مفقود ہو گئی

انگلستان مین جیسے اب سلطنت شخصی محدود ہے ویسے ہی جب بھی تھی - یہ طرز حکومت و عنوان سیاست اوس قبیل سے ہے جو قرن اوسط مین یورپ مین حادث ہوا تھا اور اس قسم کی سلطنت مین انگلستان کا آئین حکومت احسن و اولے ہے - پادشاہ کا عہدہ قطعًا موروثی ہو گیا تھا اور پادشاہ کو حکومت الکل فی الکل حاصل تھی اور وہ تمام ملک کا مالک تھا مگر اوسکی حکومت تین اصول عظیمہ سیاست سے کہ قدیم الایام سے ملحوظ و مرعی تھے محدود و مقید تھی اوّل پادشاہ کوئی قانون بدون استرضائی پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا دوم پادشاہ بدون رضامندی محکمہ مذکورہ رعایا سے ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوم سیاست ملک مین اوسے قانون کی پابندی واجب تھی اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکے کارندے اور مشیر مشغول الذمہ رہتے تھے -

اب امرا نے بعوض قلعون کے جنکا حال سابق مین لکھا گیا بڑے بڑے چوبی مکانات بنانے شروع کیے اور اونھین نقش و نگار سے آراستہ کیا اور کمرون مین مشجّر کے پردے ڈالے - قصبون کے مکانات مین اوپر کے درجے نیچے کے درجے سے اتنے باہر نکلے ہوتے تھے کہ

فن سپاہگری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ ادنےٰ و اعلےٰ برابر مصیبت
و بلا مین مبتلا تھے امراء اور اہل دول کے خاندان غارت
ہو گئے بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہو گئے اور سیکڑون دیہات
جلکر خاک ہو گئے۔

اس زمانہ مین انگلستان کے طرز معاشرت مین ایک بڑی
ترقّی یہ ہوئی کہ غلام بنانیکا رسم موقوف ہو گیا۔ یہ رسم قبیح ابتدا زمانہ
قوم سکسن سے اوس ملک مین جاری تھا۔ قوم نورمن کے غلبہ
و تسلط سے آقا تو بدلگئے تھے لیکن غلام نہ آزاد ہوے تھے مگر قریب زمانۂ شاہ
ہنری دوم کے یہ کار ثواب (یعنے آزادی غلامان) شروع ہوا اور تین سو
برس تک آہستہ آہستہ جاری رہا اور اسکا شیوع ایسا آہستہ ہوا کہ اوس زمانہ
کے کسی مورّخ کو نہ محسوس ہوا چنانچہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت
و توہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیئر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ
کے مرتبہ پر فائز ہوا اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہ بھی
انگریز تھا انگلستان کے نورمن بادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا قسیسین
روم مین سو اکثر ایسے تھے جو انگلستان کے غلامون پر ترس کھاتے تھے اور یہ
رسم ہو گیا تھا کہ جب غلامون کا مالک قریب بمرگ ہوتا تھا تو پادری بتمام
حکومت کلیسائی اوسے غلامون کے آزاد کر دینے کی رغبت دیتے تھے
چونکہ جنگ خانگی سے اوس قوم کی قوت ٹوٹ گئی تھی جو حاکم تھی لہذا

اسپانیه

شاہ فوڈننڈ وملکہ ازابلا .....

شہنشاہ جرمني

فرڈرک سوم .....

پوپ

سکسٹس چہارم ..... سنہ ۱۴۸۴ع

انوسینٹ ہشتم .....

باب چہارم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد سلاطین

خاندان یورک و لنکسٹر

جبتک محاربہ روز رہا باب صلاح وسداد اہل انگلستان پر مسدود رہا اسواسطیکہ جب لوگون کو اپنی زندگی کا یقین نہ تھا تو تعلیم وتہذیب کا کیا خاک دھیان کرتے بلکہ اونکا مقصد عظیم تو حفظ جان تھا لہذا وہ

امیر اسٹینلی نے شاہزادۂ ظفر پناہ ھنري کے سر پر رکھا۔ رچارڈ کے لاشے کو ایک گاڑی پر لاد کر لیسٹر مین لے گئے اور گري فرایرس کے گرجے مین دفن کر دیا

مُورخین اور افسانہ گوؤن نے آخر سلاطین پلین ٹیجنٹ کی بڑی ہجو و مذمت کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیرحم اور خادع و ماکر تھا اور غلبۂ حرص و طمع سے مطلق العنان و مرفوع القلم ہو گیا تھا اور شدید اور ہولناک گناہون کا مرتکب ہوتا تھا مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ پادشاہ اچھا نہ تھا لیکن اسکا حال جو ہمپر حالی ہے وہ پادشاہان ٹیوڈر کے دور مین لکھا گیا تھا لہذا اوس مین احتمال بغض و عناد مُتطرق ہے۔ یہ پادشاہ نحیف و لاغر تھا اور اسکے ہاتھہ دُبلے اور شانے بدقطع تھے اس سبب سے اسکا نام خمیدہ پشت مشہور ہو گیا۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس سوم	.....

فرانس

لوي یازدہم	..... سنہ ۱۴۸۳ع
چارلس ہشتم	.....

اوسے باز رکھا پس اب اوسے کوئی چارہ نرہا بجز اسکے کہ اوس لڑائی کے نتیجہ کا انتظار کرے جو عنقریب ہونیوالی تھی۔ غرض اوسنے ایسا ہی کیا مگر وہ کمال محزون و غمگین رہتا تھا کیونکہ اوسکا روپیہ سب خرچ ہوچکا تھا اور اب چونکہ اوسکی سلطنت معرض زوال مین پڑی تھی لہذا اوسکے رفقا اور ہوا خواہون کی وفاشعاری مین بھی فرق آگیا اور پادشاہ خاصتہً امیر اسٹینلی سے بہت خائف رہتا تھا کہ ضلع لنکشایر اور چشایر مین اوسکا علاقہ بہت وسیع و زرخیز تھا۔ اب پادشاہ کو رات کی نیند اڑ گئی اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اکثر نیند مین جھجک پڑتا تھا اور بآواز ہولناک چلانے لگتا تھا۔ اس عالم خوف و ہراس مین پادشاہ نے یہ خبر سنی کہ ھنری تیس ہزار آدمی کی جمعیت سے دریاے سیورن مین آپہنچا۔ شاہ رچارڈ نے شہر نوٹنگھم مین کہ وسط ملک مین واقع تھا مورچہ لیا اور سب ناکون پر سوار مقرر کردئے کہ غنیم کے آنے کی خبر جلد پادشاہ کو دین الغرض غرّہ ماہ اگست کو ھنری مقام ملفرڈ ھیون مین پونہچا اور دو ہی ہفتہ کے عرصہ مین دونون لشکر مقام بوسورتھ پر دوچار ہوے مگر رچارڈ کی فوج سے بہت سے لوگ چلے گئے۔ قصہ مختصر ہر دو خاندان گلاب پوشان مین آخری لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین رچارڈ نے فوج لنکسٹر کے علم بردار کو قتل کیا اور نواب رچمنڈ پر بھی خاتمہ کی ضرب لگایا چاہتا تھا کہ خود ہدف تیر قضا ہوا اور جو تاج پہنکر وہ میدان کارزار مین آیا تھا وہ ایک قریب کی جھاڑی مین ملا اور اوسی تاج کو

جنگ بوسورتھ ۱۴۸۵ء

تھا اور الزبتہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی۔

اب غاصبِ سلطنتِ انگلستان پر خوف و خطر زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ نواب بکنگھم فوراً اوسکا دشمن جانی اور ھنری کا طرفدار ہوگیا۔ آخر الامر ۱۸ اکتوبر ۱۴۸۳ء مین بلوے ہوا اور نواب رچمنڈ بھی ضلع ڈیوَن مین وارد ہوا چاہتا تھا کہ بسبب شدت طوفان کے اوسکے جہاز پیچھے ہٹگئے۔ نواب بکنگھم جسنے مقام برکنک مین بادشاہ پر تلوار کھینچی تھی دریاے سورن مین طوفان آنے کے سبب سے اپنے شرکا سے نہ مل سکا اور اوسکی فوج جس مین سب اہل ویلس تھے ہواہوگئی آخر نواب مذکور بھیس بدلکر ایک خدمتگار بینسلٹر نامے کے گھر مین جاکر چھپا اور بنابر قول بعض مورخین کے میزبان نے مہمان کو دشمن کے حوالہ کردیا اور سیلسبری کے بازار مین اوسکا سر تن سے جدا کیا گیا۔

بادشاہ کو ھنری اور الزبتہ کی مواصلت سے خوف ہوا اور اوسنے چاہا کہ اوس شاہزادی کی شادی میرے بیٹے سے ہوجاے مگر دولہہ کے فوراً مرجانے سے یہ تدبیر بھی بادشاہ کی نہ چلی تب اوسکے ذہن مین یہ آیا کہ اپنی بھتیجی کی شادی اپنے ساتھہ کرلے اور لوگون کو یہ شبہہ ہوا کہ اسی غرض سے بادشاہ نے اپنی ملکہ این کو زہر دیدیا مگر ریٹکلف اور کیٹسبی اوسکے بڑے مشیرون نے اس عقد غیر جائز سے

ہے کہ شاہ رچارڈ نے جیمس ٹرّل رسالہ دار کے ہاتھہ وارک سے لنڈن کو ایک حکمنامہ بنام بریکنبري داروغۂ محبس ٹاور بھیجا اوسمین یہ حکم لکھا تھا کہ محبس مذکور کی کنجیان چوبیس گھنٹہ کے واسطے حاملِ حکمنامۂ ہذا کے حوالہ کردے - اسی محبس مین اڈورڈ پادشاہ معزول اور اوسکا بھائی قید تھے چنانچہ عین تاریکی شب مین فورہسٹ اور ڈ ایٹن دو جلادون نے جو خاصتہً ان شہزادون کے قتل کرنیکے واسطے نوکر رکھے گئے تھے عالم خواب مین اونکی حلق مین کپڑا ٹھوس کر مار ڈالا اور اونکے لاشے ٹرّلِ کو دکھلاکر زینہ کے نیچے دفن کردیے — یہ حکایت خود اون قاتلون کے بیان پر مبنی ہے - مگر حق یہ ہے کہ قوی دلیلون سے (اگرچہ یہ دلیلین تامّ ومُسکِت نہین ہین) ثابت ہوتا ہی کہ رچارڈ اس فعلِ شنیع سے بری تھا اور یہ حکایت تاریخ انگلستان مین ہمیشہ موردِ بحث ومحلِ نزاع رہیگی —

ایک گروہ قوی امرا وشرفاء کا ہمیشہ سے شاہ رچارڈ کا مخالف ومعاند تھا اور اب چونکہ اڈورڈ چہارم کے بیٹے مرچکے تھے لہذا اون لوگون نے چاہا کہ خاندان یورک ولنکسٹر مین اتفاق ہوجائے اور اس غرض سے اونہون نے هنري نواب رچمنڈ کی شادی الزبتہ شاہزادی خاندان یورک سے کردی - هنري اپنی ماں مارگرٹ بوفرٹ کی طرف سے جان نواب گھینٹ کا کونسا

کرے اور دوسرے روز نواب بکنگم نے لوگون کیطرف سے ایک عرضی لکھکر نواب گلوسٹر کو دی کہ آپ سلطنت قبول فرمائین - الغرض نواب حافظ الملک نے بکراہت ظاہری سلطنت کو قبول کر لیا اور اڈورڈ کی پادشاہت کا خاتمہ ہوگیا -

باب ۳ سوم

عہد شاہ رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت سنہ ولادت ۱۴۵۲ء - سنہ جلوس ۱۴۸۳ء - سنہ وفات ۱۴۸۵ء

دو ہفتہ بعد قبول سلطنت کے رچارڈ نے مع اپنی زوجہ این دختر نواب پادشاہ گر کے مقام ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا اور امراو ارا کین دولت کے مرتبے بڑہاتے اور پادشاہ متوفی کے خزانی لٹائے اس سبب سے ایک گروہ عمائد اوسکا معین و خیر خواہ ہوا - بعد اسکی اوسنے تمام ملک مین دورہ کیا اور اوسکا قول یہ تھا کہ مین اس غرض سے دورہ کرتا ہون کہ انگلستان مین امن و صلح قائم کرون اور عدل و انصاف خالص شایع کرون غرض اس دورہ مین پادشاہ نے دوبارہ رسوم تاجداری مقام یورک مین ادا کئے - مگر قبل اسکے کہ پادشاہ یورک مین پونہچے ایک گناہ عظیم کا مرتکب ہوا - سر ٹامس مور سے روایت

لینے کی فکر مین لگا تھا - آخرالامر پاوشاہ خردسال کو مقام اسٹونی اسٹرا ٹفرڈ واقع نود تھمپٹن مین گرفتار کر لیا اور بہ تجمل ظاہری اوسے لنڈن مین لے گئے اور محبس ٹاور مین قید کیا - پادشاہ کی مان سے اوسکے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسی محبس مین قید کیا غرض وہ دونون طفل نادان زندان بلا مین مصروف بازی تھے اور دام قضا مین پھنس رہے تھے لیکن اوس سے بالکل بیخبر تھے -

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلوسٹر نے یہ کی کہ جو امیر کہ پادشاہ خردسال کے خیرخواہ تھے اونھین دفع کیا چنانچہ امیر ھیسٹنگس کو کونسل کے مکان مین بہ تہمت سحر گرفتار کر کے ٹاور کے گرجے مین تختۂ چوبین پر اوسکا سر جدا کیا اور اوسی روز امیر رِوَرس پادشاہ کے ماموں اور کیکسٹن کے مربّی کو مع اور تین امیرون کے قلعۂ پونٹیفراکٹ مین قتل کیا جہان وہ بوقت گرفتاری اڈورڈ قید کیا گیا تھا - جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکنگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا صنادید اہل لنڈن سے مقام گلڈھال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلوسٹر تخت و تاج کا وارث حقیقی ہے - اشراف اہل لنڈن اس تقریر کو سنکر خاموش ہو رہے مگر چند رذالے چلائے کہ خدا شاہ رچارڈ کی عمر دراز

اسپانیہ

ھنری چہارم ..... سنہ ۱۴۷۴ء
شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا .....

شہنشاہ جرمنی

فرڈرک سوم .....

پوپ

پایس دوم ..... سنہ ۱۴۶۴ء
پال دوم ..... سنہ ۱۴۷۱ء
سکسٹس چہارم .....

باب ۲ دوم

عہد شاہ اڈورڈ پنجم سنہ ولادت سنہ ۱۴۷۱ء۔

سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ء ۹ اپریل۔ سنہ معزولی سنہ ۱۴۸۳ء ۲۵ جون

اڈورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہِ متوفی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔ اس زمانہ قلیل میں رچارڈ نواب گلوسٹر جسنے خطاب حافظ الملک حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجے کا بڑا خیر خواہ اور محبِ صادق بنا تھا سلطنت

ملک ھالنڈ مین سیکھا تھا اب اوسنے ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ انگریزی مین کیا اور ۱۴۷۱ء مین اوسے شہر گھینٹ مین چھاپا — یہ پہلی کتاب انگریزی زبان مین چھپی — ۱۴۷۳ء مین کیکسٹن نے مقام ویسٹ منسٹر مین چھاپہ خانہ قائم کیا اور ۱۴۷۴ء مین اس مطبع سے پہلی کتاب جو ولایت انگلستان مین چھپی تھی جاری ہوئی — اس کتاب کا نام دي گیم اینڈ پلے اف چیس ہے — اسکاٹ لنڈ کو ۱۵۰۸ء مین اور ایرلنڈ کو ۱۵۵۱ء مین یہ نعمت غیر مترقبہ ملی — اسی زمانہ مین اوّل مرتبہ انگلستان مین ڈاک لنڈن سے اسکاٹ لنڈ تک جاری ہوئی اور ڈاک کی یہ کیفیت تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دن مین سو میل خطوط و مراسلات لیجاتے تھے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس سوم	

فرانس

چارلس ہفتم	۱۴۹۱ء
لوي یازدہم	

الزبتھ شاہ ھنری ہفتم کے حبالۂ عقد مین آئی۔

اڈورڈ چہارم مین بڑا وصف یہ تھا کہ وہ لذائذِ نفسانیہ قبیحہ کو دوست رکھتا تھا اور اوسکی شہواتِ نفسانیہ کے سبب سی بڑے بڑے مُعزّز خاندان بیحرمت ہوگئے۔ بھاری اور پرتکلّف کپڑے نفیس کھانے اور قیمتی شرابین اوسے سب سی زیادہ مرغوب تھین اور اوسنی خون کے دریا مین پیرکر سلطنت لی اور مُخبری سے سلطنت کو تھاما چنانچہ لکھا ہے کہ جو کچھہ اوسکے دربار مین ہوتا تھا اور جو امر کہ دور دور کے اضلاع مین واقع ہوتا تھا اوسکا علم اوسے ہوجاتا تھا۔ یہ پادشاہ خوبصورت اور ذی کمال تھا لیکن تماش بینی اور میخواری کے سبب سی آخر زمانہ مین بھول گیا تھا اور محض بیکار ہوگیا تھا۔

اسی پادشاہ کے عہد مین عرائض پارلیمنٹ قوانین بنائے گئے جو ابتک باسم قوانین پارلیمنٹ موسوم ہین۔ یہ تدبیر اسواسطے کی تھی کہ قبل اسکے کہ پادشاہ ان قوانین کے نفاذ کو منظور کرے انمین کسیطرح کا تغیّر و تبدّل نکرسکے

اڈورڈ چہارم کا زمانہ اسواسطے مشہور ہے کہ اس زمانہ مین چھاپہ کا رواج انگلستان مین ہوا۔ ولیم کیکسٹن جسنے چھاپہ کا ہنر

برڈٹ بہ تہمت سحر مقتول ہوا تو نواب موصوف نے بادشاہ کو علانیہ اوسکے خون کا الزام دیا۔ اس گستاخی کا عوض بادشاہ نے یہ لیا کہ نواب کلیرنس کو محکمۂ امرائے پارلیمنٹ مین طلب کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور دس دن کے اندر وہ محبس ٹاور مین مرگیا اور یہ افواہ اڑا کہ وہ مامسپی شراب کی ناند مین ڈوب گیا کہ وہ شراب اوسے بہت مرغوب تھی۔

شاہ اڈورڈ مین ایک عجیب بات یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ جسدن میری یہان لڑکا پیدا ہو اوسیدن اوسکی نسبت اور ملک کے بادشاہ کے خاندان مین ٹھہرالون مگر اس باب مین جو اوسنے تدبیرین کین وہ نہ چلین — اوسنے یہ منصوبہ باندھا تھا کہ میری بیٹی کی شادی بموجب مصالحہ بگگنی کے شاہ فرانس کے ولیعہد سے ہوجاے سو یہ منصوبہ یون باطل ہوا کہ اوس کی وفات کے تھوڑے روز پیشتر ولیعہد شاہ فرانس کی شادی مارگرٹ رئیس زادی برگنڈی سے ہوگئی — چند روز بعد اس شادی کے بادشاہ کہ بسبب عیاشی اور تماش بینی کے ضعیف و مضمحل ہوگیا تھا ایک مرض خفیف مین مبتلا ہوا اور اب وہ مرض فورًا منجر بمرض مہلک ہوگیا اور بادشاہ اکتالیس برس کے سن مین مرگیا اور ونڈسر مین مدفون ہوا۔ اس بادشاہ کی دو بیٹے تھے یعنے اڈورڈ جسکا سن اب بارہ برس کا تھا اور رچارڈ نواب یورک اور پانچ بیٹیان تھین انمین سب سے بڑی شاہزادی

الزبتھ سے شادی کرے۔ اس مصالحہ کا سبب یہ ہوا کہ شاہ فرانس نے پادشاہ انگلستان کے رفقا و ملازمین پر روپیہ کی بوچھار کردی اور اکثر امرا انگلستان بفخر کہتے تھے کہ ہم شاہ لوي کے نمکخوار ہین ——

انگلستان کی رعایا اس لڑائی کے انجام بد سے بہت شاکی تھی کہ اسی کے صرف کے واسطے اوس سے اسقدر محصول لیا گیا تھا اور اگر پادشاہ ذرا بھی سانس لیتا تو آتش فتنہ و فساد مشتعل ہوجاتی مگر پادشاہ بھی عاقل تھا کہ اس بات کو سمجھ گیا اور آیندہ اوسنے ایسی تدبیر کی کہ سلطنت کا کام چلا جاتے اور رعایا سے ایک کوڑی نہ لیجاتے۔ اِس غرض سے اوسنے سوداگرون سے محصول لینے مین شدت کی اور پادریون سے دہ یکی لی اور سابق کی معافیون کو مسترد کرلیا اور جرمانے لینے شروع کئے اور اپنے نام سے بحیرۂ روم کی بندرگاہون مین تجارت کروائی پس ان تدبیرون سے سارا خرچ بھی اوسکا نبہ گیا بلکہ وہ اور مالدار ہوگیا اور رعایا بھی کسیقدر راضی اور آسودہ رہی۔

نواب کلیرنس کے قتل کا دھبّہ اڈورڈ کے نام پر رہگیا۔ مدت سے دونون بھائیون مین تفرقہ پڑگیا تھا خاصّہ اس وجہ سے کہ اڈورڈ نے نواب کلیرنس کی شادی میري دختر رئیس اعظم برگنڈي سے کہ نہایت مالدار تھی نہونے دی تھی اور جب نواب کلیرنس کا دوست ٹامس

چند قوی وجہون سے اوسنے اس لڑائی کا قصد کیا تھا۔ اوّل تو وہ وجہ کیجانب سے رئیس اعظم برگنڈی کا غیرت تھا اور یہ رئیس شاہِ فرانس کا جانی دشمن تھا۔ ثانیاً پادشاہ کو یہ منظور تھا کہ جن مفسدون کی طبیعت مین شر ہے اور میری سلطنت کی فکر مین رہتے ہین اور آتش جنگ خانگی کو پھر افروختہ کیا چاہتے ہین اونھین غیر ملک مین لڑنیکو بھیجدون۔ اس لڑائی کے واسطے پارلیمنٹ نے پادشاہ کو روپیہ دیا علاوہ برین اوسنے ایک نیا اور بہت عمدہ طریقہ اخذ زر کا نکالا کہ مالدار لوگون کو اپنے پاس بلاکر اونسے نذرین طلب کین پس اونکی کیا مجال تھی کہ پادشاہ کے حکم سی انکار کرتے۔ اس روپیہ کا نام پادشاہ نے نذرانہ کا روپیہ رکھا۔

الغرض بعد تاخیر بسیار پادشاہ نے فرانسیس پر فوج کشی کی مگر اپنے شرکار کو قابل استعانت و استمداد نہ پایا تب تو اوسے بہت پس و پیش ہوا کہ اتنے مین شاہ فرانس نے پیام مسرت فرجام مصالحہ و مشارکت بھیجا غرض بمقام پکگنی دریاے سُوم پر پل باندھا گیا اور نصف راہ پر دونون پادشاہون نے ملاقات کی اور لکڑی کے کٹہرے مین ہاتھ ڈالکر مصافحہ کیا اور شروط مصالحہ کے ایفا کی قسم کھائی۔ اس مصالحہ کی بڑی شرطین یہ تھین اوّل لوی شاہ فرانس پچھتر ہزار دینار فوراً دے اور پچاس ہزار دینار سالانہ شاہ اڈورڈ کو مادام ایکیوتہ دیا کرے دوم سات برس تک دونون ملکون مین لڑائی موقوف رہے اور بلا محصول تجارت جاری رہے سوم شاہ فرانس کا ولیعہد اڈورڈ کی بڑی بیٹی

مصالحہ پکگنی درمیان پادشاہان فرانس و انگلستان سنہ ۱۴۶۰ء

کیا تھا اور بڑی بڑی مصیبتین کس شجاعت و مردانگی سے جھیلی تھین صدمۂ فراق اولاد سے شق ہو گیا جبکہ اوسنے دیکھا کہ میرے پیارے کے نازنین رخسار اڈورڈ کے آہنی دستانو نسے شق ہو گئے ہین اور اوسکا خون نواب کلیرنس اور نواب گلوسٹر کے خنجر ظلم سے ٹپکتا ہو مگر ملکہ کی زندگی ایسی دراز تھی کہ اوس روز بد کے بعد بھی گیارہ برس تک جیتی رہی اور لوي شاہ فرانس نے خونبہا دیکر اوسے چھڑا لیا۔ جس روز شاہ اڈورڈ بفتح و فیروزی داخل شہر لنڈن ہوا اوسی روز ھنري مجس ٹاور مین بظلم و ستم قتل کیا گیا۔

اب شاہ اڈورڈ کے بھائیون مین سخت نزاع ہوئی۔ نواب کلیرنس بربنائے زوجیّتِ اکبر بناتِ نواب وارک پادشاہ گر کی جاگیر کا مدعی ہوا نواب گلوسٹر نے پادشاہ گر کی دوسری بیٹی این زنِ بیوۂ شاہزادۂ اڈورڈ مقتول کو ڈھونڈ کر اوس سے شادی کر لی اور وہ بھی اپنی زوجہ کے حصہ کا طالب ہوا۔ الغرض پادشاہ نے دونون بھائیون کو راضی کیا اور جائداد متنازع فیہ دونون پر تقسیم کر دی اور اونکی خوشامد اوس پیرانہ سالی مین مفلس ہو گئی

اب اڈورڈ نے شاہ فرانس سے لڑنیکا منصوبہ باندھا اور بزرگان سلف کا دعوے اوس ملک کی نسبت از سر نو قائم کیا۔

خدا ہماری پادشاہ ہنری کو سلامت رکھے — قصہ کوتاہ شاہ اڈورڈ ہالنڈ مین بھاگ گیا اور ہنری کو قید خانہ سے لاکر پھر تخت پر بٹھایا —

ازبسکہ شاہ اڈورڈ کی ایک بہن نواب برگنڈی سے منسوب تھی لہذا اوس پادشاہ آوارہ وطن کو اوس سے فوج اور روپیہ اور جہاز سب سامان ملا اور چند ہی مہینے کے عرصہ مین وہ مقام ریولنسپر واقع ضلع یورک مین پونہچ گیا — جب اڈورڈ نوٹنگھم مین پونہچا تو ساٹھ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول (اوسکی فوج کا تمغہ) پھن لیا اور اوسکا بھائی نواب کلیرنس بھی کہ بڑی مدت سے نواب وارک کا شریک تھا اب اوس سے آکر ملگیا اور اوسکی فوج عرصہ قلیل مین لنڈن مین داخل ہوگئی — ۱۴۷۱ع مین عید فسح کو کہ روز یکشنبہ تھا مقام برنٹ پر وارے نیارے کی لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین ہر برگ گل سرخ مرجھا مرجھا کر زمین پر گرا یعنے نواب وارک اور اوسکا بھائی مونٹیگ اور اور سرداران خاندان لنکسٹر اوسدن کام آئے — اوسی روز ملکہ مارگرٹ اور اوسکا بیٹا پلی متھ مین پونہچے اور تین ہفتہ کے بعد اونکی فوج ٹکڑے اڑ گئی اور وہ مقام ٹیوکسبری واقع ضلع گلوسٹر مین گرفتار کر لیے گئے — جب ملکہ اور شاہزادے کو قید کرکے پادشاہ ظفرپناہ (اڈورڈ) کو دربار مین لائے تو وہ دل قوی شاہزادی کا جسنے بڑے بڑے خوفون کا سامنا

کی تولیت مین تھے۔ اِن نسبتون سے اُمرا جُل کر خاگ ہوگئی علی الخصوص خاندان نولس کے امیر جنکا رئیس نواب وارک تھا۔ اس امیر کا لقب کتب تواریخ مین پادشاہ گر لکھا ہے اور یہ وزیر اعظم اور حاکم شہر کیلی تھا اور کیلی کی حکومت سے اعلیٰ کوئی خدمت پادشاہ کے اختیار مین نہ تھی پس پادشاہ سے تقرب وخصوصیت کا جاتا رہنا امیر موصوف کو کیونکر گوارا ہوتا۔ الغرض نواب وارک اور پادشاہ مین روز بروز نفاق بڑھتا گیا یہانتک کہ علانیہ لڑائی ہوگئی۔ نواب موصوف نے باعانت نواب کلیرنس عمّ پادشاہ ضلع یورک اور ضلع لنکن کے لوگون سے بلوا کر وادیا مگر آخر الامر یہ دو امیر مغلوب و مقہور ہوکر لوي یازدہم شاہ فرانس کی کنف حمایت مین عافیت گزین ہوے اور وہان ملکہ مارگرٹ سے ملاقات ہوئی۔ چونکہ ملکہ اور نواب وارک کا مقدمہ واحد تھا لہذا یہ دونون اسبات پر متفق ہوے کہ شاہ اڈورڈ کو مخذول و معزول کرین۔ ملکہ مارگرٹ نے اپنے بیٹے اڈورڈ کی شادی نواب وارک کی بیٹی این سے کردی اس سبب سے اونکا اتحاد باہمی اور مستحکم ہوگیا۔

پانچ مہینے فرانسیس مین رہکر نواب پادشاہ گر بلا مزاحمت جنوب انگلستان مین وارد ہوا اور اب اہل لنکسٹر کو پھر حصول سلطنت کی امید ہوئی اسواسطے کہ چھ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول (کہ تمغۂ خاندان یورک تھا) اپنی ٹوپیون سے پھینک کر باواز بلند کہا کہ

باب اوّل

عہد شاہ اڈورڈ چہارم ۔ سنہ ولادت سنہ ۱۴۴۳ء
سنہ جلوس سنہ ۱۴۶۱ء ۔ سنہ وفات سنہ ۱۴۸۳ء

ہنوز محاربہ بررو ذز ختم نہوا تھا ۔ شمال کے لوگ ھنری کے شریک رہے مگر اہل لنڈن اور جنوب کے لوگ اڈورڈ کی طرف ہو گئے ۔ سنہ ۱۴۶۱ء مین عین برف باری مین اڈورڈ نے مقام ٹوٹن واقع ضلع یورک مین فتح پائی اس سبب سے اوسکی سلطنت قائم ہوگئی ۔ ملکہ مارگرٹ بامید حصول مدد فرانسیس مین گئی اور پھر فوج لنکسٹر کے صفوف شکستہ میدان کارزار مین آراستہ ہوے لیکن مقام ھجلی موور اور ھگزھم پر پھر منہزم ہوے اور ھنری میدان ھگزھم سے بھاگ کر لنکشیر کے جنگلون مین چھپا اور برس روز سے زیادہ تک کسیکے ہاتھ نہ آیا مگر آخر کو گرفتار ہوا اور محبس ٹاور مین مقید ہوا

سنہ ۱۴۶۴ء مین اڈورڈ نے لیڈی الزبتہ گری سے پوشیدہ شادی کرلی ۔ یہ بیگم ایک سردار وُڈوِل نامے کی بیٹی تھی اور وہ خود تو تاج شاہی سے مزیّن ہو کر ملکہ بنی اور اپنے بھائیون اور بہنون کی شادی بڑے بڑے امیرزادون اور امیرزادیون سے کردی جو پادشاہ

شہنشاہان جرمنی

سجسمنڈ ..... سنہ ۱۴۳۷ء

البرٹ دوم ..... سنہ ۱۴۳۹ء

فرڈرک چہارم .....

پوپ

مارٹن پنجم ..... سنہ ۱۴۳۱ء

یوجینس چہارم ..... سنہ ۱۴۴۷ء

نکولاس پنجم ..... سنہ ۱۴۵۵ء

کیلکسٹس سوم ..... سنہ ۱۴۵۸ء

پایس سوم .....

سلطنت خاندان یورک

سنہ جلوس

اڈورڈ چہارم .. (پسر رچارڈ نواب یورک) ... سنہ ۱۴۶۱ء

اڈورڈ پنجم ..... (پسر) ..... سنہ ۱۴۸۳ء

رچارڈ سوم ..... (عمّ) .... سنہ ۱۴۸۵-۱۴۸۳ء

مشاہدہ کیا اور ۱۴۵۷ء مین انگلستان مین شیشہ بنّا شروع ہوا۔ ان وباتونسے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ خانگی کے تلاطم عظیم اور اختلال وانتشار مین بھی علوم وفنون آہستہ آہستہ ترقی کر رہے تھے۔ اودھر برّاعظم یورپ مین ایک ایسا فنّ لطیف رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا تھا جسّے ایسے منافع عظیم حاصل ہوئے کہ کسی فن سے نہوے تھے۔ اس فن سے چھاپہ کا فن مراد ہے۔ ۱۴۴۲ء مین فاسٹ نے لکڑی کے تختون پر چھاپا۔ ۱۴۴۴ء مین گٹن برگ نے سیسہ کے حروف بنائے ۱۴۵۰ء مین بیلن کا چھاپہ نکلا اور ۱۴۵۲ء مین اسکویفر کے ڈھالے ہوے حروف استعمال مین آئے

سلاطین معاصرین

	سنہ وفات
اسکاٹ لنڈ	
جیمس اوّل	۱۴۳۷ء
جیمس دوم	۱۴۶۰ء
جیمس سوم	
فرانس	
چارلس ششم	۱۴۲۲ء
چارلس ہفتم	
اسپانیہ	
جان دوم	۱۴۳۷ء
ہنری چہارم	

روپیہ دینا اسی محکمہ کے اختیار مین تھا اور یہی اسکی قوت کی بات تھی
اس محکمہ کے ممبر پارلیمنٹ مین با لالتزام نہ حاضر ہوتے تھے اور معلوم
ہوتا ہے کہ امور سیاست کا جو وہ انصرام کرتے تھے تو اسکا سبب قوی ایک یہ تھا کہ
جن لوگون کی طرف سے وہ پارلیمنٹ مین وکیل تھے اونسے تنخواہ پاتے
تھے دوسری یہ کہ بمراعاۃ خدمتِ وکالتِ رعایا قید اور سزا سے بری کر دیے گئے
تھے — اسی پادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ مین رائے دینے کا استحقاق اون
لوگون پر منحصر ہوگیا جنکے پاس کم سے کم چالیس شلنگ سالانہ نکاسی
کی زمینداری تھی —

مدت سے آمدنی ملک بہت کم ہوگئی تھی اسواسطیکہ هنری
چہارم کو فرانسیس کے ملک سے بڑی آمدنی تھی اور اب هنری ششم
کی عملداری فرانسیس کے فقط ایک شہر مین رہگئی اس سبب سے کل پچاس ہزار
روپیہ سالانہ کی آمدنی اوسے رہگئی اور بسبب مصارفِ کثیرۂ محاربات
فرانس کے اور اور وجوہ سے شاہ هنری تیس لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ کا
قرضدار ہوگیا تھا

اسی پادشاہ کے عہد مین اٹن کالج اور کنگس کالج کیمبرج
سنہ ۱۴۴۰ء مین مقرر ہوے اور اسکے بعد سنہ ۱۴۵۴ء مین مدرسۂ عالیہ
گلیسگو مقرر ہوا اور هیلی منجم نے سنہ ۱۴۵۶ء مین ستارۂ ذوالذنب

دی اور چند روز کے بعد ملکہ مارگرٹ نے نواب وارک کو مقام سینٹ البنس پر دوسری شکست دی (۱۴۶۱ء) اور پادشاہ کو قید سے چھڑا لیا۔ اور جب اڈورڈ لنڈن کو روانہ ہوا تو اہل شہر اوسکے آنے سے نہایت خوش و مسرور ہوئے اور ایک بڑی کونسل منعقد ہوئی اور اہل کونسل نے کہا کہ جب پادشاہ ملکہ کی فوج سے ملگیا تو سلطنت کا مستحق نرہا اور نواب مارچ کو فوراً بخطاب اڈورڈ چہارم پادشاہ کردیا

سعزولی ہنری ششم وانتقال سلطنت باڈورڈ چہارم ۴ مارچ ۱۴۶۱ء

شاہ ہنری ششم نحیف البُنّہ اور ضعیف الدّماغ تھا اور چونکہ مدت تک ایام طفولیت مین پادشاہ رہا تھا لہذا اوسے عادت پڑگئی تھی کہ اپنی مشیرون کا بہت اعتبار کرتا تھا اور اونکے گناہون کا خمیازہ خود اوٹھاتا تھا مگر بذات خود یہ پادشاہ حلیم الطّبع اور معصوم صفت تھا اور عفو قصور اور سزا سے درگذر کرنا اوسکا شعار تھا اور حصول صلح اور رفع شر کیواسطے اپنا نفع چھوڑ دیتا تھا۔

اس زمانہ تک حکومت وسیاست ملک محکمہ امرای پارلیمنٹ سے متعلق تھی اور اہم معاملات مین پادشاہ اونکے مشورہ پر چلتا تھا۔ اسی محکمہ کو متولّی سلطنت مقرر کرنیکا اختیار تھا اور اسی کی رائے سے پادشاہ ہنری معزول ہوا۔

محکمہ عوام کی اسقدر رضا ضرور تھی استشارہ ضرور نہ تھا مگر تاہم

لڑائی ہوئی اور فوج یورک نے بسرداری نواب وارک پادشاہ کو پھر گرفتار کرلیا اور اب نواب یورک نے علانیہ سلطنت کا دعوی اس بنیاد پر کیا کہ مین خاندان شاہی کے شعبۂ کبری کا رئیس ہون — آخر پارلیمنٹ مین اس امر پر مباحثہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ هنري مادام ایحیوۃ پادشاہ رہے اور اوسکے مرنیکے بعد سلطنت نواب یورک اور اوسکے ورثہ کی طرف منتقل ہوجائے

یہ سنکر ولیعہد کی مان یعنے ملکہ مارگرٹ کو محبت مادری نے جوش کیا اور وہ جلکر خاک ہوگئی کہ ہین میرا بیٹا اڈورڈ سلطنت سے بالکل محروم کردیا گیا الغرض ملکہ نے امرائے لنکسٹر کو جمع کرکے فوج یورک کو مقام ویکفیلڈ گرین واقع یورک مین شکست دی اور یہ پہلی فتح اہل لنکسٹر کو ۱۴۶۰ء مین حاصل ہوئی — اس لڑائی مین نواب یورک مارا گیا اور اوس زمانہ کی رسم مکروہ کے موافق اوسکے سر پر کاغذ کا تاج رکھکر دیوار ہاے شہر یورک پر لٹکا دیا — اس شکست سے اہل یورک بیدل نہین ہوئے بلکہ نہایت قہر و غضب مین آئے — اڈورڈ نواب مارچ نواب مقتول کا فرزند دلبند اپنے باپ کا جانشین اور اوسکے حقوق کا طالب ہوا — یہ شاہزادہ انیس ۱۹ برس کا تھا اور بڑا بہادر اور خوبصورت جوان تھا اور لوگون کی طبیعت اوسکی طرف مائل تھی — غرض ۱۴۶۱ء مین نواب مارچ نے فوج شاہی کو مقام مورٹیمرس کراس پر شکست

آغاز جنگ روزز ۱۴۵۵ء

سلطنت نواب یورك کے ہاتھ آئی اور وہ مخاطب بہ خطاب حافظ الملک ہوا مگر اوسکی حکومت تھوڑی ہی عرصہ تک رہی اور پادشاہ تندرست ہوگیا اور نواب یورك عہدے سے معزول ہوا مگر اوسے تو حکومت کا مزہ پڑگیا تھا لہذا وہ آمادۂ جنگ ہوا اور اب وہ لڑائی شروع ہوئی جسکا نام محاربۂ روزز مشہور ہے۔ اس لڑائی کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ روز کے معنے گلاب کا پھول ہین چونکہ متخاصمین مین سے فوج یورك کا تمغہ سفید گلاب کا پھول تھا اور سپاہ لنکسٹر کا تمغہ سرخ گلاب کا پھول تھا لہذا اسی محاربہ روزز یعنی جنگ گلاب پوشان کہنے لگے۔ خاندان یورك کے بڑے معین و مددگار نواب سیلسبری اور اوسکا بیٹا نواب وارك تھے

باقی عہد شاہ ھنری مین چھ لڑائیان ہوئین اور یہ امر کہ سلطنت کسکا حق ہے میدان کارزار مین طرفین کی فوج تو اسکا انفصال کرتی ہی تھی اب تمام ملک مین ہر گھر مین اسپر مباحثہ و مناقشہ ہونے لگا اور تمام اہل انگلستان کے دو فرقے متضاد ہوگئے۔ آخر الامر ۱۴۵۵ء مین بمقام سینٹ البنس پر لڑائی ہوئی اور فوج لنکسٹر نے شکست کھائی اور پادشاہ مقید ہوگیا مگر پھر تھوڑے عرصہ مین وہ رہا کر دیا گیا اور برائے نام صلح ہوگئی ۱۴۵۹ء مین پھر لڑائی ہوئی اور فوج یورك نے جنگ بلورھیتھ واقع ضلع اسٹفرڈ مین پھر فتح پائی۔ پھر ۱۴۶۰ء مین بمقام سوتھمپٹن پر

اونھون نے بعض مکانات کو لوٹا تو اہل لنڈن بگڑے اور پل کو چھین لیا اور چھ گھنٹہ بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا بعد اوسکے چند عرصہ تک لڑائی موقوف رہی اور اسقف ونچسٹر نے اس مدت قلیل کو غنیمت جانکر مشتہر کردیا کہ جو لوگ فورًا اپنے اپنے گھرون مین پھر جائین اونھین امان دیگئی اب کیڈ کے ساتھہ ایک آدمی بھی نرہا اور اوسنے پھر چاہا کہ فوج جمع کرے لیکن کچھہ نہوسکا آخر وہ بھاگ گیا اور ایک سوار اڈن نامی نے اوسے اسکس کے ایک باغ مین دیکھہ لیا اور قتل کیا اور ہزار ہا کس اوسکے قتل کا انعام پایا - ظن غالب یہ ہی کہ نواب یورک اس فساد کی بنیاد تھا اور اگر وہ ظفریاب ہوتا تو باغی اوسے تخت پر بٹھا دیتے

خاندان لنکسٹر پر مدت سے ادبار آتا جاتا تھا اب بالکل تباہی آگئی کہ جنگ خانگی شروع ہوگئی - نواب یورک سلطنت لینیکی تدبیرین پختہ کرچکا تھا اب اونکو عمل مین لانیکا عین وقت تھا - یہ سچ ہی کہ شاہ ھنری کے یہان لڑکا پیدا ہوا تھا اور بڑی خوشیان ہورہی تھین مگر لوگ اس وجہ سے بہت غصہ تھے کہ بادشاہ نواب سمرسٹ پر بہت عنایت کرتا تھا اور اوسے لوگ یہ الزام دیتے تھے کہ اسی نے نورمنڈی کا صوبہ کھوادیا ہے اودہر بادشاہ نے صوبہ گین کے لے لینے کا ارادہ کیا لیکن شکست فاش کھائی اس سے رعایا اور برخواستہ خاطر ہوئی - اس نازک وقت مین بادشاہ کو جنون ہوگیا اور عنان مہام سلطنت

ہوگئی یہانتک اوسنپر پارلیمنٹ مین نالش کی اور اوسے ملک بدر کر دیا مگر اسپر بھی اوسے یہ امید باقی تھی کہ کیلی مین قیام کی مجھے اجازت ملے گی لیکن چند جنگی جہازون نے اوسکی کشتی شکستہ کا تعاقب کیا اور اونکے کپتان نے اوس سے بہمین طور کلام کیا کہ خوش آمدی ای نمکحرام - الغرض دو دن کے بعد ایک کشتی پر جلاد اور تختۂ قتل اور ایک زنگ آلود تلوار اوس مقام پر پونہچے اور اس عجیب تختہ پر نواب سفّلک کا سر جدا کیا گیا

اس حادثۂ جانکاہ سے ھنری کو صدمہ عظیم ہوا اور اہل کینٹ کو جنہون نے نواب سفّلک کے گرفتار کرنیکو جہاز بھیجے تھے یہ خبر پونہچی کہ ہم سے سخت انتقام لے نے کا سامان ہو رہا ہے - یہ کینٹ کے لوگ اونھین باغیون کی نسل سے تھے جنہون نے ٹائیلر کا ساتھہ اسمتھ فیلڈ کے معرکہ مین دیا تھا - الغرض یہ لوگ بسرداری جیک کیڈ پھر آمادۂ فساد ہوئے اور اوسنے اپنا نام مورٹیمر مشہور کر دیا جو نواب یورک کا چچازاد بھائی تھا - پادشاہی فوج مقام سون اوکس پر باغیون سے منہزم ہوئی اور اوس کا سردار قتل ہوا — کیڈ نے یہ چال کی کہ سردار مقتول کی زرہ خود پہن لی اور لنڈن تک چلا گیا اور جب وہ وہان پہنچا تو شاہ ھنری کنلورتھ کو راہی ہوا غرض اب باغیون کا کوئی روکنے والا نرہا اور وہ شہر لنڈن مین داخل ہوے اور کیڈ نے ہنگام عبورِ دریا پُل کی رسیان اپنی تلوار سے کاٹ دین — دو دن تک باغی لنڈن پر قابض رہے تیسرے روز جب

ساتھہ ایک انگلنڈ کی امیرزادی کو اپنی زوجہ اور شریک سلطنت کرکے لیگیا- اِس امیرزادی کا نام جین بوفرٹ ہی اور یہ نواب سمی سٹ کی بیٹی تھی-

خاندان لنکسٹر کے رکن رکین نواب گلوسٹر اور اوسکا چچا کارڈنل بوفرٹ تھے- اگرچہ یہ دونون امیر امور سیاست مین باہم رقیب تھے مگر دونون نے یکدل ہوکر ھنری کی سلطنت کو سنبھالا اور ھنری کا یہ حال تھا کہ جون جون سن زیادہ ہوتا تھا ہر روز اوس سے ایسے امور وقوع مین آتے تھے جنسے فساد عقل ظاہر تھا لیکن یہ دونون ارکان دولت چھہ ہفتہ آگے پیچھے دنیا سے رحلت کرگئے اور اب رچارڈ نواب یورک کو سلطنت لینے کے خیالات بندھنے لگے- نواب موصوف مان کی جانب سے شاہ ادورڈ سوم کے منجھلے بیٹے اور باپ کیجانب سے اوسکے چھوٹے بیٹے کی اولاد مین تھا

جب ھنری کا وزیر و فاشعار دنیا سے اوٹھہ گیا تو نواب یورک کے دن پھرے- اودھر فرانسیس کے صوبے بادشاہ سے چھن گئے اس سبب سے تمام انگلستان اوس سے برہم ہوگیا اور چونکہ نواب سفک کے مشورہ سے صوبہ انجو اور مین بادشاہ نے رنی رئیس فرانسیسی کو مسترد کردیے تھے لہذا نواب موصوف سے خاصۃ لوگون کو عداوت

سانحہ یہ ہوا کہ نواب اعظم برگنڈی نے پادشاہ فرانس سے مصالحہ کرلیا اور اوسکی مشارکت اختیار کی — الغرض شہر پیرس بہت جلد انگریزون کے قبضہ سے نکل گیا اور سنہ ۱۴۴۴ء مین اونھون نے بخوشی پادشاہ فرانس سے دو برس کے واسطے مصالحہ کرلیا — دوسرے سال شاہ ھنری نے رِنی رئیس صوبہ انجو و مین کی دختر حسینہ و جمیلہ مارگرٹ سے کہ نہایت عالی ہمت تھی شادی کرلی اور یہ صوبے یعنے مین و انجو بہ تنسیخ رسم عام دولمن کے باپ کو مسترد کر دیے — یہ صوبے فرانسیس کی کنجیان کہلاتے تھے اور جب یہ سلطنت انگلستان سے جدا کئے گئے تو ساری ملک مین واویلا پڑگئی — اب سپاہ فرانسیسی جوق جوق دریای لوار سے عبور کر آئی اور رُون و نورمنڈی اوسکے مطیع و منقاد ہوگئے — شمال فرانس سے شاہ چارلس نے عنانِ عزیمت بسمتِ جنوب منعطف کی اور شہر پر شہر پادشاہ ظفر پناہ کا مطیع و خیر خواہ ہوا یہانتک کہ سنہ ۱۴۵۱ء مین از خلیج ڈوور تا کوہ پی نین پادشاہ انگلستان کا جھنڈا کسی مقام پر نہ باقی رہا سوا کیلی کی گڑھی کے کہ اوسپر ایک انگریزی جھنڈا رہ گیا تھا — پس انگریزون کو جو فرانسیس مین سلطنت کرنے کا خیال خام تھا اوسکا انجام یہ ہوا —

ھنری ششم کے ابتداے عہد مین (سنہ ۱۴۲۳ء) جیمس شاہ اسکاٹ لنڈ نے رہائی پائی اور اپنے ملک کو مراجعت کی اور اپنے

خواہ اس سبب سے کہ پادشاہ کو اپنی ضعیف الاعتقاد فوج کا پھسلانا منظور تھا۔ القصہ یہ عورت ذرہ پھنکر اور شرغہ گھوڑے پر سوار ہوکر اور لینس کے بچانیکو چلی اور داخل شہر ہوئی اور قلعہ کو مغلوب کیا اور فوج انگریزی کو نکالدیا اس سبب سے اوسکا لقب مجاہدہ اور لینس ہوگیا۔ دو مہینے کے عرصہ مین شاہ چارلس نے شہر رھیمس مین تاج پھنا اور اوس مدعیۂ رسالت کی رسالت کی تکمیل ہوئی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انقلاب شروع ہوا اور شہر کومپین کی جنگ مغلوبہ مین اوس عورت کو ایک کماندار نے گھوڑے پر سے کھینچ لیا اور قید کرلیا اور متولی انگریزی کے ہاتھہ بیچڈالا اور چھہ مہینے قید رہکر وہ عورت بہ تہمت سحر رون کے بازار مین زندہ جلادی گئی۔

مدعیۂ رسالت زندہ جلادی گئی ۱۴۳۱ء

شاہ ھنری کہ ہنوز لڑکا تھا ویسٹ منسٹر مین مزین بہ تاج شاہی ہوا اور پیرس دار السلطنت فرانس مین بھی اوسکی تاجداری کے رسوم ادا کئے گئے کیونکہ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ چونکہ شاہ چارلس شہر رھیمس مین تاج پہن چکا ہے لہذا ھنری کی تاجداری خود پیرس دار السلطنت مین کیجاے مگر پیرس مین ھنری کی تاجداری فقط ڈھکوسلہ تھا۔ سنہ ۱۴۳۵ء مین شہر آرس مین ایک مجلس منعقد ہوئی اور قسیسون نے بہت چاہا کہ دونون پادشاہون مین مصالحہ ہوجاے مگر کچھہ نہوا۔ اب دو سانحہ ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے انگریزی سلطنت فرانسیس مین متزلزل ہوگئی۔ ایک سانحہ نواب بڈفرڈ کا انتقال تھا دوسرا

انگریزی دریاے لوار سے عبور کر کے جو صوبے کہ شاہ چارلس کے تحت حکومت ہین اونہین تاخت و تاراج کرے مگر بنا بر قول بعض مورخین کے متولی ولایت فرانس یعنے نواب یڈفرڈ اس امر سے مانع ہوا۔ الغرض پہلے فوج انگریزی نے شہر اُورلینس کا محاصرہ کیا اور بیرون شہر خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کا نام عجیب و غریب ہو گیا یعنے **مچھلیون کی لڑائی**۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ ایک انگریزی سردار کچھ رسد کی گاڑیان لشکر گاہ انگریزی کی طرف لیے جاتا تھا کہ مقام دُووری پر فرانسیسی سوارون نے اوسپر حملہ کیا اور اوسنے اونھین بھگا دیا چونکہ رسد کی گاڑیون مین نمکین مچھلیان بکثرت تھین اس سبب سے اس لڑائی کا نام یہ ہو گیا۔ اس لڑائی کی فتح ہونے سے اور محاصرین انگریزی کی جرأت و استقلال سے اہل فرانس ہمت ہار گئے اور شہر اورلینس سے مایوس ہو گئے

مگر دفعۃً زمانہ کا رنگ بدل گیا۔ ایک عورت جون نامی نے کہ ایک دیہاتی سراے مین خادمہ تھی پادشاہ فرانس سے ملازمت چاہی اور عند الملاقات عرض کیا کہ مجھے خدا نے اسواسطے بھیجا ہے کہ انگریزون کو اورلینس سے نکالدون اور حضور کو (یعنے چارلس کو) رھیمس مین لیجاؤن۔ پادشاہ فرانس نے اس مدعیۂ رسالت کا نہایت اعزاز و احترام کیا خواہ اس وجہ سے کہ اوسکے افسانہ کا اوسے یقین آگیا

خروج جون مدعیہ رسالت سنہ ۱۴۲۹ء

کی تحصیل انتظام امور سلطنت کے واسطے مقرر کی گئی اور نواب بڈفرڈ عم پادشاہِ شیرخوار متولی ولایت فرانس مقرر ہوا اور دوسرا چچا همفري نواب گلوسٹر مخاطب بخطاب حافظ مملکتِ انگلستان ہوا۔

هنري پنجم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد پادشاہ فرانس نے انتقال کیا اور اوسکا ولیعہد بخطاب چارلس ہفتم پادشاہ ہوا۔ دریاے لوار عملداری انگریزی اور عملداری فرانسیسی مین حدِّ فاصل تھی۔ جنگ کرِی ونٹ (سنہ ۱۴۲۳ء) اور جنگ ورنول (سنہ ۱۴۲۴ء) مین نواب بڈفرڈ نے فرانسیس مین انگلستان کا نام رکھ لیا۔ نواب گلوسٹر نے جیکولاین شاہزادی بویریا سے شادی کی اور بربناے وراثت شاہزادی موصوفہ اکثر بلاد ممالک نڈرلنڈس کا مدعی ہوا۔ نواب بربنٹ بھی اسی شاہزادی کی زوجیت کا مدعی ہوا اور نواب گلوسٹر کے دعوے کا مانع وقادح ہوا اور نواب بربنٹ کی اعانت وتائید اوسکے ابن عم رئیس اعظم بر گنڈي نے کی پس اسطرح سے رئیس موصوف پادشاہ انگلستان کی شرکت سے خارج ہوا۔ نواب گلوسٹر نے اپنے وطن مین بھی بوفرٹ اسقف وینچسٹر سے کہ نہایت متکبر اور صاحب مکنت تھا مناقشہ کیا پس ان وجوہ سے نواب بڈفرڈ کی حکومت فرانسیس مین ضعیف ہوگئی

آخر الامر سنہ ۱۴۲۸ء مین ارباب کونسل نے یہ تجویز کیا کہ سپاہ

فرانس

چارلس ششم .....

اسپانیہ

هنري سوم ..... سنہ ۱۴۰۶ء

جان دوم .....

شہنشاہ جرمنی

سجسمنڈ .....

پوپ

جان بست وسوم ..... سنہ ۱۴۱۵ء

مارٹن پنجم .....

باب سوم

عہد شاہ هنري ششم - مولد ونڈسر - سنہ ولادت سنہ ۱۴۲۱ء - سنہ جلوس سنہ ۱۴۲۲ء - سنہ وفات سنہ ۱۴۶۱ء

چونکہ بوقت جلوس اس پادشاہ کا سن کل چھ مہینے کا تھا لہذا بیس آدمیوں کی

اسواسطے کہ اوسکی فتوح نے اونکی نظرون کو ایسا خیرہ کر دیا تھا کہ جس بات کی اوسنے درخواست کی رعایا نے فوراً منظور کرلیا اور اکثر چیزون کے محصول مادام الحیوۃ اوسے معاف کردئے اور ان محصولون کی ضمانت پر اوسنے بہت سا روپیہ قرض لیا۔ آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کے تھی مگر اکثر مخارج مداخل سے بڑھجاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ سالانہ کے فقط شہر کیلی مین صرف ہوجاتا تھا۔ انگریزی فوج بحری کی بنا بھی اسی پادشاہ کے وقت مین ہوئی کہ اسنے ایک بڑا وسیع جہاز اپنے واسطے شہر بیون مین بنوایا۔ ان بیڑون مین جنمین شاہ هنري نے بنوایا تھا یا سوداگریکے جہاز ہوتے تھے یا اور ملکون کے جہاز بکرایہ لیے جاتے تھے۔ شاہ هنري نے رچارڈ وھٹنگٹن تاجر لنڈن کو تین مرتبہ عہدۂ کوتوالی سے سرافراز کیا اور اس سوداگر نے ایک جہاز مسمّیٰ بہ کیٹ مین کئی مرتبہ بقصد تجارت سفر دریا کیا اور بہت دولت حاصل کی چنانچہ اسی جہاز کے نام سے بچون کے بھلانے کی کہانی نکلی ہے اور وہ بہت مشہور ہے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس اوّل	

شاہ ھنري کا دربار گرم تھا جسکے تزک و احتشام کے سامنے خود بادشاہ فرانس کا دربار گرد تھا۔ شاہ ھنري نے عین اوج وسطوت مین اس دار فانی سے رحلت کی۔ اوسکے مرض مین مورّخین نے اختلاف کیا ہے لیکن اتنا امر یقینی ہے کہ جوانی کی عیاشی و میخواری اوسکی جوان مرگی کا باعث ہوئی۔ اوسکا جنازہ نہایت تزک و احتشام سے انگلستان مین لیگئے اور قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کیا۔ اوسے فقط ایک بیٹا ھنري ششم تھا۔ اوسکے بعد اوسکی زوجہ ملکہ کیتھرائین نے اون ٹیوڈر سے کہ شرفاء ویلس مین سے تھا عقد کر لیا پس اسطرح سے خاندان شاہی ٹیوڈر کی بنیاد پڑی۔

ھنري پنجم شجاع اور مدبّر و سیاست دان تھا۔ اوسکے غرور و نخوت سے لوگ کشیدہ خاطر رہتے تھے مگر اوسکا عدل مستقیم رعایا کے نزدیک اوسکے عیوب و جرائم کا کفارہ تھا۔ وہ فوج کا بڑا پیارا تھا کہ اوسکی رکاب ظفر انتساب مین ہمیشہ اوسے فتح و فیروزی نصیب ہوئی یہ بادشاہ کشیدہ قامت اور لاغر تھا۔

اس بادشاہ کے عہد مین محکمہ عوام پارلیمنٹ نے ایک اختیار عظیم حاصل کیا وہ یہ تھا کہ کوئی قانون بے اس محکمہ کی منظوری کے نافذ نہو گا۔ جتنا روپیہ رعایا نے اس بادشاہ کو دیا اوتنا کسیکو نہ دیا تھا

چارلس هنري فرانسيس کا پادشاه هو

شاه هنري اپني دولهن کو ساتهه ليکر تهوڑے دنون کے ليے انگلستان مين آيا تها که ايک ايسي خبر وحشت اثر سني که اولٹا فرانسيس کو پهر گيا — پادشاه فرانس کے وليعهد نے فوج اسکاٹ لنڈ کي مدد سے سپاه انگريزي کو مقام بوجي پر شکست دي اور شاه هنري کے بهائي نواب کليرنس کو قتل کر ڈالا — هنري کو يه اميد تهي که اسکاٹ لنڈ والے اپنے پادشاه سے نه لڑينگے اس خيال سے وه اونکے پادشاه جيمس کو که قيد تها لڑائي مين ليگيا - يه اميد پادشاه کي نه برآئي مگر چونکه وه هميشه فتح نصيب رها لهذا اس دفعه بهي اوسنے دشمن کو نکالکر قصبه بورجس مين کر ديا اور قلعه مُو کو که قريب پيرس پاے تخت فرانس کے واقع تها اور نهايت مستحکم تها مغلوب کر ليا اس سبب سے اهل فرانس کي حريفانه تدبيرين باطل هوگئين —

اب شاه هنري کي طمع ملک گيري اقصي مدارج کاميابي کو پونهچ گئي تهي — تمام ملک شمالي فرانس تا ساحل درياے لوُار اوسکے قبضه مين تها اور تاج فتح و فيروزي جو اوسنے جنگ اگنکورٹ اور رُوُن مين پايا تها اوس مين سے ايک تار بهي نه گرنے پايا تها — اودهر تو پيرس مين عيد فسح کي خوشيان هو رهي تهين ادهر لُوَر مين

تعاقب نکیا اور ڈوور کو چلا گیا۔ جب پادشاہ ڈوور مین بفتح وفیروزی پونہچا تو رعایا کی خوشی کی حد و پایان نہ تھی یہانتک کہ لوگ اوسکے جہاز کے استقبال کے واسطے سمندر مین کود پڑے اور ہزارون آدمی احسنت احسنت کہتے ہوے زیر پرچم نشانہاے ظفر لنڈن تک پادشاہ کے ساتھ گئے اور پارلیمنٹ نے بلا درخواست پادشاہ کے بہت سا روپیہ اوسے دیا اور مادام الحیوۃ اوسے اُون اور چمڑے کا محصول معاف کردیا۔

فتح نورمنڈی ۱۴۱۹ء

سنہ ۱۴۱۷ع مین محاربہ فرانس پھر شروع ہوا۔ پادشاہ انگلستان نے آہستہ آہستہ فرانسیس کے شہر فتح کیے یہانتک کہ چھ مہینے کے محاصرہ کے بعد شہر دُون کو فتح کرلیا اس سبب سے صوبہ نورمنڈی اوسکے قبضہ مین آگیا۔ اب ایک ایسا حادثہ ناگہانی ہوا کہ فرانسیس کی سلطنت لے لینیکی بہت سہل راہ نکل آئی۔ وہ حادثہ یہ تھا کہ نواب برگنڈی کو ہوا خواہان شاہ فرانس نے بکرود غا مار ڈالا لہذا نواب موصوف کے طرفدار پادشاہ فرانس کے خون کے پیاسے ہوگئے اور شاہ ہنری کے شریک ہوگئے اس سبب سے ہنری کو اتنی قوت ہوگئی کہ اوسنے حاکمانہ شروط مصالحہ پادشاہ فرانس کو لکھہ بھیجے اور مصالحہ ٹروئز منعقد ہوا جسکی شروط ضروریہ یہ ہین۔ اوّل یہ کہ شاہ ہنری فرانسیس کی شاہزادی کیتھرین کو اپنے حبالۂ عقد مین لائے۔ دوم یہ کہ تاحیات پادشاہ ضعیف الدماغ چارلس ہنری سلطنت فرانسیس کا متولی رہے۔ سوم یہ کہ بعد وفات شاہ

مصالحہ ٹروئز ۱۴۲۰ء

آدمی تھے اور سپاہ انگریزی کی ہفت چند تھی مگر شہر کی ہی وہان سے دور نہ تھا اور وہان کی فتح جو یاد آئی تو ہر انگریز کا دل شیر ہو گیا۔ دوسرے دن علی الصباح انگریزی کماندار کہ سوا فتح کے شکست کا نام نجانتے تھے آگے بڑھے اور للکارتے ہوے بڑھے چلے گئے۔ آلات معمولی کے سوا اونکے ہاتھون مین تیز نکیلی لکڑیان بھی تھین اُن لکڑیون کی اونھون نے ایک ترچھی قطار اپنے سامنے باندہ لی اور اس دیوار چوبین نے فرانسیسی فوج کے حملہ کو خوب روکا اور اوسکی آڑ مین انگریزی تیراندازون نے تیرون کا منہ برسا دیا بعد اوسکے کمانون کو پھینک کر سوارون کے ساتھہ صفوف شکستہ فوج مخالف پر صاعقہ وار ٹوٹ پڑی اور فوج فرانسیسی کا پھلا اور دوسرا اور تیسرا حصّہ یکے بعد دیگرے منہزم ہوا۔ خود بادشاہ ھنری عین شدت جدال و قتال مین مشغول کارزار تھا اور اگرچہ کئی مرتبہ گرز گران اور شمشیر برّان اوسکی حلق پر رکھدی مگر اوسے گزند نہ پہنچا۔ بادشاہ انگلستان کی حکمت اور قواعد دانی سے سپاہ فرانسیسی سراسیمہ اور پریشان ہو گئی کہ اوسنے کچھہ سوار پوشیدہ دیہ اگنکورٹ مین کہ عقب فوج فرانسیسی واقع تھا بھیجے اور اونھون نے مکانات مین آگ لگا دی۔ الغرض فوج فرانسیسی منہزم و مفرور ہوئی اور خود سپہ سالار فرانسیسی اور بڑے بڑے نامور امیر اور آٹھہ ہزار سردار اور سواران جرّار اوس روز کام آئے مگر سپاہ ظفر پناہ انگریزی مین فقط سولہ ۱۶ سے آدمی مارے گئے۔ بعد اس فتح عظیم کے ھنری نے فوج فرانسیسی کا

جمع کیا۔ مگر جنگ مین اس سبب سے تاخیر ہوگئی کہ لوگون نے سازش کرکے
چاہا کہ نواب مارچ کو پادشاہ کردین یہ سازش پادشاہ کو معلوم ہوگئی اور
لارڈ اسکروپ کہ پادشاہ کا ہمدم و ہمراز بلکہ ہمخواب تھا اور
رچارڈ نواب کیمبرج پادشاہ کا ابن عم بجرم بدخواہی معاقب
بسزاے موت ہوے۔

اب پادشاہ ایک بیڑا جہازون کا تیار کرکے اور تیس ہزار
آدمی ساتھ لیکر بندرگاہ سوتھمپٹن مین سوار ہوا اور دریاے
سین تک پونہچ گیا اور پانچ ہفتہ کے زمانہ مین قلعہ ھرفلور کہ دریاے
مذکور کے ساحل راست پر واقع تھا اور نہایت مضبوط و مستحکم تھا لے لیا
بعد اوسکے وہی فوج جو بسبب شدت بیماری و کثرت زخمہاے کاری کے
نصف رہگئی تھی ہمراہ لیکر یہ قصد عظیم کیا کہ کیلی کو اوسی راہ سے جاے
جس راہ سے کہ اڈورڈ سوم کا لشکر ظفر پیکر گیا تھا۔ الغرض جب
پادشاہ منزل مقصود پر پونہچا تو دریاے سوم کے پل ٹوٹے پائے اور
قلعون پر دیکھا کہ تیز نکیلی لکڑیون کی باڑہ لگی ہے مگر چند روز کے بعد ایک
مقام غیر محفوظ دریا مین دیکھا اور بسرعت تمام اوس مقام سے عبور کرکے سیدھا بسمت کیلی راہی ہوا
اودھر سپہ سالار فرانسیسی قریب دیہ اگنکورٹ کے قدوم مخالف کا منتظر تھا اور
اوس شب تیرہ و تار و شدت امطار مین سپاہ جرار انگریزی نے مشاہدہ
کیا کہ فرانسیسی لشکر مین جابجا آگ روشن ہے۔ فوج فرانسیسی مین لاکھ

جنگ اگنکورٹ ۲۵ - اکتوبر ۱۴۱۵ء

کیا- اسی قلعہ سے پادشاہی سپاہی میس صوف کو پکڑ کر مجلس ٹاور مین لے گئے اور پادشاہ نے پادریون کے خوش کرنے کے واسطے اوسکے عقیدہ کو بدعت عظیمہ و معصیت کبیرہ مشتہر کیا- الغرض نواب کوبھم مجلس سے نکل گیا اور اپنے تابعین کو کلیسائے سینٹ گائل مین جمع کر کے آمادۂ فساد ہوا مگر پادشاہ بھی بڑا ہوشیار تھا کہ نصف شب کو باغیون پر ٹوٹ پڑا اور اونھین منتشر و پریشان کر دیا- اونکا پیشوا تو بھاگ گیا مگر اونمین سے اکثر گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور تین برس کے بعد نواب اولڈ کیسل رئیس فرقۂ باغیہ حملہ آوران اسکاٹ لنڈ کا شریک ہوا اور بجرم بغاوت والحاد زندہ جلا دیا گیا-

ابتک تو پادشاہان انگلستان فقط مدعی خطاب پادشاہ فرانس رہے مگر یہی پادشاہ ہنری پنجم اس خطاب کا سزاوار ہوا کہ اسنے فرانسیس کی جنگ خانگی کو غنیمت جانکر اڈورڈ سوم کے دعوی سلطنت فرانس کی تجدید کی اور شروط مصالحہ بریٹنی کی تکمیل و ایفا چاہا- اس درخواست کے جواب مین پادشاہ فرانس نے کچھ گیند بھیجدئے اسسے یہ کنایہ تھا کہ پادشاہ انگلستان گیند کھیلنا جانتا ہے لڑنا کیا جانے- یہ ہنری پر بڑا خار گذرا اور اوسنے لڑائی کا سامان کیا اور نواب بڈفرڈ کو متولی سلطنت مقرر کیا اپنے جواہرات گرو رکھے زبردستی روپیہ قرض لیا امرا و ارکین دولت کو بعزم جنگ فرانس

باب دوم

عہد شاہ هنری پنجم - مولد مونمته - سنہ ولادت سنہ ۱۳۸۸ء - سنہ جلوس سنہ ۱۴۱۳ء - سنہ وفات سنہ ۱۴۲۲ء

پہلے تو شاہزادہ هال بڑا بدمعاش اور شورہ پشت مشہور تھا مگر اب پادشاہ شجاع وجری هنری پنجم ہوگیا - پہلے اس پادشاہ نے یہ امر کیا کہ پرانے مصاحبون کو برطرف کردیا اور چھانٹ چھانٹ کے عقیلون کو اپنا ندیم کیا جنمین سر ولیم گیسکوئن سب سے زیادہ مشہور وممتاز تھا - پادشاہ نے نواب مارچ کو رہا کردیا اور امرائے پوسی کی جاگیر بلائے بے درمان کے بیٹے کو واگذار کردی -

هنری کے ابتدا عہد مین فرقہ لولّرڈس تہذیب ملت مسیحی مین کوشش کرنیکے سبب سے موردِ عتاب سلطانی ہوا - اس فرقہ کا رئیس سر جان اولڈ کیسل تھا جو بخطاب نواب کوبھم مشہور تھا - رئیس موصوف پیشتر پادشاہ کا ہمدم وہمراز تھا اور بعضون نے لکھا ہے کہ شیکسپیئر شاعر کی نقل مسمّی بہ فالسٹاف کا موضوع یہی شخص ہے - بعد اوسکے رئیس مذکور اپنی حماقت کی باتون سے تائب ہوا اور اپنے قلعہ کولنگ کو فرقہ لولّرڈس کا مامن ومأوے

فرانس

چارلس ششم ..... سنہ ۱۴۲۲ء

اسپانیہ

هنري سوم ..... سنہ ۱۴۰۶ء

شہنشاہان جرمني

ونسسلاس ..... سنہ ۱۴۱۰ء
رابرٹ ..... سنہ ۱۴۱۰ء
سجسمنڈ ..... سنہ ۱۴۳۷ء

پوپ

بونیفیس نہم ..... سنہ ۱۴۰۴ء
انوسینٹ ہفتم ..... سنہ ۱۴۰۶ء
گوگري دوازدہم ..... سنہ ۱۴۰۹ء
الگزنڈر پنجم ..... سنہ ۱۴۱۰ء
جان بست وسوم ..... سنہ ۱۴۱۰ء

ہمین سمجھا دیا جاے۔

اس پادشاہ کے عہد مین پہلی مرتبہ تخالف مذہبی کے سبب سے لوگون پر ظلم و تعدی ہوئی اور ولیم سائٹ قسیس کلیسا سینٹ اوسوتھ واقع لنڈن مقتول ہوا۔ قسیس موصوف اپنے مقتدے وکلف کے اصول و عقائد مین ثابت قدم رہا اور متّہم بکفر و زندقہ ہو کر ۱۴۱۰ع مین زندہ جلا دیا گیا۔

پیشتر انگلستان مین توپ کا رواج اسی پادشاہ کے وقت مین ہوا چنانچہ لکھا ہے کہ جب ۱۴۰۵ع مین ھنری نے شہر برِک کا محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے پڑا کہ اوسکے پرخچے اُڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے دروازے کھولدئے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
رابرٹ دوم	۱۴۰۶ع
جیمس اوّل	

اور پارلیمنٹ کا مزاج خوب جانتا تھا۔ اوسکا عالم خوف و اضطرار مین ہونا اس امر سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسکے عہد مین پہلی مرتبہ پارلیمنٹ نے اجلاس کیا تو چالیس شخصون نے اوسے ذلیل و حقیر کرنیکے واسطے اپنے دستانے زمین پر پھینکدیے اور ہنگام تقریر بادشاہ کو کاذب و مکار کہنا تو کچھ بات ہی نہ تھی۔ بادشاہ موصوف میانہ قد تھا اور آخر زمانہ مین ایک دانہ اوسکے مُنہ پر نکل آیا تھا اس سبب سے اوسکا چہرہ بگڑ گیا تھا تو اوس زمانہ کے وہمی لوگ کہتے تھے کہ یہ سزا بادشاہ کو خدا نے اس گناہ کی دی ہے کہ اسنے اسکاٹ لینڈ اسقف اعظم کنٹربری کو کہ باغیان پوپسی کا متوسل تھا قتل کروا ڈالا۔

اس بادشاہ کے عہد مین محکمۂ عوام پارلیمنٹ نے تدریجًا اپنی قوت بڑہائی چنانچہ اوس قانون کو اونھون نے بحال رکھا جسکے بموجب وہ اور اونکے نوکر نظربندی اور حبس سے بری تھے اور اونھون نے یہ اختیار حاصل کیا کہ بعوض عرائض تحریری کے تقریرًا اپنے مطالب عرض کرتے تھے اور اب صدر محکمہ یا مقرر جلسہ کی تقریر مین بیباکی و آزادی زیادہ ہوگئی اور ارباب محکمۂ عوام نے یہ حق اپنا مستقر و ثابت کر دیا کہ ہماری رائے سے روپیہ دیا جائے اور جس بات مین ہم کہین اوسمین ہمارا دیا ہوا روپیہ صرف ہو اور اوسکا حساب

مصاحب کو گیسکوئین منصف اعلیٰ نے قید کا حکم دیا تو شاہزادہ نے منصف مذکور پر تلوار کھینچی مگر اوس جج نے بھی کچھ خوف نہ کیا اور شاہزادہ کو پکڑ کر خاص پادشاہی کونسل مین بھیجدیا تاکہ معلوم ہو کہ خاندان شاہی بھی پابندی قانون سے آزاد نہین — شاہزادے نے بخوشی جج کا حکم مان لیا اور پھر کچھ اوسسے بغض و عداوت نہ رکھی بلکہ بلطف و محبت پیش آیا — پھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ کلمات سہوًا شاہزادہ کے مُنہ سے نکل گئے اور اوسسے معلوم ہوا کہ پادشاہ کو یہ گمان ہے کہ سلطنت لیا چاہتا ہے پس شاہزادہ باپ کے حجرہ مین چلا گیا اور پادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ حضرت فدوی کو مار ڈالین مگر ذلیل نفرمائین

شاہ هنري کا سن تو کچھ ایسا نہ تھا مگر صرع کے دورون نے اوسے ضعیف و مضمحل کر دیا — آخری دورہ پادشاہ کو ویسٹ منسٹر مین آیا اور وہ کنٹربوری مین دفن کیا گیا — اوسنے دو شادیان کی تھین اوسکی پہلی بی بی میري بوهن دختر نواب هیرفرڈ تھی اور دوسری زوجہ جین شاہزادی نوار تھی — جین کو کوئی اولاد نہ تھی میري کی اولاد هنري پنجم تامس نواب کلیرنس جان نواب بڈفرڈ هنري نواب گلوسٹر بلانچے اور فلپا تھی —

هنري چہارم جری اور بیدار مغز اور چالاک تھا اور رعایا

اسباب بعد اوسکے شوہر کے مرنیکے مسترد کر دینا چاہیئے تھا مگر پادشاہ انگلستان نے اس دعوے کے جواب مین شاہ جان کا فدیہ طلب کیا کہ اوسے جنگ پویکٹیرس مین انگریزون نے اسیر کیا تھا۔ تھوڑے عرصہ تک تو طرفین نے علانیہ لڑائی کا اظہار نہین کیا مگر امرا فرانسیسی شاہ هنري کی ذلت و اہانت کرتے تھے یہانتک کہ اب اونھون نے اوسکو ملک کو لوٹنا شروع کیا۔ لیکن دو حادثے ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے اسکاٹ لنڈ اور فرانس مین هنري کو غلبہ ہوگیا۔ ایک حادثہ یہ ہوا کہ شاہزادہ جیمس کہ شاہ اسکاٹ لنڈ کا اکبر اولاد تھا فرانسیس کے مدرسہ مین تحصیل علم کے واسطے جاتا تھا کہ راستہ مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز ساحل انگلنڈ پر بہ آیا اور وہ مقام پیونسی پر گرفتار ہوگیا۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ نواب اور لینس کے قتل ہونے سے فرانسیس مین آتش جنگ خانگی درمیان خاندان اور لینس اور خاندان بی گنڈي کے افروختہ ہوئی۔ هنري کبھی ایک خاندان کا شریک ہوا کبھی دوسرے خاندان کی طرف ہوگیا یہانتک کہ صوبجات اکوٹین اور پوئٹو اور انگولیم پھر اوسکے قبضہ مین آگئے۔

آخر زمانہ مین بڑے بیٹے کی بدکاری و شقاوت سے هنري کی زندگی تلخ ہوگئی مگر پھر بھی اس شاہزادے سے کبھی نیک باتین ظہور مین آجاتی تھین چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ولیعہد کے ایک بد معاش

مگر شاہ ھنري کے بڑے دشمن دو امیر تھے اور وہ دونون باپ بیٹے تھے اور اونکا نام پرسي تھا۔ باپ بخطاب نواب نور تھمبرلنڈ مشہور تھا بیٹا بسبب تیزی اور آتش مزاجی کے بلاء بے درمان مشہور تھا۔ یہ امر تحقیق نہین کہ جس پادشاہ کو اِن دونون امیرون نے خود تخت پر بیٹھایا تھا اوسپر انھون نے کیون تلوار کھینچی۔ شاید اسکا سبب یہ ہو کہ ھنري نے سَرْاڈمنڈ مُوْرٹیمر باشندۂ ویلس کا خون بہانہ قبول کیا اور چونکہ وہ بلاء بے درمان کا عزیز تھا اس سبب سے وہ پادشاہ سے منحرف ہوگیا۔ الغرض آون گلنڈوور اور اہل اسکاٹ لنڈ امراء پرسي کے شریک ہوے اور مقام شروزبري پر پادشاہ سے مقابلہ کیا اور بڑی طویل اور خونریز جنگ ہوئی مگر بلاء بے درمان کے مارے جانے سے ھنري کی فتح ہوئی۔ نواب نور تھمبرلنڈ کہ بسبب بیماری کے شرکت جنگ سے معذور رہا تھا بلا عذر پادشاہ کا مطیع ہوگیا اور اوسکا قصور معاف کردیا گیا مگر پھر وہ باغی ہوگیا اور اسکاٹ لنڈ اور ویلس مین آوارہ و سرگردان رہا آخر الامر ٹیڈکسٹر واقع ضلع یورک مین مارڈالا گیا۔

جنگ شمس و زہری سنہ ۱۴۶۰ء

ازابلا شاہزادی ہیوہ کے جواہرات اور جہیز کے بارہ مین پادشاہ فرانس سے بھی نزاع ہوئی اسواسطیکہ حسب اقرار طرفین بلکہ موصوفہ

جنگ نسبٹ موس ۱۴۸۸ء

اس پادشاہ نے پہلے مہم اسکاٹ لنڈ سر کیا۔ نواب ڈگلاس و نواب پوسی مین کہ رؤسا۔ حدود جنوبی اسکاٹ لنڈ سے تھے نائرہ بغض و عداوت قدیمہ پھر مشتعل ہوا۔ الغرض مقام نسبٹ موس اور کوہ ہوملڈن پر اسکاٹ لنڈ والون نے شدید شکست کھائی۔

کئی مرتبہ غدر و فساد ہنری کی سلطنت مین مخل و حارج ہوا۔ ایک مرتبہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ رچارڈ زندہ ہے اور اسکاٹ لنڈ مین ہے اور نواب مارچ بھی جیتا تھا لہذا پادشاہ کا حق سلطنت ناقص تھا۔ ایسی ایسی وجوہ و دلائل سے لوگون نے نزع سلطنت کی تدبیرین کین لیکن کچھ پیش رفت نہ گئی۔

ہنری چہارم کے تمام عہد سلطنت مین ایک شخص اَوَن گلنڈوَر کہ ویلس کا باشندہ تھا خود سر رہا اور پادشاہ کا مطیع نہ ہوا۔ یہ شخص لنڈن کے قانونی مدرسون کا تعلیم یافتہ تھا اور شاہ رچارڈ دوم کا جلودار و سلاح بردار رہا تھا۔ جب وہ اپنے ملک ویلس مین پھر آیا تو بسبب کمال تبحّر و علمیت کے ساحر مشہور ہو گیا اور اوسے معلوم ہوا کہ میری جاگیر کا ایک حصّہ پادشاہ کے دوست خاص نواب گری نے دبا لیا ہے پس اَوَن پادشاہ سے منحرف و باغی ہو گیا۔

نزع ہر دو صوبہ مذکورہ از حکومت انگریزی ... ایضاً ..... بسنہ ۱۳۷۵ء

سلطنت خاندان لنکسٹر

	سنہ جلوس
هنري چہارم ..... (پسر جان نواب گھنٹ)	بسنہ ۱۳۹۹ء
هنري پنجم ..... (پسر)	بسنہ ۱۴۱۳ء
هنري ششم ..... (پسر)	بسنہ ۱۴۲۲-۱۵۶۱ء

باب اوّل

عہد شاہ هنري چہارم - مولد بولنگبروک -

سنہ ولادت بسنہ ۱۳۶۷ء - سنہ جلوس بسنہ ۱۳۹۹ء

سنہ وفات بسنہ ۱۴۱۳ء

اب وارث خاندانِ لنکسٹر سریر آرائے سلطنت انگلستان ہوا۔ چونکہ ادّہ منڈ نواب مارچ شعبۂ اُولے خاندان پلین ٹیجنٹ سے تھا لہذا حسب قانون وراثتِ انگریزی مستحق سلطنت یہی شاہزادہ تھا اِس خوف سے پادشاہ نے اوسے مقید بقید شدید کیا۔ ایک مدت کے بعد یہ قاعدہ اصول اوّلیہ قانونِ سلطنتِ انگلشیہ مین داخل ہوا کہ اکبرِ اولاد مالک تخت و تاج ہوتا ہے

ة

سا جنگ جگ آنه گنج گنج ۲ نه ج

آ نقطا نقطا

شجرۂ نسب



سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ایوشیم	ہنری سوم	۱۲۶۵ء
جنگ بینک برن	اڈورڈ دوم	۱۳۱۴ء
جنگ کوہ ہیلیڈن	اڈورڈ سوم	۱۳۳۳ء
آغاز محاربہ فرانسیس	ایضاً	۱۳۳۸ء
جنگ کرسی	ایضاً	۱۳۴۶ء
جنگ نولس کروس	ایضاً	ایضاً
جنگ پوکٹیرس	ایضاً	۱۳۵۶ء
مصالحہ بریٹنی	ایضاً	۱۳۶۰ء
بغاوت ٹایلر	ریچارڈ دوم	۱۳۸۱ء
جنگ آنٹ برن	ایضاً	۱۳۸۸ء

تغیرات سلطنت

فتح ایرلنڈ	ہنری ہشتم	۱۱۷۲ء
فتح ویلس	اڈورڈ اوّل	۱۲۸۲ء
فتح کیلے	اڈورڈ سوم	۱۳۴۷ء
استحصال صوبہ گین و پوئیٹو	ایضاً	۱۳۶۰ء

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
تاجداری رابرٹ بروس	اڈورڈ اول	۱۳۰۶ء

تغیرات در آئین ملکی

انعقاد کونسل کلیرنڈن	هنری دوم	۱۱۶۴ء
نفاذ فرمان میگنا چارٹا	جان	۱۲۱۵ء
تقرر پارلیمنٹ مجنون	هنری سوم	۱۲۵۸ء
تعیین محکمۂ عوام پارلیمنٹ	ایضاً	۱۲۶۵ء
تقرر کونسل آرڈینرس	اڈورڈ دوم	۱۳۱۰ء
تعیین پارلیمنٹ عجیب	رچارڈ دوم	۱۳۸۸ء

محاربات و مصالحات

جہاد سوم با اہل اسلام	رچارڈ اوّل	۱۱۹۰ء تا ۱۱۹۲ء
جنگ بوونس	جان	۱۲۱۴ء
جنگ لنکن	هنری سوم	۱۲۱۷ء
جنگ لوس	ایضاً	۱۲۶۴ء

جان وکلف .... سنہ ۱۳۸۴ء مین وفات کی — ضلع یورک کا رہنے والا تھا — بیلیال کالج واقع اکسفرڈ مین علم الہیّات کا مدرس اعلی تھا — اور صُحُفِ سماویّہ کا مترجم اور مہذّب ملّتِ مسیحی ہے

جان بابر ..... آبوٹ دین کا اسقف تھا — اسنے قریب سنہ ۱۳۷۱ء کے رابرٹ بروس کے حال مین ایک کتاب نظم کی

تاریخات سوانح عظیمہ عہد سلاطین پلین ٹیجنٹ

(از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۲۹۹ء)

سوانح عامّہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
قتل بکٹ اسقف اعظم	هنری دوم	سنہ ۱۱۷۰ء
ممانعت عبادت از جانب پوپ	جان	از سنہ ۱۲۰۸ء تا سنہ ۱۲۱۴ء
تقرر بیلیال بہ سلطنت اسکاٹ لنڈ	اڈورڈ اوّل	سنہ ۱۲۹۹ء

اسکاٹ لنڈ کے لوگون نے گرفتار کر کے جنگ بینک بون کا حال نظم کروایا

در انگریزی طبقہ اوسط

جان گوئر ..... سنہ ۱۳۲۰ء سے سنہ ۱۴۰۲ء تک رہا۔ اسنے اشعار نصیحت آمیز تصنیف کئے

جیوفری چاسر ..... سنہ ۱۳۲۸ء سے سنہ ۱۴۰۰ء تک رہا۔ یہ سب سے اوّل اور بڑا شاعر انگریزی ہے اور یہ شاہ اڈورڈ سوم اور رچارڈ دوم کے اہل دربار مین سے تھا۔ اسکی مشہور کتاب **حکایات کنٹربری** ہے

جان مینڈول ..... سنہ ۱۳۰۱ء سے سنہ ۱۳۷۲ء تک رہا۔ اسنے ایک کتاب سیاحت ممالک مشرقیہ انگریزی اور فرانسیسی اور لاطینی زبانون مین تصنیف کی

مشاہیر اہل تصنیف زمانہ سلاطین پلین ٹیجنٹ

(از سنہ ۱۱۵۹ء تا سنہ ۱۳۹۹ء)

در زبان سمی سکسن

لیمون ..... ضلع ورسٹر مین مقام اریلی رجس کا قسیس تھا۔ اسنے قریب سنہ ۱۲۰۰ء کے تاریخ انگلستان نظم کی

در زبان انگریزی قدیم

رابرٹ باشندۂ گلوسٹر... سنہ ۱۲۷۰ء سے سنہ ۱۲۸۵ء تک رہا۔ اسنے تاریخ انگلستان منظم کی

رابرٹ میلنگ ..... برنّ کا رہنے والا تھا۔ یہ بھی مورخ تھا

بَیسٹن ..... راہب اور شاعر تھا۔ اسے شاہ اڈورڈ دوم اسکاٹ لنڈ مین اس غرض سے لیگیا تھا کہ اوسکر قوم کا حال نظم کرکے سنائے مگر اوسے

اسکاٹ لنڈ

بیدار ہوے اور دام اسیری سے خلاصی پائی اور
انگریزی علم ادب اختراع ہوا اور نظم و نثر دونون ایجاد
ہوے — شعرا الطالیہ کی نغمہ سنجی و شیرین سخنی نے
جیوفری چاسر کے قلب پر ایسی تاثیر کی کہ اوسنے
کتاب مشہور بہ حکایات کنٹربری نظم کی اور قریب
اسی زمانہ کے جان وکلف کے مصنفات شائع ہوی —
جسطرح چاسر ابو الشعرا انگریزی مشہور ہی اوسیطرح
وکلف کو ابو النثار کہنا بجا ہے — یہ مصنف طبقہ اوسط
زبان انگریزی کے بانی ہین اور یہ طبقہ لسان ملکہ الزبتہ
کے عہد تک جاری رہا —

کتابین بڑی قیمتی ہوتی تھین یہانتک کہ مجموعۂ صُحفِ سماویہ قلمی کی قیمت چار سے روپیہ تھی —

فتح نورمن سے جو تغیرات ہوے وہ زبان انگلوسکسن پر بھی موثر ہوئے اور اب یہ زبان بھی سکسن یعنے سکسنِ مخلوط یا غیر خالص ہوگئی اور یہی ہیئت اِس زبان کی تا زمان هنري سوم باقی رہی — یہ قاعدہ کُلّیہ ہے کہ جب زبان قدیم مین تغیر ہوکر اوسسے جدید زبان پیدا ہوتی ہے تو جون جون اِس زبان مین ترقی ہوتی جاتی ہے علامات تصریف کلمات سے حذف ہو جاتے ہین اور اونکے مقام پر الفاظ معاون آجاتے ہین اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جسقدر اہل زبان کی ترقی ہوتی ہے اوسیقدر زبان کی بھی ترقی و توسیع ہوتی ہے اور جسطرح تغیرات قومی تدریجی ہوتے ہین اوسیطرح تغیرات لسانی بھی بہ تدریج ہوتے ہین — الغرض زبان اور اہل زبان مین ملازمت ہے — اڈورڈ سوم کے زمانہ تک تو اہل انگلستان فاتحین نورمن کے قہر و غلبہ سے متحیر و متردد رہے جب اس بادشاہ کا زمانہ ہوا تو وہ خواب غفلت سے

حال اس مثل کا مصداق ہو کہ جسکی لاٹھی اوسکی
بھینس اور شہ زوری اور سپاہ گری کی ایسی قدر
و منزلت پس کچھہ تعجب نہین کہ جو تعلیم کہ فی زمانینا
معتبر ہے اوس زمانہ کے لوگ اوس کا کچھہ خیال نکرتے
تھے — بڑے آدمیون کو فقط سپاہگری اور شکاری
کا شوق تھا اور وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے
اور اگر کچھہ پڑھنا جانتے تھے تو بقول ایک ظریف
کے چھوٹے چھوٹے الفاظ کے تو ہجے لگا تے تھے
بڑے بڑے الفاظ بالکل اُڑا جاتے تھے —
فقط پادری ذی علم ہوتے تھے مگر اون کا علم بھی محدود
و محصور تھا فنّ الٰہیات سے اونمین بہت شوق تھا
لیکن بعد او سکے اور علوم و فنون کا بھی کچھہ شوق
ہوا — جو پیشے عمدہ تھے وہ پادری کرتے تھے چنانچہ
وکالت طبابت معلّمی یہ پیشے پادریون سے متعلق
تھے — ہر خانقاہ مین ایک لکھنے کا کمرہ علیحدہ ہوتا
تھا اور اوس مین راہب بکمال سہولت و اطمینان
کتابون کی نقلین لکھا کرتے تھے اور ہر صفحہ کے
حاشیہ پر جدول طلائی اور انواع و اقسام کے
عمدہ رنگون کی جدول بناتے تھے لہذا قلمی

پہنتی تھین اور کمر چینین رنگ برنگی اور اونکی سنہری ڈابون مین پشین قبض کی جوڑی لگی رہتی تھی اور وہ خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑون پر سوار ہوکر سیر و شکار کو جاتی تھین۔ شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شاہزادی بھیمیا نے عورتون کی سواری کیواسطے یکرخہ زین ایجاد کیا۔

اس زمانہ تک نیزہ بازی سب لہو ولعب سے اقدم واولیٰ تھی لیکن اب ایک اور کھیل ایجاد ہوا وہ یہ ہے کہ ایک حلقہ آہنی کسی چیز مین لٹکا دیتے تھے اور سردار گھوڑے اوڑاتے ہوے اوس حلقہ کو نوک نیزہ پر اوٹھا لیتے تھے اور اسی طرح سے ایک لکڑی کی تصویر پر نشانہ لگاتے تھے کہ وہ ایک قلابے مین لٹکی ہوتی تھی اور اوسکے ہاتھہ مین کاٹ کی تلوار ہوتی تھی پس جس شخص کی برچھی اوس تصویر چوبین کے بیچوبیچ مین پڑتی تھی وہ تو نلوہ نکل جاتا تھا لیکن اگر وہ چوکا اور اوسکی برچھی ذرا ہٹ کر لگی تو وہ تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جیسے ہی وہ اناڑی اوسکے قریب سے گذرتا تھا وہ کاٹ کی تلوار اوسپر اس زور سے پڑتی تھی کہ معاذ اللہ۔ گھڑدوڑ اور سانڈون کی لڑائی یہ دو کھیل ایسے تھے کہ ادنیٰ و اعلیٰ سب کو مرغوب تھے۔ مگر غربا کو تیراندازی کا بڑا شوق تھا اور اونھین بادشاہ کا حکم تھا کہ ہر اتوار کو اور روز عید بعد نماز کے تیراندازی مین مشق کیا کرین اور ان اوقات مخصوصہ مین اور قسم کے لہو ولعب کی ممانعت تھی جیسے مرغ لڑانا چکر پھینکنا گیند کھیلنا۔ جس زمانہ کا

کے لوگ اِس حکم سے مستثنی تھے اور وہ لوگ جو حدود اسکاٹ لنڈ اور ویلس سے آتے تھے وہ بھی اس قید سے آزاد تھے اور وہ انگریزی کسانون کو خریف کاٹنے مین مدد دیتے تھے۔ زراعت کا شغل علماء وقسّیسین کو بھی مرغوب ومطبوع تھا چنانچہ بکٹ اسقف اعظم اور اوسکے اتباع راہب گھاس کاٹا کرتے تھے اور کھیتون مین کٹے ہوئے درختون کے گٹھے باندھا کرتے تھے۔ انہین راہبون کے سبب سے اوس زمانہ کے باغون مین ترقیان ہوئین۔

شاہ اڈورڈ سوم کے اہل دربار کے لباس سے اوس زمانہ کی وضع معلوم ہوجائے گی۔ وضعدارون کی پوشاک یہ تھی کہ چوڑی چوڑی آستینون کے کرتے آدھے سفید اور آدھے نیلے۔ پایجامے گھٹنون سے بھی اونچے۔ جرّابین رنگ برنگی۔ جوتون کی نوکین اتنی لمبی کہ سنہری زنجیرون سے کمربند مین باندھی جاتی تھین۔ داڑھیان لمبی لمبی بلدار۔ بالون کے جوڑے پیچھے دم سے لٹکتے ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیان اونپر عجیب وغریب جانورون کی صورتین کڑھی ہوئین اور ٹھڈی کے نیچے بوتامون سے بندھی ہوئین۔ بیگمات کی پوشاک مین ایک چیز نہایت عجیب تھی کہ ٹوپیان چھجے دار ہوتی تھین اور بعضی ٹوپیان دو فٹ اونچی ہوتی تھین اور اونکے اوپر سے رنگ برنگی آبدار فیتون کی قطار کی قطار مثل قوس قزح کے لہراتی تھی۔ سائے بڑے لمبے چوڑے

کہ دو ایک پلنگ رکھے ہین تین چار مونڈھے تپائیان پڑی ہین چھ سات دسترخوان پھکنیان رکھی ہین ایک پیتل کی پتیلی رکھی ہے اوسپر ایک پیتل کی رکابی اور ایک کٹورا رکھا ہے۔

بڑے بڑے سوداگر اُون کا بیپار کرتے تھے۔ بلکہ پادشاہون کو بھی پشمینہ کی سوداگری سے عار نہ تھی چنانچہ جس پادشاہ نے کریسی کا معرکہ سر کیا تھا وہ اشجع و احسن ملوک انگلستان تھا مگر اوسکا ہمسر شاہ فرانس اوسے ازراہ مضحکہ پادشاہ پشمینہ فروش کہتا تھا۔ فوج کے چار فرقے تھے اوّل سردار اور سواران جلوشاہی اور اونکے اتباع و حواشی دوم سواران سبک سیر جو چھوٹے چھوٹے گھوڑون پر سوار اکثر اسکاٹلنڈ کی لڑائیون مین بھیجے جاتے تھے سوم تیرانداز جنکی تیزدستی سے بڑے بڑے معرکے سر ہوے۔ اونکی کمانین دو قسمون کی تھین نیم کش کمانین جنسے پردار تیر لگاتے تھے اور خمیدہ کمانین جنسے سادی تیر مارتے تھے۔ چہارم پیادے اونکے ہاتھون مین برچھیان سر پر جھلم گلے مین دوہری کرتیان اور ہاتھون مین آہنی دستانے۔ اوس زمانہ مین روپیہ کی کیا قدر تھی یہ کچھ مزدوری کی مقدار سے معلوم ہوسکتا ہے۔ گھسیارا آٹھ پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور تھوئی دو آنہ روز پاتا تھا۔ کسیکو یہ اجازت نہ تھی کہ اپنے قرب و جوار سے دور جاکر مزدوری کرے مگر ضلع ڈربی اور اسٹافرڈ اور لنکشیر

شدید ہوتا تھا اور قوانین ایرلنڈ کو قبول کرنا جرم بدخواہی و بغاوت مین داخل تھا۔

باب دہم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد پادشاہان

پلین ٹیجنٹ

سلطان شیر دل کے زمانہ مین قانون فیوڈل سسٹم کمال اوج پر تھا۔ اس قانون کا زوال اوسدن سے شروع ہوا جسدنسی عوام یعنی وکلاء رعایا شریک پارلیمنٹ ہوے اور جو کچھ بنیاد شکستہ اسکی باقی رہگئی تھی وہ محاربہ روز مین بالکل منہدم و منعدم ہوگئی۔

رفتہ رفتہ امراء و شرفاء مین نفاست اور شایستگی آگئی گرم مصالح کے استعمال سے کھانیکا مزہ بدل گیا اور شیشہ کے دروازون اور مٹی کے برتنون اور کوئلہ کی آگ اور شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آسائش زیادہ ہوگئی ۔ چھپڑون کے بدلے کھپریلین پڑنے لگین ۔ اس زمانہ کے طرز عمارت کو گلزار کہتے ہین اور اسکی خاص صفتین یہ ہین کہ محرابین کنگرہ دار ہوتی ہین اور نقش و نگار اور گلکاری بہت ہوتی ہے ۔ مگر اسباب خانہ ابتک قلیل تھا چنانچہ بہت معقول زمیندار کے گھر مین بڑی کرامت یہ تھی

جنوب و مشرق کا حصّہ جہان انگریز بستے تھے سرحدّ انگریزی کہلاتا تھا
اس سرحد کے اندر جو امیر رہتے تھے اونھون نے پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ء
مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی

ایرلنڈ کے حالات مین ایک ماجراے عجیب و غریب یہ ہے
کہ اڈورڈ بروس نے چاہا کہ اس جزیرہ کا بھی پادشاہ ہوجاؤن
الغرض پادشاہ موصوف اپنے بھائی رابرٹ سے مدد لیکر بہراہی چھ
ہزار آدمی کے بعد عبور دریا صوبۂ السٹر مین پونہچا اور مقام کیرلفرگس
مین تاج شاہی سر شوریدہ پر رکھا اور صوبۂ جنوبی پر دو برس تک قابض
رہا۔ ۱۳۱۸ء مین بروس فوج انگریزی سے لڑائی مین مقام فاگھرٹ
قریب ڈنڈلک کے مارا گیا

قریب زمانۂ شاہ اڈورڈ سوم کے جو انگریز ایرلنڈ مین
تھے اونکی متضادّ فرقے ہوگئے حملہ آوران قدیم کی اولاد احفاد سکنۂ
جدید کو بچشم حقارت دیکھتی تھی مگر فرقۂ اوّل کے اکثر لوگ باشندگان
اصلی یعنے سلٹ سے مختلط ہوگئے تھے اور اونکا لباس اور زبان
اور قوانین اختیار کر لیے تھے۔ اہل انگلنڈ ان ایرلنڈ کو انگریزون
سے ایسے برگشتہ و مخالف تھے کہ جو شخص ایرلنڈ کا لباس پہنتا تھا
یا وہان کی زبان سیکھتا تھا وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ و جرمانہ

زشت اور مجادلہ اراکین دولت نے اوسکے عہد بے فیض کا خاتمہ کردیا

حالات ایرلنڈ

غارتگران ڈینمارک کے حملون کے آثار و علامات اس ملک مین کئی سے برس تک باقی رہے — یہ ملک کہ خوبصورتی اور سرسبزی و شادابی مین ضرب المثل ہے اور اسی جزیرۂ زمرّدین کہتے ہین بالکل خراب و برباد ہوگیا تھا اور اسکا حال بھی ویسا ہوگیا تھا جیسی انگلنڈ ہفت ریاستہای سکسن کے زمانہ مین تھا — اہل ڈینمارک کی نسل سے جو لوگ اس جزیرہ کے کنارے پر رہتے تھے اونکا نام اہل مشرق ہوگیا تھا — یہ لوگ رفتہ رفتہ اصل باشندون سے مختلط ہوگئے — یون تو اس ملک مین بہت سے چھوٹے چھوٹے رئیس تھے مگر چھ پادشاہ نامی تھے اور اونکی عملداری السٹر — لینسٹر — کوناٹ — نورتہ منسٹر — سوتہ منسٹر میتہ — ان صوبون مین تھی — کبھی کبھی ان پادشاہون مین تھوڑا سا اتفاق بھی ہوجاتا تھا لیکن اکثر لڑائی رہتی تھی — پس ۱۱۷۲ء مین ایرلنڈ کی یہ کیفیت تھی جبکہ اوسکی فتح شروع ہوئی

سلاطین پلین یٹجنٹ کی حکومت مین ایرلنڈ نے بڑے شدید ظلم اور بدعتین سہین اور غدر و فساد بھی اکثر ہوا — اس جزیرہ کا

ارضِ مُقدّسِ کنعان ہوا مگر اسپانیہ یعنے اندلس کے وادی پرخطر
مین اہل اسلام سے لڑائی ہوئی اور مارا گیا۔ جب ڈگلاس کو اپنی
موت کا یقین ہوگیا تو اوسنے وہ چاندی کی ڈبیا جس مین بروس کا
دل رکھا تھا صفوف لشکر اسلام کی طرف پھینک دی اور چلا کر کہا کہ
ای دل جری تو آگے جا ڈگلاس بھی تیرے پیچھے آئیگا
نہین تو مر جائیگا۔ الغرض بروس کے دل کو اسکاٹ لنڈ
مین لیجاکر خانقاہ میلروز مین دفن کیا۔

شاہ ڈیوڈ دوم کا سن کل چھہ برس کا تھا جبکہ اوسکے باپ
نے انتقال کیا۔ سن طفولیت مین وہ اکثر فرانس مین رہا تھا۔ رینڈلف
اور مَی ای یکے بعد دیگرے شاہزادۂ نابالغ کی طرف سے متولی سلطنت
رہے۔ انکے ایام تولیت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ نے
کوشش کی کہ اڈورڈ بیلیال کو تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ
پر متمکن کرے۔ یہ امر ڈیوڈ کے دل مین مدتون کھٹکا کیا آخر جب
اڈورڈ ۱۳۴۶ء مین فرانسیس مین گیا تو ڈیوڈ نے انگلنڈ پر
فوج کشی کی مگر جنگ نولس کروس مین قریب شہر ڈرھم کے
وہ منہزم ہوا اور قید کر لیا گیا۔ آخر سات برس کی قید کے بعد اوسنے
رہائی پائی مگر اہل اسکاٹ لنڈ کو اوسکی رہائی پر خوشی کرنیکی کوئی
وجہ نہ تھی کہ وہ ایک عظیم الشان پادشاہ کا نالائق بیٹا تھا اور اوسکی عادات

بروس نے دیکھا کہ میری فوج کٹی جاتی ہے اب توقف کا محل نہین ہے غرض اوسنے سوارون کو لیکر حملہ کیا اور انگریزی کمانداروں کو پس پا کیا پھر اُن گایل اور جزائر شمالی کے لوگون کو ساتھہ لیکر اس زور شور سے حملہ کیا کہ انگریزی فوج کی صفون کو تہ وبالا کر دیا کہ اتنے مین بیس ہزار آدمی مثل سیل قریب کے پہاڑ سے اوتر آئے اور انگریز خوف زدون کی نظرون مین تو یہ ایک تازہ فوج اسکاٹ لنڈ والون کی کمک کو آئی حالانکہ فی الحقیقت یہ سب فوج کے کدّر تھے اور لوٹ کی طمع سے آئے تھے الغرض انگریز سرپٹ بھاگے اور بروس کی پکّی فتح ہوئی — اوس روز سے بلینك برن اسکاٹ لنڈ کے شہرون مین نہایت مشہور و معروف ہو گیا

اس لڑائی کے بعد اڈورڈ دوم نے دو مرتبہ پھر خفیف سی کوشش کی کہ اسکاٹ لنڈ مین اپنی حکومت قائم کرے اور دو ہی مرتبہ اسکاٹ لنڈ والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا بس پھر تو اسکاٹ لنڈ کی خودسری اور اوس ملک کے پادشاہ کے حقوق خود پارلیمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۳۲۸ء مین بمقام یورك ایک خاص اجلاس کر کے قبول کر لیے — اس ماجرے کے ایک سال کے بعد رابرٹ بروس مر گیا اور امیر ڈگلاس کو وصیت کر گیا کہ میرا دل چیر کر بیت المقدس مین لیجا کر دفن کرنا — امیر موصوف نے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور وہ امانت لیکر عازم

اور بروس نے کومن کو کٹار سے مار ڈالا۔ یہ گناہ بروس کو مضر ہوا مگر بعد چند مدت کے اوسنے مقام اسکون پر تاج پہنا (سنہ ۱۳۰۶ء)

اڈورڈ اوّل کے مرنے سے اسکاٹ لنڈ حکومت غیر سے بچ گیا اور اگرچہ سات برس تک لڑائی کم وبیش ہوا کی مگر بروس ہی پادشاہ رہا۔

اب اڈورڈ دوم نے قصد مصمم کیا کہ سلطنت اسکاٹ لنڈ کو ایک ہی ضرب مین فنا کردے۔ غرض لاکھہ آدمی کی فوج لیکر وہ حدود جنوبی اسکاٹ لنڈ کو طے کر گیا بروس سے فقط تیس ہزار کا لشکر فراہم ہوسکا۔ دونون فوجون مین مقام بینک بون پر قریب شہر اسٹرلنگ کے مقابلہ ہوا۔ لڑائی کے ایک روز پیشتر بروس ایک چھوٹے سے ٹانگن پر سوار فقط تبر باندھے ہوے شام کو نکلا اور ایک انگریزی سردار کو قتل کیا جسکا نام ھانری ڈی بوھن تھا اور اوسنے صفوف لشکر کے سامنے بروس پر حملہ کیا تھا۔ قبل آغاز جنگ کے اہل اسکاٹ لنڈ مصروف دعاے ظفر بدرگاہ خالق اکبر ہوے۔ انگریزی سوار کہ اپنی فتح سے مطمئن تھے ایکبارگی ٹوٹ پڑے مگر خائب وخاسر ہوکر رجعت قہقری کی اسواسطیکہ تمام میدان جنگ مین گڑہے کھدے ہوے تھے اور اونپر تیز نکیلی لکڑیون کی باڑہ لگی ہوئی تھی اور اوپر گھانس بچھی تھی۔ اب پچاس ہزار تیر خونخوار تگرگ وار انگریزی کمانون سے برس پڑے۔

جنگ بینک بون ۲۴ جون سنہ ۱۳۱۴ء

غرض چند ہی مہینے مین ایک قلعہ بھی اسکاٹ لنڈ کا فوج انگریزی کے قبض و تصرّف مین نرہا۔

نزع انگریزان از اسکاٹ لنڈ ۱۲۹۷ء

شاہ اڈورڈ بسرعت تمام فلینڈرس سے آیا اور لاکھہ آدمیون کی فوج جمع کرکے بعزم پیکار جانب اسکاٹ لنڈ روانہ ہوا۔ پادشاہ نے اضلاع جنوبی ملک مذکور کو برباد پایا اور چاہتا تھا کہ اپنی فاقہ کش فوج کو پھیر لائے کہ دو اسکاٹ لنڈ کے امیرون نے بمکر و فریب اوسے کھدیا کہ والیس فالکرک کے جنگل مین ہے اسی جنگل مین دونون فوجون مین مقابلہ ہوا اور انگریزی کمانداروں کے ہاتھہ میدان رہا۔ والیس چند برس اور اپنے ملک کی پہاڑون مین دشمن سے لڑا کیا مگر ۱۳۰۵ء مین اوسکے ایک چھوٹے دوست سی جان مونٹیتھ نے اوسے دغا سے دشمن کے حوالے کردیا اور اوسی پانبر نجیر کرکے لنڈن مین لائے اور پھانسی دیکر اوسکا سر کاٹ ڈالا اور تشہیر کیا۔

غلبہ انگریزان و بہزیمت والیس ۱۲۹۸ء

اب دوسرا ستارہ اُفق اسکاٹ لنڈ سے طلوع ہوا یعنے رابرٹ بروس نواب کیرک نے سلطنت کا دعویٰ کیا۔ یہ شاہزادہ اوس بروس کا پوتا تھا جو بیلیال سے لڑا تھا۔ رابرٹ بروس کا رقیب ریڈ کومن باشندۂ بیڈنوک تھا۔ دونون حریفون مین منور ایٹ فرایرس کے گرجے مین قریب ڈمفریز کے مقابلہ ہوا

لیکن اسکاٹ لنڈ کا بچانیوالا موجود تھا۔ وہ سَر ولیم والیس تھا۔ اس جوانمرد وطن دوست نے آٹھ برس تک (یعنے سنہ ۱۲۹۷ء سے سنہ ۱۳۰۵ء تک) اپنے ملک کی حمایت و حراست کی — وہ سر میلکم والیس باشندۂ اِلرّسلی کا منجھلا بیٹا تھا — اِلرّسلی ایک قریہ حوالی شہر پیزلی مین ہے۔ سَر میلکم والیس نے کہ قد و قامت اور جرأت و شجاعت مین دیو تھا ایک انگریز کو جسنے شہر ڈنڈی مین اوسکی کچھ اہانت کی تھی مار ڈالا تھا اور جنگل مین عافیت گزین ہوا تھا وہان اوسکے اہل وطن اوسکی کمک کو جمع ہوے اور اوسنے اون قلعون کو جنمین حُرّاس و حُفّاظ انگریزی متحصّن تھے مغلوب کرنا شروع کیا۔ نواب سرّی اور نواب کرسنگھم ایک فوج عظیم لیکر چلے کہ اوس زبردست کو زیر کرین — والیس نے قریب شہر اسٹرلنگ کے جہان دریاے فورتھ پر پل چوبین بنا تھا مورچہ لیا اور اوسکی فوج دریاے مذکور کے ساحل شمالی پر صف آرا ہوئی لیکن بسبب تودہاے ریگ کے اوسکی تعداد دشمن کو نہ معلوم ہوئی جب نواب سرّی نے پل کو دیکھا تو وہ ٹھہر گیا مگر والیس کی سُخریّہ و استہزا اور نواب کی سنگھم کی ملامت و شناعت سے غیرت مین آکر فوج کو عبور دریا کا حکم دیا۔ جب نصف فوج انگریزی دریا سے عبور کر گئی تو والیس نے اوسکی صفوف شکستہ پر حملہ کیا اور اوسکی جراءت و ہنرمندی کا انعام منعم حقیقی نے فتح مبین اور ظفر کامل دیا

اسکاٹ لنڈ کو آتی تھی کہ جزائر اورکنی مین بہ سنّ ہشت سالگی انتقال کیا۔

اب وہ نزاع و فساد شروع ہوا جسکے سبب سے اسکاٹ لنڈ کئی برس تک پادشاہ انگلنڈ کے حلقۂ اطاعت مین رہا۔ رابرٹ بروس اور جان بیلیال حریف و رقیب تھے اور دونون اپنا سلسلۂ نسب شاہ ولیم ضیغم کی طرف منتہی کرتے تھے۔ بروس شاہزادی ازابلا کا بیٹا تھا اور ازابلا ڈیوڈ نواب ہنٹنگڈن کی منجھلی بیٹی تھی اور نواب ہنٹنگڈن ولیم ضیغم کا بھائی تھا۔ بیلیال شاہزادی مارگرٹ کا پوتا تھا اور مارگرٹ ولیم ضیغم کی بڑی بیٹی تھی۔ شاہ اڈورڈ اوّل نے بیلیال کے موافق فیصلہ کیا اور اوسے مثل اپنے تعلقہ دار کے تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ پر متمکن کیا۔ مگر اوسنے اپنے آقا اور خداوند نعمت کے ہاتھ سے ایسی ذلتین اوٹھائین کہ آخر وہ بیچارہ بزدل آدمی تنگ ہوکر بگڑ کھڑا ہوا۔ اڈورڈ کی بھی بس یہی مراد تھی حیلۂ بغاوت کو غنیمت سمجھکر اوسنے بیلیال کو معزول کیا اور اسکاٹ لنڈ کو جنوب سے شمال تک تاخت و تاراج کیا اور نواب سَرّی کو اوس ولایت بے والی کا مُتولّی اور ھیوڈی کرسنگھم کو خزانچی اور ولیم اورمسبی کو منصف اعلی مقرر کیا۔

اہل اسکاٹ لنڈ نے اونہین سمندر مین نکالدیا - ھیکو جزائر
اورکني مین پونہچا اور شکست کے غم مین مرگیا - اس فتح کے سبب سے
جزائر مغربی سلطنت اسکاٹ لنڈ سے متعلق ہوگئے - بعد چند
مدت کے مارگوٹ دختر الگزنڈر سوم کی شادی ایرک شاہ
نوروي سے ہوئی - الگزنڈر سوم فہم وفراست مین دوسرا
الفرڈ تھا - اوسنے امرا کی قوت اسطرح توڑدی کہ اونکے متعلقین وملازمین
کم کردئے اور عدل وانصاف خالص جاری کرنیکے واسطے اوسنے تمام
ملک کو چار ضلعون مین منقسم کیا اور اون مین ہر سال خود دورہ کرتا
تھا - عنفوان شباب مین وہ ایک شب تیرہ وتار مین ساحل دریا پر سوار
جاتا تھا کہ مقام کنگھورن کے قریب ایک پتھر سے ٹکراکر دریا مین
گر پڑا اور اوسمین سے مردہ نکلا - یہ سانحہ سنہ ۱۲۸۶ء مین ہوا

بعد الگزنڈر سوم کے ملکہ مارگوٹ وارث تخت و
تاج ہوئی — اس شاہزادی کا باپ ایرک شاہ نوروي تھا
اور مان مارگرٹ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی تھی - اڈورڈ
اوّل نے اپنے جدّ ھنري دوم کے دعوے مملکت اسکاٹ لنڈ
کی تجدید کی اور چاہا کہ اپنے بیٹے اڈورڈ دوم کی شادی اسکاٹ لنڈ
کی کم سن شاہزادی مارگرٹ سے کرے، جو بہ لقب شاہزادی
ناکتخدائے نوروي مشہور تھی مگر سنہ ۱۲۹۰ء مین یہ شاہزادی

اسکاٹ لنڈ

شاہ انگلنڈ کی اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا کہ شاہ انگلنڈ کی طرف سے مثل تعلقہ دار کے اسکاٹ لنڈ کو رکھونگا۔ شاہ رچارڈ شیر دل نے اپنا حق اعلی نسبت مملکت اسکاٹ لنڈ کے دس ہزار مرکس پر بیچڈالا تھا۔ انچاس برس سلطنت کرکے ولیم اوّل نے ۱۲۱۴ء مین وفات کی۔ اس پادشاہ نے سب پادشاہان اسکاٹ لنڈ سے زیادہ عرصہ تک سلطنت کی

ولیم اوّل کے بعد اوسکا بیٹا الگزنڈر دوم پادشاہ ہوا۔ یہ پادشاہ اکثر اسمین مشغول رہا کہ ضلع کیتھنس کے باشندگان ڈینس اور سلٹس سکنہ کوہستان اور اسکاٹس وحشیان گیلوی کے غدر و فساد کو دفع کرتا رہا۔

الگزنڈر سوم اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ بوقت جلوس اوسکا سن کُل آٹھ برس کا تھا اور اسی عالم طفولیت مین اوسکی شادی مارگرٹ دختر ہنری سوم شاہ انگلنڈ سے ہوئی۔ اس پادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اوسنے اہل نورہ وی کے حملہ کو روکا اور ظفریاب ہوا۔ حملہ آوران نورہ وی نے بسرداری اپنے پادشاہ ہیکو کے جزائر بیوٹ و آرن فتح کیئے اور ساحل لارگس پر وارد ہوے مگر طوفان عظیم نے اونکے جہازون کو پارہ پارہ کردیا اور

ملکہ مارگرٹ ..... (دختر پسر) ..... سنہ ۱۲۸۶ء
جان بیلیال ..... (از نسل ڈیوڈ اوّل) ..... سنہ ۱۲۹۲ء
سر ولیم والیس ..... (متولی سلطنت) .....
رابرٹ بروس ..... (از نسل ڈیوڈ اوّل) ..... سنہ ۱۳۰۶ء
ڈیوڈ دوم ..... (پسر) ..... سنہ ۱۳۲۹-۱۳۷۰ء

میلکم چہارم ڈیوڈ اوّل کا پوتا سریر آرای سلطنت اسکاٹ لنڈ ہوا - اس پادشاہ کا باپ وہ شاہزادہ ہنری تھا جو جنگ نورتھ آلرٹن سے بہزار دشواری بھاگا تھا - شاہ میلکم کو لوگ کواری لڑکی کہتے تھے خواہ اس سبب سے کہ اوسکی صورت لڑکیون کی سی تھی خواہ اس وجہ سے کہ وہ مثل لڑکیون کے ڈرپوکنا تھا - شاہ ہنری دوم کے دباؤ سے اوسنے نورتھمبرلنڈ اور کمبرلنڈ کا علاقہ اوسے دیدیا تھا -
میلکم چہارم نے مقام جڈبرا مین سنہ ۱۱۶۵ع مین انتقال کیا

پادشاہ موصوف کے بعد اوسکا بھائی ولیم اوّل تخت نشین ہوا اس پادشاہ نے ضیغم کا خطاب حاصل کیا شاید اسوجہ سے کہ پہلے اسنے شیر کا معرکہ اپنی سپر پر بنوایا تھا - ولیم نے اسبات کی کوشش کی کہ نورتھمبرلنڈ اور کمبرلنڈ کا علاقہ کہ اوسکے قبضے سے نکل گیا تھا پھر لے لے اور اس کوشش مین اوسے انگریزی فوج نے مقام انوک پر گرفتار کر لیا اور رہائی پانے کے واسطے اوسنے ہنری دوم

هنري ..... سنہ ۱۳۷۸ء

شہنشاہان جرمنی

چارلس چہارم ..... سنہ ۱۳۷۸ء

وِنسِسلاس .....

پوپ

گرگري يازدہم ..... سنہ ۱۳۷۸ء

اربن ششم ..... سنہ ۱۳۸۹ء

بونيفيس .....

باب ۹ نہم

حالات اسکاٹ لنڈ و ایرلنڈ در عہد ہفت پادشاہان پلین ٹیجنٹ از سنہ ۱۱۵۳ء تا سنہ ۱۳۷۸ء۔ ہمگی ۷ ۲۱ سال۔ ۸ شاہان اسکاٹ لنڈ

پادشاہان اسکاٹ لنڈ		سنہ جلوس
ميلکم چہارم	(نبیرۂ شاہ ڈیوڈ اوّل) ...	سنہ ۱۱۵۳ء
وليم اوّل	(برادر)	سنہ ۱۱۶۵ء
الگزنڈر دوم	(پسر)	سنہ ۱۲۱۴ء
الگزنڈر سوم	(پسر)	سنہ ۱۲۴۹ء

اور وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے آرڈر آف دی باتھ کہتے ہین اور قلعہ ونڈسر کی عمارت ختم ہوئی لیکن بادشاہ کے ظلم سے بیچارے کاریگرون کو مفت کام کرنا پڑا اور درجہ امارت بذریعہ فرامین شاہی کے عنایت ہوا اور یہ رسم نکلا کہ بوقت ادائے رسوم تاجداری ایک سردار دستانہ ہاتھ سے اوتار کر زمین پر پھینک دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جسے بادشاہ کی سلطنت مین کچھ کلام ہو بسم اللہ آئے ہمین گو وہمین میدان اوس زمانہ مین تو اس رسم کا بڑا وقار تھا لیکن اب بھی کچھ باقی ہے اور بوقت جلوس بادشاہ برابر ادا کیا جاتا ہے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
رابرٹ	سنہ ۱۳۹۰ع
رابرٹ سوم	

فرانس

چارلس پنجم	سنہ ۱۳۸۰ع
چارلس ششم	

اسپانیہ

ہنری دوم	سنہ ۱۳۷۹ع
جان اوّل	سنہ ۱۳۹۰ع

هنری چہارم بادشاہ کیا اور رچارد کی معزولی کی خوشی کی اور نواب هیرفرڈ کو بادشاہت کی مبارکباد دی ۱۳۹۹ء کے پہلے مہینے مین بادشاہ معزول نے مجلس پونٹیفراکٹ مین انتقال کیا اوسکی موت کا سبب یا منع طعام یا تبر قاتل بدانجام ہوا۔ بعض مورخین اسکاٹ لنڈ نے یہ روایت لکھی ہے کہ شاہ رچارڈ اسکاٹ لنڈ مین بھاگ گیا اور وہان کے بادشاہ نے مدت تک اوسکی پرورش کی آخر شہر اسٹرلنگ مین راہی ملک بقا ہوا۔ شاہ رچارڈ کو کوئی اولاد نہ تھی

رچارڈ دوم اور اڈورڈ دوم کی چال ڈھال ایک سی تھی اور انتظام مملکت وعنوان سیاست کی بھی ایک ہی سی کیفیت تھی اور انجام بھی دونون کا ایک ہوا۔ رچارڈ کو آرایش و نمایش کا ازحد شوق تھا اور اوسکے کپڑے سونے اور جواہرات سے لدے رہتے تھے اور دس ہزار آدمی اوسکی خواصی مین رہتے تھے — دوسالہاے اخری مین اوسنے ایسے امور سرزد ہوے کہ اونسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا کینہ جو تھا اور خودسری پر مرتا تھا اور اسی کے پیچھے اوسنے جان دی — یہ بادشاہ خوبصورت تھا مگر اس مین زنانہ پن تھا اور جلدباز تھا اور بات رک رک کے کرتا تھا

اسی بادشاہ سے عہد مین ہنڈی کا رواج انگلستان مین ہوا

اور مطلق العنان ہوگیا اسکے تین سبب ہوے اوّل یہ کہ نواب گلوسٹر
واللہ اعلم کسطرح سے مجبس کیلی مین مار ڈالا گیا دوم یہ کہ جتنے قانون
پارلیمنٹ عجیب نے جاری کیے تھے وہ سب پادشاہ نے منسوخ کر دیے
سوم یہ کہ اُون کا محصول مادام الحیوٰۃ اوسے بخشدیا گیا۔ نواب نورفلک
اور نواب ہیرفرڈ پسرجان نواب گھینٹ مین لڑائی ہوئی پادشاہ
نے دونو نوابون کو ملک بدر کر دیا۔ نواب نورفلک کو تو مدت العمر ملک
سے نکالدیا اور نواب ہیرفرڈ کو دس برس تک خارج رہنے کا حکم دیا۔
نواب نورفلک کو انگلستان مین پھر آنا نہ نصیب ہوا مگر نواب ہیرفرڈ پھر آیا
اور اپنے باپ کی جاگیر کا مطالبہ کیا کہ پادشاہ نے وہ جاگیر ضبط کر لی تھی
نواب موصوف فقط بیس آدمیون کے ہمراہ مقام ریونسپر واقع ضلع
یورک مین وارد ہوا مگر جب وہ لنڈن مین پونہچا تو ساٹھ ہزار آدمی
اوسکی حمایت کو جمع ہوگئی تھی۔ سرچارڈ ببب بادمخالف کے تین
ہفتہ تک ایرلنڈ مین رُکا رہا اور جب مقام ملفرڈ ہیون
پر پونہچا تو دیکھا کہ سلطنت میرے قبضہ سے نکل گئے۔ الغرض مقام
فلنٹ پر نواب ہیرفرڈ نے پادشاہ کو قید کر کے بکمال ذلت وخواری
لنڈن مین بھجوادیا۔ پارلیمنٹ کے دونون محکمون کے ممبر قصد الاِرادۃ
ویسٹ منسٹر مین جمع ہوے جہان تخت شاہی خالی پڑا ہوا تھا
اور اوسپر زربفت کی پوشش پڑی ہوئی تھی اور شاہ
رچارڈ کو معزول کیا اور نواب ہیرفرڈ کو بخطاب شاہ

ھنری

خودسری شاہ رچارڈ دوم ۱۳۹۷ء

مرواڈالا اور باقی مقربان دربار شاہی کا مال و اسباب ضبط کر لیا —
شاہ رچارڈ موقع تاک رہا تھا آخر جب بائیس برس کا ہوا تو قید تولیت
سے اپنے تئین رہا کیا اور چند سال بہ رحم و انصاف حکومت کی مگر اوسکے
مزاج مین ایسا ثبات و استقلال نہ تھا کہ جن مفسدین و اشرار مین وہ گھرا
ہوا تھا اونسے سر بر ہوتا

جب ۱۳۹۴ء مین این ملکہ بھیمیا مرگئی تو پادشاہ نے دوسری
شادی ازابلا شاہزادی فرانسیس سے کی حالانکہ اوسکا سن کل آٹھ
برس کا تھا — مگر اس سے عظیم تر یہ ماجرا ہوا کہ فرقہ لولرڈس
حادث ہوا — اس فرقہ جدید کا پیشوا جان وکلف تھا جس نے شاہ
اڈورڈ سوم کے آخر عہد مین پیشوائی کلیسای روم یعنی پوپ اور اوسکے
اتباع و اشیاع کی ردّ و قدح شروع کی تھی — اس شخص نے صحف مقدسہ
سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا اور ایسی کتابین تصنیف کین جنسے مذہب
پراٹسٹنٹ کا تخم انگلستان کی زمین مین جم گیا — یہ مصلح دین مسیحی جان
نواب گھینٹ کے دامن عافیت و ظل عاطفت مین رہا اور بآرام و راحت
اس دنیاے فانی سے رحلت کی — لولرڈس کے معنے گانیوالے ہین اور
ان لوگون کو لولرڈس اسواسطے کہنے لگے کہ خدا کی حمد و ثنا گاتے تھے

سال آخری مین اپنی حیات کے شاہ رچارڈ بالکل خودسر

کہ ٹایلر تو ایک غباز آدمی تھا اب مین خود تمھارا سردار ہون — پادشاہ کی اس جرات نے باغیون پر بڑی تاثیر کی اور وہ سب متفرق ہوگئے اور بلوہ موقوف ہوگیا — لیکن پادشاہ نے وعدۂ عفو کی وفا نہ کی اور پندرہ سو آدمیون کو پھانسی دلوادی —

پادشاہ فرانس اور شاہ اسکاٹ لنڈ نے بالاشتراک انگلنڈ پر حملہ کیا لیکن کچھ نہ ہوسکا — اس زیادتی کا بدلہ رچارڈ نے شاہ اسکاٹ لنڈ سے یہ لیا کہ اوسکے ملک مین گھس گیا اور ابرڈین تک پونہچ گیا اور شہر اڈنبرا اور ڈنفرملین اور پرتھ اور ڈنڈی کو جلاکر خاک کردیا — لیکن ۱۳۸۸ء مین قبیلہ ڈگلاس اور قبیلہ کرسی مین بمقام اوٹربرن پر لڑائی ہوئی اوسمین انگریزون نے شکست کھائی — اس لڑائی کا نام چوی چیلس مشہور ہے اور اسکا ذکر اکثر پرانے گیتون مین ہے

جنگ چوی چیلس ۱۳۸۸ء

شاہ رچارڈ بسبب کمسنی اور ناتجربہ کاری کے وزیرون پر بہت اعتماد کرتا تھا اسپر اوسکے چچا خار کھاتے تھے اور امور سلطنت مین دخیل ہونا چاہتے تھے آخر ایک چچا اوسکا یعنی نواب گلوسٹر کونسل کا سردار مقرر ہوا — پارلیمنٹ نے کہ حیرت افزائی اور بیرحمی دونون صفتون سے متصف تھی پادشاہ کے دو مقرب مصاحبونکو

نہ کہتے تھے کہ مارلو نور منس کو جیساکہ سابق مین اونکا معمول تھا مگر اون مین عداوت باطنی تھی جو بصورت فساد درمیان امراو غربا کے ظاہر ہوئی۔ سکسن دھقانون کی زبان پر یہ شعر جاری رہتا تھا۔ جب آدم مٹی کھودتے تھے اور حوّا چرخا کاتتی تھین تب کون شخص شریف تھا۔ آخرالامران دھقانون کے گروہ کے گروہ لنڈن مین گھس آئے اور مکانات کو جلادیا اور بہت سے بیچارے بلجیم کی نژاد اون کو قتل کرڈالا۔ شاہ رچارڈ نے ان مفسدون سے مقام مایل اینڈ پر ملاقات کی اور یہ درخواستین اونکی منظور کین۔ اوّل بردہ فروشی موقوف ہوجاے۔ دوّم زمین پر لگان فی ایکڑ چار پنس رہے۔ سوّم سب لوگون کو اجازت دیجاے کہ میلون مین اور بازارون مین خرید وفروخت کرین۔ چہارم کل جرائم سابقہ معاف کردیے جائین۔ جونہی اس فرمان پر پادشاہ کے دستخط ہوے پھر بلوی ہوا اور کئی شخصون کو مارڈالا آخر دوسرے روز خود پادشاہ نے ٹایلر سربراہ کار مفسدین سے مقام اسمتھ فیلڈ مین گفتگو کی اور اوسکے ساتھ بیس ہزار آدمی آئے۔ اتفاقاً اس بانی فساد کا ہاتھ کٹار پر پڑگیا بس پیچھے سے ولورتھ کوتوال نے اوسکے گلے پر پیش قبض ماری اور جب وہ زمین پر گرا تو پادشاہ کے خواصی والون مین سے ایک نے اوسے مارڈالا۔ رچارڈ نے باغیون کے چین بجبین ہونیکا اور کمانون کے چلّے چڑھانے کا کچھ نہ خیال کیا اور گھوڑا دوڑاکر اونکے قریب آیا اور باآواز بلند کہا کہ

باب ہشتم

عہد شاہ رچارڈ دوم - مولد بورڈو سنہ ولادت ۱۳۶۷ء سنہ جلوس ۱۳۷۷ء سنہ معزولی ۱۳۹۹ء

رچارڈ شاہزادہ سیاہ پوش کا بیٹا گیارہ برس کے سن مین پادشاہ ہوا - اوسکی تخت نشینی کی بڑی خوشیان لنڈن مین ہوئین جھنڈے کھڑے ہوے اور محرابین بنین اور چیپ سایڈ کے سوداگرون نے بازار مین حوض بنایا کہ اوس مین سے شراب کا فوارہ چھوٹتا تھا - جبتک پادشاہ نابالغ رہا انتظام سلطنت بارہ شخصون کے سپرد رہا لیکن پادشاہ کے چچا کونسل سے خارج رہے -

اس پادشاہ کے عہد مین پہلا یادگار واقعہ یہ ہوا کہ بلوی ہوا اس باعث سے کہ ہر شخص پر جسکا سن پندرہ برس سے زیادہ تھا ایک شلنگ ٹیکس مقرر کیا گیا - یہ فساد ضلع اسکس اور کینٹ سے شروع ہوا اور شمال مین ونچسٹر تک جنوب مین اسکیر برا تک پھیل گیا - بانی فساد واٹ ٹایلر اور جیک اسٹرا پادری تھا - اس فساد مین قوم سکسن اور نورمن کی عداوت قدیم ظاہر ہوگئی اور اگرچہ سکسن لوگ صاف صاف بآواز بلند یہ کلمہ

فلپ ششم ..... سنہ ۱۳۵۰ء
جان ..... سنہ ۱۳۶۴ء
چارلس پنجم .....

اسپانیہ

الفونزو یازدہم ..... سنہ ۱۳۵۰ء
پیڈرو ..... سنہ ۱۳۶۸ء
ہانری دوم .....

شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

لوی چہارم ..... سنہ ۱۳۴۷ء
چارلس چہارم .....

پوپ

جان بست دوم ..... سنہ ۱۳۲۴ء
بنیڈکٹ دوازدہم ..... سنہ ۱۳۴۲ء
کلمنٹ ششم ..... سنہ ۱۳۵۲ء
انوسینٹ ششم ..... سنہ ۱۳۶۲ء
اربن پنجم ..... سنہ ۱۳۷۰ء
گرگری پنجم .....

سپاہی اور ملاح بناڈالتا تھا اور سوداگری کے جہازون کو بیگار پکڑ کر لڑائی پر لیجاتا تھا۔

اس بادشاہ کے عہد مین پوپ نے جو پادریون پر ٹیکس مقرر کیا تھا وہ موقوف ہوگیا اس ٹیکس کا نام پھلا پھل ہے کیونکہ جن پادریون کو نئے عہدے ملتے تھے اونکی پہلے سال کی تنخواہ پوپ لے لیتا تھا۔ اسی زمانہ مین وہ درجۂ امارت مقرر ہوا جسے اڈر اف دی گارٹر کہتے ہین اور ڈیوک کا خطاب جاری ہوا اور شہزادۂ سیاہ پوش کو ڈیوک اف کورنوال کا خطاب عنایت ہوا اور اسی عہد مین کولون کے ایک راہب سوارٹز نے بارود ایجاد کی اور توپ و بندوق وغیرہ کا استعمال شروع ہوا اس سبب سے فن جنگ مین تغیر عظیم واقع ہوا۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
رابرٹ اوّل	سنہ ۱۳۲۹ع
ڈیوڈ دوم	سنہ ۱۳۷۰ع
رابرٹ دوم	

فرانس

چارلس چہارم	سنہ ۱۳۲۸ع

کہ سکسن اور نورمن اور برٹن ان تینون قوم مونمین جو عداوت قومی مدت مدید سے تفرقہ انداز تھی وہ جاتی رہی اور اونکی موالفت ومخالطت سے قوم انگریز پیدا ہوئی۔ سرداران نورمن وکمانداران سکسن وتیراندازان ویلس جنگ کرسی وپوکٹیرس مین پہلو بہ پہلو لڑے تھے اور یہ سب ایک ہی بلا مین مبتلا تھے اور سب اپنی ناموری چاہتے تھے لہذا سب متفق اور یکدل ہوگئے اور اب یہ ہوا کہ نورمن فرنچ زبان جو کچہریون اور مدرسون اور پارلیمنٹ مین مستعمل تھی متروک ہونے لگی اور سیدھی سادھی مردانہ انگریزی زبان جاری ہوئی۔

اسی بادشاہ کے عہد مین محکمۂ امراء اور محکمۂ عوام پارلیمنٹ مین فرق بیّن ہوگیا اور دونون محکمون کے ممبر علیحدہ علیحدہ کمرون مین اجلاس کرنے لگے۔ محکمۂ عوام کا اجلاس سینٹ اسٹیون کے گرجے مین ہونے لگا اور اس محکمہ کا صدر نشین ایک اسپیکر (متکلم) مقرر ہوا اور اسے روپیہ دینے کا اختیار حاصل ہوا اور روپیہ کے عوض مین ارباب محکمۂ مذکورہ نے بہت سے مفید قانون بادشاہ سے منظور کروالیے ابتک یہ دستور تھا کہ جب بادشاہ سفر کرتا تھا تو غلہ اور مواشی اور چارہ گھاس اور گھوڑے اور گاڑیان اور اور ضروریات سفر اوسکے اور اوسکے ہمراہیون کے واسطے ضبط کرلیے جاتے تھے اب یہ ظلم موقوف ہوگیا۔ اڈورڈ سوم نے یہ آئین ظلم آگین یہانتک بڑہایا تھا کہ بیچارے غریبون کو پکڑ پکڑ کے

انگریزی مین ضعف آگیا تھا اور جو صوبے کہ جنگ کی ہی اور پوکیٹرس
مین ہاتھ آئے تھے وہ اڈورڈ کی حکومت ضعیف سے یکے بعد دیگری
نکل گئے یہانتک کہ ممالک عظیمہ فرانسیسی مین سے اب فقط کیلی بورڈو
اور بیون اوسکے پاس رہگئی - بڑھاپے مین اڈورڈ نے بڑے
رنج سہے - ایک رنج تو اوسے یہ تھا کہ پارلیمنٹ اوسکے کہنے مین نرہی
تھی اور بیجا شکایتین کرتی تھی دوسرا صدمہ یہ ہوا کہ بیٹا مرگیا اسپر طرّہ
یہ ہوا کہ وہ ایک حسین و ذہین و بدوضع عورت آلِس پیرس نامی پر
عاشق ہوا اور اوسنے بادشاہ کو ایسا محکوم و مطیع اپنا بنالیا کہ وہ غرور و نخوت شاہی سب تشریف
لے گیا غرض اب فقط درخت ہی درخت رہگیا پھول اور پتے سب جھڑ گئے آخر
صرصر مرگ نے شجر حیات کو فنا کردیا اور بادشاہ نے برس روز بعد شاہزادے
کے مقام شین مین قریب رچمنڈ کے انتقال کیا اور ویسٹ
منسٹر مین دفن ہوا - اس بادشاہ کی اولاد بہت تھی مگر فقط چار لڑکے
زندہ رہے - شاہزادہ سیاہ پوش لیونل نواب کلیرنس جان
نواب لنکسٹر جو گھنٹ مین پیدا ہوا تھا اور اڈمنڈ نواب
یورک یہ شاہ اڈورڈ کے بڑے نامی و گرامی بیٹے تھے -

شاہ اڈورڈ کا چال چلن اچھا تھا - وہ بہادر اور عقلمند اور
رحم دل تھا اور اگرچہ سلطنت فرانس کی طمع مین اوسنے جادۂ اعتدال سے
قدم بڑہایا مگر یہ خطا اوسکی عفو پذیر ہے - اوسکی سلطنت سے ایک فائدہ یہ ہوا

اوسکا کم سن بیٹا گرفتار ہوگیا۔ ان دونون اسیرون کو شاہ اڈورڈ بفتح وفیروزی انگلستان مین لے گیا

معاہدہ بریٹنی وخلاصی جان شاہ فرانس سنہ ۱۳۶۰ء

پس اب انگلستان مین دو پادشاہ مقید تھے ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ جسنے گیارہ برس کی قید کے بعد سنہ ۱۳۵۷ء مین فدیہ دیکر اپنی بندی خلاص کی اور جان شاہ فرانس جو معاہدہ بریٹنی مین رہا کر دیا گیا۔ اس معاہدہ کو اہل تاریخ معاہدہ عظیمہ کہتے ہین اور اسکی بموجب شاہ اڈورڈ دعوی سلطنت فرانس سے بالکل دست بردار ہوگیا اور بعوض ممالک مقبوضۂ آبائی کے پوئیٹو[1] گین[2] اور شہر کیلی اوسکے قبضہ مین رہگئے۔ شاہ جان کا فدیہ تیس[3] لاکھ اشرفی قرار پایا تھا جب وہ یہ مبلغ خطیر نہ ادا کرسکا تو پھر مقید ہوا اور مقام سیوُوی مین انتقال کیا۔ سیوُوي ایک محلسرا مقام اسٹرانڈ مین تھی اور یہ مقام مضافات شہر لنڈن مین بہت آراستہ وپیراستہ تھا۔

شاہزادہ سیاہ پوش صوبۂ گین مین حکمران رہا اور اسپانیہ کے پادشاہ پیڈرو ظالم کی کمک کے واسطے فوج کشی کی۔ یہ مہم باعث قرضداری اور مخلّ صحت شاہزادۂ موصوف ہوا پس بمجبوری وہ انگلستان مین پھر آیا اور وہان گھل گھل کر مرگیا۔ اس شاہزادہ نے اپنی چچازاد بہن جون سے شادی کی تھی اور اوسی سے ایک بیٹا رچارڈ تھا۔ جسے شاہزادۂ موصوف فرانسیس سے چلا آیا تھا جسے وہان حکومت

لہذا اب ایسی وبا رشدید انگلستان مین نہین آتی جیسے مشرق کے بعض تنگ اور کثیف شہرون مین ہوتی ہے اور اس احتیاط وصفائی کے سبب سے اون امراض وبائیہ مین بھی خفت ہوگئی ہے جو بہ مشیت ایزدی ابتک اس قوم (انگریز) پر مسلّط ہوتی ہین —

اس اثنا مین فلپ شاہ فرانس مرگیا تھا اور اوسکا بیٹا جان پادشاہ ہوا تھا — ۱۳۵۵ء مین انگلستان اور فرانسیس مین پھر لڑائی شروع ہوئی — اس لڑائی کا اہتمام خاصتہً ولیعہد کے سپرد ہوا جسکا لقب بسبب اوسکی سیاہ زرہ کے شاہزادۂ سیاہ پوش ہوگیا — پہلی لڑائی مین فوج انگریزی اون صوبون کے تاخت وتاراج کرنے مین مشغول رہی جو بورڈو کے گردونواح مین واقع ہین — دوسری لڑائی پوکٹیرس مین ہوئی ولیعہد پادشاہ انگلستان فرانسیس کے بیچوبیچ مین پہنچ گیا تھا جب اوسنے مراجعت کی تو اپنی فوج کی ستگنی فوج اپنی اور بورڈو کے درمیان حائل پائی پس سوا جنگ دلیرانہ کے اور کوئی چارہ نہ تھا — شاہزادہ کی خوش قسمتی سے لڑائی ایسے مقام پر ہوئی کہ بسبب کثرت درختہای انگور کے فرانسیسی فوج کے سوار آگے نہ بڑھہ سکے اور جنگ کریسی کی طرح اس لڑائی مین بھی انگریزی تیراندازون نے معرکہ مارا — اِن تیراندازون نے جھاڑیون کی آڑ مین لشکر مخالف پر ایسے تیر مارے کہ زرہون کو توڑ کر نکل گئے اور پھلا اور دوسرا گروہ فرانسیس کی فوج کا پس پا ہوا آخر پادشاہ فرانس پیادہ پا تیسرے فرقہ سپاہ کو لڑانے لایا مگر شکست فاش کھائی اور خود پادشاہ اور

جنگ پوکٹیرس ۱۸ ستمبر ۱۳۵۶ء

ملک مین مردہ جانور سڑا کیئے اور اونکی عفونت سی ہوا کی سمیت اور زیادہ
ہوئی محنت اور تجارت بند ہوگئی صدہا غربا۔ ایک ایک دن مین ہلاک
ہوے امرا اپنے قلعون کے دروازے بند کرکے بیٹھ رہی غرض ہر شہر
مین مصیبت و بربادی نظر آتی تھی۔ وبا کے بعد بہت سی خرابیان
ہوئین۔ تمام اہل حرفہ اور کاریگر ہلاک ہو چکے تھے کہ غربا کی جان پر
وبا رہمیشہ بھاری ہوتی ہے اور جو بیماری سے بچے اونہون نے ملک
چھوڑ دیا۔ اناج کی کھریان کے کھریان گھن سے غارت ہو گئے کیونکہ
اتنا روپیہ کسکے پاس تھا کہ وہ اتنی مزدوری دے کر اناج کٹواتا کھانی
کی لاگت چوگنی ہوگئی۔ عوام الناس کے زعم مین نزول بلا کا یہ سبب
تھا کہ اوس زمانے کے مرد داڑیون کو بل دے دیکر چڑہاتے تھے اور عورتین
مردون کا لباس پہنتی تھین لہذا سرکار نے قانون جاری کیا کہ لباس
مین اسراف نہونے پائے۔ ایک گروہ شدید التعصب لوگون کا
ھنگری سے آیا انکا نام کوڑی باز مشہور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے
اوپر کوڑی مارتے ہوے سارے ملک مین گھومتے پھرتے تھے کہ یہ بلاے عظیم
دفع ہو جائے۔ اسمین کچھہ شک نہین کہ اوس زمانے مین جو انگلستان
مین امراض وبائیہ ایسے شدید و مہلک و مزمن ہوتے تھے تو اسکا سبب یہ
تھا کہ مکانات اور سڑکین صاف نہ رہتی تھین اور لوگ کثیف رہتے تھے
چونکہ اب اس ملک مین مکان ہوادار ہوتے ہین اور نالے مہریان صاف
رہتی ہین اور غذا صالح و لطیف ہوتی ہے اور پانی بہت صرف ہوتا ہے

استعمال اسی جنگ کریسی مین ہوا

جس سال یہ لڑائی ہوتی اوسی سال دو مہینے کے بعد ایک اور لڑائی ہوئی جسے نولس کروس کہتے ہین۔ اس لڑائی کی اصل یہ ہے کہ جب ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے اپنا ملک پھر پایا۔ تو شاہ فرانس کا طرفدار بنکے انگلنڈ پر حملہ کیا فلپا شاہزادے ہینالٹ نے اوسے شکست دی اور گرفتار کرلیا۔ فی الحقیقت یہ شاہزادی بھی ایسی جوانمرد اور شجاع تھی جیسے اوسکا شوہر تھا

جنگ نولس کروس ۱۷ اکتوبر ۱۳۴۷ء

اب فاتح جنگ کریسی نے شہر کیلی کا محاصرہ کرلیا لیکن نہ اوسنے دھس بنوائے نہ محصورین شہر پر کلین چلائین بلکہ بارہ مہینے تک اونپر آب و دانہ بند رکھا آخر جب وہ فاقہ کشی سے ہلاک ہونے لگے تو بمجبوری شہر کے دروازے کھولدیے۔ اس شہر مین پادشاہ انگلستان نے اپنی رعایا کو بسایا چنانچہ دو سے برس سے زیادہ تک یہ شہر بہت آباد رہا اور انگلستان سے اسباب تجارت یہان آکے فروخت ہوتا تھا۔

اب ملک الموت نے ایسی پھونک ماری کہ سب لڑنیوالون کا دم بند ہوگیا۔ ایک مرض خوفناک جسے کالی بلا کہتے ہین ممالک ایشیا اور بلاد جنوبی یورپ کو صاف کرتا ہوا فرانسیس اور انگلستان پر نازل ہوا۔ لنڈن کے قبرستان بھر گئے اور سارے

لشکر پر حملہ کرنیکو بڑہا۔ فوج انگریزی نے تیرون کا مینہ برسادیا اور لشکر
فرانسیسی نے جھرمٹ کھایا مگر اوسپر تیرون کا مینہ پڑا کیا اور گھوڑے پر
گھوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے لگا آخر سوار پریشان ہوکر بھاگے۔
اب پیدلون مین لڑائی شروع ہوئی اور پیچھے کی صفین آگی بڑہین اور
انگلستان اور فرانسیس کی فوجین گتھہ گئین۔ شاہ اڈورڈ ایک
پون چکّے پر کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھہ رہا تھا اور اپنی فتح کا اوسے ایسا
یقین کلی ہوگیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ دباؤ پڑا تو اوس نے
مدد مانگی پادشاہ نے مدد نہ دی اور کہا کہ اس لڑکے کو آپ ہی لڑنے دو آج کا
معرکہ اسی کے ہاتھہ رہے۔ شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی کمانداروں
کی صفین چیر کر اپنی فوج مفرور سے جا ملے مگر کچہ نہوسکا اور بڑے بڑے
بہادر سردار اوسکی فوج کے مرمر کر گرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بھی مارا گیا
اب اوسکو سوا بھاگ جانیکے اور کیا چارہ تھا۔ دوسرے دن اسّی بھی
شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ سے
سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے۔ جان شاہ بھیمیا
بھی اس لڑائی مین مارا گیا۔ یہ بادشاہ اندہا تھا اور اسے چار سردار لڑائی
مین لیگئے تھے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑون کی لگامین اوسکے گھوڑی
کی لگام مین باندہ دی تھین اور اس بادشاہ کا خود جس مین چار پر شتر مرغ
کے لگے ہین اور اسکا تمغہ جسمین یہ کندہ ہے۔ مین خدمت کرتا ہون۔
یہ دونون چیزین ابتک ولیعہد بادشاہ انگلستان پہنتا ہی۔ لکھا ہی کہ پہلے توپ کا

مدّعی سلطنت ہوے اور ان دونون کا دعوی اسپر مبنی تھا کہ
اڈورڈ فلپ چہارم کا نواسا تھا اور فلپ رئیس ویلوی اوسکا
بھتیجا تھا لیکن چونکہ فرانسیس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت سے
محروم ہے لہذا اڈورڈ بسبب قرابت مادری کے محجوب الارث
رہا اور فلپ پادشاہ ہوگیا۔ پادشاہ انگلنڈ نے ساری ملک کا اون
اور ٹمین ضبط کرلیا اور اپنے جواہرات گرو رکھے اور اپنی سپر پر
بادشاہ فرانس کا معرکہ بنوایا اور فرانسیس کو روانہ ہوا باین نیّت کہ اب
اپنا حق میدان جنگ مین بزور شمشیر ثابت کرون گا۔ دو لڑائیون
مین تو کسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیم پر
جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹورنی کے قریب سپاہ فرانسیسی نے اوسکو
مار کر نکالدیا پھر برس روز تک لڑائی موقوف رہی برس دن کے
بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح و شکست نہوئی آخر ساتوین
برس فوج انگریزی شہر گین مین داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
اور فوج لیکر شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانسیسی کے
روبرو دریاے سین اور سوم سے عبور کرگیا اور کرسی مین
فتح پائی جسسے کیلی کا راستہ کھل گیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی اور
ہلاکت کے آثار ہولناک عیان ہوے کہ قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
چمکی اور بادل گرجا۔ سہ پھر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانسیسی کے سوار
بسرداری امیر النکن اور ایک گروہ جینوا کے تیراندازون کا انگریزی

فوج کشی اڈورڈ سوم بر فرانس ۱۳۳۹ء

فتح بحری شاہ انگلنڈ ۱۳۴۰ء

جنگ کرسی ۲۶ اگست ۱۳۴۶ء

محلسرائے دایزنگ مین ستائیس برس ٹیریان رگڑا کی ورسال مین
ایک دفعہ پادشاہ بتکلفاوسے دیکھنے کو جاتا تھا۔

اس اثنا مین رابرٹ بروس شاہ اسکاٹ لنڈ
مرگیا اور اوسکا بیٹا ڈیوڈ صغیرالسن تھا۔ اڈورڈ بیلیال
نے جسکا کم ہمت باپ شاہ انگلنڈ کی طرف سے اسکاٹ لنڈ
کا حاکم رہا تھا بڑی سرگرمی سے کوشش کی کہ اوس ملک کو لیلے اور شہر
برک کا محاصرہ کرلیا۔ چونکہ وہان کا قلعہ بہت ضروری اور کثیر المنفعۃ
تھا لہذا خود متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ اوسکی حفاظت وحمایت
کے واسطے گیا اور کوہ ھالیڈون پر شاہ انگلنڈ سے مقابلہ
ہوا کہ وہ بیلیال کا طرفدار تھا الغرض اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑی
شکست فاش کھائی اور اوس ملک کی سلطنت بیلیال کے ہاتھہ
آئی اور اضلاع جنوبی دریاے فورتھ چند مدت تک شاہ اڈورڈ
کے تحت حکومت رہے

شاہ اڈورڈ نے بڑی جدّوکدّ کی کہ فرانسیس اور
انگلنڈ ان دونون ملکون کی سلطنت میری ذات خاص مین جمع
ہوجاے۔ فلپ چہارم شاہ فرانس کے تینون بیٹے لاوارث مرے
تھے لہذا اڈورڈ شاہ انگلنڈ اور فلپ نواب ویلوی

جگہا لیڈون ۱۹ جولائی ۱۳۳۳ء

کہ اونکا تعاقب دشوار تھا۔ شاہ اڈورڈ نے حکم دیا کہ جو شخص یہ
بتلا دے کہ دشمن کی فوج کس راہ سے آتی ہے اوسے درجۂ سرداری
اور ہزار روپیہ سالانہ مادام الحیوۃ دونگا۔ ٹامس ڈوکبی نے
یہ انعام لیا اور پادشاہ کی فوج کو دریاے ٹیز پر لیگیا جسکے دوسرے
کنارے پر لشکر مخالف مقیم تھا۔ مگر لڑائی نہوئی اور پانچوین دن
شب کو جبکہ دونون لشکرون مین سناٹا تھا اسکاٹ لنڈ کی فوج
اپنے ملک کو راہی ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد متخاصمین مین
مصالحہ ہوگیا اور اڈورڈ نے مورٹیمی کی صلاح سے یہ امر
قبول کرلیا کہ اسکاٹ لنڈ کی سلطنت انگلنڈ سے علحدہ
اور خودسر ہے۔ اس مصالحہ کی تقویت اور استحکام اس سبب سے ہوا
کہ شاہ اڈورڈ نے اپنی بہن جین کی شادی ڈیوڈ شاہزادۂ
اسکاٹ لنڈ سے کردی۔

اس مصالحہ سے ملکۂ ازابلا اور نواب مورٹیمر کی بڑی
بدنامی ہوئی اور اودھر اونھون نے پادشاہ کے چچا نواب کینٹ
کو مروا ڈالا ادھر شاہ اڈورڈ خود جوان ہوا اور اب اوسکا
سن اٹھارہ برس کا ہوا غرض ان وجوہ سے ملکہ اور اونکے مشیر
خاص کی قوت اور حکومت بالکل تشریف لیگئی نواب مورٹیمی کو قلعۂ
نوٹنگھم مین گرفتار کرکے ایک درخت پر پھانسی دیدیا ملکۂ ازابلا

شہنشاہان جرمنی

البرٹ ..... سنہ ۱۳۰۸ع
ہنری ہفتم ..... سنہ ۱۳۱۲ع
لوی چہارم .....

پوپ

کلمنٹ پنجم ..... سنہ ۱۳۱۴ع
جان بست و دوم .....

باب ہفتم

عہد شاہ اڈورڈ دوم۔ مولد ونڈسر۔ سنہ ولادت ۱۲۸۴ع۔ سنہ جلوس ۱۳۰۷ع۔ سنہ وفات ۱۳۲۷ع

اڈورڈ دوم کمسنی مین پادشاہ ہوا۔ وہ اور اوسکے وزرا بلکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کے بس مین تھے اور انھین اختیار کلی تھا

اسکاٹ لنڈ کی فوج نے انگلنڈ کے اضلاع شمالی پر حملہ کیا اور چونکہ اوس فوج مین سب سوار تھے اور ہر سوار کی خرجین مین سوا ایک بجو کی تھیلی کے اور کچہ سامان نہ تھا لہذا وہ ایسے تیز جاتے تھے

شروع ہوا اور سودہ للعہ سیکڑا ہوگیا اور ہنڈی کا رواج ہوا اور اہل انگلستان اور اہل فرنس مین در باب تجارت عہد و پیمان ہوا۔ علاوہ برین ایک سانحہ یہ ہوا کہ فرقہ ٹیمپلرس مغلوب و مخذول ہوا اور مدرسہ عالیہ ڈبلن قائم کیا گیا اور سنہ ۱۳۰۸ع مین ٹیل نے ملک سوئٹزرلنڈ کو خود سر و خود مختار کر لیا۔

سلاطین معاصرین	سنہ وفات

اسکاٹ لنڈ

رابرٹ اول ۱۳۲۹ع

فرانس

فلپ چہارم ۱۳۱۴ع
لوی دہم ۱۳۱۶ع
فلپ پنجم ۱۳۲۲ع
چارلس چہارم .....

اسپانیہ

فرڈرک چہارم ۱۳۱۲ع
الفونزو یازدہم .....

معزولی شاہ اڈورڈ دوم ۱۸ جنوری ۱۳۲۷ء

جاملا غرض تھوڑے ہی عرصہ مین ملکہ موصوفہ فوج فرانسیسی کو ہمراہ لیکر ضلع سفک مین پونہچی — پادشاہ ویلس مین بھاگ گیا اور ملکہ کی اطاعت قبول کرلی پس پارلیمنٹ نے اوسے سلطنت سے معزول کردیا اور اوسکے بیٹے کو پادشاہ کردیا — پادشاہ معزول کو قلعہ بقلعہ پھرایا تا اینکہ مجلس بے کلی مین وہ بظلم وستم مارا گیا — اوسکے قتل کا حال فقط اتنا معلوم ہے کہ اوس شب تیرہ وتار مین مجلس سے کئی بار چیخنے کی آواز آئی دوسرے دن صبح کو جو بے سٹل کے لوگ اوٹھے تو پادشاہ کو مردہ پایا اور اوسکی لاش کو خفیہ گلوسسٹر مین دفن کردیا —

شاہ اڈورڈ دوم کے کئی اولاد تھے — اڈورڈ سوم اوس کا جانشین ہوا جان چھٹپن مین مرگیا شاہزادی جین نڈیوڈ دوم شاہ اسکاٹ لنڈ سے شادی کرلی اب شاہزادی الینور باقی رہی —

اڈورڈ دوم متلوّن المزاج اور کاہل الوجود تھا — دن بھر سیر وشکار مین مصروف رہتا تھا رات بھر ناچ رنگ مین مشغول رہتا تھا اور انتظام سلطنت مصاحبین مخصوصین پر چھوڑ دیا تھا — اوسکی صورت اپنے پدر جنگ جو کی مشابہ تھی

اسی پادشاہ کے عہد مین انگلستان مین ظروف گلی کا استعمال

تھوڑی سی روئی ہوتی تھی۔ غربا درختون کی جڑ اور گھوڑے اور کتے کا گوشت کھاتے تھے اور شراب بنّا موقوف ہوگیا تھا کہ اناج ضایع نہو۔ جب قحط گیا تو وبا آئی۔ اُمرا نے اپنے نوکر چاکر برطرف کر دیے یہ بیچارے سوا چوری اور ڈاکہ زنی کے اور کیا کرتے الغرض غارتگری اور تاراجی اور خون ریزی تمام ملک مین بشدت ہوئی۔

اب اور دو شخص یعنے اسپنسر اور اوسکا بیٹا شاہ اڈورڈ کے مصاحب خاص بنے اور چونکہ ان دونون نے بھی ویسی حرکتین کین جیسے گیوسٹن نے کی تھین لہذا انکا حال بھی ویسا ہی ہوا ان مصاحبین تازہ کے قصہ مین طول دینا بیکار ہے خلاصہ یہ کہ ان دونون نے پھانسی پائی باپ نے برسٹل مین بیٹے نے ہیرفرڈ مین

پادشاہ نے نواب لنکسٹر کو مقام پونٹیفراکٹ مین مروا ڈالا اسسے معلوم ہوا کہ گیوسٹن کا مارا جانا ابتک اوسکے دل مین کھٹکتا تھا لیکن نواب موصوف کے شرکا موجود تھے اور کچھ ایسے سانحے ہوے کہ اونکی قوت اور زیادہ ہوگئی۔ اڈورڈ اور اوسکی بی بی مین علانیہ لڑائی ہوئی اور ملکہ فرانسیس مین بھاگ گئی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا بھی وہین چلا گیا اونکے بعد نواب مورٹیمر بھی کہ نواب لنکسٹر کے متوسّلین مین سے تھا اوسنے

دست بر قبضۂ شمشیر جمع ہوے اور الیکس ۱۲ امیرون کی کونسل مقرر کی کہ پادشاہ کے گھر کا انتظام کرین اور سلطنت کی اصلاح و انضرام کرین — ان امرا کا نام منتظمین مملکت ہوگیا —

اس اثنا مین بروس شاہ اسکاٹ لنڈ نے شہر لنلتھگو اور ر وکسبرا اور اڈنبرا اور پرتھ لیلیے تھے اور شہر اسٹرلنگ کا محاصرہ کر لیا تھا اوسکے بچانیکو شاہ اڈورڈ شمال کی جانب روانہ ہوا — بروس نے تیس ہزار چیدہ سپاہیون سے فوج انگلستان کا مقابلہ میدان بینک برن مین کیا اور دشمن کو شکست دی — پانچ برس بعد اس لڑائی کے شاہ اڈورڈ دوم نے برک کا محاصرہ کیا کہ یہ شہر اسکاٹ لنڈ کی کنجی کہلاتا تھا لیکن اوسنے پھر شکست کھائی اور مصالحہ کر لیا — قریب اسی زمانہ کے اڈورڈ بروس برادر پادشاہ اسکاٹ لنڈ ایرلنڈ مین آیا اور شہر کنیو کفر گس مین تاج شاہی پہنا اور دو برس تک صوبہ السٹر پر قابض رہا آخر جنگ فاگرٹ مین مارا گیا اور اوسکے مارے جانے سے شاہ انگلنڈ کی سلطنت ایرلنڈ مین پھر قائم ہوگئی

جنگ بینک برن و شکست شاہ انگلنڈ ۲۴ جون ۱۳۱۴ء

تسلط اڈورڈ بروس برادر بروس بر ایرلنڈ ۱۳۱۵ء

سنہ ۱۳۱۴ء اور سنہ ۱۳۱۵ء مین اہل انگلستان مصائب و آلام قحط مین مبتلا رہے — اورون کا تو کیا ذکر پادشاہ کے دسترخوان پر بھی کچھ

باب ششم

عہد شاہ اڈورد دوم۔ مولد کیرنارون۔

سنہ ولادت ۱۲۸۴ء سنہ جلوس ۱۳۰۷ء۔ سنہ وفات ۱۳۲۷ء

شاہ اڈورڈ اول کی ہڈیان قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کی گئین۔ شاہ اسکاٹ لنڈ سے لڑائی موقوف رہی۔ یہ امور تو بادشاہ متوفی کی وصیت کے موافق ہوے۔ شاہ اڈورڈ دوم نے اپنے لڑکپن کے دوست پیرس گیوسٹن کو کہ فاسق و فاجر تھا اور ملک بدر کردیا گیا تھا پھر بلا لیا اور تولیت و نظام مہام سلطنت اوسے سپرد کر کے خود شاہزادی ازابلا دختر حسینہ و جمیلہ فلپ شاہ فرانس سے شادی کرنے کو شہر بولون کو روانہ ہوا۔ گیوسٹن کی حشمت و شوکت پر اراکین دولت خار کھاتے تھے اب اوسنے بیہودہ لقب اونکے رکھے اسسے وہ غضبناک ہوے۔ پادشاہ سادہ لوح نے دو مرتبہ وزیر شریر کو ملک بدر کیا لیکن دونون مرتبہ اوسے پھر بلا کر خلعت وزارت عنایت کیا آخر الامر امراء نے ایکہ کر کے بسرداری نواب لنکسٹر اوسی قلعہ اسکاربرا مین گرفتار کر لیا اور ضلع وارک مین کوہ بلیک لو پر اوسکا سر کٹوا ڈالا۔ قبل قتل ہونے وزیر موصوف کے ارباب پارلیمنٹ

قتل گیوسٹن وزیر الہام سلطنت ۱۳۲۶ء

البرٹ .....

پوپ

گرگری دہم ..... سنہ ۱۲۷۶ع
انوسینٹ پنجم ..... سنہ ۱۲۷۶ع
اڈرین پنجم ..... سنہ ۱۲۷۶ع
جان بست ۲۱ ویکم ..... سنہ ۱۲۷۷ع
نکولاس سوم ..... سنہ ۱۲۸۰ع
مارٹن چہارم ..... سنہ ۱۲۸۵ع
اونورس چہارم ..... سنہ ۱۲۸۷ع
نکولاس چہارم ..... سنہ ۱۲۹۲ع
سلسٹن پنجم ..... سنہ ۱۲۹۴ع
بونیفس ہشتم ..... سنہ ۱۳۰۳ع
بنیڈکٹ یازدہم ..... سنہ ۱۳۰۴ع
کلمنٹ پنجم .....

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
الگزنڈر سوم	سنہ ۱۲۸۶ع
ملکہ مارگرٹ	سنہ ۱۲۹۰ع
بیلیال	سنہ ۱۲۹۶ع
طوائف الملوکی	سنہ ۱۳۰۶ع
رابرٹ اوّل	

فرانس

فلپ سوم	سنہ ۱۲۸۵ع
فلپ چہارم	

اسپانیہ

الفونز دہم	سنہ ۱۲۸۴ع
سینچو چہارم	سنہ ۱۲۹۴ع
فرڈننڈ چہارم	

شاہنشاہان جرمنی

	سنہ وفات
رُوڈلف	سنہ ۱۲۹۲ع
اڈلفس	سنہ ۱۲۹۸ع

کی رفع ہونے کے واسطے عرضیان دیتے تھے اِسسے رفتہ رفتہ اونھین نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار ہو گیا۔

جب یہود جام تلخ کام ظلم و جفا تا در پیچکی تو سنہ ۱۲۹۰ء مین مملکت انگلستان سے نکالدیے گئے اور اکثر سُنارون نے ملک لمبرڈی سے آکر لنڈن مین محلہ لمبرڈ اسٹریٹ مین بود و باش اختیار کی اور وہان یہودیون کے بدلے مہاجن اور کوٹھی والے ہو گئے اسی سبب سے اوس محلہ کا نام لمبرڈ اسٹریٹ ہو گیا اور جسمین وہان مہاجن اکثر آیا کرتے ہین۔ اسی زمانہ مین پنچکیان اور عینکین اور شرقی ملکون کا کاغذ اور شہر وانس کے آئینے انگلستان مین مروج ہوے لکن کولون کی استعمال کی ممانعت ہو گئی اسواسطے کہ اونکے دھوین سے لوگون کو تکلیف ہوتی تھی۔ اسکاٹ لنڈ کے تمغہای سلطانی اور وہ کرسی جسپر وہان کے پادشاہون کو تاج پہنایا جاتا تھا شاہ اڈورڈ انگلستان مین لے آیا اور اوس ملک کے تمام کاغذات جلوا دیئے کہ اونکے دیکھنے سے وہان کے لوگون کو لڑائی کا حوصلہ نہ باقی رہے۔ شاہ اڈورڈ اوّل نے سنہ ۱۲۸۵ء مین خانقاہ ویسٹ منسٹر کی عمارت کی تکمیل کی اور وہان وہ کرسی جسپر پادشاہ تاج پہنتے تھے اور وہ پتھر جسپر بنا بر بعض روایات کے حضرت یعقوبؑ بیت ایل مین اپنا سر رکھکر سو رہے تھے رکھوا دیا فقط

یہ وصیت کی تھی کہ میری نعش لشکر کے آگے آگے اسکاٹ لنڈ کی لڑائی پر لے جانا۔

پہلی بی بی الینور سے جو ۱۲۹۰ء مین مرگئی تھی اوسے چار بیٹے تھے جنمین سب سے بڑا اڈورڈ تھا جو بہ لقب اڈورڈ دوم انگلستان کا پادشاہ ہوا اور دوسری زوجہ مارگرٹ شاہزادی فرانس سے اوسے ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے اڈمنڈ اور ٹامس

شاہ اڈورڈ مین بہت سی اچھی صفتین تھین۔ وہ بڑا بہادر سپاہی تھا اور امور ملکی کے انتظام و انصرام مین بہت ذہین و ہوشیار و خوش تقدیر تھا لکن ظلم کرنا اور انتقام لینا اور زیادہ طمع کرنا یہ صفتین تو پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی گویا جزء لاینفک تھین۔ پادشاہ موصوف بلند بالا اور عالی شان تھا۔

اس پادشاہ کے عہد مین دو تغیر عظیم آئین سلطنت مین ہوے اوّل یہ کہ پادشاہ کو اسکا اختیار نرہا کہ بدونِ اجازتِ پارلیمنٹ کسی پر ٹیکس مقرر کرے یا کسی سے روپیہ کی مدد طلب کرے دوم یہ کہ جب ارباب محکمہ عوام پادشاہ کو روپیہ دیتے تھے تو اوسکے ساتھ اپنی شکایتون

لکن اوسسے مقابلہ نہوسکا اور تھوڑے ہی عرصہ مین مغلوب ہوگیا اور
تخت سلطنت پر سے اوٹھا دیا گیا اور تھوڑے دنون کے بعد پادشاہ
کی اجازت سے نورمنڈی کو چلا گیا۔ اڈورڈ نے تمام
اسکاٹ لنڈ مین شہر الجن تک دورہ کیا اور وہان کے لوگون
سے جبرًا اپنی اطاعت قبول کروائی اور جب وہان سے مراجعت کی
تو رئیس سرّي کو اوس ملک کا امین و محافظ مقرر کیا۔ بعد اڈورڈ
کی مراجعت کے اسکاٹ لنڈ مین پھر لڑائی شروع ہوئی لکن اس
لڑائی کی حکایت صرف اسکاٹ لنڈ کی تواریخ مین مرقوم ہے۔ وہ قصّہ
یہ ہے کہ اس لڑائی مین والیس اور بُروس نے جو بیلیال کے
ہمسر (یعنے رابرٹ بروس) کا پوتا تھا بڑی جرأت و جوانمردی ظاہر
کی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ خودسر و خودمختار ہوگیا۔
تین برس قبل اس واقعہ کے اڈورڈ نے پادشاہ فرانس سے مصالحہ
کرکے صوبۂ گین پھر لے لیا تھا کہ یہ صوبہ پادشاہ مذکور نے اوس سے
بفریب لے لیا تھا۔ جب اوس پرانے سپاہی نے (یعنے شاہ اڈورڈ)
یہ خبر سنی کہ بُروس مقام اِسکون مین بتخت سلطنت اسکاٹ لنڈ
پر بیٹھا تو وہ بہت آشفتہ خاطر ہوا اور اوسنے چاہا کہ کسی طرح
اسکاٹ لنڈ مین پونہچ جاؤن اور یہ اوسکا آخری مہم تھا۔ الغرض
اڈورڈ بڑی مدت تک شہر کارلائیل مین بستر بیماری پر پڑا رہا
اور مقام براؤن سینڈس مین انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسنے

بدلے اوس مین سے ایک انگریز مسافر کو نکالکر جہاز کے مستول پر اوسے
پھانسی دیدی — یہ ماجرا سنکر سب ملاح سینك کی بندرگاہ کے
جمع ہوے اور بہت سے جنگی جہاز آب نای ڈووز اور خلیج
بسکی مین اکٹھا ہوے اور بہت سی لڑائیان ہوین جنمین اکثر
انگریزون کی فتح ہوئی — شاہ اڈورڈ کو پادشاہ فرانس نے طلب
کیا لکن اوسنے وہان جانے سے انکار کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا —
لڑائی مین صرف کرنے کو اوسنے کچہ روپیہ تو یہودیون کو لوٹ کر جمع کیا
اور کچہ رعایا سے بطور ٹیکس کے لیا چنانچہ اوسنے اُون پر نصف
مرك کے بدلے پانچ مرکس نے بوجھ ٹیکس مقرر کیا اور لنڈن
کے سوداگرون کی کوٹھیون مین جتنا اُون اور چمڑا تھا اوسنے دو مرتبہ
ضبط کر کے بیچڈالا — اڈورڈ کے جنگی جہاز بندرگاہ پورٹس متھ
مین فرانس کی لڑائی پر تیار تھے اور پادشاہ کو پہنچ کیا ہی چاہتا تھا کہ
اوسنے سنا کہ ملک ویلس مین بڑا بلوی ہوا پس وہ لنڈن کو پھر آیا اور جب
ویلس سے فساد دفع ہوا تو اسکاٹ لنڈ مین بلوی ہوا اس
سبب سے اوسے ٹھہرنا پڑا —

اڈورڈ نے کئی مرتبہ بیلیال شاہ اسکاٹ لنڈ

کو لنڈن مین طلب کیا کہ اپنی حرکات ناشائستہ کی جوابدہی کرے اوسکو
اپنی محکومیت بہت شاق معلوم ہوئی اور پادشاہ سے منحرف ہوگیا

مارگوٹ شاہزادی کی مرنے سے وارثان سلطنت اسکاٹ لنڈ مین جھگڑا پڑا اور تیرہ شخصون نے دعوی وراثت کیا لکن انمین سے جان بیلیال اور رابرٹ بروس کے دعوی کو ترجیح تھی — یہ دونون شاہزادی شاہ ڈیوڈ کی نسل سے تھے جو شاہ ولیم ضیغم کا چھوٹا بھائی تھا بیلیال تو بادشاہ مذکور (یعنی ڈیوڈ) کی بڑی بیٹی کا پوتا تھا اور بروس اوسکی چھوٹی بیٹی کا بیٹا تھا — اڈورڈ شاہ انگلستان نے اپنے تئین اس نزاع مین دست اندازی کرنے کا مستحق ٹھہرایا اس دلیل سے کہ جب شاہ ولیم ضیغم کو ھنری دوم شاہ انگلنڈ نے قید کیا تھا تو اوسنے اقرار کیا تھا کہ مین بادشاہ انگلستان کی رعیت ہون پس رچارڈ اوّل کو اسکا استحقاق نہ تھا کہ ولیم نے جو اپنی رعیت ہونیکی سند لکھدی تھی اوسے وہ بیچڈالے اسواسطے کہ وہ دستاویز اوس ایک کا مال نہ تھا بلکہ تمام بادشاہان انگلنڈ کا مال تھا — پس اس حیلہ سے اڈورڈ نے چاہا کہ اسکاٹ لنڈ کے مقدمات مین دخل دے اور بیلیال کو اوس ملک کا بادشاہ مقرر کیا —

ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بادشاہ انگلستان اور شاہ فرانس مین جنگ بحری شروع ہوئی — اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ انگریز جہازرانون مین سے ایک شخص نے ایک نورمن کو مار ڈالا پس نورمن لوگون نے ایک انگریزی جہاز چھین لیا اور اپنے ہم قوم کے

لہ اس شاہزادی کا خطاب نوروی کی بیگم مشہور ہے ۱۲

رئیس لولن نے پادشاہ کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا اور وائی کے راستہ مین فوج شاہی کا معارض و سدّراہ ہوا اور وہین پر مارا گیا بس اوسکے مارے جانے سے ملک ویلس کی خودسری جاتی رہی۔ رئیس ویلس کی حوصلہ ملک گیری و آرزوئے خودسری پر مضمحلہ کرنیکے واسطے پادشاہ انگلستان نے اوسکا سر کاٹ کر لنڈن مین بھیجدیا اور ازراہ تمسخر اوسپر عشق پیچان کا تاج رکھکر مجلس ٹاور کے دروازہ پر لٹکا دیا۔ بعد لیولن کے مارے جانے کے اوسکے بھائی ڈیوڈ نے کچھ عرصہ تک بادشاہ کا مقابلہ کیا لکن خود اوسکی اہل وطن نے اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور بادشاہ کے حکم سے اوسنے پھانسی پائی۔ شاہ اڈورڈ پر لوگون نے یہ تہمت لگائی ہے کہ مقام کونوی پر اوسنے سب ویلس کے بھاٹون کو قتل کر ڈالا کہ مبادا اونکے اشعار پر تاثیر و شجاعت انگیز سنکر اونکے اہل وطن کو غیرت و حمیت آجاے اور وہ لڑائی سے نہ باز آئین۔ نہین معلوم یہ حکایت صحیح ہے یا غلط لکن گری شاعر نے اسی قصہ پر ایک غزل تصنیف کی ہے اور وہ مشہور ہے۔ پیشتر شاہ اڈورڈ اوّل ہی نے اپنے بڑے بیٹے اڈورڈ دوم کو اوسکی صغر سنی مین خطاب پرنس اف ویلس (شاہزادۂ ویلس) دیا تھا اسواسطے کہ وہ اوس ملک کی ایک ضلع مسمّی بہ کیر نارون مین پیدا ہوا تھا بس اوس زمانہ سے یہ دستور ہو گیا کہ بادشاہ انگلستان کی اکبر اولاد کو یہی خطاب ملتا ہی۔

دو برس بعد هنري کی وفات کے شاہ اڈورڈ اور اوسکی بی بی نے ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا۔ اوس زمانہ مین الگزنڈر شاہ اسکاٹ لنڈ بھی وہین تھا اور اوسکی مسافرت کا خرچ پچاس روپیہ روز سرکار شاہی سے مقرر تھا۔ شاہ اڈورڈ کو بڑی آرزو تھی کہ ویلس اور اسکاٹ لنڈ کو فتح کرے تاکہ تمام جزیرہ بوطن اعظم اوسکی سلطنت مین شامل ہوجاے۔

انگلستان کے پادشاہون مین سے بہتون نے چاہا تھا کہ ملک ویلس کو مغلوب کرلین لکن کچھ نہو سکا تھا۔ وہان کے لوگ اکثر کوہ سنوڈن اور پلنلمن کے جنگلون اور کھوون مین رہتے تھے لہذا نورمن کے سوارون کا کچھ بس اونسے نہ چل سکتا تھا اور اونھین پا نہ سکتے تھے۔ مجلن رسّال نے خبر دی تھی کہ جب روپیہ گول بنایا جاے گا تو ایک شاہزادہ ویلس کا لنڈن مین پادشاہ کیا جائیگا وہ زمانہ اب آیا کہ ایک بہادر شاہزادہ اس تھرن کے تخت پر قابض ہوا اور اہل ویلس کے حوصلے بڑھے۔ جب شاہ اڈورڈ نے اہل ویلس سے بیعت طلب کی تو اونکے رئیس لولن نے باستحقار و استخفاف بیعت سے انکار کیا آخر یہ مثل کہ غرور کا انجام خرابی ہے صادق آئی۔ پانچ برس تک شاہ انگلستان ملک ویلس مین پھرا کیا اور اوسکے ہمراہ جو فوج تھی وہ کوہستان کی لڑائی مین کارآزمودہ و مشاق تھی۔ الغرض اوس ملک کو

باب پنجم

عہد شاہ اڈورڈ اوّل ملقب بہ طویل الساقین سنہ ولادت ۱۲۳۹ء سنہ جلوس ۱۲۷۲ء سنہ وفات ۱۳۰۷ء

جبکہ اڈورڈ بیت المقدس مین مشغول جہاد تھا ایک کافر[1] نے زہر آلود کٹار اوسے ماری — منقول ہے کہ اوسکی زوجہ الینور نے فرط محبت سے اوسکے زخم سے زہر چوس لیا اور وہ اچھا ہوگیا — اِس جہاد مین اوسنے چند چھوٹے چھوٹے کارنمایان ہوے اور اٹھارہ مہینے کے بعد وہ فلسطین (یعنے بیت المقدس) سے چلا آیا اور جزیرہ سسلی مین پونچکر اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی لکن شہر گین مین اوسنے اور ایک شخص سے فساد ہوگیا اِسوجہ سے اوسکے گھر جانے مین تاخیر ہوگئی — وہ فساد یہ تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ اور رئیس چیلنس مین چلے تو شغل نیزہ بازی ہوا آخر کو خوب لڑائی ہوئی جسمین انگریزی سردار غالب آئے — قبل انگلستان مین پونہچنے کے اڈورڈ نے رئیس زادی فلنڈرس سے ایک قصّہ طے کیا کہ اوسکے سبب سے اُون کی تجارت مین بڑا خلل پڑ گیا تھا — اس مال (یعنے اُون) کی قدر انگلستان مین بلجیم کے بزاز بہت کرتے تھے —

[1] اغلب ہے کہ اِسسے مسلمان مراد ہے ۱۲

سنہ وفات

فریڈرک دوم ..... سنہ ۱۲۵۰ع

طوائف الملوکی ..... تا سنہ ۱۲۷۳ع

پوپ

اُونوریس سوم ..... سنہ ۱۲۲۷ع

سلسٹین چہارم ..... سنہ ۱۲۴۱ع

گرگری نہم ..... سنہ ۱۲۴۱ع

انوسینٹ چہارم ..... سنہ ۱۲۵۴ع

الگزنڈر چہارم ..... سنہ ۱۲۶۱ع

اربن چہارم ..... سنہ ۱۲۶۴ع

کلمنٹ ..... سنہ ۱۲۶۸ع

گرگری دہم .....

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

الگزنڈر دوم ..... سنہ ۱۲۴۹ع

الگزنڈر سوم .....

فرانس

فلپ اگسٹس ..... سنہ ۱۲۲۳ع

لوئی ہشتم ..... سنہ ۱۲۲۶ع

لوئی نہم ..... سنہ ۱۲۷۰ع

فلپ سوم .....

اسپانیہ

ہنری اوّل ..... سنہ ۱۲۱۷ع

فرڈرک سوم ..... سنہ ۱۲۵۲ع

الفونز دہم .....

شہنشاہان جرمنی

اوتھو چہارم ..... سنہ ۱۲۱۸ع

منجملہ اون امور کے جنکی ترقی اس پادشاہ کے زمانہ مین ہوئی ایک امر یہ تھا کہ مہین کپڑا مثل ململ وغیرہ کے انگلستان مین بلجیم کے لوگون نے بنا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے گئے اور کاٹ کی مشعلون کے بدلے شمعون کا رواج ہوا — پہلے اسی پادشاہ نے نیوکیسل کے لوگون کو بذریعہ پروانے کے اجازت دی کہ پتھر کے کوئلے کانون مین سے کھود کر بیچا کرین - پتھر کا کوئلا انگلستان مین اس افراط سے ہوتا ہے کہ اسکی سوداگری سے وہان کے لوگون نے بہت روپیہ پیدا کیا ہے — اس پادشاہ کے عہد مین انگلستان مین سکہ طلائی کا رواج ہوا اور راجر بیکن کی تحقیق و تفتیش سے علوم و فنون کو بڑا فائدہ ہوا — یہ حکیم پیشتر راہب تھا اور اسی نے وہ شیشے ایجاد کیئے جنمین چھوٹی چیزین بڑی معلوم ہوتی ہین اور کئی قسم کی لالٹینین ایجاد کین کہ اون مین عجب عجب تماشے دیکھائی دیتے ہین یہانتک کہ لوگ اسے جادوگر کہنے لگے — اسی زمانہ مین براعظم یورپ مین ایک شخص پالس نامی باشندہ شہر وینس نے سمندر کے پانی کی پیمائش کا ایک آلہ ایجاد کیا اور اوسکی سوی دو بہتی تنکون کے بیچ مین رکھی فقط

وہ کچہ زخمی ہوکر گرا اور اگر وہ یہ چلّا کر نہ کہتا کہ مین ہنری نواب ونچسٹر تمہارا بادشاہ ہون تو مارا جاتا۔ اڈورڈ اپنے باپ کی آواز پہچان گیا اور اوسے بچانیکو دوڑا۔ رئیس لیسٹر اپنے پسر مقتول کی لاش پر لڑا اور مارا گیا اور اوسکی لاش دشمنون نے پامال کرڈالی۔

اب تو بادشاہ کی سلطنت خوب مضبوط و مستحکم ہوگئی خانگی لڑائی موقوف ہوگئی اور شاہزادہ مظفر یعنے اڈورڈ مجاہدین سینٹ لوئی کا شریک ہوکر اہل اسلام سے عازم جہاد ہوا۔ ہنری نے اپنے بیٹے کی غیبت مین انتقال کیا۔ سوا جارج سوم کے اور کسی بادشاہ نے اتنی مدّت تک سلطنت نہین کی جتنی مدّت تک ہنری نے کی اور اس عرصۂ دراز مین اوسنے بہت مصائب و آلام اوٹھائے جو آخر کو اوسکی موت کے باعث ہوے۔

یہ بادشاہ سفیہ اور سادہ لوح اور بزدل اور کاہل تھا لکن اوسکی قسمت مین اون ایام نافرجام مین بادشاہ ہونا تھا جبکہ جہاز سلطنت گرداب بلا و مصیبت مین گرفتار تھا اور اوسکے روکنے کو دست قوی درکار تھا۔ اپنے اعزا و اقارب سے یہ بادشاہ بمحبت و ملائمت پیش آتا تھا اور اوسکا قد میانہ تھا اور بائین آنکھ کا ڈھیلا کچہ جھکا ہوا تھا اسسے اوسکے چہرہ کی کچہ عجب قطع ہوگئی تھی۔

کرتے ہوے جمع ہوے اور غیر ملکون کے سوداگر جو وہان مقیم تھے
اونھین لوٹ لیا اور یہودیون بیچارون کو ناحق قتل کیا۔ شاہ
ھنری نے شہر لیوس واقع ضلع سسکس مین شکست کھائی
اور گرفتار کر لیا گیا دوسرے دن اوسکے بیٹے شاہزادہ اڈورڈ نے
بھی اپنے تئین باغیون کے حوالے کر دیا۔ آخرالامر بادشاہ اور
باغیون مین مصالحہ ہوا اور اونھون نے اوسکو رہا کر دینے کا اقرار کیا
لکن اس عہد کو وفا نہ کیا۔ اس مصالحہ کو مصالحۂ لیوس کہتے ہین
ھنری اور اوسکے دونون بیٹے قید شدید مین رہے۔ شروع سال
آیندہ مین رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریون اور امیرون اور
سردارون کو طلب کیا اور ہر دیہ و شہر کے وکلا طلب کیے اور ان
سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی۔ یہ پارلیمنٹ اس زمانہ کی پارلیمنٹ
کا نمونہ تھا یعنے پادری اور امرا بمنزلہ ھوس اف لارڈس
(محکمہ امرا) کے تھے اور وکلا اہل شہر و قصبات بمنزلہ ھوس
اف کومنس (محکمۂ عوام) کے تھے۔

شکست و گرفتاری شاہ ھنری ۱۲۶۴ء

تقرر پارلیمنٹ با ضابطہ ۱۲۶۵ء

شاہزادہ اڈورڈ پھرہ سے بھاگ گیا اور مقام ایوشیم
مین جو ضلع ورسٹر مین واقع ہے اوسنے اور رئیس لیسٹر سے
مقابلہ ہوا اور بڑی دیر تک گھمسان لڑائی ہوی۔ رئیس لیسٹر
بادشاہ (یعنے ھنری) کو زبردستی میدان جنگ مین لے آیا اور

سے منحرف ہوگیا اور اودھر بادشاہ کا چھوٹا بھائی رچارڈ جسنے
چوتھے جہاد مین کئی دفعہ فتح پائی تھی اور بعد اوسکے رومیون کا بادشاہ
مقرر کیا گیا تھا ملک جرمنی کو چلا گیا آسّے اوسکی سلطنت مین
تزلزل پڑگیا اور جو لوگ اوسکی بربادی کے خواہان تھے اونکے حوصلے
بڑہے۔ آخرالامر ویسٹ منسٹر مین کونسل ہوئی اور امرا مسلح
و مکمّل جمع ہوے پھر آکسفرڈ مین ایک اور کونسل ہوئی جو بنام
پارلیمنٹ مجنون مشہور ہے اور امرا نے اصلاح امور سلطنت کے
واسطے ایک کمیٹی چوبیس ۲۴ آدمیون کی مقرر کی۔ اس کمیٹی نے قواعد
ذیل مقرر کیے۔ اوّل ہر ضلع کے آزاد لوگون کی طرف سے چار
سردار بطور وکیلون کے پارلیمنٹ جدید مین شریک ہون۔ دوّم
ہر سال شریف یعنے وہ افسر جسنے انتظام ضلع اور انفاذ و اجرا
قوانین متعلق ہوتا ہے غلبہ رائے سے مقرر کیے جائین سوّم ہر سال
سرکاری روپیہ کا حساب دیا جاے۔ چہارم ہر سال تین مرتبہ مجلس
پارلیمنٹ منعقد ہو یعنے ماہ فروری اور جون اور اکتوبر مین لیکن امرا
کی آپس کی نا اتفاقی سے سلطنت کی اصلاح مین تاخیر ہوگئی اور بادشاہ
فرانس محاکم (یعنے سرپنچ) مقرر ہوا اور اوسنے ھنری کے موافق
فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ نے آتش جنگ خانگی انگلستان مین پھر افروختہ
کی۔ رئیس لیسٹر نے لنڈن پر قبضہ کرلیا اور جب سینٹ پال
کے گرجے مین گھنٹہ بجا تو تمام اہل شہر اوسکے جھنڈے کے گرد شور و غوغا

تقریر پارلیمنٹ مجنون ۱۲۵۸ء

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعون کی نسبت کچہ نزاع رہی —
انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ
کے خاندان مین دو نسبتین ایسی ہوئین کہ اونکے سبب سے ان
دونون سلطنتون مین موافقت ہوگئی — هنري نے اپنی بڑی
بیٹی جون کی شادی الگزنڈر دوم شاہ اسکاٹ لنڈ سے
کردی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی مارگرٹ کا عقد
بھی الگزنڈر سوم پادشاہ اسکاٹ لنڈ سے کردیا — شاہ
انگلنڈ کی فوج اکثر ویلس مین گئی لکن فتح نپائی اور اوس ملک
کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا ذرا سے کوہی ملکون پر بدستور
قابض رہے —

ازبسکہ شاہ هنري فرقہ پوکٹونس کو بہت دوست
رکھتا تھا لہذا اوسنے وزیر سابق ڈی برگ کو اوسکے عہدہ پر
بحال کردیا اور اوسکی وجہ سے اوس فرقہ والون کے بڑے مجمع ہوے
اور جب شاہزادی الینور ملکہ انگلستان ہوئی تو فرقہ پرووونکیل
کی بھی وہان کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہموطن تھے یہ امر رعایا کو بہت ناگوار
ہوا اور امرا نے بلوی کیا اور اونکا سربراہ کار سمن ڈی مونٹفرٹ
رئیس لیسٹر ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا
اِدھر تو رئیس موصوف اپنے بھنوئی (یعنے پادشاہ)

الغرض چالیس دن مین ہیوبرٹ بھوک سے لاچار ہوکر نکل آیا اور اوسے قید کرکے ایک جہلخانے سے دوسرے جہلخانے مین بھجوایا آخرالامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنون کے بعد پادشاہ سے صفائی کرلی

علاوہ مہم مذکورۂ بالا کے ہنری شاہ فرانس (لوی) سے ایک اور لڑائی لڑا — یہ جنگ اوس نے اپنی ماں کے اصرار سے کی تھی جسنے اپنے پرانے یار رئیس مادچ سے شادی کرلی تھی — غرض ٹیلبرگ اور سینٹس مین دو لڑائیان ہوئین اور اگرچہ ان دونون لڑائیون مین کیسکی فتح و شکست نہین ہوئی لکن غلبہ شاہ فرانس کا رہا اس اثنا مین کئی مرتبہ صلح ہوئی لکن شکست ہوگئی آخرالامر صلح کامل ہوگئی جسکے بموجب صوبجات مرقومۂ ذیل شاہ ہنری کو ملوسن پر یگورڈ کی سی اور انکے عوض مین ہنری نے شاہ فرانس (لوی) کو صوبجات مفصلۂ ذیل دیے جو اوس زمانہ مین اوسکے قبضہ مین تھے — نورمنڈی مین انجو پویٹو —

جنگ ٹیلبرگ و سینٹس ۱۵۶۲ء

اس پادشاہ کی سلطنت بہت دنون تک رہی لکن اس عرصہ مین شاہ اسکاٹ لنڈ سے کبھی لڑائی نہین ہوئی اگرچہ

بعد اوسکے ایک بڑی کونسل ہوئی اور اوس مین
یہ امر قرار پایا کہ فرانسیس پر حملہ کیا جائے اور اس مہم کی سرکرنیکو تمام
رعایا نے اپنی جائداد منقولہ کا پندرہوان حصّہ دینا اس شرط سے قبول
کیا کہ بادشاہ (هنري) تیسری مرتبہ فرمان عام کی تصدیق و توثیق
کردی چنانچہ سر اڈورڈ کوک لکھتے ہین کہ فرمان مذکور کل تیئیس ۳۳ مرتبہ
تصدیق کیا گیا ہے۔ اس اثنا مین شاہ لوی نے صوبہ پویٹو
اور گین لے لیا تھا اور هنري نے جو ان صوبون کے فتح کرنے
کو فوج بھیجی تھی وہ کامیاب نہوئی تھی پس بادشاہ کو لوگون نے یہ الزام
دیا کہ اوس نے اپنی اوقات اور رعایا کا روپیہ جو بجیلہ جنگ لیا تھا
عیش و عشرت مین ضائع و برباد کردیا۔ یہ الزام هنري نے اپنے
وزیر ڈی برگ کے سر تھوپا اور اوسے ذلیل کیا اور جتنا روپیہ
کہ وزیر مذکور کے عہد وزارت مین وصول ہوا تھا اوس سب کا حساب
بادشاہ نے اوس سے طلب کیا لکن وہ محاسبہ نہ دے سکا اور
بویسرس کے گرجے مین بھاگ گیا بادشاہ کے لوگ اوسے
ایک گھوڑے پر کس کر بجسم برہنہ وہان سے لنڈن کو لیگئے لکن پھر
بادشاہ ڈرا کہ مبادا گرجے کی بے ادبی کرنے سے پادری لوگ مجھ سے
ناراض ہوجائین اس خوف سے اوسنے ڈي برگ کو اوسی گرجے مین
پھر بھیجدیا لکن کوتوال کو حکم کیا کہ اوس مکان کا محاصرہ کرلے اور اوسنے
اوس گرجے کے گرد ایک خندق کھدوادی اور ایک حصار سا بنوادیا

شکست شاہ لوی ۱۹ سنہ ۱۴۳۱ء

لوی پادشاہ فرانس نے انگلستان کو جبتک نہ چھوڑا جبتک کہ اوس ملک کیو اسطرح خوب کوشش نکر لی کہ ابتک وہ ملک گویا اوسی کے قبضہ مین تھا لکن لنکن مین اوس نے ایسی شکست کھائی کہ مجبور ہوکر اس عزم سے باز آیا۔ ادھر تو اوس نے لنکن مین شکست کھائی اودھر اوسکے جنگی جہاز بندرگاہ کیلی مین ہیوبرٹ ڈی برگ نے تباہ کردئے اسطرح سے کہ چونے کی بریان پسوا کر ہوا مین اڑا دین جب وہ چونا فرانسیسی اہل جہاز کی آنکھون مین لگا تو وہ بہت پریشان ہوے پس اس انتشار مین اوس نے اونکے جہازون کی رسیان اور بادبان کاٹ دیئے اور وہ سب ڈوب گیئے

دوبرس تک پیمبروک مدار المہام سلطنت انگلستان رہا جب تیسرے برس اوس نے انتقال کیا تو اوسکا عہدہ ہیوڈی برگ اور پیٹر ڈی دوچز اسقف ونچسٹر کو ملا لکن ان دونون وزیرون مین اتفاق نہوا اور پینڈلف وکیل پوپ نے بڑی مشکل سے اونھین لڑائی سے باز رکھا تاہم جب پادشاہ ہنری جوان ہوا اور اوسکا سن سترہ برس کا ہوا تو ڈی برگ اوسکا بڑا مقرب ہوگیا اور ڈی دوچز نے اپنے تئین کم زور پاکر وزارت کو استعفا دیا اور بیت المقدس کو بقصد حج روانہ ہوا

باب چہارم

عہد شاہ ہنری سوم مولڈ ونچسٹر سنہ ولادت ۱۲۰۷ء سنہ جلوس ۱۲۱۶ء سنہ وفات ۱۲۷۲ء

جان کی وفات کے بعد لوئی شاہ فرانس لنڈن اور اضلاع مغربی انگلستان پر قابض رہا لکن وہ امراء جنسے شاہ جان سے فساد ہوا تھا اب اوسکے مرنے کے بعد اونکا رنج وملال جاتا رہا اور وہ اوسکے صغیر السّن بیٹے ہنری کے پاس جمع ہوے اور گلوسٹر مین اوسکے سر پر بعوض تاج کے ایک سادی سُنہری مندیل رکھدی اسواسطے کہ تاج تو واش کی امواج کی نذر ہوگیا تھا۔ تمام اہل انگلستان خیر خواہان سلطان کو حکم ہوا کہ پادشاہ کے جلوس کی خوشی مین مہینہ بھر تک ایک پارچہ سفید اپنے سر پر باندھے رہین۔ چونکہ بوقت جلوس پادشاہ کا سن فقط دس برس کا تھا لہذا رئیس پیمبروک مدار المہام سلطنت مقرر ہوا۔ اِس عہد تازہ مین پہلا امر یہہ ہوا کہ وہ فرمان عام (جو جان نے لکھا تھا) جاری رکھا گیا لکن اوسکی اکسٹھ فصلون کا خلاصہ کرکے بیالیس ۴۲ فصلین کردین۔

سلاطین معاصرین

	سنہ وفات
اسکاٹ لنڈ	
ولیم	سنہ ۱۲۱۴ع
الگزنڈر دوم	

اسپانیہ

ہنری ....

فرانس

فلپ اگسٹس ....

شہنشاہان جرمنی

فلپ ..... سنہ ۱۲۰۸ع

اُوتھو چہارم ....

پوپ

	سنہ وفات
انوسینٹ سوم	سنہ ۱۲۱۶ع
اونوریس سوم	

کے بدکارون مین سب سے بدتر اور اپنی بے ایمان قوم مین سب سے زیادہ بے ایمان تھا — اوسکا قد لنبا تھا اور بڑے تن و توش کا آدمی تھا اور خباثتِ طینت و دنائت نفس اوسکے چہرہ سے عیان تھی —

دوسری بی بی ازابلا سے اوسے تین بیٹے تھے هنری[۱] رچارڈ[۲] اڈمنڈ[۳] اور تین بیٹیان تھین جون[۱] الیٹنور[۲] ازابلا[۳]

اس پادشاہ کے عہد مین لنڈن کا پل بالکل بنگیا اور نیکنامی کی چٹھیون کا رواج ہوا اور یہ رسم جاری ہوا کہ لنڈن مین ہر سال ایک کوتوال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے چنانچہ هنري فٹز لون پہلا کوتوال تھا اور مچھلیون کی خوب تجارت ہوئی اور دو قسم کی مچھلیون کی بڑی قدر تھی سامن اور هرنگس سامن تو دریا ڈي مین خوب ہوتی تھی اور هرنگس سینڈچ کے کنارے کی فقط

ہوکر لوئی شاہ فرانس کو جسنے جانؔ کی بھتیجی منسوب تھی لکھا کہ آپ ہمارے ملک کی سلطنت قبول فرمائین پس اب انگلستان بڑی بلاء مین گھر گیا اسواسطے کہ ایک طرف یہ خوف تھا کہ جب بادشاہان فرانس اس ملک پر قابض و متصرف ہونگے تو خدا جانے کیا کیا ظلم و بدعت کرینگے ایک طرف اوس ظالم اظلم (یعنے جانؔ) کا ڈر تھا کہ اگر اسی عالم غیظ و غضب مین اوسنے فتح پائی تو پھر وہ کوئی دقیقہ انتقام لینے مین اٹھا نہ رکھے گا۔ لیکن حق تعالی نے اپنے دست قدرت سے اس شر کو دفع کیا۔ شاہ لوئی بندرگاہ سینڈچ مین وارد ہوچکا تھا اور جانؔ اوسکے مقابلے کو جاتا تھا کہ اتنے مین ایک ایسا شدید طوفان آیا کہ بادشاہ انگلستان کا سب روپیہ اور جواہرات اور کاغذات ملکی بھگئے۔ یہ حادثہ جانکاہ جو اوسنے ساحل خلیج واش سے دیکھا تو اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ بخار آگیا۔ بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ اوسے زہر سے مار ڈالا بعضے کہتے ہین کہ اوسنے شراب و شفتالو کی اسقدر زیادتی کی کہ بیمار ہوگیا اور جان برنہوا۔ غرض بادشاہ نے ناسرا چ مین انتقال کیا اور ورسٹر مین دفن کیا گیا۔

وفات شاہ جان ۱۹ اکتوبر ۱۲۱۶ء

کوئی اچھی بات شاہ جان کی درج تاریخ نہین۔ وہ بڑا نامرد اور خبیث اور بیحیا اور کاذب تھا اور اوس زمانہ

کیا جاے گا — علاوہ اسکے یہ فرمان اون فرامین کا مُوثق و مُصدق ہے جو زمانۂ قدیم مین اہل لنڈن و دیگر بلاد کو عطا ہوے تھے اور اسمین اور ملکون کے تجار کو اس امر کی اجازت لکھی ہے کہ انگلستان مین رہین اور جب وہان سے جائین تو اون سے جبرًا کچہ نہ لیا جاے پس اب حق تعالیٰ کی فضل و رحمت کو ملاحظہ کیجیے کہ وہ اس طرح بد بات کو بہتر کر دیتا ہے کہ اس پادشاہ کے عہد سے زیادہ کسی پادشاہ کے زمانے کی مذمت تاریخ انگلستان مین نہین لکھی ہے لکن اِسیکے عہد جور مین اہل انگلستان کی آزادی اور راحت کا سامان ہوا اور یہی سامان نیک اب تک باقی ہے —

جانؔ قسم شرعی کھا چکا تھا کہ اس فرمان کے خلاف نکوگا لکن اوسکے نزدیک قسم کی کچہ حقیقت نہ تھی دنّی مپڈ کے معرکہ مین تو وہ ہمہ تن خلق و مروّت رہا لکن جب سب امرا وہان سے چلے گئے تو وہ مثل دیوانون کے بکنے لگا کہ کیا منحوس دن مین کمبخت پیدا ہوا تھا — پہلی خبر جو اون امیرون نے سُنی جنسے یہ سب قصّہ ہوا تھا یہ تھی کہ اوس ظالم (جانؔ) نے کرایہ کی فوج رکھی ہے اور تمام ملک کو برباد کرتا پھرتا ہے — آسمان شعلہاے قصبات و زراعاتِ آتش زدہ سے (مثل تنور) روشن تھا اور کوہ و صحرا مردم بلا رسیدہ و خانمان خراب سے پُر — آخر امرا نے خراسان

متفق ہوئین اور جو لوگ انگلستان زا تھے اونمین ایک تازہ ہمت وحمیت قومی پیدا ہوئی ــــ

اس پادشاہ جابر کے ہاتھون سے امرار انگلستان اور اونکی خاندان عالیشان نے ایسی ایسی ذلتین اور نقصان اوٹھائے کہ اونھون نے قسم کھائی کہ اب ہم یہ ظلم نہ اوٹھائین گے۔ جب پادشاہ نے اونکی معروضات سنی تو باواز بلند کہا کہ یہ کیا ہے وہ میری سلطنت ہی نہ مانگین لکن اوسے اون لوگون سے سابقہ پڑا تھا جو بڑے کڑے اور بات کے دھنی تھے اور اگرچہ اوسنے بہت حیلہ حوالہ اولریت ولعل کیا لکن آخرالامر ایک امر ایسا ہوا کہ اوسے اونکی عرض چارناچار قبول کرنی پڑی وہ امر یہ تھا کہ ایک اتوار کو سب لوگ توگرجون مین تھے اون امرار آشفتہ خاطر نے فرصت غنیمت جان کر لنڈن کو لے لیا اور مقام رَنّی میڈ مین جو اسٹنّس اور ونڈسر کے درمیان مین واقع ہے پادشاہ سے فرمان موسوم بہ میگنا چارٹا پر دستخط کرالیئے ــ یہ فرمان عام انگریزی عجائب گھر مین اب تک موجود ہے اور اس مین نہایت ضروری شرط یہ مندرج ہے کہ رعایاے انگلستان مین سے جو شخص آزاد ہے جبتک اوسکی ہم مرتبہ لوگ اوس کا فیصلہ حسب قانون نکرینگے جب تک وہ نہ نظربند ہوگا نہ قید کیا جائیگا نہ حفاظت قانونی سے محروم کیا جائیگا نہ اپنی اراضی سے بیدخل

اصل فرمان میگنا چارٹا ۱۲۱۵ء

بوُنس مین شکست ہوئی اور اوسی امید فتح منقطع ہوگئی تب اوس نے شاہ فرانس سے پانچ برس کے مصالحہ کی درخواست کی اور اوسکی عرض قبول ہوئی —

چند اشخاص نے جو شاہ جان کے شریک تھے آبُجُو اور پوئیٹو سے بھاگ کر انگلستان مین پناہ لی — یہ لوگ بڑے چالاک اور متفنّی تھے اور اس قابل تھے کہ پادشاہ کو خوش کرین رعیت بیچاری ایسے متفنّیون سے کیا خوش ہوتی غرض انھون نے اپنے رنگ تو خوب دربار شاہی مین جمائے اور قدیم اراکین دولت کو جو پادشاہ کے بڑے مقرب تھے نکلوا دیا — جتنے عہدے اور جاگیرین پادشاہ کے اختیار مین تھین سب اوس نے ان نئے مصاحبون کو دیدین اور اکثر امرا نورمن کو حیلے کر کر کے موقوف کر دیا اور اونکے عہدے ان نوخیزون کو دیدئے اور اونکی شادیان امیرون اور سردارون کی لڑکیون سے کردین جو اوس زمانہ کے قانون کے بموجب اوسکی تولیت مین تھین اور اونھین مالدار اور نابالغ یتیمون کا متولی کر دیا — ان مصاحبین تازہ نے اخذ زر مین ایسی زیادتیان شروع کین کہ شرفاء سکسن اور امرا نورمن کو انسے نفرت کلی ہوگئی پس اسطرح سے یہ دونون قومین جو مدتہاے مدید سے انگلستان مین رہتی تھین اب جاکے بسبب ہمدردی کے آپس مین

پر سیاہی آگئی سب لوگ اس بلائے بے درمان سے نالان و پریشان
تھے لیکن بادشاہ کو کچھ اثر نہوا اور وہ اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ
اور ویلس مین گیا اور وہان کے لوگون سے زبردستی اپنی اطاعت
قبول کروائی اور خراج لیا — اخرالامر پوپ نے شاہ فرانس
کو حکم دیا کہ اس بادشاہ فاسق کو معزول کردے — اس حکم سے جان
دب گیا اور چونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ ساٹھ ہزار جوان میری ہمراہ
ہے لکن انمین سے کسی پر مین اعتماد نہین کرسکتا لہذا اوس نے
پوپ کی اطاعت کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا کہ ملک انگلنڈ اور
آیرلنڈ کا خراج ہزار مرکس سالانہ خزائن روم مین داخل کیا کرونگا
فلپ شاہ فرانس جو اس زمانہ مین شہر بولون مین تھا انگلستان
کے حملہ پر آمادہ ہوا اور چاہا کہ آب نائے ڈوور سے عبور کرکے
ملک مذکور کو مغلوب کرلے لکن چونکہ جان پوپ کی بیعت کرچکا
تھا لہذا فرنڈ رئیس فلنڈرس شاہ فرانس کو حملہ انگلستان
سے مانع ہوا پس اوس نے غیظ مین آکر صوبہ فلنڈرس کو شہر
گھینٹ تک تاراج کردیا لکن اوسکے جنگی جہازون کو ولیم
لونگ سورڈ رئیس سیلسبری نے جو انگلستان کی فوج
بحری کا سردار تھا منتشر و پریشان کردیا — اس فتح سے جان
بہت خوش ہوا اور صوبہ پویٹو کو فتح کرنے گیا لکن اس اثنار
مین اوسکے شرکار یعنے شاہ اوتھو اور فرنڈ کو شہر

جان نے اپنی پہلی زوجہ جونا کو طلاق دیکر از ابلا
رئیس زادی انگولیم سے شادی کر لی حالانکہ وہ رئیس
مارچ سے منسوب تھی — اس رئیس زادی کو
ور غلانے سے اور شاہزادہ آرتھر کے قتل کرنے سے بہت لوگ
شاہ جان کے دشمن ہوگئے اور صوبجات نورمنڈی اور انجو اور
مین اوس سے چھین لئے

چونکہ کنٹربری کے اسقف کا عہدہ خالی ہوگیا تھا لہذا
راہبون نے جان ڈی گری اسقف نارچ کو وہان کا
اسقف اعظم مقرر کیا لکن پوپ انوسینٹ سوم نے اسٹیون
لینگٹن کو اوس عہدہ پر مقرر کیا راہبون نے تو پوپ کی بات
مان لی لکن بادشاہ نے پوپ کا حکم نہ مانا اور اون سب راہبون
کو اونکی خانقاہون سے نکالدیا اور اونکا مال ضبط کر لیا اسواسطے
کہ اونھون نے اوسکے وزیر اور مصاحب خاص ڈی گری
سے بیوفائی کی تھی — بادشاہ کی ان حرکات سے پوپ نے
سب پادریون کو ممانعت کردی کہ کسی رسم مذہبی مین دخل نہ دین
پس چھ برس تک انگلستان مین عبادت قطعاً ترک رہی اور گرجے
بند ہوگئے اور اونکے گھنٹون مین یوہین پڑے پڑے زنگ لگ گیا
اور مردے بے نماز دفن کیے گئے اور اولیا مسیحی کی تصویرون

کیفیت انگلستان کی ۱۲۰۸ء سے
۱۲۱۳ء تک درج ہے

باب سوم

عہد شاہ جان ملقب بہ سینسٹر ولیک لنڈ۔ سنہ ولادت سنہ ۱۱۶۶ء۔ سنہ جلوس سنہ ۱۱۹۹ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۲۱۶ء

چونکہ شاہ رچارڈ کا کوئی اور وارث نہ تھا لہذا وہ اپنا وصی اپنے بھائی جان رئیس مورٹین کو کر گیا۔ بعد وفاتِ پادشاہِ مذکور سو تھمپٹن مین کونسل ہوئی جسنے اوسکی رای کو بحال رکھا اور ویسٹ منسٹر مین جان کو تاج پہنایا۔ من حیث سلسلۂ نسب کے جان سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اوسکے بڑے بھائی جیوفری کا ایک بیٹا موجود تھا جسکا نام آرتھر رئیس بریٹین تھا اور جسکا سن اوس زمانہ مین بارہ برس کا تھا۔ فرانسیس کے بادشاہ نے اس لڑکے کے دعوی سلطنت کی تائید کی لکن قلعۂ مرے بو واقع پویٹو مین اوسکے چچا جان نے اوسے گرفتار کیا اور محبس رُوِن مین مقید کیا جہان پھر اوسکا کچھ پتا نہ معلوم ہوا بعضے کہتے تھے کہ جان نے اپنے ہاتھ سے اوسے قتل کیا۔ شاہزادۂ آرتھر کی بہن الینور بھی مدعی سلطنت تھی لہذا تا دم واپسین قلعۂ برسٹل مین مقید رہی۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

ولیم

فرانس

فلپ اگسٹس

اسپانیہ

الفونزو

شہنشاہان جرمنی

	سنہ وفات
فریڈرک اوّل	۱۱۹۰ع
هنری ششم	۱۱۹۷ع
فلپ	

پوپ

کلمنٹ سوم	۱۱۹۱ع
سلسٹین سوم	۱۱۹۸ع
انوسینٹ سوم	

ہرگز خطاب پادشاہی کے لائق نہین ہوسکتا۔

اسی پادشاہ کے عہد مین ایک شخص نامی رابن ہڈ نامے ہوا اور اسنے رعایا پر ایسے بھاری ٹیکس باندھے کہ لندن مین بلوے ہوا اس بلوے کا بانی ایک شخص فٹز وسبرگ (دراز ریش) نامی تھا جسنے پھانسی پائی — تین شیرون کا معرکہ جو اب تک پادشاہان انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہے اسکا موجد یہی پادشاہ تھا — مسلمانون سے جہاد کے فائدے اب اہل فرنگستان کو محسوس ہوے کہ انہین جہادون کے سبب سے یہ ہوا کہ چونکہ یہ سب قومین ایکہی امر پر جمع ہوئی تھین لہذا بہ نسبت سابق کے انمین فی الجملہ محبت وتیاک پیدا اور ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ پیدا ہوئی اور وہان کا مال بافراط انگلستان مین آنے لگا اور وہ ملک اون شریرون اور بدمعاشون سے پاک ہوگیا جنکے فتنہ وفساد سے ہمیشہ وہان کے لوگون مین ایک تلاطم عظیم رہتا تھا لکن ان سب فائدون سے بڑہ کے یہ فائدہ ہوا کہ امرا کی قوت گھٹگئی اور اونکی جاگیرین دولت مند عوام کے ہاتھ آئین اس وجہ سے ان اوسط درجہ کے لوگون کا پایہ بلند ہوا اور انھین جہادون کے سبب سے انگلستان کے آئین مین وہ تغیرات ہوئے جنکی باعث سے پارلیمنٹ مین ہوس آف کومنس (محکمہ عوام) مقرر ہوا فقط

شخص وِڈوِی نامے کے علاقہ مین ایک خزانہ نکلا اوس مین سے
کچھ اوسنے پادشاہ کو بھی دیا لکن اوسنے سب طلب کیا جب اوس نے
انکار کیا تو پادشاہ نے قلعہ چالَز مین اوسکا محاصرہ کر لیا اوسکی
دیوار پر سے ایک تیر آکر بادشاہ کے شانے مین لگا ایک نادان جرّاح
نے پیکان نکالا اور زخم سڑ گیا۔ جب وہ قلعہ فتح ہوگیا تو لوگ
گُورڈن کمان دار کو گرفتار کر کے پادشاہ کے بستر مرگ کے قریب
لائے رچارڈ نے اوسے بخشدیا لکن باوجود اس عفو شاہی کے
پادشاہ کے سپہ سالار نے اوس کمبخت جوان کی کھال کھنچوا ڈالی۔
اوسی زخم سے پادشاہ نے انتقال کیا اور فونٹیورا ڈ مین اپنے
باپ کی پائینتی دفن کیا گیا۔

یہ پادشاہ بڑا جری اور شجاع اور بڑا قوی اور زبردست
جوان تھا اور اوسکی نیلگون آنکھون مین عجب آب و تاب تھی اور
اوسکی بال بھورے اور گھونگھر والے تھے اور علم موسیقی اور فن شعر
مین کامل تھا چنانچہ اکثر مورخین اور افسانہ گوؤن نے اسکے ان
اوصاف کی بڑی مدح لکھی ہے۔ فی الحقیقت یہ پادشاہ جوانمردی
اور سپاہگری کا نمونہ تھا لکن جو شخص دس برس انگلستان کا پادشاہ
رہا ہو اور اس عرصہ مین کل چھ مہینے اپنی رعایا مین رہا ہو اور جسکی
بہترین فتوح اوسکی رعیت کی فقر و فلاکت کا باعث ہوئی ہون ایسا شخص

مبلغ مذکور رعایاے انگلستان سے لے لیا تو اوسے چھوڑ دیا —

شاہ ہنری پنجم کی رہائی اور آخر ایام

ابتک بادشاہ فقط چار مہینے انگلستان مین رہا تھا جب قید سے چھٹ کر آیا تو دو مہینے اور رہا — جب اوسنے قید سے رہائی پائی تو انگلستان کی سلطنت اور فرانسیس کی ریاست دونون کو آفت مین مبتلا پایا — اوسکے بھائی جان ڈیوک متولّی سلطنت ولیم لونگ چیمپ کو ملک بدر کر دیا تھا اور خود انگلستان کی تاک مین تھا فلپ بادشاہ فرانس اون ریاستون کو دبایا چاہتا تھا جو اوسکے ملک مین تھین بلکہ کیا عجب ہے کہ شہر عقر مین جو وہ شاہ رچارڈ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اوسکا منشا یہی ہوا ہو — رچارڈ کے انگلستان مین آنے کے ساتھ ہی اوسکے بھائی (جان) کا جنّھا ٹوٹ گیا اور اوسنے بکمال عجز بادشاہ سے استغفار قصور کیا اور اوسکی مان کی شفاعت سے اوسکا گناہ بخشدیا گیا —

یا قیماندہ ایام عہد رچارڈ فرانسیس کی لڑائیون مین گذرے اور ان لڑائیون مین رعایاے انگلستان کا بہت کچھ صرف ہوا — دو برس مین بادشاہ نے رعایا سے ایک کرور دس لاکھ روپیہ لیکر انہین لڑائیون مین صرف کیا — ایک ذلیل بات پر بیچ بادشاہ فرانسیس مین لڑا اور مارا گیا — وہ بات یہ تھی کہ اوسکی رعایا مین سے ایک

سپرد کیا۔

جب پادشاہ خلیج وِنسِ کے شمالی کنارے پر پونہچا تو
اوسکا جہاز تباہ ہوگیا پس اوسنے حاجیون کے بھیس مین سفر کیا
اور اپنا نام ھیو سوداگر مشہور کیا اور شہر وِیانا تک بحفاظت پونہچا
لکن اوسکے خواص کی نادانی اوسکی گرفتاری کی باعث ہوئی کہ وہ
بیوقوف دستانے پھنکر بازار مین سودا لینے گیا اور دستانہ اوس
زمانہ مین دولت وامارت کی علامت تھی پس لیوپلڈ امیر اسٹریا
نے جسے پادشاہ مذکور نے شہر عقر مین اپنے ہاتھہ سے مارا تھا
اوسے گرفتار کرلیا اور پہلے تو قلعہ ٹایرَن اِسٹین مین اوسے
مقید کیا بعد اوسکے شاہنشاہ ھنری ششم نے اوس شیر پابزنجیر کو
چھہ لاکھہ روپیہ کا مول لیکر قلعہ ٹایرَل مین محبوس کیا۔ اوسکے
چھوٹنے کی یہ داستان ہے کہ ایک گویّا فرانسیس کا بلوُنڈل نامے
اوس ملک مین سیر کرتا ہوا اوس مقام پر پونہچا جہان رچارڈ
قید تھا اور ایک جالی دار دروازہ کے قریب اوسنے بین بجائی اور
اوس مین ایک ٹپّا خود پادشاہ کا بنایا ہوا گایا پادشاہ نے جو وہ چیز
سنی تو وہ بھی قید خانے کے اندر سے گانے لگا پس وہ گویّا سمجھہ گیا
کہ یہ انگلستان کا پادشاہ گا رہا ہے۔ بڑی حجت وتکرار سے پادشاہ
کا فدیہ دس لاکھہ روپیہ مقرر ہوا اور جب اوسکے گرفتار کرنیوالے نے

پر سے فوج محاصرین کی حرکات پر نگران تھا اور اگرچہ ایک عرصہ سے فلپ خود
محاصرین کی فوج مین موجود تھا لکن اوسی پادشاہ شیر دل یعنے رچارڈ
کے آنے سے محافظین شہر کے دل پر خوف و رعب طاری ہوا۔ شاہ
رچارڈ کے داخلہ کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شہر کے دروازے
کھولدیے گئے۔ جب شاہ رچارڈ اور فلپ سسلی مین تھے تو
اون مین کچھ ملال ہوگیا تھا اور جیسے یہ ملال بڑھتا گیا اس سبب سے
فلپ بحیلۂ بیماری رچارڈ سے رخصت ہوکر اپنے ملک فرانسیس کا
عازم ہوا اور قبل اپنی روانگی کے رچارڈ سے قسم کھائی کہ تمھارے
ملک پر حملہ نکرونگا۔ شہر عقر سے رچارڈ مجاہدین نصاری کو
شہر یافہ کو لیگیا اور جہان جہان سلطان صلاح الدین نے اوسسے
مقابلہ کیا سخت شکست کھائی۔ آخر الامر حامیان صلیب مسیحی قریب دیوار ہاے
بلدۂ مقدسہ اُور شلیم (بیت المقدس) پہنچگئے لکن چونکہ بسبب لڑائی
اور فاقہ کشی اور بیماری کے مجاہدین عیسوئی کے لشکر مین قلت ہوگئی
تھی اور آپس کی نا اتفاقی اور بغض و حسد نے اونکی قوت کم کردی تھی لہذا
اونکے سردار نامدار یعنے شاہ رچارڈ نے مجبور ہوکر مراجعت کی
حالانکہ وہ غنیمت (یعنے بیت المقدس) جسکی طمع مین اوسنے مواجب
خسروانہ ترک کردیے تھے اوسکے سامنے جلوہ گر تھے۔ غرض جہاد
تمام ہوا اور جب پادشاہ انگلستان اوس ارض مقدس سے وداع ہوا
تو دست دعا بلند کرکے اوسے فضل و رحمت الٰہی کے

خاتمۂ جہاد سوم بابل
اسلام ۱۱۹۲ء

تیسرا جہاد مسلمانون سے ۱۱۹۰ء

واقع صوبہ برگنڈی مین جمع کین اور مسلمانون سے تیسرے جہاد پر آمادہ ہوے — ان دونون پادشاہون کے لشکر مین لاکھہ آدمی تھی — شہر لائنس مین پونہچکر شاہ هنري نے شاہ فلپ کو رخصت کیا اور کہا کہ ہم سے اور آپ سے اب شہر میسینا واقع جزیرہ سسلی مین ملاقات ہوگی — جاڑے کی فصل مین یہہ دونون پادشاہ جزیرہ سسلی مین رہے اور رچارڈ نے چالیس ہزار اونس سونا پادشاہ ٹنگرڈ سے اوسکی بہن جون کے جہیز مین زبردستی لیا — اس منزل مین بھی رچارڈ اور فلپ مین بہت سی رنجشین ذرا ذرا سی باتون پر ہوین — جزیرہ صنوبر مین دونون پادشاہون نے پھر مقام کیا اور یہان رچارڈ نے برنگیریا شاہزادی نوار سے شادی کی — پادشاہ نے جزیرہ صنوبر مین اسواسطے توقف کیا تھا کہ اوس جزیرہ کو فتح کرے اور وہان کے پادشاہ ایزک (اسحق) کو گرفتار کرلیا اور چاندی کی بیڑیان پھناکر اوسے قید خانہ مین ڈالدیا — قریب برس روز کے بعد پادشاہ انگلستان شہر عقر مین پونہچا جو لڑائی کا مرکز تھا — دو لاکھہ آدمیون کی قبرین جو دیوار ہاے شہر مذکور کے سامنے بنی ہوئی تھین اس بات کی گواہ تھین کہ یہان بڑی قہر کی لڑائی ہوئی تھی — صلاح الدین پادشاہ کفار[1] شہر عقر کی گرد کی پہاڑون

[1] ظاہر ہے کہ یہان کفار سے مراد اہل اسلام ہین اور اس مین کچھہ تعجب نہین کیونکہ ہر اہل ملت اپنے مخالف مذہب کو کافر کہتے ہین جب مسلمان نصاری کو کافر کہتے ہین تو وہ مسلمانونکو کافر کیون نہ کہین گے ۱۲ مترجم

کے ساتھہ ہی لوگون نے ہلّڑ مچادیا اور سب نے چلّا کر کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے کہ ان سب کافرونکو قتل کرو پس اونھون نے سب یہودیون کے مکانات مین آگ لگادی اور اسقدر قتل کیا کہ سڑکون پر اونکی خون کے چھینٹے اڑتے تھے لکن سب سے زیادہ ظلم قلعہ یورک مین ہوا کہ وہان پانچ سے یہودیون نے مع اپنے اہل و عیال کے پناہ لی تھی محافظین قلعہ نے اون بیچارے یہودیون کا محاصرہ کرلیا اور ہرچند اونھون نے روپیہ دیا لکن کسی نے نہ مانا۔ آخر اونھون نے اون لوگون کے جلانے کو جو اونکے خون کے پیاسے تھے سب مال و زر اپنا آگ مین ڈالدیا بعد اوسکے اپنے بچون کو قتل کرکے ایک دوسرے کو چھریان مار مار کے مرگئے۔ اون مین سے چند لوگون نے امان مانگی اور قلعہ کے دروازے کھول دیئے لکن محاصرین نے اونھین امان ندی اور اندر گھس کر سبکو تہ تیغ کیا۔ علاوہ یورک کے لن۔ نورچ۔ اسٹمفرڈ۔ اڈمنڈ سبری۔ لنکن ان سب شہرون مین خدا کے خاص بندون کی آواز آہ و زاری و نالہ و بیقراری بلند تھی۔ ان بیچارون کے قاتلون کو کچہ تھوڑی سی سزا ملی اور اگرچہ شاہ رچارڈ خود اونکی لوٹ مین شریک تھا لکن اوسنے ڈھنڈھورا پٹوادیا کہ یہودی ہماری پناہ مین ہین

بعد اس سانحہ کے رچارڈ شاہ انگلستان نے اور فلپ اگسٹس بادشاہ فرانس نے اپنی فوجین بیابان وزیلی

باب دوم

عہد شاہ رچارڈ ملقب بہ شیر دل سنہ ولادت ۱۱۵۷ء سنہ جلوس ۱۱۸۹ء سنہ وفات ۱۱۹۹ء

رچارڈ اپنے باپ کی خبر وفات سنتے کے ساتھ ہی انگلستان مین چلا آیا اور ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا لکن انگلستان کی سلطنت کی اوسے آرزو نہ تھی بلکہ اوسے یہ دُھن تھی کہ فلسطین کے میدان جنگ مین نام حاصل کرون لہذا پہلے ہی اوسنے مسلمانون سے جہاد کرنیکے واسطے روپیہ جمع کرنے کی تدبیرین کین اور اس مہم مین اوسنے اپنے باپ کے خزانے صرف کر ڈالے اور سلطانی عہدے اور خدمتین بیچڈالین اور جو ملک اوسکے باپ نے اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ سے چھین لیا تھا اوسکے عوض مین دس ہزار مرک لیکر واگذار کر دیا۔ اس پادشاہ کے عہد مین یہودیون نے بڑی بڑی مصیبتین اوٹھائین یہ لوگ اوس زمانہ مین مہاجن اور سود خور تھے اور انکے روپیہ کے صندوقون پر سب کے دانت تھے اور اونکی قوم کو فرانسیس سے کوڑی مار مار کر اور تبر سے کچل کچل کر نکالدیا تھا اور اونکو خوف تھا کہ مبادا انگلستان کے لوگ بھی ہمسے یہی سلوک کرین پس جسدن پادشاہ کے سر پر تاج رکھا گیا سب کے سب یہودی بڑی بھاری نذرین لیکر حاضر ہوے اونکے دیکھتے

شہنشاہ جرمنی

فرڈرک .....

پوپ

آناسس ٹیشیس چہارم ..... سنہ ۱۱۵۴ع

اڈرین چہارم (انگریزون مین یہی فقط ایک یہی پوپ ہوا اور اسکا صحیح نام نکولاس بریکسپیر تھا) ..... سنہ ۱۱۵۹ع

الگزنڈر سوم ..... سنہ ۱۱۸۱ع

لیوشیس سوم ..... سنہ ۱۱۸۵ع

اربن سوم ..... سنہ ۱۱۸۷ع

گرگری ہشتم ..... سنہ ۱۱۸۷ع

کلمنٹ سوم .....

دورہ کیا کرین اور ہر دورہ مین تین منصف جائین اور چونکہ شاہ اسٹیون کے عہد کی خانگی لڑائیون کے سبب سے شہر وِنچسٹر بہت خراب و برباد ہو گیا تھا لہذا اوسکو بدلے لنڈن دار السلطنت انگلستان مقرر کیا گیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹلنڈ	سنہ وفات
مَیلکم چہارم	سنہ ۱۱۶۵ع
ولیم	

فرانس

لُوی ہفتم	سنہ ۱۱۸۰ع
فلپ اگسٹس	

اسپین

الفونز وہشتم	سنہ ۱۱۵۷ع
سینچو سوم	سنہ ۱۱۵۸ع
الفونز ونہم	

رنگین کیا — هنری کو پانچ بیٹے تھے ولیم هنری جیوفری
رچارڈ جان انمین سے فقط دو بیٹے رچارڈ اور جان اوسکی
بعد زندہ رہے — اوسکی بیٹیون مین سے شاہزادی ماڈ نے هنری
رئیس سکسنے سے شادی کرلی چنانچہ اسی شاہزادے کی نسل سے وہ
خاندان عالی شان ہی جو بالفعل سریر آرائے سلطنت انگلستان ہی —
هنری کے چال چلن مین اپنے گھرانے کا چھاپہ تھا —
وہ بڑا متکبر و حریص تھا لکن اسکے ساتھہ دانا اور دور اندیش
بھی تھا — اوسکے غیظ کو لوگ درندۂ صحرائی کا غضب کہتے ہین
اور اوسکی بے ایمانی اوسکی شیرین زبانی اور مردم سازی سے
ظاہر نہوتی تھی — اوس کے عہد مین تجارت کی بہت
ترقی ہوتی اور عیسائیون نے اہل اسلام سے جہاد
کیے اور ممالک مشرقی سے اسباب تجارت مثل طلا و خوشبویات
وجواہرات و ملبوسات انگلستان مین لائے اور لنڈن کی دو کانون
کو اوس اسباب سے آراستہ کیا اور انگلستان سے برّ اعظم
یورپ مین تجارت کے واسطے گوشت اور صدف اور سیسہ
اور رانگا اور چمڑا اور کپڑا جاتا تھا — اسی کے عہد مین انگلستان مین
شیشہ کا رواج ہوا اور سنہ ۱۱۸۱ع مین وہان کے لوگون نے اپنے
گھرون کے دروازون مین شیشے لگائے — اس پادشاہ نے یہ
قانون مقرر کیا کہ منصف اور حکام عدالت سال مین چھہ بار ملکا

اپنے اوپر خاردار کوڑے لگوائے۔

اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد هنری نے یہ خبر سنی کہ قلعہ اَنوک کے قریب گلنول نے ولیم شاہ اسکاٹ لنڈ کو شدت تاریکی مین گرفتار کر لیا اس مژدہ سے پادشاہ بہت خوش ہوا اور اسی فضل و رحمت الٰہی پر محمول کیا اور اوس زمانہ کے عقائد کے موافق یہ سمجھا کہ میری توبہ قبول ہوئی اور یہ اوسکا ثمرہ ہے۔ ولیم جبتک نہ رہا ہوا جب تک کہ اوسنے یہ اقرار نکر لیا کہ میرا ملک پادشاہ انگلستان کا مال ہے اور مین اوسکی رعیت ہون۔ یہ امر یاد رکھنا ضرور ہے کہ یہ اقرار ولیم کا ایک امر اضطراری تھا اور اسی اقرار اضطراری کی بنا پر شاہ اڈورڈ اول حکومت اسکاٹ لنڈ کا مدعی ہوا۔

هنری کے بیٹون کو اونکی ماں اور شاہ فرانس نے ایسا بھڑکایا تھا کہ وہ اپنے باپ کی حکومت کو نہ مانتے تھے چنانچہ جب بادشاہ کے سامنے اوسکی پیاری بیٹے جان کا نام باغیون کی فہرست مین پڑھا گیا اور لوگون نے عرض کی کہ اوسکی تقصیر معاف فرمائیے تو اوسے اسقدر صدمہ ہوا کہ تپ چڑھ آئی اور اوسی مرض سے اونے شہر چائنن مین انتقال کیا اور فونٹورا ڈ کے گرجے مین دفن کیا گیا اور اوسکی قبر کو اوسکے خلف ناخلف رچارڈ نے اشک خونین ندامت سے غسل

اوسکے اسٹرانگ بو ۱۲۰۰ آدمی لیکر آیا اور شہر واٹر فرڈ اور
ڈبلن کو مغلوب کر لیا اور قلعے اور گڑھیان ایک دوسرے کے بعد فتح
کر لین ہر چند ایرلنڈ کے لوگون نے چاہا کہ دشمنون کو اون قلعون
سے نکال دین لکن کچہ نہوا آخر شاہ ہنری خود ایرلنڈ کو فتح کرنے
گیا اور متعارف راہ سے سفر کیا یعنے ملفرڈ ھیون سے
واٹر فرڈ کو گیا اور جب اوس ملک مین پونہچا تو وہان کے سب
رئیسون نے اوسکی اطاعت قبول کر لی سوا رامراء السمرڈ کے کہ اونھون
نے اوسکی اطاعت اپنی ذلت سمجھی — جب شاہ ہنری نے انگلستان کو
مراجعت کی تو اپنے بیٹے شاہزادہ جان کو جسکا سن بارہ برس کا
تھا ایرلنڈ کا حاکم مقرر کیا — جب ایرلنڈ کے رئیس شاہزادے
کے مجرے کو حاضر ہوے تو اوس احمق لڑکے اور اوسکے مصاحبون
نے اونھین ذلیل و رسوا کیا اور اونکی داڑھیان نوچ ڈالین اس حرکت
سے وہ شاہزادہ کے دشمن ہو گئے اور اونکی سرکشی اور بغاوت بڑھگئی
ایرلنڈ کی فتح سے یہی سوانح مراد ہین جو مذکور ہوی لکن اوسکی فتح
کامل بڑی مدت کے بعد ہوئی —

چار برس بعد بکٹ کے قتل کرنیکے شاہ ہنری نے اوسکی
قبر پر جاکر توبہ کی اس طرح سے کہ سارے شہر مین پا برہنہ پھرا اور
مقتول مذکور کے مزار کے سامنے اپنے تئین زمین پر گرا دیا اور

صفحہ ۱۳۵ ایرلنڈ کے حالات

تھے اور اونکا شہر ڈبلن تجارت مین لنڈن کا نقطہ مقابل تھا لکن اکثر لوگ اوس ملک کی بھیڑین وغیرہ چرایا کرتے تھے اور اونکے کپڑے کچھ اون کے بنے ہوتے تھے اور اونکے مکانات لکڑی اور جھانکڑ کے ہوتے تھے اور وہ اوس ہنر کو بھول گئے تھے جسے اونکے آبا و اجداد نے ایسے ایسے عجیب مدور برج بنائے تھے جنکے دیکھنے سے بڑے بڑے محققین آثار سلف حیران ہوتے ہین — اھل ویلس کی طرح یہ لوگ بھی بین کاری اور رباب نوازی مین فائق تھے —

ڈرمونٹ شاہ لینسٹر اور اورورارک شاہ لیٹرم مین لڑائی ہوئی اسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ ڈرموٹ اورورارک کی بی بی کو لے بھاگا تھا لکن شہنشاہ اوکونور کی مدد سے ڈرموٹ کو اوسکی زوجہ پھر مل گئی — آخر الامر لڑائی ہوئی اور ڈرموٹ کو اوسکے دشمن نے ایرلنڈ سے نکالدیا — ڈرموانٹ نے ھنري سے انگلستان مین سپاہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور رچارڈ ڈیکلیر رئیس پیمبروک جسکا لقب اسٹرانگ بو تھا اور رابرٹ فٹزاسٹیون اور مارک فٹزجیرلڈ نے اوسکی نوکری قبول کی فٹزاسٹیون ۱۴۰ سردار اور ۳۰۰ تیرانداز لیکر خلیج بیتنو مین آیا اور شہر وکسفرڈ کو مغلوب کرلیا اوسکے بعد فٹزجیرلڈ آیا بعد

تھین اون سب کو بکٹ نے ملعون و مردود کر دیا — جب یہ خبر
پادشاہ کو نور منڈی مین پونہچی تو اوسکے مُنہ سے یہ کلمہ نکل
گیا کہ یہ سب نامرد میری روٹی کھاتے ہین لکن انمین سے کوئی اتنا
نہین کہ اس مفسد پادری کے ہاتھ سے مجھے چھڑاتے — چار
سردارون نے یہ کلام پادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی
اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوے اور کنٹربری کے بڑے
گرجے مین گھس کر بکٹ کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا اور اوسکا دماغ
پارہ پارہ کر کے محراب کلیسائے مقدس مین ڈالدیا — اس ظلم و جفا کو
جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو اونھین
بڑا صدمہ اور افسوس ہوا —

قتل بکٹ
سنہ ۱۱۷۰ء

ھنری کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایرلنڈ مملکت
انگلستان مین شامل ہوگیا — اوس زمانہ مین یہ جزیرہ چھ صوبون پر
منقسم تھا یعنے لینسٹر — ڈسمنڈ یا سوتھ منسٹر —
تھومنڈ یا نورتھ منسٹر — کونّاٹ — السٹر —
میتھ — صوبہ میتھ خاصۂ شہنشاہ سے متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا
دعوی اوکو نورس پادشاہان کونّاٹ کو تھا — ایرلنڈ کی
بندرگاہین اوسٹ مین یعنی مشرقی لوگون کے قبضہ مین تھین
جو ڈینمارک کے قزاقان بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

اسقدر بڑہی کہ عداوت باطنی ہوگئی اور عداوت باطنی جو زیادہ ہوئی تو خصومت ظاہری ہوگئی اس نزاع کا سبب قریب پادریون کے حقوق کا اظہار و اعظام تھا کیونکہ بکٹ ذات کا انگریز تھا اور پادشاہان نورمن کے عہدِ دولت مین قوم سکسن مین سے پہلے اسی شخص نے منصب جلیل اسقف اعظم حاصل کیا تھا اس سبب سے اوسکے اہل وطن نے پادشاہ سے مقابلہ پر اوسکی تقویت و تحریص کی — شاہ ھنری نے چاہا کہ پادریان متہم بجرم کے جرائم کی تحقیقات منصفان پادشاہی کیا کرین بکٹ اس امر سے پادشاہ کو مانع ہوا اور کہا کہ پادریون کی جلالت قدر اسکی مقتضی ہی کہ اونکی افعال کا مواخذہ فقط محاکم کلیسائی مین ہوا کرے — اس قضیہ کے انفصال کو شہر کلیرنڈن واقع ضلع ولٹ مین کونسل ہوئی اور کونسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا — پہلے تو بکٹ اس فیصلہ سے راضی ہوگیا لکن بعد اوسکے پھر اوسنے جھگڑا شروع کردیا اور جب اوسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانسیس مین بھاگ گیا — چھ برس کے بعد پوپ الگزنڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بکٹ مین اور شاہ ھنری مین مصالحہ کروادیا لکن جب بکٹ انگلستان مین پھر آیا تو جو جاگیرین اوسے بجلدوی خدمت اسقفیت عظمی عطا ہوئی تھین اونھین ضبط پایا اور ھنری کی مرضی بھی نہوئی کہ وہ جایداد اوسے مسترد کردی جائے لہذا پھر اوس مین اور پادشاہ مین نزاع شروع ہوئی اور جن پادریون کے قبضہ مین اراضی متعلقہ کلیسائے کنٹربری

فصل خصومت درمیان علمای و بکٹ اسقف اعظم ۱۱۶۴ء

ایک لڑکا ہوا اوسکا نام ٹامس ای بکٹ رکھا اور اوسے علوم مذہبی تعلیم کیے یہان تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ مین بمشاہرۂ ہزار روپیہ سالانہ کنٹربری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم کنٹربری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامس ای بکٹ کو منصف اعلی اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین وہ پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہوگیا

یہ شخص شان و شوکت مین پادشاہ سے بھی بڑھگیا اور ہزارون سردار اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکے دسترخوان پر کسیکی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بی بلائے چلے آتے تھے کہ اونھین بیٹھنے کی جگہہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر بیٹھہ جاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹربری کا اسقف اعظم مقرر ہوا یہ عہدہ جیسے اب اعلی مدارج کلیسائے مسیحی ہے ویسے ہی جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعتہً اپنی وضع بدلڈالی اور عہدۂ منصفی اعلی کو استعفا دیا اور جیسا وہ پہلے عیاش و اوباش تھا ویسا ہی اب جزرس و کفایت شعار ہوگیا اور امرا کی صحبت عیش چھوڑکر چند راہبون کی صحبت خشک اختیار کی۔

اب پادشاہ کو بھی اوس سے نفرت شروع ہوئی اور یہ نفرت

کے عہد مین بسبب فتنہ و فساد کے پیدا ہوئی تھین اور انگلستان مین
نیا سکہ جاری کیا اور جو مفسد کہ خانگی لڑائیون کے زمانہ مین اور ملکون سے
اس ملک مین گھس آئے تھے (اور جو اونھین چار پیسے دیتا تھا اوسیکو
شریک ہو جاتے تھے) اون سب شریرون کو نکال دیا لکن سب سے مشکل
کام یہ کیا کہ جو امیران فتنہ پرداز غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے اونکے قلعے اور حصار
فی النار کر دئے

اس پادشاہ کے عہد کی نصف مدت سے زیادہ تک ایک
شخص ٹامس ای بکٹ نامے کے جھگڑے انگلستان مین رہے۔
اس شخص نامی کا قصہ یہ ہے کہ اسکا باپ گلبرٹ ای بکٹ کو اہل
اسلام نے فلسطین کی لڑائی مین قید کر لیا اور اوسپر ایک مسلمان
عورت عاشق ہوئی اور اوسے قید سے رہا کر دیا جب وہ اپنے وطن کو
پھرا تو وہ عورت اپنے معشوق کی مفارقت سے بہت غمگین و پریشان
ہوئی آخر الامر خود انگلستان کو روانہ ہوئی لکن وہ فقط دو لفظ انگریزی
جانتی تھی لنڈن اور گلبرٹ لنڈن کا نام جاننے سے تو اوس
عورت کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسے ایک انگریزی جہاز کی سواری ملگئی اور
گلبرٹ کا نام جاننے سے یہ نفع ہوا کہ جب وہ لنڈن مین پونہچی تو
گلی گلی اسی نام سے اوسے پکارتی پھرتی تھی آخر اوس سے ملاقات ہوئی اور
اوس زن مسلمہ نے اوس مرد نصرانی سے شادی کر لی اور اوس سے

باب اوّل

عہد شاہ هنري دوم ملقب به کرٹ مینٹل سنہ ولادت ۱۱۳۳ء سنہ جلوس ۱۱۵۴ء سنہ وفات ۱۱۸۹ء

خاندان پلین ٹیجنٹ کے بانی جیوفري رئیس انجو اور شاہزادی ماڈ دختر هنري دوم شاہ انگلستان تھی - پلین ٹیجنٹ کے معنی لغت لاطینی مین چھاڑو ہے اور اس خاندان کا یہ لقب اسواسطے ہوا کہ جب اسکا بانی یعنی رئیس اوّل انجو بیت المقدس کی زیارت کو گیا تھا تو اوس نے ازراہ عجز و انکسار چھاڑو کے تنکون کا تاج پھنا تھا لہذا اوسکے جانشینون نے بھی اسی گھانس کا تاج اپنا شعار رکھا اور اونکا لقب بھی اسپر ہوگیا -

شاہ هنري نوجوان تھا اور اوسکی ترقی و اقبال کے آثار عیان تھے - عمدہ ترین صوبجات فرانس اوسکے قبضے مین تھے اور تمام ساحل مغربی ملک مذکور اوسکی تحت حکومت تھا اور جب اوس نے الینور شاہزادی انگلستان سے عقد کیا تو وہ ملک بھی اوسے ملا اور اوسنے مقام ویسٹ منسٹر مین تاج پھنا - کئی سال تک بادشاہ موصوف اون خرابیون کی اصلاح مین مشغول رہا جو اسٹیون

جلوس شاہ هنري دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۱۵۴ء

زمانہ
پادشاہان پلین ٹیجنٹ در انگلستان از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۴۸۵ء۔ کل ۳۳۱ سال

۱۴ پادشاہ

اسمار سلاطین پلین ٹیجنٹ

	سنہ جلوس
هنری دوم	سنہ ۱۱۵۴ء
رچرڈ اول ..... (پسر)	سنہ ۱۱۸۹ء
جان ..... (برادر)	سنہ ۱۱۹۹ء
هنری سوم ..... (پسر)	سنہ ۱۲۱۶ء
اڈورڈ اوّل ..... (پسر)	سنہ ۱۲۷۲ء
اڈورڈ دوم ..... (پسر)	سنہ ۱۳۰۷ء
اڈورڈ سوم ..... (پسر)	سنہ ۱۳۲۷ء
رچرڈ دوم ..... (نبیرہ)	سنہ ۱۳۷۷ء

سوانح عظیمہ عہد پادشاہان نورمن	سنہ وقوع
شاہ ولیم اول نے شہر یورک مین دربار کیا	سنہ ۱۰۶۹ع
میلکم اول پادشاہان انگلستان کا مطیع ہوا	سنہ ۱۰۷۲ع
ڈومسڈی بک تالیف ہوئی	سنہ ۱۰۸۰ع سے سنہ ۱۰۸۶ع تک
ولیم دوم کے عہد مین امیر موبری نے بلوہ کیا	سنہ ۱۰۹۵ع
عیسائیون نے پہلا جہاد مسلمانون سے کیا	سنہ ۱۰۹۶ع
هنری اول کے عہد مین شاہزادہ ولیم غرق ہوگیا	سنہ ۱۱۲۰ع
شاہ اسٹیون کے عہد مین شاہزادی ماڈ انگلستان مین وارد ہوئی	سنہ ۱۱۳۹ع
شاہزادہ هنری انگلستان مین وارد ہوا	سنہ ۱۱۵۳ع
محاصرہ شہر جربروی در عہد شاہ ولیم اوّل	سنہ ۱۰۷۷ع
جنگ ٹنچبری در عہد شاہ هنری اوّل	سنہ ۱۱۰۶ع
جنگ برنول ..... ایضاً	سنہ ۱۱۱۹ع
جنگ اسٹنڈارڈ در عہد شاہ اسٹیون	سنہ ۱۱۳۸ع
جنگ لنکن ..... ایضاً	سنہ ۱۱۴۱ع
محاصرہ اکسفرڈ	سنہ ۱۱۴۲ع

مصنفین مشہورین عہد سلاطین نورمن

دی سکسن کرانکل (تواریخ سکسن) ..... یہ کتاب اون رجسٹرون کے مطابق تالیف ہوئی تھی جو خانقاہون مین رہتے تھے اور اس مین شاہ الفرڈ کے عہد سے سنہ ۱۱۵۴ع تک کے سوانح مرقوم ہین فقط

اِنگلف ..... یہ مورخ سنہ ۱۰۳۰ع سے سنہ ۱۱۰۹ع تک رہا اور خانقاہ کرائی لینڈ کا سردار تھا

جیوفری باشندۂ مونمتھ ..... یہ مورخ سنہ ۱۱۳۰ع مین مرگیا اور سنے لاطینی زبان مین تاریخ لکھی

ولیم ساکن مامسبری ..... یہ مورخ سنہ ۱۰۹۷ع سے سنہ ۱۱۴۳ع تک رہا اور اسنے بھی لاطینی زبان مین تواریخ لکھی

ہنری متوطن **ہنٹنگڈن** ..... یہ شخص بھی مورخ تھا اور اسنے سنہ ۱۱۶۸ع مین انتقال کیا فقط

جبتک قوم نورمن کی حکومت انگلستان مین رہی جبتک سکسن لوگ گویا قید رہے پس اسوجہ سے نہ اونھون نے خود ترقی کی نہ اونکی زبان نے کچھ رونق پائی بلکہ فرانسیسی زبان سے ملکر ایک اور زبان پیدا ہوئی جسے سمی سکسن (یعنے نیم سکسن) کہتے ہین - یہ زبان مرکب شاہ جان کے عہد تک جاری رہی - جب سر ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا سکسن زبان اور نورمن زبان مین برابر جھگڑا رہا کبھی وہ اسپر غالب آجاتی تھی کبھی یہ اوسے مغلوب کرلیتی تھی - جس زمانہ مین فرمان مسمی بہ مگنا چارٹا جاری ہوا ان دونون زبانون مین پھر مقابلہ شروع ہوا آخر الامر سکسن زبان غالب آئی اور انگریزی جدید کے تین خمس محاورات والفاظ کا ماخذ یہی زبان ہے —

انگلستان مین القاب خاندانی کا رسم بھی نورمن لوگون سے نکلا ان القاب کے وجوہ مختلف ہین صفات شخصی اکثر اسباب القاب ہوتے ہین مثلاً بعض شخص کا لقب بسبب اوسکی قوت وجسامت کے آرم اسٹرانگ (یعنے قوی بازو) ہوگیا ہے بعض کا لقب بسبب بیاض شعر وائیٹ ہیڈ (موسفید) ہوگیا ہے بعضے کا لقب بسبب اوسکی تیزی وچالاکی کے سوفٹ (تیز) ہوگیا ہے ہنر اور پیشے بھی اکثر القاب کے سبب ہین مثلاً اسمتھ (لہار) فاکنر (بازدار) ٹیلر (درزی) ملر (پسن ہارا) —

اور اونکا لباس زُہد بھی قطع داری اور بھڑک مین اوس زمانہ کے وضع دارون کی نازک پوشاک سے کچہ کم نہ تھا۔

نورمن لوگون کے زمانہ مین پادشاہان سکسن کے عہد کے سکہ مین کچہ تھوڑا ہی سا فرق ہوا اور کچہ تھوڑے سے سکے اور ملکون کے انگلستان مین رائج ہوے جنمین مَرک جو اس زمانہ کے ۱۳ شلنگ اور ۴ پنس کے برابر تھا اور مزچن جسکی مقدار ۹ شلنگ اور ۵ پنس تھی بڑے سکّے تھے جس سکے کا نام زچن تھا اوسے سکون بھی کہتے تھے اور وہ سکہ ملک اٹلی کا تھا اوسی مجاہدین عیسائی نے اوس ملک سے لاکر انگلستان مین رائج کیا تھا۔

نورمن زبان مین ایسے الفاظ بہت تھے جو لڑائی اور سپاہگری اور قانون اور شکار سے علاقہ رکھتے تھے اور چونکہ خود پادشاہ اور اہل دربار شاہی کی یہی زبان تھی لہذا گرجون اور کچہریون اور مدرسون مین سب جگہہ اوسیکا استعمال ہونے لگا چنانچہ لکھا ہے کہ اسکول کے لڑکے لاطینی کتابون کا مطلب فرانسیسی (یعنے نورمن) زبان مین بیان کرتے تھے۔ اسی زمانہ مین ایک مرکب زبان بھی انگلستان مین پیدا ہوئی جسے لنگوا فرانکا کہتے ہین اس زبان مین نورمن لوگ اپنے سکسن خدمتگارون اور رعایا سے کلام کرتے تھے۔

کہ کندھے پر ایک تنبورا لٹکا ہوا ایک چاندی کا جوشن بازو پر بندھا ہوا
ایک زنجیر گلے مین پڑی ہوئی اور اوس مین ایک مضراب بندھی ہوئی —
مسخرے کی وضع یہ تھی کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی پہنے ہوے بہت سے
گھنٹے باندھے ہوے رنگ برنگی کپڑے پہنے ہوے اور جرّاب
ایک سرخ ایک زرد — بیت المقدس کے حاجی کی صورت یہ تھی کہ ایک
چھوٹی سی ٹوپی پہنے ہوے اوسکے گرد بہت سے گھنٹے لگے ہوے پاؤن مین
فقط کھڑاؤن جرّابین ندارد ہاتھ مین ایک جریب اوسکے نیچے ایک
لوہے کی شام اور اوپر ایک خرمے کی ٹھنی لگی ہوئی — سکسن غلام
کی یہ کیفیت تھی کہ بے صاف کیے ہوے چمڑے کے کپڑے گلے مین
سور کی کھال کا جوتا پاؤن مین اوس مین ایک چمڑے کا تسما لگا ہوا وہ تسما
آدھی ران تک لپٹا ہوا گلے مین ایک پیتل کا پٹّا پڑا ہوا اور اوس مین
اوسکے مالک کا نام کھدا ہوا — یہودی کی پوشاک مین ایک چھوٹی سی
زرد چوکوشیا ٹوپی دیکھنے کے قابل تھی — یہودی شاہ ولیم
منصور کے عہد مین انگلستان مین آئے تھے اگرچہ اس عرصہ مین وہ ذلیل
بھی ہوے ہنسی بھی گئے لٹے بھی بہت لکن اڈورڈ اوّل کے زمانے
تک اپنی مہاجنی کیے ہی گئے — نورمن عورتین اندر ریشمی کرتے
پہنتی تھین اونپر ڈھیلی ڈھیلی لنبی آستینون کی جامہ زمین تک
لٹکتے ہوے — پادری لوگون کا تمغۂ اجتہاد ایک دبیز خاتم طلائی تھی

۱ مُہر کی انگوٹھی ۱۲

بہت ہنسے - بڑے آدمیون کے سونے کی کمرون مین تو کچہ واہیات سے کاٹ کے پلنگ وغیرہ بچھے بھی ہوتے تھے اور اونپر موٹے کپڑے کے پلنگ پوش بھی پڑے ہوتے تھے لکن غریبون کو یہ بھی نصیب تھا وہ بیچارے بیل اور بھیڑ کے چمڑے ہی پر پڑے رہتے تھے -

جسطرح نورمن لوگون نے کھانے قسم قسم کے ایجاد کئے اوسی طرح پوشاکین بھی نئی نئی طرح کی نکالین - اوس زمانے کے وضع دارون کی یہ قطع تھی کہ دھاڑی خوب گھٹی ہوئی لنبی لنبی گھونگروالے بال کندھون پر پڑے ہوے ایک ڈھیلا سا کرتا گھٹنون تک پہنے ہوے ایک کارچوبی کمربند باندھے ہوے اور اس سب پر ایک چھوٹا زرق برق لبادا جسمین بہت عمدہ حاشیہ اور بہت بھاری سنہری لچکہ لگا ہوا - ان لوگون کے جوتے بہت ہی عجیب قطع کے ہوتے تھے کچہ دنون تک تو جوتے کی پنجے لنبی لنبی مینڈھے کے سینگ سے بلدار رہی بعد اوسکے اونکے طول مین ترقی ہوئی تو اسقدر ہوئی کہ پہننے والے بیوقوفون نے سونے اور چاندی کی زنجیرون سے اون سوسمارون کو گھٹنون مین باندھنا شروع کیا - ان لوگون کی ٹوپیان چھوٹی چھوٹی مخمل کی ہوتی تھین اور لنبے لنبے موزے بہت سے ڈورون سے نیچے کے کرتے مین بندہے ہوتے تھے - قوم نورمن مین عجب عجب قسم کے لوگ تھے جنسے اوس زمانے کے اوضاع و اطوار خوب ظاہر ہوتے ہین - بھاٹ کی قطع یہ تھی

نورمن لوگون نے استعمال کیا تھا اور یہ امر کہ نورمن لوگون نے انگلستان کی غذائین بدل دین خود انگریزی زبان سے ظاہر ہے کہ جتنے زندہ جانورون کے نام ہین مثلاً اکس (بیل) شیپ (بھیڑ) کاف (بچھڑا) پگ (سور) یہ سب سکسن زبان کے الفاظ ہین لکن ان جانورون کے گوشتون کے نام جو آج کل کھائے جاتے ہین سب نورمن زبان کے ہین مثلاً بیف (گای کا گوشت) مٹن (بکری کا گوشت) ویل (حلوان کا گوشت) — اوس زمانہ مین دعوتین بڑے دھوم دھام سے ہوتی تھین اور جو خدمتگار اونکا اہتمام کرتے اونھین سیورس کہتے تھے اور اونسے بالادست اور خدمتگار تھے جنکی خدمت کا تمغہ سفید عصا تھا — دسترخوان پر طرح طرح کے سالن اور شکار کیئے ہوے جانورون کے گوشت اور پکوان اور کئی قسم کی شیرمالین چنی جاتی تھین — امرا نورمن اور اور ملکون کی شرابین پیتے تھے اور جب خوب چھک جاتے تھے تو ایک جام اور پیتے تھے جسے سلامتی کا جام کہتے تھے رہے غربا سو وہ بیچارے اپنے ہی ملک کی بنی ہوئی شراب سے جی خوش کرلیتے تھے — اوس زمانہ مین کھانے کے وقت تہذیب کا بہت لحاظ رہتا تھا اور جو شخص اوسکا خیال نکرتا تھا ہنسا جاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سکسن لوگون مین سے ایک شخص نے اہل نورمن کی محفل مین کھانا کھاکر رومال سے ہاتھ پوچھا اور ہوا مین ہاتھ نہ ہلایا کہ تری خشک ہوجاتی پس اہل محفل اوسپر

لگی ہوتی تھی کہ جب اوسے چھوڑ دیتے تھے تو دشمن کے آنے کی راہ
مطلق نرہتی تھی۔ تمام قلعے کے گرد ایک گہری خندق کھدی ہوتی تھی
اوس مین پانی بھرا رہتا تھا اور اوسکے اوپر ایک پُل ہوتا تھا کہ جب چاہتے
تھے اوسے کھینچ لیتے تھے اور اوس پُل کے ایک کنارے پر دشمن
کے روکنے کی واسطے ایک برج بنا ہوتا تھا۔ قلعے کی متصل امیر قلعہ اور
اوسکی رعایا کے نوکرون کے مکانات اور دوکانین ہوتی تھین اور
لہار اور بڑہئی اور چمڑے والے اور نان بائی اور قسائی اور درزی
اور اور بہت سے اہل حرفہ اوسیکی قریب رہتے تھے اور ان بیچارون
نے اپنے جھوپڑے قریب قریب اسواسطے ڈال لیے تھے کہ وہ زمانہ
بہت نازک تھا اور اکٹھا رہنے مین حفاظت رہتی ہے پس اوس
زمانہ کا قلعہ قلعہ کاہے کو ایک خاسا شہر تھا کہ اوسکے گرد ہزارون
مکانات اور دکانین تھین۔

اہل نورمن کا طرز معیشت سکسن لوگون کے طریقہ سے
معتدل اور لطیف تھا۔ یہ لوگ (یعنے نورمنس) فقط دو وقت
کھانا کھاتے تھے امرا و شرفا دن کا کھانا نو بجے کھاتے تھے اور رات کا
کھانا سہ پہر کو قریب چار پانچ بجے کے کھاتے تھے اور شب کو سونے سے
پیشتر بھی کچھ تھوڑا سا کھا لیتے تھے۔ اکثر عمدہ عمدہ گوشت جو آج کل
انگریز لوگون کی میزون پر رکھے جاتے ہین اونہین سب سے پیشتر

کے دنون مین مضبوط و محفوظ رہین چنانچہ ان قلعون کے آثار جلالت
آثار ابتک انگلستان مین جا بجا موجود ہین اون سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایسے ہی ایسے مستحکم قلعون کے سبب سے اوس زمانہ کے امیر خود بادشاہ
سے اکثر مقابلہ کرتے تھے اور سر برہوتے تھے۔ ان عمارات کہنہ کی
خاص پہچان یہ ہے کہ انکی محرابین گول ہین بخلاف آج کل کی مکانات
کے کہ اونکی محرابین اُبھری ہوتی ہین اور اونکی دریچے گوتہ کی عمارت
کی قطع پر نشستہ نما ہوتے ہین۔ اِن مکانات قدیم مین سب سے زیادہ مستحکم
و محفوظ ایک مربع برج ہوتا تھا جسکے گرد ایک دیوار بیس فٹ اونچی ہوتی
تھی اور اوس دیوار مین ایک فصیل اور بہت سی چھوٹی چھوٹی برجیان
ہوتی تھین اور اس برج کی دیوارون کی گندگی دس فٹ ہوتی تھی
اور اسمین پانچ درجے ہوتے تھے جنمین سب سے نیچے کے درجے
مین قیدی رہتے تھے اوسسے اوپر کے درجے مین غلّہ رہتا تھا اوسسے
اوپر کے درجہ مین سپاہی رہتے تھے باقی رہے سب سے اوپر کے
دو درجے سو اون مین خود امیر اور اوسکا اہل و عیال رہتا تھا اور
اِس برج کا دروازہ تیسرے درجے مین ہوتا تھا اور اوسکے اندر ایک
دور دار زینہ بنا ہوتا تھا اور اوس زینہ کے بیچوبیچ مین ایک
مضبوط پھاٹک ہوتا تھا اوس پھاٹک کے اوپر دار بڑا سا
دبیز تختہ لگا ہوتا تھا کہ جب چاہیئے اوسے ہٹا لیجیے جب چاہیئے پھر
چھوڑ دیجیے اور اس تختے کے سامنے ایک کل لوہے کی دندانون مین

بخطاب ملکہ کشور حسن و محبت باقیماندہ معرکون کی کارفرما و صدر نشین ہوتی تھی — دوسرے دن اکثر گھمسان لڑائی ہوتی تھی جسمین ایک ایک گروہ پہلوانون کا لڑتا تھا یہان تک کہ بادشاہ یا کوئی بڑا تیس چھڑی سے اونہین اشارہ کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو سردار اس جنگ مغلوبہ مین غالب آتا تھا وہ تمام گرد و غبار مین اٹا ہوا کارفرمائے معرکہ یعنی ملکہ کشور حسن و محبت کے حضور مین آکر جھک جاتا تھا اور وہ معشوقہ فتنہ ساز اپنے دست نازنین سے اوس عاشق جانباز کو تاج عزت سے سرفراز کرتی تھی — جب سردار لڑ چکتے تھے تو نیچ قوم کے لوگ بازی کرتے تھے اور یہ کھیل یعنی تیراندازی اور گتکہ بازی اور مینڈھے لڑانا اونہین بہت پسند تھے — اونکی گتکہ بازی ایک قسم کی بنیٹی ہلانا تھا اوسکی کیفیت یہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیان قریب دو فٹ کے لنبی پیچ سے پکڑتے تھے اور کبھی یہ اوسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی وہ اسکو مارتا تھا یہ وار خالی دیتا تھا کبھی دونون ریلتے تھے — اسی نیزہ بازی کے مشابہ اون لوگون کی کشتی بھی تھی اور جس طرح سکسن لوگ مجرمون کی آزمائش آگ اور پانی سے کرتے تھے اوسیطرح یہ لوگ (یعنے نورمن) مجرم کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہ قصوروار ہوگا تو خدا خود اس سے سمجھ لے گا

نورمن لوگ قلعے اسواسطے بنواتے تھے کہ لڑائی جھگڑے

انعام لائیے اور برآمدون سے روپئے اور اشرفیون کی بوچھار ہوجاتی
تھی — اکھاڑہ کے بیچ مین سرداران مبارز طلب قدوم مخالف
کے منتظر رہتے تھے اور جب یہ سردار میدان کارزار مین آتے تھے
تو جسے اپنا نقطۂ مقابل قرار دیتے تھے اوسکی سپر سے اپنا نیزہ دوچار
کرتے تھے اگر سر نیزہ سپر مخالف سے مس ہوتا تھا تو شمشیر آبدار و نیزۂ
خونخوار سے کارزار در پیش ہوتا تھا اگر پائے سنان سپر مقابل سے
مقابل ہوتا تھا تو فقط کارنمائی اور ہنر آزمائی سلاح صلاح سے مدنظر
ہوتی تھی — صدائے قرنا پر میدان کی دونون جانب سے پہلوانان پیل تن
زن زن گھوڑے اوڑاتے ہوے بیچ بیچ مین آکر اس زور سے ٹکراتے
تھے کہ دیکھنے والے دہشت مین آجاتے تھے اگر یہ دونون پہلوان
برابر کے ہوتے تھے تو اسقدر نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برچھیون کے ٹکڑے
اڑجاتے تھے اور گھوڑے شل ہوکر پٹھون کے بھل گر پڑتے تھے
لکن اگر ایک نے دوسرے کی خود یا سپر پر خوب تاک کر ضرب لگائی
تو یہ کمبخت پہلوان چکرا کر پشت زین سے زمین پر گرتا تھا اور اوسکی
زخمون سے خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے بوجھ سے چور ہوجاتا
تھا — یہ جان جوکھم کی لڑائی کہ نورمن لوگون کی دانست مین
تماشائی لطیف و شغل دلپذیر تھا اکثر دو یا تین دن رہتی تھی اور پہلے
دن جو پہلوان جنپر غالب آتا تھا اونکے گھوڑے اور زرہین انعام
مین پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس امیرزادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ نازنین

مین حادث ہوا تھا۔ اس فرقہ کے لوگ ہنگام جنگ ذرہون پر لنبی لنبی قبائین پہنتے تھے اور اونکے دھنے کندھے پر ایک سفید کپڑے کی ہشت گوشہ صلیب لگی ہوتی تھی لکن جب لڑائی نہوتی تھی تو فقط سفید کپڑی پہنے رہتے تھے۔ جو لوگ جہاد کو جاتے تھے اونکی علامت بھی صلیب مسیحیؑ تھی انگریزون کی صلیب سفید ہوتی تھی فرانسیس لوگون کی سرخ اہل بلجیم کی سبز مردمان جرمنی کی سیاہ اور اہل اٹلی کی زرد۔

نیزہ بازی اوس زمانہ کے امیرون اور سردارون کا خاص شغل تھا جس مقام پر یہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک چار دیواری کھنچی ہوتی تھی اور اندر اونچے اونچے برآمدے ہوتے تھے اونمین امیر اور امیرزادیان بیٹھتی تھین اور باہر غریب تماشائیون کے جمگھٹے ہوتے تھے اور اکھاڑے کے دونون جانب لڑنے والے سردارون کے خیمے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنکی بڑی قدر و منزلت اوس زمانہ مین تھی ذرہون وغیرہ مین کیلین ٹھوکتی تھے اور اونکے ہتوڑون کی کھٹاکھٹ دور تک سنائی دیتی تھی جب یہ سامان ہوچکتا تھا تو جن سردارون کی لڑائی بدی ہوتی تھی وہ چالاک گھوڑون پر سوار اکھاڑے مین آتے تھے اور اونکے آگے بہت سے نقیب صدائے قرمار سے اونکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائیے

جو لڑائیون مین مارے گئے تھے اونکی قبرون کے بیچ مین تنہا اور
خاموش کھڑا رہتا تھا اور اون بہادرون کی سلاح کو باین نظر دیکھا
کرتا تھا کہ یہی ہتھیار مجھے بھی ملین گے — جب سردار اپنے تئین خوب
سجتا تھا تو از سر تا پا غرق آہن ہوتا تھا اوسکی ذرہ فولاد کی ہوتی تھی
جسکے پتّر خوب مضبوط جڑے ہوتے تھے اوسکے نیچے وہ نرم چمڑے
کے کپڑے پہنتا تھا اور اوسکے خود پر کلغی لگی ہوتی تھی اور ڈھال
پر تین پھول اور ایک معرکہ بنا ہوتا تھا نیزہ اوسکا خاص آلۂ جنگ تھا
علاوہ اسکے وہ ایک چوڑی تلوار اور ایک خنجر بھی باندھتا تھا جسے
(خنجر ظلم کے بدلے) خنجر رحم کہتے تھے آس خنجر سے وہ دشمن نیم بسمل کو
ذبح کر ڈالتا تھا اور اکثر تبر یا گرز بھی رکھتا تھا گرز ایک لکڑی کا سوٹا
ہوتا تھا جسکے سرے پر ایک لوہے کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوتا
تھا — گرز چوبین پادریان نور من کا بڑا محبوب آلۂ جنگ تھا یہ پادری
زرق برق زرہون پر بڑے بڑے سیاہ جبّے پہنکر میدان قتال مین جاتے
تھے اور اونکی اقسام وعہود مانع خون ریزی تھے لکن مانع سر کوبی و مغز کنی
مطلق نہ تھی — ٹمپلس[1] مین ایک مشہور فرقہ جنگی راہبون کا تھا جو ۱۱۱۸ء

[1] یہ فرقہ اسطرح سے پیدا ہوا کہ اوس زمانہ مین جو عیسائی فلسطین یعنی بیت المقدس کی زیارت کو اسطرف جاتے
تھے اونکی حمایت اور حفاظت کے لیے شہر اورشلیم مین ہیکل یعنی معبد خاص کے قریب ایک مکان مین
کچھ راہب رہا کرتے تھے چونکہ عبادتخانہ کو انگریزی مین ٹمپل کہتے ہین اور یہ لوگ خاص بیت المقدس کے پاس رہتے تھے اس سبب سے
انہین ٹمپلرس یعنی ہیکل کے رہنیوالے کہنے لگے آخر اون راہبون سے ایک فرقہ پیدا ہوا اور اوسکو فرقہ ٹمپلرس کہنے لگے ۱۲

اپنے ماتحت لوگون سے یہ اقرار لے لیتا تھا کہ تمھین لڑائی مین
شریک ہونا پڑے گا پس جب بادشاہ کو فوج کی ضرورت ہوتی تھی
تو وہ امرا کو طلب کرتا تھا اور امرا شرفا کو جمع کرتے تھے اور شرفا
اپنی رعیت اور اور متعلقین کو لڑائی کے لیے جمع کرتے تھے پس
اسطرح سے ہنگام جنگ ایک فوج عظیم علم بادشاہی کے گرد جمع ہوتی
تھی — اس قانون کی وجہ سے امرا کو بڑا اقتدار و اختیار حاصل تھا
اور اکثر وہ بادشاہ سے منحرف ہوجاتے تھے اور ہمیشہ آپس مین لڑا
کرتے تھے —

سرداری کا درجہ اسی قانون فیوڈل سسٹم کی ایک
فرع تھی — سرداری کی راہ سے بادشاہ اور فقیر برابر تھا اور دونون
کی تعلیم و تربیت ایک ہی طرح سے ہوتی تھی یعنے پہلے بادشاہ و فقیر
دونون امیرون کی خواص رہتے تھے بعد اوسکے اونکے مصاحب ہوجاتے
تھے بعد اسکے کہین اونہین سرداری کا درجہ حاصل ہوتا تھا اور
تمغۂ سرداری یہ ملتا تھا کہ اونکے جوتون مین سونے کے کانٹے لگا دیے
جاتے تھے اور وہ سرداری کے عہد کرتے تھے — جو شخص درجہ سرداری
پاتا تھا اوسے کچھ رسوم کرنے پڑتے تھے منجملہ اونکے ایک رسم یہ تھا کہ
جسدن وہ سردار ہونے کو ہوتا تھا اوسکی شب کو مطلق نہ سوتا تھا اور
کسی تاریک گرجے مین چلا جاتا تھا اور وہان بڑے بڑے بہادر

باب پنجم

طرز معاشرت قوم نورمن

جب نورمن لوگون نے انگلستان کو فتح کیا تو وہان بھی اپنے ملک کا قانون جاری کیا اوس قانون کو فیوڈل سسٹم کہتے ہین اور اوسکا اثر اہل انگلستان پر اوس نورمن بادشاہ کے آخر عہد تک رہا جو بوسورتہ کی لڑائی مین مارا گیا - یہ سچ ہے کہ قبل فتح نورمن کے بھی سکسن لوگون مین ایسے ہی قانون کے کچھ آثار تھے لکن اس ضابطہ کی تکمیل اور ممالک یورپ مین ہوئی خاص کر کے قوم نورمن کے زمانہ مین — اس قانون (یعنے فیوڈل) کا نام لفظ فیوڈ سے مشتق ہے جسکے معنی پارۂ زمین ہین اسکی بڑی صفت یہ تھی کہ تمام ملک فوج کے قبضہ مین تھا یعنی اسامی مالگذاری مین سرکار کو غلہ یا مواشی یا روپیہ نہ دیتے تھے بلکہ کچھ تھوڑی سی یہ چیزین دیتے تھے باقی جب سرکار کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنے سردارون کے ہمراہ بادشاہ کی طرف سے مفت لڑتے تھے — تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور وہ بڑے بڑے ضلعے امرا کو دیدیتا تھا امرا اپنے اپنے ضلعون کو شرفا پر تقسیم کر دیتے تھے شرفا اپنے اپنے حصہ کا ٹھیکہ اسامیون کو دیتے تھے لکن ان جملہ مراتب مین ہر افسر

مین اس باب مین نزاع ہوئی کہ وہ کہتے تھے کہ کلیسای سینٹ انڈریوز کے اسقف کی تقدیس کا ہمین استحقاق ہے۔ بادشاہ نے بکمال استقلال اپنے ملک کے پادریون کی تائید کی ۱۱۲۴ء مین اوسنے انتقال کیا اور ڈیوڈ اوّل اصغر اولاد میلکم کینمور بادشاہ ہوا۔ یہی بادشاہ جنڈی کی لڑائی مین جسکا ذکر سابق مین ہوا شاہزادی ماڈ کی طرف سے لڑا تھا لکن بس یہی لڑائی یہ لڑا۔ یہ بادشاہ زاہد و متقی اور بے شر تھا اِسکے عہد مین اسکاٹ لنڈ کے لوگون نے زراعت اور تجارت اور صنّاعی مین بڑی ترقی کی۔ ایک دن لوگون نے دیکھا کہ بادشاہ فرش خواب پر مرا پڑا ہے اور اوسکے ہاتھ اسطرح ایک دوسرے سے ملے ہین کہ گویا دعا مانگ رہا ہے۔ یہ حادثہ ۱۱۹۳ء مین ہوا۔

پس اسطرح سے جبکہ سلاطین نورمن سلطنت انگلستان پر قابض تھے بادشاہان سکسن سریر آرای مملکت اسکاٹ لنڈ تھے اور اونکی سرکار روساء سکسن کی بڑی جائے پناہ تھی کہ وہ اہل نورمن کی اطاعت اپنی ذلت جانتے تھے۔ اِسی خاندان شاہی سکسن سے وہ شاہزادی (یعنے دختر شاہ میلکم کینمور) پیدا ہوئی جسکی شادی ہنری اوّل بادشاہ انگلنڈ سے ہوئی اور اسی عقد کے سبب سے ان دونون متضاد قومون مین (یعنے اہل سکسن اور قوم نورمن) اتحاد ہو گیا فقط

تھی اور چاندی اور سونے کی رکابیان اوسکے دسترخوان پر رکھی گئین

اس زمانہ مین بادشاہان اسکاٹ لنڈ حکومت صوبہ کمبرلنڈ اور نوتھمبرلنڈ کے مدعی ہوئے اور اس دعوے کی جستجو مین میلکم نے اپنی جان دی — اوسنے قلعہ انوک کا محاصرہ کیا اور اوسی حال مین ۱۰۳۴ء مین مارا گیا —

کینمور کے بھائی ڈونلڈ باین مین اور اوسکے بیٹے ڈنکن مین کہ ولد حلال نہ تھا چار برس تک سلطنت پر جھگڑا رہا — ڈونلڈ پہلے تو تخت سلطنت پر قابض ہوگیا لکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈنکن نے اوسے نکال دیا — اٹھارہ مہینے مین ڈنکن مارڈالا گیا اور ڈونلڈ پھر بادشاہ ہوگیا لکن ۱۰۹۷ء مین انگلستان کی فوج نے اس غاصب کہنہ سال کو تخت سے اوٹھا دیا —

ڈونلڈ کے بعد اڈگر پسر میلکم کینمور بادشاہ ہوا اور نو برس بامن وآسائش سلطنت کی —

اڈگر کے بعد اوسکا بھائی الگزنڈر اول تخت نشین ہوا — اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسمین اور انگلستان کی پادریون

باب چہارم

حالات اسکاٹ لنڈ در عہد سلاطین نورمن از سنہ ۱۰۵۶ء تا سنہ ۱۱۵۳ء — ۹۷ سال — ۶ پاشاہ

اسماء پادشاہان اسکاٹ لنڈ	تاریخ جلوس
میلکم سوم	سنہ ۱۰۵۶ء
ڈونلڈ بین ..... (برادر)	سنہ ۱۰۹۳ء
ڈنکن ..... (پسر میلکم سوم)	سنہ ۱۰۹۴ء
ڈونلڈ بین ..... (نو ملک پھر چھین لیا)	سنہ ۱۰۹۵ء
اڈگر ..... (پسر میلکم سوم)	سنہ ۱۰۹۷ء
الگزنڈر اوّل ..... (برادر)	سنہ ۱۱۰۶ء
ڈیوڈ اوّل ..... (برادر کوچک)	سنہ ۱۱۲۴ء

میلکم سوم بادشاہ اسکاٹ لنڈ کا لقب کینمور (یعنے عظیم الراس — بڑسرا) تھا — دو برس بعد نورمنس کے انگلستان فتح کرنیکے بادشاہ موصوف نے مارگرٹ شاہزادی سکسن دختر شاہ اڈگر اتھلنگ سے عقد کر لیا تھا — اس شاہزادی نے اسکاٹ لنڈ مین مذہب و ہنر کی ترقی مین بڑی سعی کی اور اوسیکی بدولت میلکم کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی جو اوسکے اجداد کو کبھی نصیب نہوئی

اسپین

الفونزو ششم .....

شہنشاہان جرمنی

	سنہ وفات
لوتھیر دوم	۱۱۳۸ء
کونرڈ سوم	۱۱۵۲ء
فرڈرک اوّل	

پاپ

انوسینٹ دوم	۱۱۴۳ء
سلسٹن دوم	۱۱۴۴ء
لیوشیس دوم	۱۱۴۵ء
یوجینیس سوم	۱۱۵۳ء
انس ٹیشیس پنجم	

جو اوسکے باپ کی ذات خاص سے متعلق تھے دیئے جائین اس مصالحہ کو ہنوز ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ بادشاہ اسٹیون نے انتقال کیا اور خانقاہ فیور شیم واقع ضلع کینٹ مین اپنی زوجہ اور بیٹی کے قریب دفن کیا گیا —

بظاہر تو یہ بادشاہ جری اور چالاک اور مستقل المزاج اور دوست شفیق اور دشمن رحم دل تھا اور سب سے بحلم و بردباری پیش آتا تھا لکن چونکہ اسکے عہد مین خانگی لڑائیان بہت ہوئین لہذا ہم یہ نہین کہتے کہ وہ ایسا تھا جیسا بادشاہون کو ہونا چاہیئے — یہ بادشاہ دراز قد اور قوی ہیکل اور شان دار تھا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
ڈیوڈ اول	سنہ ۱۱۵۳ ع
میلکم چہارم	

فرانس

لوی ششم	سنہ ۱۱۳۷ ع
لوی ہفتم	

سردارون کو سفید کپڑے پھنوائے تاکہ اسٹیون کے پھرے کے لوگ اونھین نہ روکین اور اونھین ہمراہ لیکر اوس برفستان مین بھاگی اور دریاے ٹیمس سے جو بسبب برف کے منجمد ہوگیا تھا بے کشتی عبور کرکے شہر والنگفرڈ مین پونہچی۔ بعد اسکے شاہزادی ماڈ چار برس اور انگلستان مین ٹھہری اور اوسکی حکومت نصف حصّہ مغربی ملک مذکور مین رہی اور گلوسٹر اوسکا دارالحکومت رہا بعد اوسکے نورمنڈی کو چلی گئی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اوسکے بڑے معین و مددگار یعنی مایلو رئیس ہیرفرڈ اور رابرٹ رئیس گلوسٹر مرگئے تھے۔

شہزادہ ہنری کا انگلستان پر حملہ کرنا سنہ ۱۱۵۳ء

اس عرصہ مین ملکہ ماڈ کا بیٹا ہنری جوان ہوا اور شہر کرلائیل مین اوسکے چچا ڈیوڈ نے اوسے درجۂ امارت عنایت کیا۔ بعد اوسکے باپ کی وفات کے نورمنڈی اور انجو کی ریاستین اوسے ملین اور چونکہ اوسنے الینور رئیس زادی یوبیٹو زوجۂ مطلقۂ شاہ فرانس سے شادی کرلی تھی لہذا ریاست اکوٹین بھی اوسکے قبضہ مین آگئی اور اسی عقد کی وجہ سے اوسے فرانس مین اقتدار حاصل ہوا اور اوسنے انگلستان پر حملہ کیا تاکہ اپنے نانا کی سلطنت اسٹیون سے چھین لے لکن اسٹیون کے بڑے بیٹے یوسٹیس کے مرنے سے لڑائی موقوف رہی اور شہر ونچسٹر مین بادشاہ اور شاہزادہ مین مصالحہ ہوگیا۔ شروط مصالحہ یہ تھی کہ بعد وفات اسٹیون سلطنت انگلستان ہنری کو ملے اور بادشاہ کے بیٹے ولیم کو ریاست بولون اور اور صوبجات

اسٹیون و شاہزادہ ہنری مین مصالحہ سنہ ۱۱۵۴ء

نہ دیکھا اور ایک مکان بھی آباد نہ پاتا۔ پھلے تو شاہزادی ماڈ
کامیاب ہوئی اور لنکن کی لڑائی مین شاہ اسٹیون اسقدر لڑا کہ اوسکی
تلوار اور تبر پرزے پرزے ہوگئے اور ایک پتھر اوسے لگا جسکے صدمے
سے وہ زمین پر گر پڑا اور فوج مخالف نے اوسے قید کرلیا اور بہت
بھاری بیڑیان پہنا کر بوسٹل کیسل کے محبس مین مقید کیا اور
اوسکی زوجہ میٹلڈا رئیس زادی بولون ضلع کینٹ مین چلی گئی
پادریون نے بھی اب شاہزادی ماڈ کی سلطنت قبول کی لکن اوسکی
عجب وغرور سے جو لوگ اوسکے بڑے سرگرم ناصر ومعین تھے وہ بھی
الگ ہوگئے۔ اہل کینٹ نے اسٹیون کی طرف سے بلوے کیا
اور لنڈن مین گھس آئے جب ماڈ نے اہل شہر کے گھنٹون کی آواز اور
اونکے نعرے سنے تو اوسپر ایسا خوف طاری ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر
اکسفرڈ کو بھاگ گئی بعد اوسکے اوسنے شہر ونچسٹر پر حملہ کیا
لکن شکست کھائی اور اوسکا بھائی رابرٹ گرفتار ہوگیا بس اس
شکست سے وہ بالکل برباد ہوگئی اور اسٹیون جو رئیس گلوسٹر
کے عوض مین رہا کر دیا گیا تھا پھر سریر آرائے مملکت انگلستان ہوا۔
لکن شاہزادی ماڈا کسفرڈ مین لڑا کی اور اسٹیون نے اوس کا
محاصرہ کیا۔ شاہزادی مذکورہ قریب نصف فصل سرما تک محاصرین
کو روکے رہی باین امید کہ سردی کی شدت سے اسٹیون محاصرہ
سے باز آئے گا لکن قحط سے ناچار ہوکر اوسنے قلعہ چھوڑ دیا اور تین

اور دوسری سال کی شروع مین دونون بادشاہون مین مصالحہ ہوگیا۔
تمام صوبہ نورتھمبرلنڈ سوا شہر بیمبرا اور نیوکیسٹل
کے بادشاہ اسکاٹ لنڈ کے بیٹے ہنری کو دیدیا گیا اوسنے
پانچ امیر اپنے ملک کے بطور یرغمال کے شاہ اسٹیون کے حوالے
کئے۔

اس معرکہ کے تھوڑی ہی مدت کے بعد شاہزادی ماڈ
انگلستان کے جنوبی کنارے پر وارد ہوئی اوسکے ہمراہ رکاب
ایک سے چالیس سردار تھے پہلے تو وہ قلعہ آرنڈل واقع ضلع
سسکس مین تھی بعد اوسکے اسٹیون نے بہت مردانہ مصلحت
حکیمانہ اوسے شہر بوسٹل مین چلے آنے کی اجازت دی جہان
اوسکا سوتیلا بھائی رابرٹ رئیس گلوسٹر رہتا تھا۔ اب خود
انگلستان کے بادشاہ اور بادشاہزادی مین لڑائی شروع ہوئی
اوس ملک کے رئیس جو اپنے مستحکم قلعون مین مثل بادشاہون کے
رہتے تھے اس لڑائی کو چپکے دیکھا کئے اور کسی فریق کے شریک نہوے
اور اونھون نے بجمال بیرحمی رعایا کو لوٹ لیا اور قید کرلیا اور
بڑی بڑی تکلیفین پونہچائین اس ظلم کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگون
نے تجارت اور زراعت چھوڑ دی اور بعضے ضلعون کی تو یہ کیفیت
ہوگئی کہ اگر کوئی شخص اون مین دن بھر پھرتا تو ایک کھیت بھی مزروع

ہاتھہ پکڑے ہوے لڑائی پر تلے ہوے تھے اور قسم کھا چکے تھے
کہ یا آج فتح کرینگے یا مر جائینگے پس اونھون نے حق تعالیٰ سے
نصرت کی دعا مانگی اور مستعد کارزار ہوئے۔ اسکاٹ لنڈ کی
فوج نعرے مارتی ہوئی انگریزی لشکر پر ٹوٹ پڑی اور آگے کے
لوگون کو پس پا کر دیا اور یمین و یسار کی فوج بھی منتشر و مغلوب ہوئی
لکن علم کی گرد انگریزی سوار برابر برچھیان تانے کھڑے رہے —
فوج سکسن کی تیر اندازون نے تیرون کا منھہ برسا دیا اس باران
تیر مین اسکاٹ لنڈ کے بھادرون نے چار گھنٹہ تلوار کی اور چاہا
کہ دشمن کی صفین چیر کر گھس جائین لکن اونھون نے ناحق اپنے
تئین ہلکان کیا انگریزی فوج نے دھوین اڑا دیئے آخر نشان اژدر نشان
شجاعان اسکاٹ لنڈ خون آلود و دریدہ پرچم و سرنگون (مثل
باد صرصر) اوس میدان پر خطر سے روانہ ہوا اور اسی کیفیت سے وہ
فوج جرار بھی رو بفرار ہوئی جو بعد طلوع آفتاب زیر پرچم رایت عالمتاب
(مانند صبا) عازم میدان وغا ہوئی تھی — اسکاٹ لنڈ کے لوگ
بارہ ہزار سے زیادہ کام آئے۔ ڈیوڈ نے اپنے لشکر پریشان کو
شہر کرلائیل مین فراہم کیا اور تیسرے دن اوسکا بیٹا ہنری
بھی اوسے آکر ملا جو اپنے تئین انگریزی سردار بنا کر فوج کے پیچھے پیچھے
چلا گیا تھا اور بعد اوسکے کسی جنگل مین بھاگ گیا تھا۔ لکن باوجود
اس شکست کے اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ نے ہمت نہ ہاری

اور رؤسا کو اختیار دیا جاے گا کہ اپنے جنگلون مین شکار کھیلین اور اپنے علاقون مین اور قلعے بنوائین — اسٹیون کی ان عنایات سے بہت سے پادری اور رئیس اوسسے موافق ہو گئے لیکن آخر کی شق کا نتیجہ سریع یہ ہوا کہ سارے انگلستان مین ایک سو چھبیس ۱۲۶ قلعے علاوہ قلعہاے سابق کے بنے اور ان قلعون مین امرا غدار مطلق العنان رہا کرتے تھے اور لوگون کا مال واسباب لوٹ لیا کرتے تھے اور اکثر فوج لیکر خود بادشاہ کا مقابلہ کرتے تھے —

سب سے پیشتر ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے شاہزادی ماڈ کی طرف سے تلوار کھینچی اور ایک برس مین تین مرتبہ بکمال بیرحمی نورتھمبر لنڈ کو غارت و تاراج کیا اسواسطے کہ اوس صوبہ کو وہ اپنا سمجھتا تھا — تیسرے حملہ مین یہ غارت گر ضلع یورک مین پونہچا لکن وہان مقام نورتھالرٹن پر روسا شمالی اور اونکی رعایا نے اوسکا مقابلہ کیا اِن لوگون کو تھرسٹن اسقف یورک نے جنگ پر آمادہ کیا تھا — اِسی مقام پر وہ لڑائی ہوئی جسے جھنڈے کی لڑائی کہتے ہین انگریزی فوج کی جہازون مین ایک جہاز کا مستول سب سے بلند تھا اور اوسپر تین اولیاء سکسن کی جھنڈی تھی اور اوسکی چوٹی پر ایک صلیب مسیحی اور ایک چاندی کا صندوق جسمین بقیہ عشاء مقدس عیسوی[1] تھا نصب تھا — سرداران فوج انگریزی ایک دوسرے کا

جھنڈے کی لڑائی ۱۲ اگست ۱۱۳۸ء

[1] یہ ایک قسم کی روٹی ہے جسے عیسائی بہت متبرک سمجھتے ہین ۱۲

باب چہارم

عہد شاہ اسٹیون امیر بلوئی سنہ ولادت ۱۱۰۵ء سنہ جلوس ۱۱۳۵ء سنہ وفات ۱۱۵۴ء

بعد شاہ ہنری کے اسٹیون بمقابلہ ماڈ دختر بادشاہ مذکور مدّعی سلطنت ہوا۔ یہ شاہزادہ شاہ ولیم منصور کی بیٹی اڈیلا کا سنجھلا بیٹا تھا جسنے رئیس صوبہ بلوئی سے شادی کرلی تھی اور خاندان شاہی مین سب سے اوّل تھا اوس زمانہ کے لوگون کی یہ راے اوسکے موافق تھی کہ عورت کے زیر حکومت ہونا مردون کے لیے ذلت کی بات ہے اوسکے بھائی ہنری نے جو ونچسٹر کا اسقف تھا بڑی پادریون کو اوسسے موافق کرلیا اور پایہ تخت کے لوگ اور اہل لنڈن اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش ہوے۔ شاہ ہنری کی لاش کو جو بسبب بعض دواؤن کے سڑنے سے محفوظ رہی تھی خانقاہ ریڈنگ مین لے گئے اور اسٹیون نے خود اوسے کاندھا دیا۔ جب بادشاہ دفن ہوچکا تو سب پادری اور رئیس آکسفرڈ مین جمع ہوے اور امیر اسٹیون نے جو تاج شاہی سے سرافراز ہوچکا تھا اون سبکے سامنے قسم کھائی کہ ٹیکس ڈین کلڈ موقوف کردیا جائیگا اور پادریون کے حقوق کی نگہداشت کی جاے گی اور

فرانس

سنہ وفات

فلپ اول ..... سنہ ۱۱۰۸ع

لوی ششم .....

اسپانیہ

الفونزو ششم ..... سنہ ۱۱۰۹ع

الفونزو ہفتم ..... سنہ ۱۱۳۳ع

الفونزو ہشتم .....

شہنشاہان جرمنی

ہنری چہارم ..... سنہ ۱۱۰۶ع

لوتھیر دوم ..... سنہ ۱۱۲۵ع

ہنری پنجم .....

پوپ

پیسکل دوم ..... سنہ ۱۱۱۸ع

گلیشیس دوم ..... سنہ ۱۱۱۹ع

کیلکسٹس دوم ..... سنہ ۱۱۲۴ع

اونوریس دوم ..... سنہ ۱۱۳۰ع

انوسینٹ دوم .....

عجیب کیفیت لکھی ہے - پہلے تو یہ طریقہ تھا کہ تمام طلبہ ایک ہی مکان مین جمع ہوتے تھے لکن دوسرے برس یہ ہوا کہ ہر معلم کو اوسکے شاگردون کے لیے علیحدہ کمرہ ملا اور صبح کو بہت سویرے ایک معلم نحو وصرف کی قاعدے سکھاتا تھا ایک چھ بجے منطق ارسطاطالیسی کا درس دیتا تھا ایک نو بجے سیسرو اور کونٹلین فصحاے روم کا کلام ترجمہ کرکے سمجھاتا تھا ایک بارہ سے پیشتر کتب مقدسہ سماویہ کے مشکل مقامات حل کرتا تھا اور شعراء سکسن کے کلام کے بدلے اب داستان کی کتابین پڑہائی جاتی تھین ان کتابون مین بڑے بڑے بہادرون اور شجاعون کے معرکے اور کارنمایان لکھی تھی اور سب سے زیادہ سکندر اور شاہ آرتھر اور چارلمین کی جرات اور مردانگی کی بڑی بڑی باتین لکھی تھین اور لکھا تھا کہ اونہون نے ایسے ایسے اژدہے اور پہلوان مارے اور ایسے ایسے طلسمات کے قلعون مین گھس کر اپنے حسین ونازنین معشوقون کو نکال لائے اور بہت سی جوانمردیان کین فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
اڈگر	سنہ ۱۱۰۶ ع
اسکندر اوّل	سنہ ۱۱۲۴ ع
ڈیوڈ اوّل	

دل کے حوصلے نکالیے

هنری پہلا بادشاہ انگلستان کا تھا جسنے تخت شاہی پر خطبہ کہا — سابق مین یہ دستور تھا کہ پیسے کو آدھا اور پاؤ کرکے دھیلا اور دمڑی بناتے تھے لکن هنری نے دھیلے اور دمڑے پیسے بنوائے اور جن روپیون وغیرہ کا سکہ مٹگیا تھا اون پر پھر ضرب دلوائی اور جو لوگ جھوٹا سکہ بنا لیتے تھے اونپر سخت قانون جاری کیے اور بہ عوض جنس کے نقد خراج لی اور پیمانون کی ایک حد مقرر کردی مثلاً ایلِ (یعنے ہاتھ) بادشاہ نے اپنے ہاتھ کے طول کے موافق مقرر کیا — اسی بادشاہ کے عہد مین بلجیم کے لوگون نے ہنر شالبافی انگلستان مین رائج کیا یہ کاریگر پہلے دریای ٹویڈ کے کنارے پر آکے بسے تھے بعد اوسکے ضلع پیمبروک مین شہر هیورفرڈ ویسٹ مین رہے اور بعضے اون مین سے ضلع نورفک مین شہر ورسٹڈ مین مقیم ہوے — چونکہ بادشاہ موصوف خود عالم تھا لہذا اوسنے لوگون کو علم کی ترغیب دی — بعض انگریز طالب علم ملک اسپین یعنے اندلس مین مسلمانون سے علم طب و ریاضی پڑہتے تھے بعضے اپنے وطن ہی مین علماء لاطینی کی کتابون سے مسائل علمیہ کا استخراج کرتے تھے — اوس زمانہ مین جو مدرسہ عالیہ کیمبرج مین طریقہ تعلیم جاری تھا اوسکی

مَاڈ کے دعوی سلطنت کی تائید کرنا اور ساتھ ہی اسکی اوسکی شادی
جُیوفی پلین ٹیجنٹ رئیس آنجُو سے کردی حالانکہ اوسکا
سن کل سولہ برس کا تھا اس عقد سے بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ رشتۂ
قرابت اہل فرانس سے مضبوط ہوجاے لکن اس نسبت سے نہ انگریز
خوش ہوے نہ اہل نورمن اور یہ شادی مبارک نہ ہوئی کیونکہ شاہزادی ماڈ اور
اوسکے شوہر مین ہمیشہ جھگڑے ہوا کیئے جنسے ھنری کی زندگی تلخ
ہوگئی۔

ایک دن بادشاہ نے اسقدر مچھلی کھائی کہ بیمار پڑ گیا اور
سات دن علیل رہا آخر مقام سینٹ ڈِنِس واقع نورمنڈی
مین انتقال کیا۔ شاہ رُوفس کے مانند یہ بادشاہ بھی بے رحم
و بے ایمان و عیاش تھا لکن لیاقت و تہذیب مین اوسسے زیادہ
تھا۔ اوسنے لقمان کی حکایات کا ترجمہ کیا لہذا اوسکا لقب بوکلرک
یعنے عالم لطیف ہوگیا اور چونکہ اکثر لوگون نے اوسکے مار ڈالنے
کا قصد کیا تھا اسوجہ سے اوسکی طبیعت مین اسقدر شک ہوگیا تھا کہ اکثر سونے کا کمرہ
بدلا کرتا تھا اور ڈھال تلوار اپنے تکیہ کے قریب رکھتا تھا۔ بڑی آرزو اوسے یہ تھی کہ میری
سلطنت برّاعظم یورپ مین ہوجاے اسواسطے کہ وہ رعایاے
انگلستان کو بہت حقیر جانتا تھا اور اونہین فقط اس
قابل سمجھتا تھا کہ ان سے روپیہ لیکر خوب عیش کیجیے اور اپنے

آکر بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ کہتے ہین کہ اس حادثۂ جانکاہ سے بادشاہ کو ایسا صدمہ ہوا کہ پھر کبھی عمر بھر نہ ہنسا مگر اس حادثہ سے رابرٹ کے بیٹے کی امید بر آئی اور اس عرصہ مین اوسنے فلنڈرس کی ریاست لے لی تھی لکن اوسے شہر آلوسٹ کے دروازہ پر کسی شخص نے تلوار ماری کہ وہ ہلاک ہوا اور اوسکے مرنے سے هنري کا کوئی شریک و سہیم نورمنڈی کی ریاست مین نرہا۔

شاہزادۂ ولیم کے مرنے سے دو برس پیشتر هنري کی زوجہ میٹلڈا نے انتقال کیا۔ بارہ ۱۲ برس سے ملکہ بادشاہ سے واقف نہوئی تھی اور عبادت اور اور امور نیک مین مشغول رہی اور اکثر شعر و موسیقی سے جی بھلاتی تھی۔ اسی شاہزادی کے حکم سے انگلستان مین پہلی مرتبہ پتھر کا پل دریاے لی پر بنا۔ اوسنے دو اولاد چھوڑی ولیم اور ماڈ ولیم تو ڈوب گیا ماڈ نے هنري پنجم شاہ جرمنی سے شادی کرلی لکن چھ ۶ مہینے کے بعد بیوہ ہوگئی۔ شاہ هنري کی دوسری زوجہ ایک شاہزادی فرانسیس کی تھی جسکا نام اڈیلی تھا اور اوسکا باپ لوین کا رئیس تھا لکن اوسے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

چونکہ بادشاہ موصوف کو کوئی بیٹا نہ رہا تھا کہ سلطنت کا وارث ہوتا لہذا اوسنے پادریون سے اور امرا سے قسم لی کہ میری بعد شاہزادی

جسکا سن اٹھارہ برس کا تھا نورمنڈی کو گیا کہ وہان کے رئیسون
سے اپنی بیعت لے لکن جب وہان سے پھرا تو راستہ مین شاہزادہ
دریا مین ڈوب گیا۔ اوسکے ڈوبنے کا قصہ یہ ہو کہ جب وہ اپنے باپ
کے ساتھہ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہازران فٹزاسٹیون نامی
نے جسکا باپ ولیم منصور کا جہاز انگلستان مین لایا تھا اوسسے عرض
کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اسپر سوار ہوجیے اوسکے جہاز کا نام وھایٹ
شپ تھا اور اوس پر پچاس کارآزمودہ ملاح تھے۔ اور جہاز
تو صبح تڑکے روانہ ہوئے لکن وھایٹ شپ جسپر شاہزادہ سوار تھا
شام تک ٹھہرا رہا اور اوسکے خادم چھت پر خوب شرابین پیا کیے اور
کھانے چکھا گئے اور جب رات ہوئی تو چاندنی مین روانہ ہوئے
اور جہاز بھگائے لیے جاتے تھے تاکہ بادشاہ کے جہاز تک پونہچ جائین
کہ اونکا جہاز مقام آلڈرنی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہوگیا۔
شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اسواسطیکہ اوسے ایک کشتی مل گئی تھی لکن بہن کو
جو چلاتے سنا تو اوسسے نرہا گیا اور اوسے لینے کو پھرا جہاز کے لوگ جو
اوس کشتی پر کود کر آئے تو اونکے بوجھہ سے وہ ڈوب گئی۔ شاہزادہ
کے ساتھیون مین سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اوسکے مان باپ سے
کہتا سوائے ایک غریب قسائی کے کہ وہ رُوِن کا رہنے والا تھا اور
جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا۔ یہ خبر وحشت اثر
تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خواص بچشم گریان

شکست کھائی اور قید کر لیا گیا اور انگلنڈ کو بھیجدیا گیا وہان تیس برس تک قید رہا بعد اوسکے کارڈف کیسل مین مرگیا اور برس روز کے بعد اوسکا بھائی بھی مرگیا۔ بعض مورخین کہتے ہین کہ شاہزادہ موصوف کی آنکھین جلادی تھین فی الحقیقت ھنری کی افعال اس تہمت کے مصدق ہین۔ ھنری اور رابرٹ کے بیٹے ولیم مین کئی برس تک لڑائی رہی اور لوی شاہ فرانس نے ولیم کی مدد کی لکن بونول کی لڑائی مین ھنری نے فتح پائی اور بھائی کی ریاست اپنے بیٹے کو دے دی

ان خانگی لڑائیون مین شاہ ھنری اور اہل کلیسا سے جھگڑا رہا۔ امور متنازع فیہ یہ تھے کہ بادشاہ کو یہ دعوی تھا کہ پادری اپنی جاگیرون کی عوض مین میری اطاعت کرین اور جو باتین اونکی نسبت میرے اجداد کرتے تھے وہی مین بھی کرون یعنے مثل اپنے اجداد کے مین بھی جو پادری اور سرداران خانقاہ نئے ملازم ہون اونہین خاتم و عصا۔ اجتہاد بہان شان و شوکت شاہی بطور خلعت دیا کرون۔ النسم اسقف جو پوپ کی طرف تھا دو بار اشہد کیا گیا آخر الامر ھنری اپنے دعوون سے دست بردار ہوا لکن اسّے اوسکی اصل حکومت مین کچہ فتور نہین پڑا۔

اس جھگڑے کو طے کر کے بادشاہ مع اپنے بیٹے ولیم کے

اور قوم نورمن و سکسن مین اختلاط وارتباط شروع ہوا
اوران دونون قومون سے قوم انگریز پیدا ہوئی

رعایا کے خوش کرنیکے واسطے بادشاہ نے رُوفس کے
وزیر فلیمبرڈ کو محبس ٹاور مین قید کیا لکن اوسکو ایک دوست نے شراب
کے مرتبان مین رکھکر ایک رسّی اوسے لادی اور وہ رسّی پکڑکر وزیر
موصوف ایک کھڑکی سے اتر گیا اور نورمنڈی مین پونہچا۔
رابرٹ بھی اوسیوقت اٹلی سے اپنے ملک مین آیا تھا اور ایک
عورت بھی اٹلی کی بیاہتا لایا تھا۔ فلیمبرڈ نے باسانی شاہزادہ
مذکور کو انگلستان کے حملے کرنے پر آمادہ کر دیا۔ رابرٹ مع فوج
ونڈسر کو چلا جاتا تھا کہ ھنری اوسکے برابر آپونہچا اور دونون
لشکرون کے درمیان مین شاہزادون نے ملاقات کی اور چند ساعت
تک گفتگو کرکے آپس مین مصالحہ کرلیا۔ رابرٹ نے اقرار کیا کہ مین
دعوی سلطنت انگلستان سے دست بردار ہوتا ہون لکن اسکے عوض
مین مجھے تین ہزار مرکس سالانہ ملا کرین۔ رابرٹ نے تو بدغدغہ
اپنے تئین اپنے بھائی کی بس مین کر ہی دیا تھا اوسنے کہا کہ تمھارا فدیہ یہ پنشن ہے اور
اسطرح سے وہ پنشن سالانہ بھی معاف کروالی۔ روز بروز دونون
بھائیون مین نزاع بڑھتی ہی گئی آخرالامر علانیہ لڑائی ہوئی۔ پہلی لڑائی
مین تو کچھ نہوا دوسری لڑائی مین جو ٹینچبری مین ہوئی تھی رابرٹ نے

باب سوم

عہد شاہ ہنری اوّل ملقب بہ بوکلرک یعنی فاضل سنہ ولادت ۱۰۶۸ء - سنہ جلوس ۱۱۰۰ء - سنہ وفات ۱۱۳۵ء

ہنری ولیم منصور کا چھوٹا بیٹا اپنے بھائی روفس کے مرتے کے ساتھ ہی وینچسٹر مین آیا اور بادشاہی خزانے لے لئے اور جب خزانون پر قبضہ کر چکا تو ویسٹ منسٹر کو بسرعت تمام گیا اور دوسرے اتوار کو مارس اسقف لنڈن نے اوسکے سر پر تاج شاہی رکھا - رابرٹ جو سلطنت کا مستحق تھا بمقتضائے المقدر سے اپنے وطن کو آتے ہوے اٹلی مین پڑا رہگیا - مثل اور غاصبون کے ہنری نے بھی پہلے وہ امور کئے جنسے رعایا خوش ہوئی - اوسنے ایک فرمان عام جاری کیا جسمین یہ اقرار مندرج تھا کہ کفیو گھنٹہ بجانے کا رسم اور ڈین گلڈ ٹیکس موقوف کر دیا جاے گا اور شاہ اڈورڈ مجاہد کے قوانین بحال کر دیے جائین گے اور جو شکایتین کہ رعایائے انگلستان کو ولیم منصور کے عہد سے چلی آتی ہین وہ رفع کر دیجائین گی - بادشاہ موصوف نے میٹلڈا دختر ملکم شاہ اسکاٹ لنڈ و برادر زادی اڈگر اتھلنگ سے شادی کی اس وجہ سے خاندان شاہی نورمن و سکسن ایک ہو گئی

چہرہ سرخ تھا اور بات کرنے مین ہکلاتا تھا — اِس بادشاہ نے فقط اتنی بھلائی رعیت سے کی کہ اوسکی رفاہ کے واسطے ایک دیوار مجسس ٹاور کے گرد اور ایک پل دریاے ٹیمس پر اور ایک ایوان ویسٹ منسٹر مین بنوادیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
میلکم سوم	سنہ ۱۰۹۳ع
ڈونلڈ بین ..... (معزول ہوا)	سنہ ۱۰۹۴ع
ڈنکن	سنہ ۱۰۹۵ع
ڈونلڈ بین	سنہ ۱۰۹۷ع
اڈگر	

فرانس

	سنہ وفات
فِلپ اوّل	

اسپین

الفونسو پنجم .....

جرمنی

هنری چہارم .....

پوپ

اربن دوم .....

پاسکل دوم .....

قتل شاہ ولیم رفس سنہ ۱۱۰۰ع

رفس ظلم سے قتل کیا گیا۔ جسدن یہ سانحہ ہوا اوسدن وہ اپنی شکارگاہ مالوڈ واقع دشت نیو فورسٹ مین تھا۔ چونکہ شب گذشتہ کو اوسنے بہت پریشان خواب دیکھے تھے لہذا وہ بہت متوحش تھا اور شکار کھیلنے کا مطلق قصد نہ تھا لکن اوس زمانہ کی رسم کے موافق اوسنے قبل دوپہر کے کھانا کھایا اور اوسکے ساتھ شراب جو پی تو بالکل خوف جاتا رہا اور وہ سوار ہوکر جنگل مین شکار کھیلنے گیا اور شکار کے پیچھے ایسا سرپٹ گھوڑا ڈالا کہ اوسکے ساتھی سب پیچھے رہگئے شام کو جو دیکھا تو اوسے مردہ پایا اور ایک ٹوٹا ہوا تیر اوسکے سینہ مین پیوست دیکھا۔ وہ لوگ بادشاہ کی لاش ایک گاڑی مین لاد کر شہر وینچسٹر مین لے گئے اور وہان بے نماز و تلقین گرجے مین دفن کردی۔ نہین معلوم کسنے یہ تیر ستم لگایا تھا بعض عوام تو یہ گناہ والٹر ٹایرل کے سر تھوپتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے ایک ہرن پر تیر لگایا تھا لکن وہ درخت کو توڑ کر بادشاہ کے سینہ مین لگا بعض جاہل اوس زمانہ کے کہتے تھے کہ اوسکے بھائی ہنری نے اوسے مار ڈالا۔

رفس بڑا لوٹیرا اور فضول خرچ اور عیاش اور بیرحم تھا اور کوئی صفت اوسمین اچھی نہ تھی یہ تو اوسکی سیرت تھی صورت یہ تھی کہ پستہ قد اور نہایت فربہ تھا اور بال بھوری تھی اور

آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونون بھائیون مین پھر تلوار چلی لکن اوسیوقت رابرٹ نے بادشاہ کو پیام بھیجا کہ نورمنڈی اور مین کی ریاست لے لیجیے اور پانچ برس تک اپنے پاس رکھیے اور اسکی عوض مین دس ہزار مرکس مجھے عنایت کیجیے (ایک مرک تیرہ شلنگ چار پنس کے برابر تھا) — اس عرصہ مین عیسائیون کے جہاد شروع ہو گئے تھے — پوپ اربن دوم کے استغاثہ و فریاد اور پیٹر راہب کے نعرۂ الجہاد الجہاد نے تمام اقلیم یورپ کو سِسلے سے نورویٰ تک ہلا دیا اور مجاہدین جہاد اوّل عازم بیت المقدس ہوے تاکہ اپنے نجات دہندہ (یعنے حضرت مسیح ع) کا روضہ کفار کے ہاتھہ سے چھڑالین — رابرٹ کو مجاہدین کی شرکت کا کمال اشتیاق تھا اسوجہ سے اپنے بھائی کو صلح کا پیغام بھیجا — ولیم نے بلا مضائقہ صلح قبول کرلی اور دس ہزار مرکس بیچارے انگریزون سے زبردستی لیکر رابرٹ کو دیے وہ روپیہ اوسکا اور اوسکی فوج کا فلسطین (یعنے بیت المقدس) کا زاد راہ ہوا — اڈگر اتھلنگ بھی فرانسیس کی فوج کے پیچھے بقصد جہاد روانہ ہوا —

لہ عیسائیون کی اصطلاح مین ان محاربات کو غزوات صلیبی کہتے ہین ۱۲ مترجم

سہ ظاہر اسسے مراد اہل اسلام ہین اور کفار کا اطلاق اہل اسلام پر بنا بر مخالفت مذہب و مقتضاے نصرانیت محل تعجب نہین ہے ۱۲ مترجم

تیئس برس تک رئیس باغی ونڈسر کیسل کے قید خانہ مین پڑا رہا—

رُوفس کی فضول خرچی کی کچھ حد نہ تھی— اکثر رالف کے ذریعے سے بادشاہ مذکور لوگون سے زبردستی روپیہ لیتا تھا یہ شخص (یعنے رالف) رُومَن کیتھولک کا پادری تھا اور بڑا بدوضع تھا اور اوسکا لقب فلیمبرڈ یعنے مشعل تھا— اس پادری مکار کے اخذ زر کی تدبیرون مین سے ایک تدبیر یہ تھی کہ یہ خانقاہون کو اور اسقفون کے عہدون کو خالی رہنے دیتا تھا تاکہ جو روپیہ انسے بچے بادشاہ کے کام آئے اور جن پادریون کو عہدے ملتے تھے اونسے عطای خدمات کی عوض مین بہت سا روپیہ لیتا تھا— ان بیچارے پادریون مین سب سے زیادہ ظلم آنسم قائم مقام لینن فرانک اسقف پر ہوا کہ خود بادشاہ کے جبر سے تو اوسنے عہدۂ اسقف قبول کیا اور پھر بادشاہ اور اوسکے کارندے رالف نے اوسپر ایسے ظلم کیے کہ اوسے انگلستان چھوڑ دینا پڑا—

حالانکہ ولیم نے اپنے بھائی رابرٹ سے اقرار کیا تھا کہ جو قلعے تم سے لیے ہین اونکا عوض دونگا لکن یہ عہد اوس نے وفا نہین کیا اسواسطے کہ جھوٹ بولنا اوسکی عادت مین داخل تھا

بادشاہون مین مصالحہ ہوگیا۔ اس مصالحہ کے ایک برس کے بعد یہ حادثہ ہوا کہ میلکم نے سنا کہ انگریزون نے شہر کارلایل مین بستی بسائی ہے چونکہ وہ اس شہر کو اپنے ملک مین داخل سمجھتا تھا لہذا یہ سنکر وہ بہت غصہ ہوا اور نورتھمبرلنڈ پر حملہ کیا اور وہان قلعہ انوک کے قریب مرگیا بعض مورخین نے بادشاہ موصوف کے مرنیکی یہ حکایت لکھی ہے کہ راوجر ڈی موبری نے قلعہ کی کنجیان اپنے تیرہ مین لٹکا کر بادشاہ کو دین اور وہی برچھی اوسکی آنکھ مین چبھودی اوسدن سے اوسکا نام پرسی یعنے انکھ پھوڑ ہوا۔ راوفس نے ملک ویلس پر بھی فوج کشی کی لکن اوسے فتح کرنا نہ نصیب ہوا آخر مجبور ہوکر اوسنے سابق ہی کی تدبیر پر قناعت کی اور اوس کوہستان کے گرد قلعہ بندی کردی۔

رابرٹ موبری جو روسا نورمن مین سب سے زیادہ قوی تھا باغی ہوگیا اور بیمبرا کے قلعہ مین محصور ہوا ولیم کا حملہ اوسپر کارگر نہوا لکن اوسے فریب سے اوس گڑہی سے بلالیا اور قید کرکے قلعہ کی دیوار کے سامنے لائے اوسکی بی بی میٹلڈا لڑاکی اور اوس قلعہ کو بادشاہ کے حوالے نکیا جبتک یہ نہ دیکھا کہ جلاد اوس شخص کے شوہر کی آنکھین نکالنے کی تیاری کر رہا ہے تب اوسکی جان بری کے لیے اوس نے قلعہ کی کنجیان بادشاہ کو دے دین

عہد وزارت کے ظلم بھی یاد کیے لہذا انہون نے رو فس کی مدد کی اور اونہین ساتھ لیکر بادشاہ نے رُوچسٹر کا قلعہ لے لیا اور اسقف باغی (یعنے اوڈو) کو شہر بدر کردیا اور نورمنڈی کو روانہ کردیا اوسکے پیچھے پیچھے تمام اہل سکسن گالیان اور کوسنے دیتے جاتے تھے۔

نورمنڈی کی ریاست جسکا رئیس رابرٹ تھا بہت ضعیف ہوگئی تھی اسواسطیکہ اگرچہ یہ شاہزادہ بہادر تھا لکن بڑا سُست تھا رو فس نے جو یہ کیفیت اوس صوبہ کی دیکھی تو اوسکا جی للچایا اور جتنے قلعے کہ دریاے سائین کے دہنے کنارے پر تھے اونکے حکّام و حفّاظ کو اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ خفیہ دیکر وہ قلعے اپنے اختیار مین کر لیے اور جب فریب سے لے چکا تو جبر سے لینے کا ارادہ کیا لکن روساء نورمن اور شاہ فرانس نے دونون بھائیون مین مصالحہ کروا دیا اور طرفین نے اقرار کیا کہ جب ہم مین سے ایک شخص مرجاے تو دوسرا دونون کے ملک پر قابض رہے۔

مصالحہ درمیان برادران سلاطین

جب ولیم اہل نورمن کے مقدمات سے فارغ ہوا تو اوسنے میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ پر لشکرکشی کی لکن دونون

باب دوم

عہد شاہ ولیم رُوفس سنہ ولادت ۱۰۵۷ء سنہ جلوس ۱۰۸۷ء
سنہ وفات ۱۱۰۰ء

ولیم جسکا لقب بسبب سرخ رنگ ہونے کے رُوفس تھا
ولیم منصور کا سنجھلا بیٹا تھا۔ شاہ منصور مذکور کا بڑا بیٹا
رابرٹ حسب وصیت اپنے باپ کے نورمنڈی
کا رئیس ہوا لکن ادھر تو وہ اپنے رئیس ہونیکی خوشیان شہر
رُون مین کر رہا تھا اودھر اوسکا بھائی رُوفس کہ بہ نسبت
اوسکے زیادہ چالاک اور صاحب حوصلہ تھا سلطنت لینے
کی فکر مین تھا اور انگلستان مین آگیا تھا اور ہنوز شاہ منصور کی
وفات کو تین ہفتہ کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ اوسنے سلطنت لے لی
یہ امر خاص کر کے لین فرانک اسقف اعظم کی وجہ سے ہوا۔

بعض رؤسا نے خفیہ سازش کر کے چاہا کہ رابرٹ
کو بادشاہ کردین اس سازش خفیہ کا بانی کاراوڈ واسقف اور نواب
کینٹ تھا اور اسکے سبب سے ولیم کی سلطنت تازہ مین
زلزلہ پڑگیا لکن چونکہ بادشاہ نے انگریزون کو کچھ اختیارات
چندروزہ دیکر راضی کر لیا تھا اور اونہون نے اوڈو کے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

میلکم سوم ۱۰۹۳ع

فرانس

فلپ اول ۱۱۰۸ع

اسپین

سینچو دوم ۱۰۷۳ع

الفونزو پنجم ۱۱۰۹ع

شہنشاہ حرمنی

ہنری چہارم ۱۱۰۶ع

پوپ

اسکندر دوم ۱۰۷۳ع

گرگری ہفتم ۱۰۸۵ع

وکٹر سوم ۱۰۸۷ع

صدمے سے چھ ہفتے کے بعد ولیم شہر رُوَن مین مرگیا۔ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خواص محل سراکو لوٹ کر بھاگ گئے اور اوسکی لاش کو برہنہ چھوڑ گئے تین گھنٹہ تک وہ اسی کیفیت سے پڑی رہی آخر ایک فرانسیسی سردار رحم کھاکر شہر کَین مین اوسے لے گیا اور وہان دفن کردیا۔

شاہ ولیم منصور کی سیرت اور صورت تواریخ سَکسَن مین یہ قوم ہی۔ وہ درشت مزاج اور طماع تھا اور بڑھاپے مین حریص بھی ہوگیا تھا اور اپنی مرضی مین دوسرے کی دست اندازی کا روادار نتھا اور پستہ قد اور بڑا لحیم و شحیم تھا اور نہایت ترش رو تھا اور شکار کا عاشق تھا اور اوسکے رعب و دبدبہ کی وجہ اوسکی آتش مزاجی اور قوت و جسامت تھی چنانچہ منقول ہے کہ یہ بادشاہ ایسا قوی تھا کہ جو کمان وہ گھوڑے پر کھینچتا تھا وہ کسی سے پیدل نہ کھنچ سکتی تھی فقط

چینسری - اکس چکر - کومن پلیز - اور اتنے شہرون مین قلعہ بندی ہوتی یعنے سنٹ پورٹس - ڈوور - ہیسٹنگس رومنی هایته اور سینڈچ اور جیسے ابتک دو اور شہرون مین قلعہ بندی ہوتی ہے یعنے ونچلسی اور رای جب ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا تو پہلے جزائر واقعہ چینل کو اوس ملک مین شامل کیا ٹیکس مسمّٰی بہ ڈین گلڈ پھر جاری کیا لوگون کا مال واسباب ضبط کر لیا چنگی اور اور محصول مقرر کیے یہانتک کہ دس ہزار روپیہ روز سے زیادہ اوسکی آمدنی ہوگئی مگر اسپر بھی اوسکی طمع کم نہوئی اور سکسن لوگون کے حق مین تو اوسکی سلطنت ایک عالم مصیبت وبلا تھا جسکی ابتدا خونریزی اور لوٹ تھی اور انتہا قحط ووبا تھی وبا سنہ ۱۰۶۶ء مین بسبب شدت باران وطغیانی طوفان کے پیدا ہوئی تھی —

ولیم بڑھاپے مین ایسا موٹا ہوگیا تھا کہ اوسپر فرانسیس کا بادشاہ ہنستا تھا فقط اتنی سی بات پر دونون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگی — انگلستان کے بادشاہ نے شہر مینٹ کا محاصرہ کر کے اوسمین آگ لگادی اور خود اوسکا تماشا دیکھنے گیا کہ اوسکے گھوڑے کا پاؤن جلتی ہوئی راک پر جو پڑا تو وہ گرا اور اوسکا سینہ زین کے ہرنے پر پڑا اور بہت چوٹ آئی اور وہ زخم پک گیا اور اوسکو

کتاب مذکور زمین انگلستان کا رجسٹر ہے کہ اوس مین ہر ایک علاقہ کی وسعت لکھی ہے اور اوسے چار حصون پر منقسم کیا ہے زمین مزروع علف زار ترائی اور جنگل اور ہر دیہ کے زمیندار کا نام اور اور امور تفصیلاً لکھی ہین — یہ کتاب چھ برس مین ختم ہوئی تھی یعنی ۱۰۸۰ء سے ۱۰۸۶ء تک تصنیف ہوئی اور اسکی دو جلدین قلمی اب تک موجود ہین

وہ گھنٹہ جس کا نام کرفیوبل تھا آٹھ بجے رات کو بجایا جاتا تھا باین غرض کہ شہر مین آگ اور شمعین بالکل بجھادی جائین اگرچہ مدت تک لوگ اس قانون کو ظلم کہا کیئے مگر کھسکتے ہین کہ بادشاہ نے اِسے ازراہ عقلمندی اسواسطے جاری کیا تھا کہ مکانات چوبین آگ سے محفوظ رہین — اوس قانون مسمّے بہ فورسٹ لاز کا منشا یہ تھا کہ جو شخص کوئی ہرن یا بنڈیلا یا کوئی اور شکار کے قابل جانور مار ڈالے اوسے یہ سزاے سخت ملے گی کہ اوسکی آنکھین نکلواڈالی جائین گی چنانچہ یہی قانون انگلستان کے قواعد شکار کی اصل ہے — جتنی زمین کہ وینچسٹر (پاے تخت) اور سمندر کے درمیان واقع تھی بادشاہ موصوف نے اوس سب کا ایک بڑا سا رمنہ بطور شکارگاہ کے بنوالیا تھا اور جو جھونپڑے اور گرجے اوسپر تھے اونھین جلواکر اپنے واسطے باغ بنوایا تھا چنانچہ یہ زمین ابتک باقی ہے اور اسے نیوفورسٹ کہتے ہین — اِسی بادشاہ کے عہد مین یہ عدالتین مقرر ہوئین — جسٹس اف دی پیس

اوسنے چاہا تھا کہ پوپ کی ریاست لے لے — لکن ولیم کو اپنے لڑکون سے بڑے صدمے پونہچے — رابرٹ جو سب مین بڑا بیٹا تھا اور جسکا لقب قصیر الساقین تھا برائے نام نورمنڈی کا رئیس تھا — اوسکے بھائی ولیم اور ہنری اوسکی حکومت پر خار کھاتے تھے اور اونھون نے اوسے ذلیل کیا اسطرح سے کہ ایک مرتبہ وہ ایک چھوٹے سے شہر مین فرانسیس کے جسکا نام لا ایل ہے سڑک پر چلا جاتا تھا کہ اونھون نے برآمدے پر سے ایک ٹھلیا پانی کی اوسپر پھینکدی پس رابرٹ اپنے بھائیونسے بدلا لینے کو ننگی تلوار لیکر دوڑا لکن باپ کے کہنے سننے سے پھر آیا اور اوسی شب کو اوس شہر سے چلا گیا اور پانچ برس تک گرد و نواح کے ملک مین آوارہ پھرا کیا اوسکی مان میٹلڈ اخفیہ اوسکی خبر گیری کرتی رہی — آخرالامر رابرٹ نے جرنبروی کے قلعہ مین قیام کیا اور شاہ ولیم نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوس قلعہ کے سامنے باپ اور بیٹے مین مقابلہ ہوا لکن نہ اُسنے اِسے پہچانا نہ اِسنے اوسے اور رابرٹ نے اپنے باپ کا ہاتھ زخمی کر دیا —

ولیم نے بڑے کام یہ کیئے کہ ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ڈومسڈی بک ہے اور ایک قسم کا گھنٹہ رواج دیا جسے کرفیوبل کہتے ہین اور کچھ قانون بنائے جنکا نام فورسٹ لاز ہے —

سکسن کے پادریون نے جبرًا و قہرًا اپنے گرجے پادریان نورمن
کے حوالے کردئے ان پادریون مین سب سے زیادہ ممتاز لینفرینک
تھا وہ اسٹیگنڈ کے مقام پر کنٹربری کا اسقف مقرر کیا گیا۔
اکثر سکسن زمیندار اپنے علاقون سے نکال دیے گئے اور جنگلون
مین بھاگ گئے اور وہان سے چھاپے مارا کیئے اِن زمیدارون
مین ھیرورڈ بہت مشہور تھا اوسنے جزیرۂ ایلای مین ایک
قلعہ چوبین بنایا اور چونکہ اوسکے گرد ترائیان بہت تھین لہذا مدت تک
اوسنے ولیم کا کچہ خوف نکیا۔ میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ جسنے
اڈگرا تھلنگ کی بہن مارگرٹ سے شادی کرلی تھی یہ
سونچاکہ شاہ ولیم منصور سے بی دوستی اور آشتی کیئے کچہ چارہ نہین
لکن جو اہل سکسن کہ اوسکے ملک مین بھاگ آئے تھے اونہین
اوسنے دشمن کے حوالے نہ کیا۔

ولیم کی آخر زندگانی بہت سے صدمون سے تلخ ہوگئی۔
بعض اہل نورمن جو بادشاہ کے انعامات سے راضی نہوی تھے
اوسکا ملک چھین نے کی تدبیرین لگے لکن ان مفسدون کو بادشاہ
نے شکست دی اور قید کرلیا اور ہر قیدی کا دہنا پاؤن کٹواڈالا۔
اوڈو برادر اخیافی بادشاہ موصوف بھی مورد عتاب سلطانی ہوا اور
بادشاہ کے مادام الحیوۃ نورمنڈی مین قید رہا اسواسطے کہ

مہمان رکھا۔ ولیم نے مفسدون سے یورک کا محاصرہ ترک کروادیا
اور اوس شہر کو لوٹ کر جنوب کی طرف پھر آیا لکن چند جہاز ڈینس
لوگون کے بروقت پونہچے اونکی اعانت سے انگریزون نے وہ شہر پھر لے
لیا۔ بادشاہ پھر شمال کی طرف گیا اور جہان جہان وہ پونہچا انگریزون
نے بلوی کیا وہ اون پر پھر پڑا اور اونھین شکست دیکر ملک شمالی کا پایتخت
(یعنے یورک) بہ نوک شمشیر چھین لیا اور وہان کو سمس (یعنے بڑی دن)
کو دربار کیا اور اپنا تاج ونچسٹر سے منگوا بھیجا بعد اوسکے بادشاہ
تمام شہر یورک اور ڈرہم مین پھرا اور ہر جگہہ آگ لگادی اور
جسے پایا قتل کرڈالا اور انگلستان کے لوگون سے ایسا سخت انتقام
لیا کہ جتنا ملک دریای اوز اور ٹاین کے درمیان مین تھا بالکل
جنگل ہوگیا اور قریب سو برس تک اوس زمین پر ہل نہین چلا فقط
کچہ جلے ہوے مکانات وغیرہ ادھر اودھر نظر آتے تھے۔ جب شاہ
ولیم منصور جنوب کی طرف گیا تو بہت سے مستحکم قلعے بنا گیا اور اون
مین نورمن کی فوج چھوڑ گیا۔

فتح یورک ۱۰۶۹ء

اب سیکسن لوگون کی نہ کچہ عزّت رہی نہ کچہ اختیار رہا
اور زمین بھی بہت کم اونکے پاس رہگئی۔ افسران بادشاہی سے
خانقاہین تک نہ بچین جو اوس زمانہ مین گویا صرّاف خانے تھے اور
وہ ناخدا ترس اون مقدس خزانون کو بھی لوٹ لیگئے۔

سیکسن

ہو جاے لکن وہ اس زور و شور سے بھڑکا کہ اسطرح کبھی نہ بھڑکا تھا۔
آٹھ مہینے کے بعد ولیم انگلستان مین پھر آیا اگرچہ اوسکے رعب سے فساد
دفع ہوگیا لکن مغرب اور شمال مین کچھ فساد رہا۔ اگنٹو کے مغلوب ہونے
سے مغرب مین امن و امان ہوگئی اور اِڈون اور مُورکو جنھون
نے علم بغاوت بلا د شمالی مین افراختہ کیا تھا اونپر شبخون مارا اور اونسے
زبردستی بادشاہ کی اطاعت قبول کروائی اور یورک کے لوگ بھی
مطیع ہوگئے اور تھوڑے عرصہ تک تو میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ
بھی ولیم کی سلطنت کا قائل رہا۔ ہیرلڈ بادشاہ کی بیٹی جنھون
نے آیرلنڈ مین جاکے پناہ لی تھی دو مرتبہ بقصد جنگ انگلنڈ
مین آئے ایک مرتبہ بریسٹل کے قریب مقام کیا اور ایک مرتبہ قریب
پلی متہ کے لکن دونون مرتبہ اونھون نے نقصان اوٹھایا اور
نکال دیے گئے۔

انگلستان کے شمال کے لوگون نے پھر بلوہ کیا اور شہر ڈرہم
مین چند سوار نورمن کی فوج کے قتل کرڈالے اور شہر یورک کا
محاصرہ کرلیا اور بادشاہ اڈگر بھی اون مفسدون سے آکر ملا اوسکا
آنا اسطرح ہوا کہ وہ اپنی مان بھنون کو لیکر ہنگریے کی طرف چلا تھا کہ
راستہ مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز شمال کی جانب بہگیا اور
شاہ میلکم نے کچھ مدت تک اوسی شہر ڈنفرملین مین اپنا

فرمان لکھدیا اور بادشاہ معزول اڈگر سے بکمال لطف و محبت مثل دوستون کے پیش آیا لکن یہ کیفیت اوسکی تھوڑی ہی مدت تک رہی کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جو ملک تلوار سے لیا ہے اوسکی حفاظت بھی تلوار ہی سے لازم ہے پس اوسنے سیکسن لوگون کی جاگیرین اپنے ملک کے امیرون کو دیدین تاکہ وہ اوسی کے پاس ہین اور جو امرا دولتمند کہ سنلاک کی لڑائی مین مارے گئے تھے اونکی بیبیون اور بیٹیون کی شادی اپنی قوم کے لوگون سے کردی اور اپنے ملک نورمنڈی کے گرجے انگلستان کے اسباب غنیمت سے آراستہ کیئے اور جہان اوسنے پوپ کو اور بیش قیمت تحفے بھیجے وہان ایک علم طلائی بادشاہ ہیرلڈ کا بھی بھیجا۔ ولیم نے ایک گڑہی لنڈن مین بنوائی یہ گڑہی اوس مقام پر تھے جہان اب محبس ٹاور ہے اور اپنے استحکام کے لیے وینچسٹر مین ایک قلعہ بنوایا کہ یہ شہر اوس زمانہ مین انگلستان کا پای تخت تھا۔

چھ مہینے تک تو ولیم اس سامان مین مشغول رہا بعد اوسکے اپنے ملک نورمنڈی کو چلا گیا اور انگلستان کے چیدہ چیدہ رئیسون کو اپنے ساتھ لیتا گیا اور اپنے دوست فٹز اوسبرن اور اپنے برادر اخیافی اوڈو کو اپنے طرف سے حاکم کر گیا۔ ان دونون حاکمون نے ایسے ایسے ظلم اور سختیان کین کہ سکسن لوگ سب برہم ہوے پھر ہر چند اونھون نے چاہا کہ نائرہ فساد فرو

کیا تھا اور اوسکو وزراء اسٹگنڈ اسقف کنٹربری اور دو سکسن رئیس یعنی اڈون اور مورکر تھے۔ ولیم نے برکھیمپسٹڈ مین اپنا کمپوڈالا اور شمالی شہرون کی آمد و رفت بند کردی۔ بادشاہ (اڈگر) کے ملازمین مین نااتفاقی پڑگئی اور سب سے پیشتر اسٹگنڈ ہی نے اوسکا ساتھہ چھوڑدیا اور بادشاہ کو سلطنت سے یاس ہوگئی۔ تھوڑی عرصہ کے بعد ولیم کو بادشاہ کا پیام پونہچا کہ ملک حاضر ہے اوسنے قبول کرلیا اور اوسکے ہواخواہون نے (یعنے نورمنس نے) اوسپر بڑی تحسین و آفرین کی

یوم عید ولادت حضرت مسیح ع کو ولیم نے وسٹ منسٹر مین تاج پہنا لکن فساد ہوا اور بوقت ادائے رسوم تاجداری الڈرڈ اسقف یورک نے سکسن لوگون سے پوچھا کہ تم ولیم کو بادشاہ ہونے سے راضی ہو اون سب نے چلّا کر کہا ہان جو ہین نورمن لوگون نے جو اوسوقت مقام وسٹ منسٹر مین تھے یہ کلام سنا گویا کسی نے اونھین اشارہ کیا کہ اونھون نے گھرون مین آگ لگادی اور لوٹنا شروع کیا پس سب لوگ گرجے سے باہر نکل پڑے اور فقط ولیم اور چند پادری اندر رہگئے۔ بادشاہ نے جلد قسم کھائی اور رسم تاجداری ختم ہوگیا۔ اِس سانحہ کے سبب سے سکسن لوگون کو اہل نورمن سے عداوت پیدا ہوئی۔

ابتداے عہد مین تو ولیم نے اچھی باتین کین۔ اوسنے جو سکسن کے قانون تھے وہی رکھے اور اہل لنڈن کو ایک نیا

زمانہ

سلاطین نورمن در انگلستان - از سنہ ۱۰۶۶ء تا سنہ ۱۱۵۴ء کل ۸۸ سال - ۴ بادشاہ

بادشاہان نورمن ..... تاریخ جلوس

ولیم اوّل ملقب بہ ولیم منصور ..... سنہ ۱۰۶۶ء

ولیم دوم ملقب بہ رُوفس ..... سنہ ۱۰۸۷ء

ھنری اول ملقب بہ بوکلرک .... (برادر) .... سنہ ۱۱۰۰ء

اسٹیون رئیس بلوی ..... (برادرزادہ) ... سنہ ۱۱۳۵ء تا سنہ ۱۱۵۴ء

باب اوّل

عہد شاہ ولیم اول ملقب بہ منصور - سنہ ولادت ۱۰۲۷ء سنہ جلوس سنہ ۱۰۶۶ء - سنہ وفات سنہ ۱۰۸۷ء

ولیم منصور رابرٹ رئیس نجم نورمنڈی کا ولد غیر حلال تھا - اوسکی زوجہ مٹلڈا دختر بالڈون رئیس نجم فلنڈرس تھی

بعد جنگ ھیسٹنگس کے بادشاہ مذکور شہر ڈوور کو بسرعت تمام روانہ ہوا اور اہل ڈوور نے اوسکی اطاعت قبول کرلی اور آٹھ روز تک وہان ٹھہرا رہا یہانتک کہ نورمنڈی سے اور فوج اوسکی مدد کو آئی اور بعد اوسکے وہ بعزم پیکار لنڈن کو روانہ ہوا - لنڈن مین کونسل وِٹن نے اڈگر اتھلنگ کو بادشاہ

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ سلاطین انگلوسیکسن

سوانح	سنہ وقوع
ورود قوم جوٹس در انگلستان	۴۴۹ء
تقرر ہفت ریاستہای سکسن	۵۸۲ء
اگسٹاین راہب انگلستان مین وارد ہوا	۵۹۶ء
سیبرٹ نے مدرسہ عالیہ کیمبرج معین کیا	۶۴۴ء
ڈینس لوگ پہلی مرتبہ انگلستان مین آئے	۷۸۷ء
اگبرٹ بادشاہ ہوا	۸۲۷ء
الفرڈ باشاہ مقرر ہوا	۸۷۱ء
الفرڈ نے مدرسہ عالیہ اکسفرڈ مقرر کیا	۸۸۶ء
ڈینس لوگ قتل کیئے گیے	۱۰۰۲ء
جنگ کوہ ہنگسڈون	۱۰۳۵ء
جنگ مرٹن	۱۰۷۱ء
جنگ اتھنڈیون	۱۰۷۸ء
جنگ اسٹمفرڈ برج	۱۰۶۶ء
جنگ ہیسٹنگس	۱۰۶۶ء

سیڈمن ..... وھٹ بی کا راہب تھا اور بہت
قدیم مصنف انگلوسیکسن
زبان کا تھا اسنے معرفت آلہی اور خلق
عالم مین اشعار کہے اوصدی ہشتم عیسوی مین ہوا

آلفرڈ ..... بادشاہ انگلستان بڑا ذی علم تھا۔
اوسنے ان کتابون کا ترجمہ انگلوسیکسن
زبان مین کیا یعنی زبور مقدس
تاریخ مصنفہ پادری بیڈ صاحب
حکایات لقمان حکیم (سنہ ۹۰۱ مین انتقال کیا فقط

آسر ..... ویلس کا رہنے والا تھا۔ اس نے
آلفرڈ بادشاہ کا تذکرہ لکھا سنہ ۹۰۱ع
مین انتقال کیا فقط

ایلفرک ..... اسکا لقب نحوی تھا۔ اسنے لاطینی زبان
کی نحو و صرف لکھی اوصدی دہم کے
آخر مین کنٹربری کا اسقف مقرر
ہوا اور انگلوسیکسن زبان
مین آٹھ سے خطبے لکھے فقط

بہت سی تغیرات ہوئے لکن اونکی زبان نہین بدلی بلکہ صورت وسیرت
اور معنی وترکیب مین ہمیشہ سکسن زبان رہی فقط

مصنفین مشہورین عہد بادشاہان سکسن

گلڈاس ..... پہلا مورخ انگلستان کا تھا ۵۸۰ء
مین وفات پائی فقط

آلڈہلم ..... ایک مشہور عالم لاطینی تھا ۷۰۹ء مین انتقال کیا فقط

بیڈ ..... ملقب بہ وینرابل یعنے محترم سنڈرلنڈ
مین پیدا ہوا تھا۔ اس عالم کی بڑی تصنیف
تاریخ کلیسائے انگلس ہے
۷۳۵ء مین اسنے وفات پائی فقط

آلکوِن ..... یورک مین پیدا ہوا تھا اور بیڈ کا
شاگرد تھا اور شاہ چارلمین کا اوستاد
تھا۔ اسنے شعر اور الہیات اور مبادی علوم
مین کتابین تصنیف کین ۸۰۴ء مین انتقال کیا فقط

جان اِسکوٹس اریجینا ... ایرلنڈ کا رہنے والا تھا قریب وسط
صدی نہم کی ہوا اور اکثر فرانس مین رہتا
تھا اور اوس زمانہ جاہلیت مین دنیا دار
لوگون مین فقط یہی شخص ذی علم تھا فقط

پاتے تھے تو اور فنون کا عمل کرتے تھے۔ ان ملّاؤن مین جو سب سے
زیادہ عالی مرتبہ تھے وہ بھی شیشون پر تصویرین کھینچا کرتے تھے اور
سونے چاندی وغیرہ کی چیزین بنایا کرتے تھے اور یہ شغل اونھین بہت مرغوب و
مطبوع تھے اوس زمانہ کے اکثر گرجون کے گھنٹے اور رنگین آئینے اِنھین
پادریون کے بنائے ہوے اور رنگے ہوے تھے۔ اوس زمانہ مین
درس و تدریس فقط خانقاہون مین ہوتی تھی اور یہ بات کئی صدیون تک
رہی اور انہین خانقاہون کے خاموش حجرون سے چند کتابین علوم
انگلوسیکسن کی نکلین۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انگریزی خالص کے اکثر الفاظ کی اصل
انگلوسیکسن زبان ہے مثلاً کتب مقدسہ سماویہ اور پلگرمس
پراگرس کی عبارت انگریزی یا جو زبان کہ انگلستان کی سڑکون پر اور گھرون
مین بولی جاتی ہے اوس مین اکثر الفاظ اوسی زبان کے ہین ڈینس
لوگون نے کچھ تغیر و تبدل ترکیب الفاظ مین کر دیا اور کچھ شہرون وغیرہ
کے نام بھی رکھے کہ وہی نام ابتک باقی ہین مثلاً جن ناموں کے آخر مین
لفظ بی ہے جیسے ڈربی انگلبی جلبی وغیرہ جسکے معنے
ڈینس کی زبان مین شہر ہین وہ اوسی زبان کے ہین لکن ڈینس
کی سلطنت جو انگلستان مین رہی تو اوسکا اثر قوی اور دائمی وہان
کی زبان پر نہین ہوا اور اگرچہ جیسے اب تک اوس ملک کے باشندون مین

جب انگلو سیکسن لوگ انگلستان مین آکر بسے تھے تو اون کا مذہب زشت و بیہودہ بت پرستی تھی اور یہی مذہب کل اقوام شمالی یورپ مین مروج تھا۔ اِن بت پرستون نے ہفتہ مین ہر روز ایک خاص دیوتا کے مخصوص رکھا تھا چنانچہ اونھین کے طریقہ پر انگریزی مین دنون کے نام ہین مثلاً سنڈے (اتوار) اصل مین سینڈیگ تھا اور مَنڈِی (پیر) مَنڈیگ کہ یہ دونون دن بت پرستون نے آفتاب و ماہتاب کی پرستش کے لیے مخصوص رکھے تھے اور ٹیوزڈی (منگل) جسکی اصل ٹیوسکی ہے ٹیوسکا دیوتا کے مخصوص تھا اور ویڈنس ڈی (بُدھ) جو اصل مین وُوڈنِس ڈیگ تھا و وڈن دیوتا کا دن تھا اور تھرسڈی (جمعرات) جسکی اصل تھورس ڈیگ تھی تھور دیوتا کا دن تھا اور فرایڈی (جمعہ) جو اصل مین فرایسڈیگ تھا فرایا دیوتا کا دن تھا اور ساٹرڈی (ہفتہ) جسکی اصل سیٹرنس ڈی تھی سیٹرن (زحل) کی عبادت کے لیے مخصوص تھا یہ دیوتا اونھون نے رومیون کے دیوتاؤن مین سے لیا تھا۔ اگرچہ عیسائی مذہب انگلستان مین اگسٹائن کے زمانہ کے پیشتر رائج ہو چکا تھا لکن انگلو سیکسن سے کفر و بت پرستی بالکل جب دفع ہوئی جبکہ یہ بزرگ اور انکے تابعین ضلع کینٹ مین وارد ہوے۔ انگلو سیکسن کے ملّا جب امور دینی سے فرصت

گھانس پھوس پر پڑکر سو رہتے تھے — عورتون کی اوقات بہ نسبت مردون کے آسائش سے اور فائدے کی باتون مین صرف ہوتی تھی اور وہ کاڑھنے یا بننے مین مشغول رہتی تھین اور کتان اور اُون کی کپڑے بنتی تھین اور اپنے مردون کے لیے لنبی لنبی عبائین اور تنگ تنگ شلوکے اپنے ہاتھ کے بنے ہوے کپڑے کے بناتی تھین — بعضی چیزین اونکی کاڑھی ہوئی ابتک موجود ہین جنسے اونکی ہنرمندی اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے انمین سے ایک کارچوبی کپڑا بہت مشہور ہے اس کپڑے پر نورمن کی لڑائیون کی تصویرین بڑی لطافت سے کڑھی ہوئی ہین

انگلو سیکسن کے زمانہ کے سکّہ کا حال اچھی طرح نہین معلوم — معلوم ہوتا ہے کہ اور ملکون کے سکّے اون مین رائج تھے اور اون مین جو سکہ سب سے زیادہ مروج تھا اوسے پاینز نٹ کہتے تھے وہ اس زمانہ کے پندرہ پونڈ (یعنے ماءعہ) کے برابر تھا — یہ تو سونے کے سکون کی کیفیت تھی چاندی کے سکے جو اونکے استعمال مین تھے وہ پنی اور ہی پنی اور فارڈنگ تھے جو مقدار اور قیمت مین اس زمانہ کے فلورن[1] اور سلنگ اور سکس پنس کے مشابہ تھے — تانبے کا سکہ اون مین ایک ہی قسم کا رائج تھا جسے اسٹایکا کہتے تھے اور جسکی قیمت اوس زمانہ کی فارڈنگ کی ربع تھی اور اس زمانہ کی پنی سے کچھ زیادہ تھی

[1] فلورن ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے اور شلنگ ۸ر کے اور سکس پنس ۴ر کے ۱۲ —

کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔ اکثر تو یہ لوگ سور کا گوشت کھاتے تھے علاوہ
اسکے شکار کا گوشت اور قسم قسم کی مچھلیان اور بی چھنے موٹے میدہ کی شیرمالیں
اور دال یہ سب چیزین بھی کھاتے تھے۔ مشروبات مین میڈ اونھین
بہت مرغوب تھا میڈ ایک شربت تھا جو شہد اور پانی کو خمیر کر کے بناتے
تھے۔ شراب اور بکری کا گوشت اور گائی کا گوشت اور گیہون کی روٹی
یہ چیزین بہت عمدہ اور لطیف غذاؤن مین داخل تھین اور امرا مین
بھی جو بڑے ذی عزت ہوتے تھے اونکے دسترخوان پر یہ نعمتین ہوتی
تھین جو کچھ بچ رہتا تھا دالان کی دوسری طرف بھیجدیا جاتا تھا جہان
غلامون کتون اور بازون مین دسترخوان کے جھوٹے پر بڑا جھگڑا
ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد مے نوشی شروع ہوتی تھی اور ساغر پر ساغر چلتے تھے
یہان تک کہ سب کے سب حتی کہ پادری بھی بدمست ہو جاتے تھے۔
جو کچھ وقت کھانے پینے سے بچتا تھا گانے بجانے مین کٹتا تھا اہل محفل
پانچ تارون کا ستار باری باری بجاتے تھے اور اوسپر غزلین گاتے تھے۔
اِن لوگون کی محفل شہوت پرستی اور بدمستی کی تصویر ہے اور تصویر بھی
کیسی کہ روکھی ہان اگر کچھ نمک ہے موسیقی کی وجہ سے کہ بعد کھانے پینے کے
یہ شغل عمدہ ہوتا تھا لکن بس تھوڑی دیر بعد اوسکے شرابیون کی بھیانک
آوازون مین اور شورہ پشتون کی تلوارون کی جھنجھناہٹ مین ستار
کے سُر سب غائب ہو جاتے تھے اور یہ شور و غل سونے کے وقت
تک رہتا تھا۔ یہ بدمست جہان ناچتے کودتے تھے وہین کپڑون سمیت

لکڑی کے بنا کیے لکن ساتوین صدی سے یہ ہوا کہ بڑی عمارتین پختہ بننے لگین۔ اوس زمانے کی عمارات کے جو کچھ نمونے اب تک باقی ہین اونکی یہ کیفیت ہی کہ وہ چھوٹے چھوٹے تراشے پتھرون کے بنے ہوئے ہین اور اونکی قطع کچھ بھدّی واہیات سی ہے لکن یہ بخوبی ثابت نہین کہ یہ مکانات انگلو سیکسن لوگون کے ہین۔

انگلو سیکسن مین جو عمدہ سے عمدہ لوگ تھے اونکا طرز معاشرت بھی نیم وحشی لوگون کا سا تھا اسکا سبب یہ ہے کہ اوس زمانے مین کم سے کم چار سَے برس تک تو سارے ملک مین لڑائی جھگڑے رہے اور جدال و قتال آداب و اخلاق کا مصلح نہین ہوتا۔ جب وہ لوگ لڑائی سے فارغ البال ہوتے تھے تو اون مین سے امرا ہرن وغیرہ اور باز کے شکار سے اپنا جی بھلایا کرتے تھے اور جب شکار کھیل چکتے تھے تو مالک اور غلام سب کے سب بلا تکلف و امتیاز ایک ہی دالان مین آکر بیٹھتے تھے اس دالان کے ایک جانب چبوترے پر ایک واہیات سی میز رکھی رہتی تھی اور اوسپر پردے پڑے رہتے تھے تاکہ ہوا کے جھوکے نہ آنے پائین اور چھت سے پانی ٹپک کر میز کے اندر نہ جانے پائے اور اس میز کے آس پاس صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے تھے اور غلام بڑے بڑے کباب سیخ پر سے اوتار اوتار کے بکمال ادب دوزانو جھک کر اپنے مالکون کو دیتے تھے اور وہ قرولی سے

کرنے کا یہ طریقہ تھا کہ ایک دیگ کھولتے ہوئے پانی کی گرجا مین رکھدیتے تھے اور اوس مین ایک ٹکڑا لوہے یا پتھر کا ڈالدیتے تھے اور سب دیکھنے والون کے سامنے مجرم متہم اپنے دست برہنہ گرم پانی مین ڈالدیتا تھا اور وہ لوہا یا پتھر نکال لیتا تھا۔ جب یہ ہو چکتا تھا تو پادری اوسکے جھلسے ہوے ہاتھہ پر ایک صاف مہین ریشمی کپڑا لپیٹ کر اوسپر کلیسا کی مُہر کر دیتا تھا اور تیسرے دن اوسے کھولتا تھا اگر زخم بالکل اچھا پاتا تھا تو اوس مجرم کو بری کر دیتا تھا۔ آگ سے امتحان کرنیکا طریقہ یہ تھا کہ ایک جلتی ہوئی لوہے کی پٹری ایک چھوٹے سے ستون پر رکھدی جاتی تھی اور مجرم متہم اوسی ہاتھہ مین پکڑکر تین قدم چلتا تھا بعد اوسکے اوسے پھینک دیتا تھا اور جسطرح پانی سے آزمائش مین بیجرمی یا جرم کا فیصلہ ہوتا تھا اوسیطرح اس مین بھی ہوتا تھا۔ چھہ سے برس کے زمانے مین انگلوسیکسن لوگون کے مکانات بہت درست ہوگئے تھے پیشتر تو وہ مکان کاہی کو تھے جھوپڑے تھے کہ اوپر چھپر پڑے ہوتے تھے اور دیوارون مین چھید بنے ہوتے تھے جنمین سے روشنی آتی تھی۔ اور مکانات کا کیا ذکر بڑی بڑی گرجے اور بادشاہی مکانات لکڑی کے ہوتے تھے اور لکڑی بھی اچھی طرح جڑی نہوتی تھی چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ الفرڈ بادشاہ کی مجلسرا کی دیوارون مین اتنی اتنی بڑی درارین تھین کہ اون مین سے ہوا کے جھوکے آتے تھے اور شمعین بجھہ بجھہ جاتی تھین تو بادشاہ نے اونکی واسطے لالٹینین بنوائی تھین۔ ایک مدت تک اشراف و اجلاف کے مکانات

ہر شخص آزاد کے مرتبے کے موافق اوسکی جان کی قیمت مقرر تھی اور اس قیمت کی تعداد دو ہزار شلنگ سے چھ ہزار شلنگ تک تھی یعنے اگر کوئی شخص مار ڈالا جاتا تھا تو اوسکا قاتل بعد ثبوت جرم کے اوسکی زوجہ یا اور کسی وارث کو خون بہا دیتا تھا اور اگر کوئی شخص کوئی حرکت خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکی جان کے بدلے بادشاہ اوسکا خون بہا ضبط کر لیتا تھا۔ غلام یا قید کیے جاتے تھے یا کوڑون سے پیٹے جاتے تھے لکن آزاد لوگون مین سے ادنی شخص بھی اس ذلّت سے محفوظ تھا۔ متاخّرین سلاطینِ انگلوسیکسن کے زمانے مین چوری اس کثرت سے ہوئی کہ اوسکی سزا قتل مقرر ہوئی لکن کنیوٹ بادشاہ نے یہ سزا موقوف کردی اسکے بدلے چور کی سزا قطع اعضا رکھی کہ جس شخص پر تین مرتبہ چوری ثابت ہوتی تھی اوسکی آنکھین اور کان اور ناک اور اوپر کا ہونٹ کٹواڈالتا تھا

جو شخص کسی جرم سے متہم ہوتا تھا اوسکے بری ہونے کی دو صورتین تھین پہلی صورت تو یہ تھی کہ مجرم اپنے بیگناہ ہونے کی قسم سب کے سامنے کھائے اور اپنے ہمسایون مین سے چند اشخاص اپنی قسم کی تصدیق کے لیے لائے یہ لوگ جو اوسکی قسم کی تصدیق کرتے تھے بمقدار اوسکے جرم کے ہوتی تھی اور اکثر چار سے بہتر تک ہوتی تھی۔ اگر مجرم سے یہ تدبیر نہ بن پڑتی تھی تو اوسکا امتحان اکثر آگ اور پانی سے کیا جاتا تھا۔ پانی سے امتحان

عقلاء کہلاتی تھی اور ممبران کونسل بڑے بڑے پادری اور روسا و امراء تھے۔ یہ کونسل سال مین تین روز منعقد ہوتی تھی یعنے روز ولادت حضرت مسیحؑ کو جسے کرسمس کہتے ہین اور روز عید ایسٹر کو جس دن جناب مسیحؑ آسمان پر تشریف لے گئے اور روز عید وھٹ سن ٹائیڈ کو جس دن روح القدس حواریین حضرت مسیحؑ پر نازل ہوئی تھی لیکن ارباب کونسل اور بعض مواقع مخصوصہ پر بھی طلب کر لیے جاتے تھے۔ یہ لوگ بادشاہ کے مشیر تھے اور مجرمان بادشاہی کی تحقیقات اور کل محکمجات عدالت کی نظارت انہین سے متعلق تھی۔ اونکے اختیارات کا جزء اعظم سابق مین بیان ہوا وہ جزء تعیین و تشخیص بادشاہ تھا۔

تمام ملک مین مختلف محکمجات عدالت تھے اور قطع نظر اور مقدمات کے کل معاملات خرید و فروخت چوبیس پینس سے زیادہ کی ہوتی تھی انہین محکمون مین حکام اور گواہون کے روبرو طے ہوتی تھی۔ احکام و قوانین کا اجرا کچھ افسرون سے متعلق تھا جنھین ڈیوٹی کہتے تھے اور ہر ضلع کا افسر کلان شیریو کہلاتا تھا اس افسر کے مثل اب انگلستان مین شرف ہے۔ انگلو سیکسن کے آداب اخلاق درست و پاک نہ تھی۔ بہترین سلاطین انگلو سیکسن شراب خواری اور اس سے بھی بدتر ذمائم سے ملوث تھے۔ اوس زمانہ مین چوری اور خون عام جرم تھے اور ان جرمون کی سزا کسیقدر جرمانہ تھا۔ شرفاء و امراء انگلو سیکسن مین سے

کرتے تھے جو اوسکے قلعہ کے قریب ہوتی تھی۔ اس جاگیر کو نورمن زبان مین ویل کہتے تھے اور سیکسن زبان مین ٹن جس سے انگریزی لفظ ٹون (بمعنی قصبہ) نکلا ہے۔ ایسے لوگون کو شرفا۔ نورمن و لینس (یعنے خانزاد) کہتے تھے۔ علاوہ اون لوگون کے جو ہمیشہ سے غلام تھے جو لوگ لڑائی سے پکڑ آتے تھے یا بعلت قرض یا جرم گرفتار ہوتے تھے وہ بھی غلام بناڈالے جاتے تھے اور جب وہ بیچارے غلام بنائے جاتے تھے تو اونکی بڑی ذلت و توہین ہوتی تھی۔ جو تلوارین اور نیزے وہ کمبخت عالم آزادی مین باندھتے تھے اونھین کو اب مجمع عام مین اوتار کر اپنے مالک کے سامنے رکھدیتے تھے اور گھٹنے ٹیک کر اپنا سر مالک کی ہاتھ کے نیچے رکھدیتے تھے اور ہسیا اور گاری گورو چرانے کا آنکس اوٹھا لیتے تھے۔ اکثر غلام تو اپنے آقاؤن کے فیض وجود سے رہائی پاتے تھے اکثر تجارت اور دست کاری سے روپیہ حاصل کرکے اپنی بندی خلاص کرلیتے تھے۔ غلامون کی بیع و شرا رسم عام تھا اور غلام کی قیمت بیل کی قیمت کی چوگنی تھی اور ملکو نسے غلام آتے تھے لکن اور ملکون مین غلام بھیجنے کی ممانعت قانونی تھی تاہم جو لوگ انگلو سیکسن کی قوم کے کنار دریا رہتے تھے وہ لونڈی غلام کی تجارت کرتے تھے اور بڑی فائدے اوٹھاتے تھے۔ شہر برسٹل مین بڑی مدت سے بردہ فروشی کا بازار تھا اور اس امر مین وہ شہر مشہور روزگار تھا۔

انگلو سیکسن کی بڑی کونسل وٹنگمو یعنی جماعت

انگلو سیکسن بادشاہون کی بیبیان وضع مین اور آبرو مین اس زمانہ کی شرفازادیون کی مشابہ تھین نہ یہ کہ آج کل کی شاہزادیون کے مثل ہون - انگلف راہب سے نقل ہے کہ لڑکپن مین اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب مین مدرسے سے پڑہ کر آتا تھا تو ملکہ اڈتہ زوجہ شاہ اڈورڈ مجاہد مجھے ٹھہرا کر نحو صرف کا سبق پڑھواتی تھی اور اگر مجھے سبق یاد ہوتا تھا تو روپیہ دیتی تھی اور اپنے مودی خانے مین بھیجدیتی تھی -

بادشاہ کے بعد امرا کا مرتبہ تھا اور وہ بادشاہ کی طرف سے اضلاع کے حاکم ہوتے تھے اور جب اوسے کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنی محکوم رعیت کو اوسکی کمک کے واسطے لے جاتے تھے اور اپنے اپنے ضلعون کی عدالتون کے صدر تھے اور ایک اسقف بھی عدالت مین اونکا شریک رہتا تھا اور جو روپیہ جرمانون کا اور مالگذاری شاہی کا اونکے ضلعون سے ملتا تھا اوسکی ایک ایک تہائی اون امیرون کو ملتی تھی — چھوٹے چھوٹے رئیس تھینس کہلاتے تھے - ان رئیسون مین وہ لوگ داخل تھے جنکے پاس کم سے کم پانچ ہائیڈ زمین ہوتی تھی — سب سے پست تر مرتبہ کسانون کا تھا اور انھین کے ہم مرتبہ اور اہل قصبات کو بھی کہہ سکتے ہین - قصبات کے لوگ تجارت کرتے تھے اور اکثر امور مین آزاد تھے انگلو سکسن کی قوم مین قریب دو ثلث کے لوگ غلام تھے - انمین سے اکثر اپنے مالک کی جاگیر پر اور اوقات

ایک ہائیڈ زمین میں ۱۲۰ بیگہ کے برابر ہے پس پانچ ہائیڈ زمین ۶۰۰ بیگہ کے برابر ہوئی ۱۲

جس شخص نے ایرلنڈ کو غارتگران ڈینس کے ظلم سے بچایا وہ ایک بادشاہ برایان بُورو تھا۔ اس بادشاہ نے ڈینس کو پچیس ۲۵ لڑائیون مین شکست دی۔ سب سے آخر اور بڑی لڑائی کلونٹارف کے کنارے شہر ڈبلن کے قریب ہوئی تھی۔ بعد اختتام جنگ بادشاہ موصوف اپنے خیمہ مین اپنی فتحیابی کا شکر خدا کی درگاہ مین ادا کر رہا تھا کہ ڈینس کے لشکر کے فراریون مین سے کسی شخص نے اوسے دیکھ لیا اور قتل کر ڈالا یہ واقعہ سنہ ۱۰۱۴ء مین ہوا فقط

باب ششم

طرز معاشرت قوم انگلوسکسن

کل قوم انگلوسکسن[1] کا سردار بادشاہ تھا۔ جب بادشاہ مرجاتا تھا تو کونسل وٹن اوسکے عزیزون مین سے کسی شخص کو بادشاہ کر دیتی تھی اور اکثر بادشاہ اوسی شخص کو کرتے تھے جو سلطنت کے لائق ہوتا تھا۔ بادشاہ کی زوجہ کو ملکہ کا خطاب ملتا تھا اور اوسکی نسبت مراسم شاہانہ ادا کیے جاتے تھے یہ امر ایڈبرگا شاہزادی وسکس کے زمانہ تک باقی رہا اوسنے اپنے شوہر کو زہر دیا اس سبب سے یہ مراسم شاہانہ نسبت شاہزادیون کے موقوف ہوگئے اور اونکا خطاب صرف لیڈی (بیگم) رہگیا کوئی شاہزادی بادشاہ نہین ہوئی سوای جوڈتہ زوجہ شاہ اتھلولف کے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تخت سلطنت پر بیٹھی تھی فی الحقیقت

[1] انگلوسیکسن سے وہ قوم مراد ہے جو ملک سیکسنے کے اگر انگلستان مین بسی تھی لیکن اوسکی سکونت کو اتنا زمانہ نہ گذرا تھا کہ فقط انگریز یا انگلستان کے لوگ کہلاتے ۱۲

انگلوسکسن

حالات ایرلنڈ

اگلے زمانے مین ایرلنڈ کے لوگ بہ نسبت انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے لوگونکے زیادہ مہذب وشایستہ تھے۔ بریٹنس اور رومی اور پکٹس اور اسکاٹس اور سیکسنس اور ڈینس سب قومین آپسمین برٹن کی سلطنت پر لڑتی رہی تھین لیکن ایرلنڈ کے لوگ جو سلٹ کہلاتے تھے بہ نسبت انکے امن وآسائش سے تھے۔ پیشتر پادری پیٹرک نے مذہب عیسائی اوس ملک کے لوگون کو تلقین کیا اور مذہب ڈرواڈ انجیل الٰہی کی قوت سے زائل ومضمحل ہوگیا۔ اس مرد بزرگ کا مولد شہر کلپیٹرک تھا جو دریای کلائڈ کے قریب واقع ہے۔ جوانی مین چھ برس تک وہ ایرلنڈ مین مثل غلامون کے رہا بعد اوسکے اوس ملک مین انجیل وعظ کرنے کا قصد کیا جب وہان سے خلاصی پائی تو کچھ دنون تحصیل علم کے واسطے فرانسیس مین چلا گیا اور ۴۳۲ء مین چالیس برس کے سن مین ایرلنڈ مین پھر آیا اور وہان بڑی مدت تک ڈرواڈ لوگون کو اونھین کے بڑے معبد مین جو ٹارا پای تخت قدیم ایرلنڈ مین واقع تھا اپنا دین تلقین کیا۔ دین مسیحی کی بدولت ایرلنڈ کے لوگون کو علوم وفنون بھی حاصل ہوے اور وہان کے علماء وفقہاء مین علم کی ایسی ترقی ہوئی کہ تمام اقلیم یورپ سے گروہ کے گروہ طالب علمون کے ایرلنڈ کی مدرسون مین آتے تھے بعض کتب تواریخ اور اور کتب قلمی ایرلنڈ کی سلٹک زبان مین بڑی مدت کی لکھی ہوئی ابتک موجود ہین۔ ڈینس کی لوٹ مار نے ایرلنڈ کے لوگون کا چین مٹا دیا اور تمام ملک خاک وخون مین آلودہ ہوگیا

واقع ہین - قریب ۵۶۳ء کے پادری کولمبا ایرلنڈ سے اسکاٹ لنڈ مین آیا اور اوس ملک کو معرفت مسیحؑ سے متبرک و میمون کیا - اس مرد بزرگ کے پیرو ون نے جنھین کلڈین کہتے تھے یہ کار خیر (یعنی تعلیم و تلقین دین مسیحیؑ) جاری رکھا اور انجیل کی برکت سے اور بعض اور ایسے ہی اسباب سے پکٹس اور اسکاٹس مل جل کر قریب ۸۴۳ء کے ایک قوم اسکاٹ ہوگئی - اوس زمانے مین تمام ملک شمالی دریای فورتہ پر کنتہ میکلپن حکمران تھا کئی سے برس کے بعد ملک مذکور پھلے پھل اسکاٹ لنڈ کے نام سے مشہور ہوا لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اوس زمانے مین اسکاٹ لنڈ کی جنوبی سرحد سے وہ ملک مراد تھا جو دریای فورتہ کے کنارے سے اڈنبرا کے مغرب سے ملا ہوا خلیج سولوی تک چلا گیا تھا - شیکسپیر شاعر نے جو ڈنکن کے مارے جانے کی اور میکبتہ کے سلطنت غصب کر لینے کی حکایت لکھی ہے تو اوسے رنگا بہت ہے تاکہ سننے والون کو مزا ملے - اصل حقیقت اس قصے کی جسقدر ہمین معلوم ہے یہ ہے کہ ۱۰۳۴ء مین ڈنکن نے تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ پر جلوس کیا اور چھ برس کے بعد میکبتہ نے اوسے قریب شہر انورنس کے علانیہ قتل کیا - معلوم ہوتا ہے کہ میکبتہ بہ نسبت ڈنکن مقتول کے سلطنت اسکاٹ لنڈ کا زیادہ تر مستحق تھا - ڈنکن کے بیٹے میلکم کنمور نے انگلنڈ کے بادشاہ سے پناہ لی اور ۱۰۵۶ء مین وہان سے اپنے ملک کو پھر گیا اور میکبتہ کو شکست دیکر قتل کیا اور اسکاٹ لنڈ کا بادشاہ ہوگیا -

فرانس

هنری اول ..... سنہ ۱۰۳۱ع
فلپ اول ..... سنہ ۱۰۶۰ع

باب پنجم

حالات اسکاٹ لنڈ و ایرلنڈ در عہد بادشاہان سیکسن

شاہ میلکم کنمور کے عہد تک اسکاٹ لنڈ کے حالات قابل درج تاریخ نہین - یہ بادشاہ شاہ اڈورڈ مجاہد اور ولیم منصور کا ہمعصر تھا - اوسکے زمانے سے پیشتر کے حالات محض قصص و حکایات ہین - اتنی بات تو معلوم ہے کہ رومی برٹن کے شمالی ملک (یعنی اسکاٹ لنڈ) مین جسے وہ کیلیڈونیا کہتے تھے کئی بار گئے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ملک جسے اسٹرانکلاید کہتے تھے اور جسمین دریاے کلاید کے گرد و نواح کے قصبات و دیہات داخل تھے اوسمین برٹنس لوگ رہتے تھے اور وہ ویلس کے لوگون کے ہم قوم تھے - یہ بھی جانتے ہین کہ رومیون کے آخر عہد مین برٹن کے شمال کی قومین پکٹس اور اسکاٹس کہلاتی تھین اسکاٹس صوبہ آلسٹر سے عبور کر کے اضلاع کوہی مین رفتہ رفتہ پھیل گئے - گیلوی اور ارّن اور اسطرح کے نامون سے جو اسکاٹ لنڈ کے جنوب و مغرب مین مروج ہین معلوم ہوتا ہے کہ برٹن کے اس حصے اور ایرلنڈ کے بلاد مغربی مین کچھ علاقہ تھا اسواسطے کہ گیلوی اور جزیرہ ارّن اوسی ملک کے قریب

سوار اونکے آگے آیا اور اونھین پھر لڑنے کی جرأت دلائی اور اپنے سوارون کو اسطرح سے پراگندہ کردیا کہ معلوم ہوا کہ وہ بھاگ گئے۔ انگریزی فوج کو یقین ہوگیا کہ دشمن بھاگ گئے اور وہ اپنے پرون سے جدا ہوئے کہ ناگاہ فوج مخالف نے چار طرف سے اونپر یورش کیا لیکن دشمن کے اس زور و شور اور خود و چار آئینہ وسلاح پر اون غریب جزیرے والون نے اونکا حملہ بڑی بہادری سے روکا اور تا غروب آفتاب خوب جی توڑ کر لڑے کہ اتنے مین اونکے بادشاہ کی بائین آنکھ مین تیر لگا اور وہ زمین پر گرا پس وہ بیچارے پریشان ہوکر جنگلون مین بھاگ گئے۔ **ھیرولڈ** کی مان نے **ولیم** سے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے کی لاش دیدے اور اوس بھر سونا لیلے لیکن اونسے اوسکی عرض قبول نکی اور وہ لاش دریا کے کنارے دفن کرادی بعد چند مدت کے اوسے لیجاکر **والٹھم** کے گرجے مین دفن کیا۔ جس مقام پر یہ جنگ عظیم ہوئی تھی وہان پر **ولیم** نے ایک خانقاہ بنوادی جسکے علامات آجتک موجود ہین۔ اس لڑائی کے بعد انگلستان کی سلطنت فرانسیس کے بادشاہون کے ہاتھ آئی جو تین سو برس سے زیادہ تک اوس ملک پر حکمران رہے

سلاطین معاصرین

	سنہ جلوس
اسکاٹ لنڈ	
میلبتھ	سنہ ۱۰۴۰ء
میلکم کنمور	سنہ ۱۰۵۶ء

اونکے پرے اوسیطرح جمے رہے یہانتک کہ بعض دلیران نورمنڈی نے جوش شجاعت سے اپنے پرے توڑکر دشمن کا تعاقب کیا **ہیرلڈ** مع فوج دفعتہً ارنکی صفوف شکستہ مین گھس گیا اور اونکا حلقہ اسطرح توڑدیا جسطرح میخ لکڑی کو توڑتی ہے **ہارڈ رڈا** کی گردن مین تیر لگا اور زمین پر گرا اور تھوڑی دیر کے بعد **ٹوسٹگ** بھی اوسکے قریب مرکر گرا۔

یہ لڑائی ۲۵ ستمبر کو ہوئی تھی اور ۲۹ ماہ مذکور کو **ولیم** رئیس **نورمنڈی** **سسکس** کے کنارے پر قریب **پیونسی** کے وارد ہوا اور فوراً **ہیسٹنگس** کو روانہ ہوا۔ شاہ **ہیرلڈ** شہر **یورک** مین دعوت کھا رہا تھا کہ **ولیم** کے آنے کی خبر اوسے پہونچی۔ بادشاہ موصوف مع اپنی فوج کے دن رات چلا گیا یہانتک کہ ۱۳ اکتوبر کو وہ **سنلاک** پہاڑ پر پہونچا جو **ہیسٹنگس** سے نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اسی مقام پر اوسنے اپنا لشکر آراستہ کیا۔ اوسکی فوج مین سب پیدل تھے اور بڑی بڑی تبر باندھے تھے الغرض ۱۴ اکتوبر کو صبح بڑے کے **نورمن** کی فوج حملہ کرنے کو بڑھی آگے علم ہدایت شیم **پوپ** تھا اوسکے آگے کماندار تھے اونکے پیچھے پیدل زرہین پہنے ہوئے اور ان سب کے پیچھے ایک چیدہ گروہ **نورمن** کی فوج کا جسمین سب سردار صف بستہ مع مرکب غرق آہن تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تبرون نے بڑا کشت وخون کیا اور فوج **نورمن** کی صفین توڑدین **ولیم** کے مارے جانے کی خبر سنکر اوسکی فوج کا خوف اور ہراس بڑھا کہ اتنے مین **ولیم** سر برہنہ گھوڑے پر

پریشان تھی۔

اُڈورڈ مجاہد کے بعد کونسل وِٹن نے ھیرلڈ پسر گوڈون کو بلامضائقہ بادشاہ کردیا اسواسطے کہ اڈگر اتھلنگ بسبب صغرسن کے اس قابل نتھا کہ اوس شہر وفساد کے زمانے مین بادشاہ ہوتا۔ اس ناانصافی کی مکافات شاہزادہ اڈگر سے یہ کی گئی کہ اکسفرڈ کی ریاست اوسے دیدی ھیرلڈ کی تقدیر مین یہ نہ تھا کہ چین سے سلطنت کرے اسواسطے کہ جسدن سے وہ تخت پر بیٹھا نورمن کے حملے کا خوف اوسے لگا رہا۔ ولیم رئیس نورمنڈی نے بربناے وصیت اڈورڈ مجاہد سلطنت انگلستان کا دعوی کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا اور تمام نورمنڈی مین لڑائی کا سامان ہونے لگا۔

اکسفرڈ کی جاگیر شاہزادہ اڈگر کو ملی ۱۱۶۶ء

اس اثنا مین وہ دشمن انگلستان پر نازل ہوئے جنکا کہین ہم و گمان بھی نہ تھا۔ ھارڈرڈا بادشاہ نوروی نے اور ٹوسٹگ برادر ھیرلڈ نے یورک پاے تخت نورتھمبرلنڈ لے لیا۔ ھیرلڈ شمال کی جانب چلا گیا اور پل اسٹیمفرڈ پر جو دریاے ڈرونٹ پر ہے دشمن سے دوچار ہوا۔ نوروی کی فوج کے نیزہ دارون نے پل پر حلقہ باندہ لیا اونکی برچھیان چمکتی تھین اور اونکے سرون پر پرچم علم شاہی لہراتا تھا۔ انگریزی سوارون نے کئی بار فوج مخالف پر دھاوا کیا لیکن کچھ حاصل نہوا

اُڈورڈ کو یہ خوف ہوا کہ میرے بعد سلطنت پر ضرور جھگڑا ہوگا اور بڑی بڑی خرابیان ہونگی اس خوف کے دفع کرنے کے لیے اوسنے کونسل وٹنگمو کے مشورے سے اِڈمنڈ روئین تن کے بیٹے اڈورڈ کو ہنگری سے بلوا بھیجا۔ شاہزادہ اڈورڈ اپنی بی بی اگتھا اور اِڈگر اور مارگریٹ اور کرسٹنا تینون لڑکون کو لیکر آیا لیکن تھوڑی ہی مدت بعد انگلستان مین داخل ہونے کے مرگیا۔ قریب اسی زمانے کے ہیرلڈ کے جہاز نورمنڈی کے کنارے کے قریب غرق ہوگئے اور ولیم نے اوسے گرفتار کرکے بڑی شدید وغلیظ قسم لی کہ میرے دعوے کی نسبت سلطنت انگلستان کی تائید کرنا۔

شاہ اڈورڈ پینسٹھ برس کی عمر مین مرگیا اور قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کیا گیا۔ یہ قبرستان بادشاہ موصوف نے خود بنوایا تھا اوس مقام پر جہان بیشتر پطراس حواری کے نام کا گرجا تھا۔ قریب سو برس بعد اُڈورڈ کی وفات کے فرقہ کیتھولک کے لوگون نے اوسے زمرۂ اولیا مین داخل کیا اور چونکہ وہ مذہب کا بہت پابند تھا لہذا اوسکا نام اُڈورڈ مجاہد ہوگیا۔ اس بادشاہ سے رعایا کو بڑے فائدے ہوئے کہ اوسنے ایک مجموعۂ قوانین تالیف کیا اور جو باتین کہ اگلے زمانے کے قوانین مین اچھی تھین وہ سب اوسمین لکھدین اور ٹیکس ڈین گلڈ اوس زمانے مین موقوف کردیا جبکہ تمام رعایا بسبب کمی غلہ و ہلاکت مواشی کے نہایت مضطر

قریب پہونچے تو بادشاہ کو مدد کی ضرورت مطلق نہ باقی رہی تھی تاہم رُیں نورمنڈی مع اپنے سرداروں کے انگلستان مین وارد ہوا اور بادشاہ نے اوسکی دعوت کی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اوسے اپنا ولی عہد کیا۔ ولیم نے ہر شخص کو فرانسیسی زبان بولتے سُنا اور دیکھا کہ ڈوور اور کینٹربری اور بڑے بڑے شہرون کے قلعون مین نورمن فوج کا پہرا ہے اور اسیطرح اور بہت سی باتین نورمن لوگون کی قوت کی دیکھین۔

دوسرے برس گوڈون انگلستان مین پھر آیا اور پادری مکار وحریص اسٹگنڈ کے مشورے سے اڈورڈ نے اوس سے مصالحہ کرلیا۔ گوڈون تھوڑے عرصے کے بعد مرگیا اور اوسکی بیٹے ہیرلڈ کو اوسکا عہدہ اور ملک ملا۔ جب اڈورڈ نے دیکھا کہ اس رقیب تازہ ہیرلڈ کی قوت بڑھتی جاتی ہے تو اوسے خوف پیدا ہوا اور انگلستان مشرقی کی ریاست جو پیشتر ہیرلڈ سے متعلق تھی الفگر کو دیدی پس ہیرلڈ لڑنے پر آمادہ ہوا اور الفگر کو ویلس مین نکالدیا لیکن آخر کو اوسنے اپنی ریاست پھرلے لی۔

ہیرلڈ کا بھائی ٹوسٹیگ نورتھمبرلنڈ کا رئیس مقرر ہوا اور خود ہیرلڈ ویلس کے لوگون پر غالب آیا اس سے اوسکا اقتدار و اختیار اور بڑھ گیا۔ ہیرلڈ کا خوف ویلس کے لوگون پر ایسا غالب ہوا کہ اونھون نے اوسکا یہ حکم قبول کرلیا کہ جو شخص ویلس کے باشندون مین سے خندق کے آگے بڑھے گا اوسکا دہنا ہاتھ کاٹ ڈالا جائے گا۔

شاہ اڈورڈ اور ٹیس گوڈون مین مصالحہ ہوگیا ۱۰۵۷ء

(یعنی امرار نورمن) وہ نظر عنایت خاص رکھتا تھا اور اونھین عہدہ ہاے جلیلہ سے ممتاز کیا - بادشاہ کے دربار مین فرانسیسی زبان اور وضع جاری تھی اور وکیل معاملات کے کاغذات اور پادری خطبے نورمن فرانسیسی زبان مین لکھتے تھے -

جب امرار انگلستان نے یہ حال دیکھا تو وہ ناراض ہوئے اور گوڈون نے فساد مین تقدیم کی - شاہ ادورڈ نے گوڈون کی بیٹی ادیتھ سے شادی کی تھی اور اوسکے بیٹون کو معزز عہدے دیے تھے لیکن اوس سرکش امیر نے رشتۂ قرابت کو قطع کیا اور بادشاہ کے احسانات کو فراموش کیا اور اوسکی حکومت سے انکار کیا - شہر ڈوور مین جو گوڈون کی حفاظت مین تھا بادشاہ کے بہنوئی یوسٹیس رئیس نورمنڈی کے نوکرون مین اور اوس شہر کے لوگون مین بڑا ہنگامہ شدید ہوا - بادشاہ نے گوڈون کو حکم دیا کہ ڈوور کے سرکشون کو سزا دے اوسنے یہ حکم نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوا مگر جنگ مین تاخیر ہوئی تا اینکہ کونسل اعظم امور متنازع فیہ کا فیصلہ کرے - اس اثنا مین گوڈون کی فوج نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا پس اوسنے ناچار ہوکر نورمنڈی مین پناہ لی - ملکہ ادیتھ کی جاگیر ضبط کرکے خانقاہ وہرول مین اوسے قید کیا یہ خانقاہ ضلع ہمپ شیر مین تھی اور اسکی سردار خود بادشاہ کی بہن تھی -

جو ہین یہ فساد شروع ہوا شاہ ادورڈ نے ولیم رئیس نورمنڈی سے مدد مانگی لیکن جب رئیس نورمنڈی کے جہاز انگلستان کے

باب چہارم

بادشاہان سکسن کی سلطنت انگلستان مین دوبارا ہوئی۔

از سنہ ۱۰۴۱ع تا سنہ ۱۰۶۶ع ۔ ہمگی ۲۵ سال ۔ دو بادشاہ

	سنہ جلوس	
اِڈورڈ ملقب بہ مجاہد (پسر اِتھلرڈ)	۱۰۴۱ع	..... سنہ ۱۰۴۱ع
ہیرلڈ ثانی ..... (پسر ارل گوڈون)	۱۰۶۶ع	... سنہ ۱۰۶۶ع

بوقت وفات شاہ ہارڈی کینیوٹ اِڈورڈ پسر اِتھلرڈ وبرادر اخیافی ہارڈی کینیوٹ انگلستان مین تھا اور خاص کر کے گوڈون کے زور سے اوسنے وہان کی سلطنت پائی اگرچہ شاہ اِڈمنڈ رومین تن کلیٹا جیتا تھا اور اوسکا دعوی نسبت سلطنت انگلستان کے اور کے دعوی پر مقدم تھا لکن خاندان سکسن کے دوبارا بادشاہ ہونے کی خوشی مین لوگ حقدار کو بھول گئے۔ اِڈورڈ سے رعایا ایسی خوش تھی کہ جو چیزین بادشاہان سابق نے عطا کی تھین وہ سب اوسنے پھیر دین کیونکہ بادشاہ ایسا مفلس تھا کہ اتنی رعایت اوسکی ضرور تھی۔ علاوہ برین جتنا روپیہ اوسکی بذات مان ایما نے جمع کیا تھا وہ سب اِڈورڈ نے ضبط کر لیا اس سے اوسکا مایہ قلیل کثیر ہو گیا۔ بادشاہ کا سن بوقت جلوس چالیس برس کا تھا بیس برس وہ رئیس نورمنڈی کے دربار مین رہا تھا پس یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ اپنے لڑکپن کے دستورون پر

آراستہ سوار تھے - کوئی عجیب و غریب سانحہ اس بادشاہ کے عہد مین نہین ہوا -
ڈینمارک کے بادشاہون مین سے یہ انگلستان کا آخری بادشاہ ہے -
شاہ ہارڈی کینیوٹ ایک ڈینس امیر کی شادی کے سامان مین
مشغول تھا کہ یکایک مرگیا اور ویسٹمنسٹر مین دفن ہوا -

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ جلوس
ڈنکن اول	سنہ ۳۴ ع
میکبتہ	سنہ ۴۰ ع

فرانس

ہنری اول	سنہ ۳۱ ع

فوج کثیر کے خوف سے اس قصد عظیم سے باز آیا۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصے کے بعد شاہزادی ایما نے اڈورڈ کے چھوٹے بھائی آلفرڈ کو نورمنڈی مین خط لکھ بھیجا جسکے سبب سے وہ انگلستان مین چلا آیا اور مقام ایلای مین ہیرلڈ کے افسرون نے اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور اس جفا سے اوسے قتل کیا۔ ایما ڈرکر بالڈون رئیس فلینڈرس پاس بھاگ گئی۔ شاہ ہیرلڈ نے آکسفرڈ مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

ہارڈی کینیوٹ (یعنی کینیوٹ زور آور) بہت سے جنگی جہاز لیکر انگلستان کو آتا تھا کہ راہ مین اوسنے ہیرلڈ کے مرنے کی خبر سنی ۔جب وہ انگلستان مین داخل ہوا تو لوگون نے فورًا اوسکی بادشاہت قبول کرلی لیکن پیشتر جو اوسنے محصول زیادہ مقرر کیے تو رعایا ناراض ہوئی۔ اس بادشاہ نے بڑی نامردی کی بات کی کہ ہیرلڈ کی نعش سے انتقام لیا اور اوسے قبر سے کھود کر نکال لیا اور سر جدا کرکے دریاے ٹیمس مین اوسے پھنکوا دیا۔ بالڈون رئیس فلینڈرس کی نسبت یہ شبہ ہوا کہ یہ شاہزادہ الفرڈ کے خون ناحق مین شریک تھا اور بادشاہ کو اوس سے نفرت ہوگئی مگر اوسکے ہمسر امیرون نے اوسکے بیجرم ہونے کی قسم کھائی اور وہ اپنے عہدے پر بحال ہوا۔ بالڈون نے شاہ ہارڈی کینیوٹ کو بہ پیام صلح ایک جہاز نذر دیا جسکے دبوسمین سونے کے پتر لگے ہوئے تھے اور اوسمین اسّی جوان سونے اور چاندی کے زیور سے

ہارڈی کینیوٹ بادشاہ ہوا ۱۰۳۹ء

صرف کے واسطے روپیہ عطا کیا اور گرجے بنوائے اور روپیہ دیکر اون لوگون کی مغفرت کے واسطے دعا کروائی جنھین اوسنے قتل کیا تھا اور حاجیون کا لباس پہنکر عصا ہاتھ مین لیے ہوئے پوپ کی زیارت کو روم مین گیا اور اوس سے یہ حکم حاصل کیا کہ محصولِ کثیر جو مسافرون سے لیا جاتا ہی انگریز حاجیون کو معاف کردیا جائے ۔ اسی بادشاہ نے عیسائی مذہب ڈینمارک مین رائج کیا ۔ اوسنے شیفٹسبری مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا ۔ پہلی بی بی سے اوسکے دو بیٹے تھے سوین اور ہیرلڈ اور دوسری بی بی ایما سے جو پیشتر شاہ اتھلرڈ کی زوجہ تھی ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی بیٹے کا نام ہارڈی کینیوٹ تھا ۔ سوین کو نورمنڈی کی ریاست ملی ہیرلڈ نے انگلستان لے لیا ہارڈی کینیوٹ نے جاناچاہا ڈینمارک ہی پر قناعت کی ۔

کینیوٹ کی وصیت یہ تھی کہ انگلستان کی سلطنت ہارڈی کینیوٹ کو ملے لیکن ہیرلڈ نے جسکا لقب سبک رو تھا انگلستان پر بلا تاخیر قبضہ کرلیا ۔ کونسل وٹن اکسفرڈ مین جمع ہوئی اور انگلستان کو دونون شاہزادون مین تقسیم کردیا ہیرلڈ کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریاے ٹیمس دیے اور ہارڈی کینیوٹ کو ضلع جنوبی دریاے مذکور دیا لیکن اوسنے ڈینمارک ہی مین اوقات ضایع کی اور اپنے حق کی پیروی اپنی مان ایما اور گوڈون رئیس وسکس پر چھوڑ دی ۔ قریب اس زمانے کے اڈورڈ پسر اتھلرڈ سوتھمپٹن مین وارد ہوا اور سلطنت انگلستان کا دعوی کیا لیکن دشمن کی

اوسنے ڈینس سپاہیون کو موقوف کر دیا اور بہت سا انعام دیکر اونھین اونکے ملک مین بھجوا دیا تاکہ سکسن لوگ بوجہ غصب کر لینے ملک کے اوس سے ناراض نہون - فقط تین ہزار آدمی اوسنے اپنی اردلی کے واسطے رہنے دیے اور اونکی نسبت آئین سخت کا پابند رہا چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ بادشاہ نے شدّتِ غضب مین ایک سپاہی کو جان سے مار ڈالا بعد اوسکے اوسنے اپنا تاج اور عصاے سلطانی اہل فوج کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ میرے جرم کی مجھے سزا دو وہ سب چپکے ہو رہے تو اوسنے اپنے اوپر خود جرمانہ کیا جسکی مقدار جرمانہ قانونی سے نو حصّے زیادہ تھی - پھر ایک مرتبہ وہ سوتھمپٹن کے بندرگاہ مین بیٹھا تھا کہ اوسکے مصاحبون نے کچھ خوشامد کی باتین کین بادشاہ نے ان خوشامدیون کے خفیف کرنے کو اپنی کرسی کنار دریا رکھدی اور موجون کی طرف خطاب کر کے کہا کہ بھر جاؤ لیکن جب دیکھا کہ پانی کرسی کے گرد جوش مار رہا ہے تو اون احمق خوشامدیون کو بہت ملامت کی کہ تم ایک ضعیف دنیا کے بادشاہ کو اوس سلطانِ جلیل الشّان سے مشابہت دیتے ہو جو تمام عالم کا حاکم ہے - ایسی ایسی باتون سے اوسے کینٹیوٹ اعظم کا خطاب حاصل ہوا -

علاوہ انگلستان کے نورُوے سویڈن اور ڈینمارک بھی اس بادشاہ کے محکوم تھے اور کہتے ہین کہ میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ سے بھی اوسنے اپنی اطاعت بزور قبول کروائی - آخر عمر مین اس بادشاہ نے اوس زمانے کے طریقے کے موافق زہد و تقوی اختیار کیا - اوسنے خانقاہون کے

باب سوم

حکومت بادشاہان ڈینمارک در انگلستان

از سنہ ۱۰۱۷ ع تا سنہ ۱۰۴۱ ع - جملگی ۲۴ سال - ۳ بادشاہ

بادشاہان ڈینمارک	.....	سنہ جلوس
کینیوٹ	..... (پسر سوین)	سنہ ۱۰۱۷ ع
ہیرلڈ	..... (پسر)	سنہ ۱۰۳۶ ع
ہارڈی کینیوٹ	... (برادر اخیافی)	سنہ ۱۰۳۹-۱۰۴۱ ع

شاہ ایڈمنڈ کے بعد انگلستان کی سلطنت کینیوٹ کو ملی - اس بادشاہ کو پہلے اسکی فکر ہوئی کہ اپنے ہمسرون کو دفع کرے - ایتھلرڈ کے تین بیٹے زندہ تھے یعنی اڈوی ایڈورڈ الفرڈ - اڈوی کو تو کینیوٹ نے مروا ڈالا ایڈورڈ اور الفرڈ نے نورمنڈی مین پناہ لی اور اونکی مان ایما نے شاہ کینیوٹ سے شادی کرلی - ایڈمنڈ کے دو ننھے تن کے چھوٹے چھوٹے لڑکے سویڈن مین بھجوا دیے اور وہان سے اونھین ہنگری مین لے گئے جہان ایڈمنڈ جوان مرگیا - کینیوٹ نے پہلے تو انگلستان کے چار حصے کرکے چار افسرون کے سپرد کر دیے لیکن پھر وہ اونکے فریب و دغا سے خائف ہوا اور سارا ملک اپنے تحت حکومت کرلیا -

جہازوں کا تکفل کیا جائے - اس مصالحہ کے ایک مہینے کے بعد اڈمنڈ مرگیا اور کینیوٹ تمام انگلستان کا بادشاہ ہوگیا - اس بادشاہ کے مرنیکا سبب تحقیق نہین - اسنے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اور اڈمنڈ فقط

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ جلوس
چارلمین	سنہ ۸۰۰ع
لوئی اول	سنہ ۸۱۴ع
چارلس بالڈ ... (گنجا)	سنہ ۸۴۰ع
لوئی دوم	سنہ ۸۷۷ع
لوئی سوم	سنہ ۸۷۹ع
چارلس فیٹ ... (فربہ)	سنہ ۸۸۴ع
چارلس سمپل ... (سادہ لوح)	سنہ ۸۹۸ع
راؤل	سنہ ۹۲۳ع
لوئی چہارم	سنہ ۹۳۶ع
لوتھیر	سنہ ۹۵۴ع
لوئی پنجم	سنہ ۹۸۶ع
ہیوکیپٹ	سنہ ۹۸۷ع
رابرٹ اول	سنہ ۹۹۶ع

کہ اہل سکسن کی طرف سے اوسکے پاس بطور یرغمال کے تھے اونکی ناکین اور کان اور ہاتھ کٹوا ڈالے۔ اب جو اتھلرڈ کی فتح ہوئی تو اوسنے بھی ڈینس لوگونکو قتل کرنا شروع کیا اس سبب سے ڈینس نے انگلستان پر پھر حملے کیے اور اتھلرڈ کا دشمن قوی کینیوٹ بھر آیا اور شہر سنڈج مین جو اوس زمانے مین بڑے بندرگاہ تھے مقام کیا۔ کینیوٹ رعایا کو قتل کرتا ہوا اور مکانات جلاتا ہوا پائے تخت کی طرف جاتا تھا کہ اس اثنا مین اتھلرڈ مرگیا اور اوسکا بیٹا ادمنڈ بادشاہ ہوا۔ شاہ اتھلرڈ نے دو شادیان کی تھین پہلی زوجہ اوسکی الفلیڈا تھی اوس سے تین بیٹے تھے ادمنڈ ادوی اتھلستن دوسری زوجہ ایما دختر رچارڈ رئیس نورمنڈی تھی اس سے دو بیٹے تھے ادورڈ اور الفرڈ۔

ادمنڈ ملقب بہ رویئن تن سات مہینے تک اپنے باپ کی سلطنت کے واسطے بڑی بہادری سے لڑا۔ اس اثنا مین ڈینس نے سبرداری کینیوٹ لنڈن پر دو بار حملہ کیا لیکن کامیاب نہوئے۔ آخرالامران دونو بادشاہون نے جزیرہ اولنی مین جو دریاے سورن مین واقع تھا ملاقات کی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون حریف آپسمین لڑے بھی بعد اوسکے مصالحہ کرلیا اور انگلستان کو تقسیم کرلیا سکسن لوگون نے ٹیمس کے جنوبی صوبے لیے اور ڈینس نے صوبجات شمالی پر دخل کرلیا اور ورسیسٹر مین یہ عہد ہوا کہ ڈین گلڈ ٹیکس دونون کے ملک سے لیا جاے لیکن اوس سے ڈینس کے

اور یہ مصیبت ڈینس کے نھب وغارت سے اور زیادہ ہوگئی - بادشاہ نے جسکالقب کاہل تھا اس بلا کے دفع کرنے کے واسطے غارت گرون کو روپیہ دینا منظور کیا اور سوا پادریون کے ہر فرقے کے لوگون پر جنکے پاس کسیقدر زمین تھی ٹیکس مقرر کیا اس ٹیکس کو ڈین گلڈ کہتے ہین - اس بیہودہ تدبیر کا یہ نتیجہ ہوا کہ دزدان دریا کے دل کے دل ٹڈی کے مانند انگلستان پر گرے - پہلے ہی ٹیکس سالانہ اوس ملک مین جاری ہوا - غرض شاہ اتھلرڈ کی مشکلین بڑہتی گئین اور اپنی بیوقوفی سے اوسنے یہ حرکت مجنونانہ کی کہ تمام قوم ڈینس کو قتل کرڈالا - یہ خونریزی ۱۴ - نومبر کو ۱۰۰۲ء مین سینٹ برائیس کے عرس کے دن واقع ہوئی - ڈینمارک کے بادشاہ سوین نے جو یہ حال پر ملال سنا کہ میری بہن گنہلڈ ابھی ماری گئی تو اوسکی آتش غضب افروختہ ہوئی اور مع فوج انگلستان پر چڑہ آیا اور کئی بار حملہ کیا اور اپنی بہن کے خون کا سخت انتقام لیا - سوین نے اکسفرڈ اور ونچسٹر کو مغلوب کرلیا اور اوسکے نام کا ڈھنڈورا باتھ مین پٹ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد لنڈن مین بھی اوسکی دوہائی ہوگئی - اتھلرڈ بھاگ کے جزیرہ وایٹ مین چھپا اور وہانسے اپنی دوسری بی بی ایما کے ملک نورمنڈی مین بھاگ گیا - تین ہفتہ بعد اس ماجرے کے سوین شہر گینسبرا واقع ضلع لنکن مین مرگیا اور اپنا فتح کیا ہوا ملک اپنی بیٹی کینیوٹ کو دے گیا - لیکن ہنگسن لوگون نے جمع ہوکر شاہ اتھلرڈ کو پھر بلایا اور اوسکی طرف سے ایسے لڑے کہ کینیوٹ نے ناچار انگلستان کو چھوڑ دیا اور جب وہان سے جانے لگا تو انتقام شدید لیا اور جو گ

یہ سچ ہی کہ اوسنے ڈینس کو اختیار دیا کہ جو قانون چاہین اپنے واسطے پسند کرلین مگر اوسنے اونکی قوت توڑ دی اسطرح سے کہ ریاست نورتھمبریا کو اپنے دو مصاحبون پر تقسیم کر دیا اور ویلس کی رعایا کو اختیار دیا کہ ہر سال خراج کے عوض تین سو سر بھیڑیون کے سرکار مین داخل کیا کرین اس تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ چار برس مین اوس ملک کے جنگل بھیڑیون سے خالی ہوگئے ۔ اسی بادشاہ کے حکم سے جتنے وزن اور پیمانے انگلستان مین مستعمل تھے اونکی ایک حدِ خاص مقرر ہوگئی ۔ اڈمرڈ نے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اوسکی بیاہتا بی بی الفلیڈا سے تھا اور اتھلرڈ دوسری بی بی الفرڈا سے تھا ۔

اڈگر کے بعد اوسکے بیٹون مین سلطنت پر جھگڑا ہوا اگر ڈنسٹن اسقف کے زور سے اڈورڈ ہی بادشاہ ہوا اور اسی بادشاہت نے اوسکی جان لی ۔ ہنوز اوسکی سلطنت کو چار برس بھی نہ گذرے تھے کہ ایک شخص نے اوسے کٹار ماری اوسوقت وہ گھوڑے پر سوار شربت پی رہا تھا اور قلعہ کورف واقع ضلع ڈورسیٹ مین تھا جہان اوسکی سوتیلی مان الفرڈا رہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ سلطنت میرے بیٹے کو ہو جائے ۔ بادشاہ کے اسطرح مارے جانے سے اوسکا لقب اڈورڈ شہید ہوگیا ۔

اڈورڈ کے مارے جانے سے اتھلرڈ کو سلطنت تو ملگئی لیکن رعایا کی خوشنودی نہ حاصل ہوئی ۔ قحط دوبارہ سے تمام ملک پر مصیبت مچا گئی

نہ رکھتا تھا - اسکے عہد مین ڈنسٹن اُسقف نے چاہا کہ اہل کلیسا کا سیاست ملک مین اختیار کلی ہو جائے مگر بادشاہ نے یہ امر گوارا نکیا لہذا ڈنسٹن اوسکا دشمن ہو گیا - الگوا شاہزادی کے باب مین بادشاہ اور اُسقف موصوف مین کچھ جھگڑا ہوا اور اُسقف شہر بدر کیا گیا - شاہزادی ایرلنڈ مین بھجوادی گئی تھی تاکہ اوس سے اور بادشاہ سے مفارقت ہو جائے جب وہ وہان سے پھری تو اُوڈو اُسقف کنٹربری نے بڑی بیرحمی سے اوسے قتل کر ڈالا - مرسیا اور نورتھمبریا کے لوگون نے بلوہ کیا اور بادشاہ کے بھائی اڈگر کو اپنا بادشاہ بنایا - اڈوی نے بمجبوری بلاد جنوبی ٹیمس پر قناعت کی اور تھوڑے عرصے کے بعد انتقال کیا بعضے کہتے ہین کہ ملک کے غم مین مرگیا -

اڈوی کے بعد اڈگر کو کونسل وٹن نے بادشاہ کیا - اس بادشاہ کو مصلح اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے وقت مین انگلستان کو دشمن بیرونی و اندرونی سے کچھ گزند نہین پہونچا - یہ بادشاہ تھا تو ذرا سا آدمی مگر دل کا بڑا قوی تھا - تمام انگلستان اور اوس سے متعلق جزیرے اوسکے مطیع تھے اور اوسکا معمول تھا کہ ہر سال ملک کا دورہ کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آٹھ شاہزادون نے اوسکی کشتی دریائے ڈی مین شہر چسٹر تک کھیئی - اس بادشاہ نے پادریون سے بڑے سلوک کیے خصوصاً ڈنسٹن سے بڑا احسان کیا کہ جب وہ مرسیا کا بادشاہ تھا جب ڈنسٹن کو اپنے ملک مین پھر بلا لیا تھا اب اوسے کنٹربری کا اسقف کر دیا - شاہ اڈگر کو لوگ یہ الزام دیتے ہین کہ اوسنے نورتھمبریا کے ڈینس لوگون سے رعایت کی

جلوس ۹۵۵ء

اِتھلسٹن کے بعد اِڈمنڈ اُڈورڈ کلان کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ نے اِلگوا سے شادی کی اور دو بیٹے چھوڑے ایک کا نام اُڈوی دوسرے کا نام اِڈگر تھا۔ پہلے تو اِڈگر کو بسبب خرد سالی کے سلطنت نہ ملی مگر پھر وہ بادشاہ ہوا اور ڈینس لوگون کو ان پانچ شہرون سے نکالدیا کہ مدت سے یہ اونکے قبضہ مین تھے۔ ڈربی۔ لیسٹر۔ نوٹنگھم اسٹمفرڈ۔ لنکن۔ جب اس بادشاہ کا کمال عروج ہوا تو ایک شخص لیوف نامے نے جسے چھ برس پیشتر اسنے چوری کی علت مین اپنے ملک سے نکلوا دیا تھا اسے ایک کٹار ماری کہ یہ مرگیا اوسوقت بادشاہ پکلچرچ واقع ضلع گلوسٹر مین تھا اور خاصہ کھاتا تھا۔

اِڈگر کے بعد کونسل وٹنگمو نے اِڈمنڈ کے بھائی اِڈرڈ کو بادشاہ کیا۔ یہ بادشاہ مرض شدید مین مبتلا تھا جسکے سبب سے اسکا دل وجسم دونو ضعیف ہوگئے تھے اور کاروبار سلطنت اسکے وزیر کرتے تھے جنمین ٹرکٹل اور ڈنسٹن بادشاہ کے بڑے منہ چڑھے تھے۔ ٹرکٹل پہلے تو صدر الصدور تھا بعد اوسکے خانقاہ کرائی لنڈ کا سردار ہوا اور ڈنسٹن خانقاہ گلسٹن بری کا سردار تھا۔ شاہ اِڈرڈ نے وِنچسٹر مین وفات کی۔

اِڈرڈ کے بعد اُڈوی ملقب بہ خوشرو تخت نشین ہوا۔ یہ بادشاہ بہت ہی ذلیل اور بری باتون کا عادی تھا اور اپنے مرتبہ شاہی کا کچھ لحاظ

جلوس شاہ اڈمنڈ ۹۴۱ء

جلوس شاہ اڈرڈ ۹۴۶ء

جلوس شاہ اڈوی ۹۵۵ء

وفات شاہ الفرڈ اعظم ۹۰۱ء

شاہ الفرڈ نے فیرنگڈن ضلع برک شیر مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

الفرڈ کے بعد اوسکا بیٹا ادورڈ ملقب بہ کلان تخت نشین ہوا۔ پہلے اسی بادشاہ نے شاہ انگلستان کا لقب اختیار کیا اگرچہ اسکے باپ الفرڈ اعظم نے وصیت نامہ مین اپنا نام الفرڈ شاہ اقوام مغربی سکسن لکھا تھا۔ ادورڈ کے چچازاد بھائی اتھلوالڈ نے بڑی کوشش کی کہ سلطنت چھین لے مگر شکست کھائی اور مارا گیا۔ مشہور ہے کہ اسی بادشاہ نے مدرسہ عالیہ کیمبرج قائم کیا تھا اگرچہ قریب تین سو برس پیشتر اوسی مقام پر سیبرٹ شاہ انگلستان مشرقی نے ایک مدرسہ مقرر کیا تھا۔ اس بادشاہ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیان چھوڑین۔

جلوس شاہ اتھلسٹن ۹۲۵ء

شاہ ادورڈ کا بیٹا اتھلسٹن کہ ولد حلال نہ تھا اوسکا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ اور ڈینمارک کے لوگون نے سازش کی وہ کھل گئی۔ اس بادشاہ نے کتب مقدسۂ سماویہ کا ترجمہ انگلوسکسن زبان مین کروایا اور ہر گرجے مین ایک نسخہ اوسکا رکھوادیا اور تجارت کی ترغیب دی اسطرح سے کہ جن سوداگرون نے تین سفر دریا مین اپنے جہازون پر کیے اونھین تھین کا خطاب عنایت کیا۔ اوسنے گلوسٹر مین انتقال کیا۔

اتھلسٹن

اسی بادشاہ نے مدرسۂ عالیۂ اکسفرڈ مقرر کیا اور ایک قانون جاری کیا کہ امرا اپنے لڑکون کو تعلیم دین اور ہر روز کے تین جزر قرار دیے ایک جزر وقت مین کاروبار سلطنت کرتا تھا ایک مین مطالعۂ کتب اور عبادت کرتا تھا اور ایک سونے اور کھانے اور تفریح کے لیے مخصوص رکھا تھا اور ان اوقات کی مقدار معلوم کرنے کے واسطے اوسنے کچھ شمعین ایجاد کی تھین کہ وہ بیس منٹ مین ایک انچ جلتی تھین —

لیکن ہم جانتے ہین کہ ایجاد و اجراے قوانین ملکی سے الفرڈ خطاب اعظم کا زیادہ تر مستحق ہوا — اوسنے ایک مجموعۂ قوانین تالیف کیا اور ساکسن خاص خاص احکام شاہ اتھلبرٹ اور اِنّا کے درج کیے اور یہ قوانین اوسنے ایسی سختی اور انصاف کے ساتھ جاری کیے کہ جرم کالعدم ہوگیا اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ اصولِ قانون جدید انگریزی اسی بادشاہ عاقل سے ماخوذ ہوئے ہین ان اصول مین بہتر اور عمدہ تر یہ قاعدہ ہے کہ مقدمات کی تحقیقات اور تفصیل جوری یعنی پنچایت کرتی ہے یہ قانون حقوق شخصی کا بڑا حافظ ہے —

الفرڈ نے تمام ملک کو ضلعون پر تقسیم کیا اور ہر ضلع مین چکلے مقرر کیے اور ہر چکلے کے دس دس حصے قرار دیے پس اس نظم و نسق کے سبب سے اوسکی حکومت تمام ملک پر خوب جمی رہی اور اوسکا رعب و خوف اسقدر غالب تھا کہ یہ مثل مشہور ہے کہ اگر الفرڈ کے وقت مین سونے کا زیور سڑک پر لٹکا دیتے تو کسی کو اوسکے چھونے تک کی جرات نہوتی —

اونھین کچہ ملک ساحل مشرقی پر عنایت کیا جو دریاے ٹیمس سے دریاے ٹویڈ تک تھا اور اوسے ڈِین لا یعنی ڈینز کا ملک کہتے تھے۔

ڈینس لوگ بسرداری ہیسٹنگس ۳۳۰ جہاز لیکر پھر ساحل کینٹ پر وارد ہوئے اور تین برس تک ملک جنوبی کو تاخت و تاراج کیا لیکن الفرڈ کی طباعی اور عقلمندی سے سب مشکلین حل ہوگئین اور پھر اوسی کی فتح ہوئی۔ باقی ماندہ عہد الفرڈ مین امن امان رہی۔ ڈینس کا دوسرا حملہ ۸۹۳ء

آخر عمر مین شاہ الفرڈ اون تدبیرون کے انجام دینے مین مشغول رہا جو اوسنے رفاہ خلائق کے واسطے جوانی کے عالم بلا و مصیبت مین کی تھین۔ چنانچہ اوسنے بڑے مستحکم قلعے دریا سے دور اور ساحل دریا پر بنوائے کہ وہان سے دشمن کا مقابلہ اچھی طرح ہوسکتا تھا اور فوج بندی کا ایک ضابطہ مقرر کیا اوسکے بموجب جو لوگ سپاہ گری کے قابل تھے اونکے تین فرقے کیے ایک فرقہ سپاہ کو شہرون مین حفاظت کے واسطے رکھا باقی رہے دو فرقے اونمین سے ہر ایک باری باری لڑائی اور کھیتی کے کام مین مصروف رہتا تھا۔ اس بادشاہ نے خود تحصیل علم کرکے اور تعلیم کے قاعدے مقرر کرکے علم کی ترغیب و ترقی کی اوسکی دربار مین بڑے معزز و ممتاز عالم جمع تھے اور خود اوسنے کئی کتابین تصنیف کین اونمین عمدہ کتابین یہ ہین۔

ترجمہ حکایات تھمان حکیم در زبان سکسن — تاریخ کلیساے سکسنی تصنیف پادری بیڈ صاحب

۔ جس جزیرے مین بادشاہ چھپا تھا اوسکا نام اتھلنی تھا اور وہ بہت مرطوب تھا اور دریاے پیرٹ اور ٹون کے درمیان مین واقع تھا۔ اس جزیرے مین بادشاہ کئی مہینے تک پڑا رہا اوسکے مصاحب کبھی کبھی اوسکے دیکھنے کو وہان جاتے تھے اور جنگ عظیم پہ آمادہ تھے اور خفیہ فوج جمع کر رہے تھے۔

جب الفرڈ نے سنا کہ ڈیون کے رئیس نے ڈینس کے لشکر پر شب خون مارا اور اونکے سپہ سالار آبا کو شکست دی تو اوسنے چاہا کہ یکبارگی دشمن پہ حملہ کرے۔ رباہیے کا بھیس بدلکر وہ ڈینس کے لشکر مین چلا گیا اور اس خوبصورتی سے رباب بجایا کہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کسینے اوسے نہ روکا اور وہ سیدھا گتھرم سپہ سالار کے خیمہ مین چلا گیا اور وہان کئی روز تک خوب دعوتین کھائین اس اثنا مین اوسنے دیکھا کہ ڈینس غافل ہین اور اونکے آپس کے مباحثہ مین جو تدبیرین اونھون نے کی تھین وہ بھی اوسنے سُن لین یہ سب دیکھ بھال کر چپکے سے وہان سے کھسک گیا اور سلوڈ کے جنگل مین اپنے دوستون کو طلب کیا اونھون نے بخوشی بادشاہ کا حکم قبول کیا۔ غرض سکسن اور ڈینس کی فوجون مین پائین کوہ اتھنڈون صنلع ورسمرسٹ مین مقابلہ ہوا اور الفرڈ نے فتح پائی اور فوج مخالف کا محاصرہ کرلیا اور ایسا لڑا کہ چودہ ہی دن مین گتھرم نے عاجز ہوکر بشرط چند الفرڈ کی اطاعت قبول کرلی۔ گتھرم اور اکثر لوگ اوسکے ہمراہیون مین سے دین مسیحی قبول کرنے پر اور اصطباغ پانے پر راضی ہوئے اور اسکے صلہ مین بادشاہ

جنگ کوا تھنڈون ۸۷۸ء

نے شکست کھائی اور دشمن سے مصالحہ کرلیا اونھون نے بادشاہ سے مبلغ خطیر لیکر وسیسکس کو تو چھوڑ دیا مگر مرسیا اور نورتھمبریا مین نہب وغارت اور قتل وقمع بڑی بیرحمی سے شروع کیا۔

ملک جنوبی دریاے ٹیمس کئی سال سے الفرڈ کے قبضہ مین تھا اس عرصے مین اوسنے بہت سے جنگی جہاز تیار کیے جو ڈینس کے مقابلہ مین بہت کام آئے۔ ایک زمانے تک الفرڈ کا اقبال یاور رہا لیکن اب ایک بلا اوسپر بھر نازل ہوئی۔ وہ بلا یہ تھی کہ ڈینس کا ایک سردار گتھرم نامے جو ضلع کلوسٹر مین مقیم تھا شب کے وقت چپن ہم پر چڑہ آیا چپن ہم بادشاہ کی سیر کا مقام تھا اور دریاے اون پر واقع تھا اور اوس زمانے مین بادشاہ وہین رہتا تھا جب الفرڈ نے دیکھا کہ دشمن آپہونچا ہے تو بھیس بدلکر بھاگا اور سمور کے گلہ مین چھپا اور اوسکے رفقا کو ڈینس کی فوج نے متفرق وپریشان کردیا۔ اس بادشاہ کے روپوش ہونیکا عجب قصہ لکھا ہے اور اس ماجرے کی تصویر بھی کھینچی ہے اور نظم بھی کیا ہے۔

وہ حکایت یہ ہے کہ جسکے گھر مین بادشاہ نے پناہ لی تھی وہ ایک غریب آدمی تھا اوسکی بی بی نے ایک دن بادشاہ سے کہا کہ تم ذرا روٹی دیکھتے رہو کہ جل نجائے بادشاہ ایسا متردد تھا کہ اوسے کچھ خبر نہ رہی اور روٹی جل گئی جب اوس عورت نے یہ دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور بعضے کہتے ہین مارا بھی اور کہنے لگی کہ روٹی اولٹ پلٹ کرنے مین تو یہ مجھولی اور کھانے کے وقت جالاک ہوجاؤگے

جلوس شاہ الفرڈ اعظم ۸۷۱ء

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مار ڈالا جو بسبب اس حادثہ کے بری سینٹ اڈمنڈس یعنی مزار اڈمنڈ ولی مشہور ہوگیا۔

اڈمنڈ کے بعد الفرڈ ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت صغیر السن تھا لیکن چونکہ اس زمانے مین خوف بہت تھا لہذا وسیکس کے امیرون نے سلطنت الفرڈ کو دیدی کہ وہ اوسکی حفاظت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔ بوقت جلوس شاہ الفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اوسکی شادی السوتھا سے ہوئی تھی جو مرسیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔ اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی مین مبتلا تھا جسکے سبب سے چوبیس برس مین اوسے کسی آن چین نہین ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتین اوٹھائی تھین۔ کہتے ہین کہ پہلے اس بادشاہ کو علم کا شوق اسکی مان اوسبرگا نے دلایا کہ اوسکے پاس ایک دیوان شعرا سکسن کا بہت عمدہ مطلا و مرصع تھا اور اوسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت راغب تھے پس اوسنے کہا کہ تم مین سے جو اسے پہلے پڑھے اوسیکا یہ مال ہے۔ یہ انعام الفرڈ نے پایا اور اوسیوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف و خطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر اونسے اور الفرڈ سے ولٹن واقع ولٹ شیر مین لڑائی ہوئی اور الفرڈ

مدفون ہوا۔

اتھلبالڈ نے اپنی سوتیلی مان جوڈتھ سے شادی کرلی لیکن وینچسٹر کے اسقف کے سمجھانے سے اوسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ پاس چلی گئی کہ وہ بادشاہ تھا اور اوسنے اوسے قید کیا مگر وہ بالڈون امیر فرانسیسی کے ساتھ قید خانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈون کو فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شاہزادی شاہ ولیم منصور کی زوجہ کے بزرگون مین سے تھی۔

شاہ اتھلبرٹ کا عہد فقط اسواسطے مشہور ہے کہ ڈینمارک کے لوگ جزیرہ تھنیٹ پر چڑھ آئے۔ اس عہد کا خاتمہ ۸۶۶ء مین ہوا۔

شاہ اتھلرڈ اول پر ڈینس لوگون نے بڑا یورش کیا اور بہت سی لڑائیان اوس سے لڑین انمین دو لڑائیان بڑی ہوئین ایک اسٹن مین اور ایک مرٹن مین۔ مرٹن کی لڑائی مین بادشاہ کو زخم کاری لگا۔ پہلے جس شخص کو انگلستان مین ارل یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شاہزادہ الفرڈ تھا کہ اوسکے بھائی شاہ اتھلرڈ نے یہ خطاب اوسے دیا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد مین انگلستان مین بڑا قحط پڑا اور بعد اوسکے وبا آئی جس سے انسان وحیوان دونون ہلاک ہوئے۔ ایڈمنڈ شاہزادہ انگلستان مغربی کو

سکسن لوگون سے قرابت رکھتے تھے اور اوسی قبیلہ اسکنڈنیویا سے تھے
مگر یہ سکسن لوگون سے بہت عداوت رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ وڈن اور تھور
کے دین سے منحرف ہوگئے ہین - پہلے یہ ڈینس لوگ شہر ٹین موتھ مین آئے
اور ایک مدت تک نہب وغارت مین مشغول رہے یہانتک کہ شاہ اگبرٹ نے
اونھین صوبہ کورنوال مین کوہ ھلینگسڈون پر شکست دی اور دوسرے
سال وہ خود مرگیا -

جنگ کوہ ھلینگسڈون ۸۳۵ء

اگبرٹ کا جانشین اوسکا بڑا بیٹا اتھلولف ہوا جو پیشتر راہب
تھا - اس بادشاہ کو پہلی بی بی اوسبرگا سے جو اوسکی ساتی اسلاک کی
بیٹی تھی چار بیٹے تھے یہ چارون شاہزادے باری باری بادشاہ ہوئے -
آخر عمر مین شاہ اتھلولف مع اپنے چھوٹے بیٹے الفرڈ کے بقصد زیارت روم کو
گیا اگرچہ الفرڈ پیشتر بھی وہان گیا تھا - اتھلولف کی دوسری زوجہ دختر
چارلس بالڈ شاہ فرانس تھی جب اس شاہزادی کی شادی ہوئی تو یہ بارہ برس
کی تھی - اتھلولف کے عہد مین پوپ نے رعایاے انگلستان پر اس غرض سے
ٹیکس جاری کیا کہ روم مین انگریزی مدرسہ قائم کرے اس ٹیکس کا نام پیٹرس پنس
ہے - اسی بادشاہ کے عہد مین یہ رسم بھی جاری ہوا کہ ہر شخص اپنے مال کا دسوان حصہ
پادریون کی نذر کرے اور ہر چارشنبہ اس بات کے لیے مخصوص کیا گیا کہ ڈینس
لوگون سے حفاظت کے لیے دعا کی جائے - اتھلولف نے اسٹنبرج
واقع ضلع اسکس مین انتقال کیا اور اسلنگ واقع سسکس مین

اڈمنڈ اول	(برادر)	سنہ ۹۴۱ ع
اڈرڈ	(برادر)	سنہ ۹۴۶ ع
اڈوی	(برادرزادہ)	سنہ ۹۵۵ ع
اڈگر	(برادر)	سنہ ۹۵۹ ع
اڈورڈ شہید	(پسر)	سنہ ۹۷۵ ع
اتھلرڈ دوم ملقب بہ کاہل	(برادر اخیافی)	سنہ ۹۷۸ ع

بادشاہ صدی یازدہم عیسوی

اڈمنڈ دوم ملقب بہ رویین تن — سنہ ۱۰۱۷ ع

شاہ اگبوٹ نے وینچسٹر مین تاج پہنا - یہ شہر اوس زمانے مین انگلستان کا پایۂ تخت تھا - اس بادشاہ نے ایسے ایسے مہم سر کیے جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شجاع و صابر و جری و مستقل مزاج تھا - اسے اگبوٹ (یعنی تیز چشم) اسواسطے کہتے تھے کہ اسکی نگاہ تیز تھی اور نیم وحشی قومون کا دستور ہے کہ اکثر صورت پر لقب رکھتے ہین - اس بادشاہ کے عہد مین ڈینمارک کے لوگون نے اہل انگلستان کی ایذا رسانی شروع کی - مثل قوم سکسن کے یہ لوگ جرمنی کے جنگلون سے آئے تھے اور شاہ چارلمین سے شکست کھاکر اوس ملک مین چلے گئے تھے جسے اب ڈینمارک کہتے ہین - اگرچہ یہ ڈینس لوگ

شاہ چارلمین نے ڈینس کو مار کر ڈنمارک مین نکالدیا تھا ۸۰۰ ع

باب دوم

عہد بادشاہان سکسن

از سنہ ۸۲۷ع تا سنہ ۱۰۱۷ع - ہمگی ۱۹۰ سال - ۱۵ بادشاہ

بادشاہان صدی نہم عیسوی

		سنہ جلوس
اگبرٹ		سنہ ۸۲۷ع
اتھلولف	(پسر)	سنہ ۸۳۶ع
اتھلبالڈ	(پسر)	سنہ ۸۵۷ع
اتھلبرٹ	(برادر)	سنہ ۸۶۰ع
اتھلرڈ اول	(برادر)	سنہ ۸۶۶ع
آلفرڈ	(برادر)	سنہ ۸۷۱ع

بادشاہان صدی دہم عیسوی

ادورڈ کلان	(پسر الفرڈ)	سنہ ۹۰۱ع
اتھلسٹن	(پسر)	سنہ ۹۲۵ع

ہفت ریاستہاے سکسن مین سے وسکس کی ریاست آخر تک باقی رہی۔
افا کی وفات کے بعد ایک شخص بیوٹرک نامے نے اوسکی سلطنت غصب کرلی
اور اوسکی بیٹی ایڈبرگا سے شادی کرکے اور شاہ مرسیا کے زور سے سلطنت
مغصوب پر قابض رہا۔ تھوڑی ہی مدت بعد اپنے باپ کے مرنے کے ایڈبرگا
نے اپنے شوہر کو زہر دیدیا اور خود فرانسیس کو بھاگ گئی مگر وہان سے بھی نکال دی گئی
اور بہت مفلس ہوگئی اور اٹلی کے کسی شہر مین بھیک مانگ کر مرگئی۔
اگبرٹ جو فی الحقیقت بادشاہ تھا چودہ برس تک شاہ چارلمین کی خدمتین
رہا اور جب اوسکا رقیب (بیوٹرک) مرگیا تو وہ انگلستان مین پھر آیا اور ریاست
وسکس پھر لے لی اور ڈیونن اور کورنوال کے لوگون کو شکست دی اور
برنولف غاصب ریاست مرسیا کو لڑائی مین قتل کیا اور اپنی ریاست مین
مرسیا کو بھی شامل کرلیا اور تھوڑے ہی زمانے مین تمام ملک جنوبی دریاے
ٹویڈ اپنی تحت حکومت کرلیا۔ اب جو سلطنت قائم ہوئی اوسکا نام انگلنڈ
یعنی انگلی کا ملک رکھا گیا اسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ جن تین قومون نے انگلستان پہ
حملہ کیا تھا اونمین قوم انگلی سب سے قوی تھی۔

نام سلطنت انگلنڈ سنہ ۸۲۵ء

دیر بنوایا جیسے یہ جزیرہ **جزیرۂ مقدس** کہلاتا ہے۔ فرقۂ **کلڈیز** یعنی موحدین کے عقائد و اعمال کلاً و قاطبۃً کلیسائے روم کے منافی و مخالف تھے لہذا **اگسٹائن** کے مقلد **کلڈیز** کے سدراہ ہوئے اور چاہا کہ تمام انگلستان کو امور مذہبی مین پوپ کا مطیع کردین۔ آخر الامر تابعین پوپ غالب آئے چنانچہ اکثر الفاظ متعلق بہ اعمال و عبادات دین مسیحی انگلستان مین راہبین روم نے رائج کیے جیسے لفظ **منسٹر** (دیر) کہ اصل رومی مین یہ لفظ **مونیسٹریم** تھا اور **کینڈل** (شمع) کہ اصل مین یہ لفظ **کینڈیلا** تھا اور **پریچ** (وعظ کرنا) کہ اصل مین یہ لفظ **پریڈکاری** تھا۔

آخر الامر یہ سات ریاستین گھٹ کر تین رہ گئین یعنی **نورتھمبریا** **مرسیا** اور **وسکس**۔ **نورتھمبریا** کو تھوڑے ہی عرصہ مین بادشاہ **مرسیا** نے مغلوب کر لیا۔ ان بادشاہون مین سے ایک بادشاہ **آفا** جسکا لقب مہیب تھا اس قابل ہے کہ کچھ حال اسکا لکھا جائے۔ اس بادشاہ نے باشندگان **ویلس** کو مغلوب کیا اور اونھین کے پہاڑون مین اونھین قید کیا اسطرح سے کہ ایک جانب ایک دیوار بنوادی اور اوسکے ادھر ایک خندق کھدوادی۔ (۳۱) دیوار اور خندق کو **آفاس ڈایک** کہتے ہین اور یہ دریائے **ڈی** سے خلیج **بریسٹل** تک ہے۔ اس بادشاہ نے بہت سا ملک **وسکس** بھی مغلوب کیا اور اگرچہ یہ بہت دیندار نہ تھا لیکن اسنے کلیسائے مسیحی سے بڑے سلوک کیے اور اسکے محلات اور سکون اور تمغون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچھ مہذب و شائستہ تھا۔

کیا گیا اور جسمے یہ شہر انگلستان کا دار الملّہ ہے۔ بعد چند مدت کے سیبرٹ شاہ اسیکس نے بھی دین مسیحی قبول کیا اور اوسنے اپالو دیبی کا مندر جو ویسٹ منسٹر مین تھا کھدواڈالا اور پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جسمین بڑا مقبرہ ہے اور ڈیانا دیبی کا مندر بھی کھدواڈالا اور اوسکی جگہہ پر ایک اور گرجا پولوس حواری کے نام کا تعمیر کیا۔ اس زمانہ مین اڈون بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا اور اوسکی سلطنت دریاے فورتھ سے ٹیمس تک برابر تھی۔ اس بادشاہ نے فورتھ کے جنوبی کنارے پر ایک شہر بنایا جو ابتک اوسیکے نام سے مشہور ہے اور اڈنبرا یعنی اڈون کی گڑھی کہلاتا ہے۔ بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روسا رقوم کو جمع کیا اور اونسے تبدیل مذہب کے وجوہ بیان کیے اوسکے سردارون نے اوسکا تتبع واقتدا کیا اور قدیم دیوتاؤن کی پرستش قطعاً ترک کردی اور اونکے بڑے مجسمہ کو کیفی نے کسر اصنام مین سبقت کی اور ایک بت کیطرف کہ معبد کفار مین نصب تھا برچھی کھینچ ماری۔

تینتیس ۳۳ برس قبل اگسٹائن کے انگلستان مین آنیکے ایک راہب کو لمبا نامے مع بارہ رفیقون کے اسکاٹ لنڈ مین وارد ہوا تھا اور جزیرہ ایونا مین ایک عیسائی مدرسہ قائم کیا تھا اوسکے تابعین کو کلڈیز یعنی خدا پرست کہتے تھے اونھون نے اکثر بلاد اسکاٹ لنڈ مین مدرسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہونچ گئے۔

اڈون شاہ نورتھمبریا کا جانشین اوسولڈ اسکاٹ لنڈ مین نکال دیا گیا تھا وہان سے وہ جزیرہ ایونا مین پہونچا اور وہان دین مسیحی سے مشرف ہوا اور جب وہان سے مراجعت کی تو جزیرہ لنڈسفارن مین ایک

حملہ آوران سکسن کا بڑا دشمن آرتھر شاہ سلیورس تھا۔ سلیورس ایک قوم تھی کہ جنوب ویلس مین رہتی تھی۔ اس بادشاہ نے بارہ لڑائیان فتح کین اور اسکے بڑے افسر ساٹھ شخص تھے جنکا خطاب سرداران راؤنڈ ٹیبل ہے۔ اسے اسکے بھتیجے موڈریڈ نے مار ڈالا اور گلاسٹن بری مین دفن کیا گیا وہان سے اسکا تابوت شاہ ہنری دوم کے عہد مین نکلا۔

تتمہ شاہ آرتھر سنہ ۵۴۲ع

ان ساتون ریاستون کے بادشاہ آپسمین لڑا کرتے تھے اور انکے ملکون کے حدود بدلتے رہتے تھے اور جو بادشاہ چند عرصے تک غالب رہتا تھا اوسے بریٹولڈا یعنی بادشاہ قوی کہتے تھے۔ ان لڑائیون مین لوگ مذہب عیسائی کو بھول گئے تھے لیکن اوسکی ترقی پھر شروع ہوئی اور پوپ گریگری نے چاہا کہ سکسن لوگون کو کلیسای روم کا تابع کرے پس اوسنے کچھ جوان جوان آدمی قوم انگلس سے خریدے اور اونھین پڑھا لکھا کر چاہا کہ اور ملکون مین ترویج دین مسیحی کے واسطے بھیجے مگر پھر وہ اس ارادے سے باز آیا اور اگسٹاین راہب کو مع چالیس راہبون کے انگلستان مین مذہب عیسائی تعلیم کرنے کے واسطے بھیجا۔ ان راہبون کے چال چلن مین جنھین پوپ گریگری نے بھیجا تھا اختلاف ہی مگر اتنا امر یقینی ہے کہ بفضل خدا سے اونکا حال اچھا ہوا اور دین مسیحی سکسن کے مذہب باطل پر رفتہ رفتہ غالب آیا۔ سلاطین انگلستان مین سے پہلے جس بادشاہ نے دین مسیحی قبول کیا وہ ایتھلبرٹ شاہ کینٹ تھا۔ اس بادشاہ کو اسکی بی بی برتھا نے کہ عیسائی تھی دین مسیحی کی ترغیب دی تھی اور اوسی زمانے مین بڑا گرجا مقام کنٹربری مین تعمیر

دور دوم سلاطین انگلستان سنہ ۵۹۷ع

۱— کینٹ — یہ ریاست ۴۵۷ء مین ہنگسٹ نے قائم کی تھی۔

۲— جنوبی سکسنی — اس ریاست مین ضلع سسکس اور سری داخل تھی اور اسی ایلا نے ۴۹۰ء مین قائم کیا تھا۔

۳— مغربی سکسنی یا وسکس — اس ریاست مین سوا کور نوال کے جتنے ضلعے سسکس کے مغرب اور دریاے ٹیمس کے جنوب مین واقع ہین وہ سب داخل تھے اور اسی سرڈک نے ۵۱۹ء مین قائم کیا تھا۔

۴— مشرقی سکسنی — اس ریاست مین ضلع اسکس اور مڈل سکس داخل تھے اور اسی اسرسنون نے ۵۲۷ء مین قائم کیا تھا۔

۵— نورتھمبریا — یہ ملک دریاے ھمبر کے شمال مین دریاے فورتھ تک تھا اور اسی ایڈا نے ۵۴۷ء مین قائم کیا تھا۔

۶— ایسٹ انگلیا — اس ریاست مین اضلاع نورفک وسفک — وکیمبرج — شامل تھے اور اسی افا نے ۵۷۵ء مین قائم کیا تھا۔

۷— مرسیا — اس ریاست مین اضلاع متوسط سورن کے شمال اور ھمبر کے جنوب واقع تھے اور اسے کریدا نے ۵۸۲ عیسوی مین قائم کیا تھا۔

محمد اورنگ

مشاق تھے اور کلھاڑی اور برچھی اور گرز یہ اونکے ہتھیار تھے اور اونکا بڑا دیوتا اُوڈِن تھا اور اونکا بہشت وِلھالا تھا - ان لٹیرون کی انگلستان مین بسنے کی حکایت محض روایت غیر معتبر ہے اگرچہ اوسمین بعض باتین سچ بھی ہین وہ قصہ یہ ہے کہ جُوٹس[1] کے دو سردارون کو جنکا نام ہِنگسِٹ اور ہُورسا تھا وُرٹِجرن نے اپنے فریق کی حفاظت کے واسطے نوکر رکھا اور یہ دونو سردار اِبسفلیٹ مین جو ضلع کینٹ مین تھنیٹ کے کنارے پر واقع تھا وارد ہوئے اور وُرٹِجرن کے دشمنون کو شکست دی بعد اوسکے وہ سردار خود وُرٹِجرن سے منحرف ہوگئے اور کینٹ پر اپنا قبضہ کرلیا اور اپنی قوم کے لوگون کو بلاکر اونپر غنیمت تقسیم کردی - ایک اور حکایت کہ اوسکی اصل بھی انگلستان سے ہے یہ ہے کہ وُرٹِجرن ہِنگسِٹ کی بیٹی رُوینا پر عاشق ہوا اس سبب سے اوسنے ضلع کینٹ جُوٹس لوگون کو دے ڈالا -

اس ماجرے کے بعد سو برس تک یہ کیفیت رہی کہ دریاے اِلب اور رھاین کے مابین کے ملکون سے گروہ کے گروہ لٹیرون کے انگلستان کے جنوبی اور مشرقی کنارون پر آیا کیے اور وہان کے لوگون کو مغرب اور شمال کیجانب نکالدیا اور جتنا ملک کہ پست تھا اوسپر قبضہ کرلیا - یہ لٹیرے تین قومون کے تھے جُوٹس انگلس - سکسنس -

پس سات ریاستین جنھین ہفت ریاستہاے سکسن کہتے ہین اسطرح سے قائم ہوئین -

---

[1] - یعنی باشندگان جٹلنڈ ۱۲ -

زمانۂ قوم سکسن در انگلستان

از سنہ ۴۱۰ ع تا سنہ ۱۰۶۶ ع ہمگی ۶۵۶ سال

باب اول

ہفت ریاستہای سکسن

از سنہ ۴۱۰ ع تا سنہ ۸۲۷ ع ۔ ہمگی ۴۱۷ سال

رومیون کے زمانے مین انگلستان کے لوگ محفوظ و مامون رہے لیکن جب اونکی حکومت جاتی رہی تو اونکا حال پھر سقیم ہوگیا ۔ پکٹ اور اسکاٹ لوگ انگلستان کی سرحد کی دیوارین توڑ کر اندر گھس آئے اور شمالی ملک تاخت و تاراج کیا اور ڈینمارک اور جرمنی کے دزدان دریا جنھین رومیون کے خبگی جہاز بھی نہ روک سکے تھے مشرقی اور شمالی ملک پر چڑھ آئے اور ہلکے ہلکے پیلون پر سوار دیہات و قصبات کو بیرحمی سے جلاتے ہوئے دریاؤن کو طے کر گئے اسپر طرہ یہ ہوا کہ اہل انگلستان مین آپسمین جھگڑا پڑا ہوا تھا اور متنازعین مین رومی فریق کا سردار آمبروشیس تھا اور انگریزی فریق کا سردار وُرٹیجرن تھا ۔ انگلستان کے چھوٹے چھوٹے صوبون نے بچہ کوشش کی کہ آپسمین اتفاق کرلین اور ایک شخص کو اپنا بادشاہ بناکر اوسکا نام بنڈ مرگن رکھا مگر اس عہدۂ شاہی پر ایسی لڑائیان ہوئین کہ اور بھی خرابی ہوئی ۔

وُرٹیجرن نے دزدندان دریا سے مدد مانگی کہ وہ اپنے تئین سلطان البحر کہتے تھے اور بڑے تندخو و دراز قد و کبود چشم و سرخ رنگ تھے اور اونکے بال لمبے لمبے زرد تھے اور لڑائی مین

چیسٹر۔ ونچسٹر۔ لیسٹر۔ ڈونکسٹر۔ ایک اور لفظ لاطینی کولونیا کی اصل لفظ لنکن اور کولچسٹر مین موجود ہے اور اگرچہ شہر باتھ کا رومی نام نہین باقی رہا تاہم یہ شہر رومیون کے زمانے مین حماموں کے واسطے مشہور تھا اور یہ امر مندرون اور پتھر کی تصویرون سے ثابت ہوا جو اس زمانے کی بنی ہوئی اب اس شہر (باتھ) مین نکلی ہین۔

تواریخ ضروریہ زمانۂ رومیان در انگلستان

ورود جولیس قیصر در انگلستان۔	سنہ ۵۵ قبل حضرت مسیح ع
مراجعت رومیان در انگلستان بعہد کلاڈیس قیصر۔	سنہ ۴۳ ع
وفات شاہزادی بوڈسیا۔	سنہ ۶۱ ع
ابتداے حکومت اگرکولا۔	سنہ ۷۸ ع
بناے دیوارہاے اگرکولا۔	سنہ ۸۹ ع
جنگ کوہ گرمپیس۔	سنہ ۸۴ ع
بناے دیوار ایڈرین۔	سنہ ۱۲۰ ع
بناے دیوار انٹونائین۔	سنہ ۱۳۸ ع
وفات سوورس در شہر یورک۔	سنہ ۲۱۱ ع
خودسری انگلستان۔	سنہ ۲۸۸ ع
عود سلطنت رومیان در انگلستان۔	سنہ ۳۰۰ ع
شہادت سینٹ البن۔	سنہ ۳۰۳ ع
رومیون نے انگلستان کو چھوڑ دیا۔	سنہ ۴۱۰ ع

کے معنی مقدس جزیرہ ہین یہان کے لوگون نے اہل ویلس سے رسم و راہ رکھی
اور اس جزیرے مین قدیم قبائل سلٹ رہتے تھے جنمین رسوم مذہب ڈرواڈ
بڑی مدت تک اپنی ہیئت اصلی پر جاری رہے

رومیون کی تعلیم سے اہل انگلستان نے زراعت و تجارت وغیرہ مین
ترقی کی اور سڑکون پر کنکر بچھائے اس سبب سے وہان کی آمد و رفت سہل ہوگئی -
ان سڑکون کو اسٹریٹا کہتے تھے جس سے انگریزی لفظ اسٹریٹ بمعنی سڑک
نکلا ہی - رومیون ہی نے وہان تجارت کی بنیاد ڈالی اور جو چیزین وہان پیدا ہوتی تھین
اونھین روم اور متعلقات روم مین لیجاکر بڑے نفع سے بیچتے تھے - جو چیزین اون ملکون
انگلستان سے روم وغیرہ مین تجارت کے واسطے جاتی تھین انمین عمدہ یہ چیزین تھین غلہ
پنیر - چونا - کھریا - صدف - موتی - انگلستان کے مواشی اور کتون اور
گھوڑون کی بھی بڑی قدر تھی اور سیسا اور لوہا بافراط وہان سے اور ملکون مین
جاتا تھا - تھوڑی ہی مدت بعد قیصر روم کے زمانہ کے ایک قسم کا سونے کا سکہ
انگلستان مین رائج ہوا اور کچھ سکے اوس زمانے کے ایسے نکلے ہین جنپر مواشی کی
شکلین مسکوک ہین اور وہ رومی روپیہ کے مشابہ ہین - چونکہ رومی لڑائی مین اکثر
مشغول رہتے تھے لہذا جو الفاظ اونکی زبان سے انگریزی زبان مین آئے تھے
اور ابتک مستعمل ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرے مین وہ لوگ مثل فوج کے
رہے اور اونھین غلبہ اور تسلط رہا چنانچہ جن شہرون مین وہ لوگ رہے وہ چھاونیان
تھین اور بہت مضبوط اور مستحکم تھین اور اونھین لاطینی زبان مین کیسٹرا یعنی
کمپو کہتے تھے - یہ لفظ ابتک باشکال مختلفہ ان شہرون کے نامون مین موجود ہے

انگلستان کی قدر و منزلت بڑہ گئی اور اوسنے دین مسیحی کے وعظ و تلقین مین لوگون کی بڑی تائید کی پس اس سے بڑہ کے کسی قوم کو کیا نعمت ملیگی جو اہل برٹن کو فاتحین روم سے ملی کہ اونکے عہد حکومت مین اونھون نے حضرت مسیح کو پہچانا اور اونکی صلیب مقدس پر ایمان لائے۔

آخر الامر گوتھ اور اور شمالی قومون نے ایسے شدید اور متواتر حملے کیے کہ رومیون نے اپنی فوج انگلستان سے برخواست کرکے ممالک متوسطہ روم کی حفاظت کے واسطے بھیجدی اور برٹن لوگونکو اپنے لشکر مین بھرتی کرکے گال و دیگر ممالک یورپ مین لڑنے کو بھیجا۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد اونوریس بادشاہ نے مصلحت جانکر اپنی سلطنت کے حدود گھٹا دیے اور اہل برٹن کو اپنی حکومت سے آزاد کردیا اور سب علامات سلطنت روم کے اوس ملک سے موقوف کردیے۔

اسکاٹ لینڈ اور آیرلینڈ کے اس زمانہ کا حال ہم خوب نہین بیان کرسکتے۔ رومیون کے بنائے ہوئے حمام اور قلعون کے آثار و علامات جو ابتک برگھیڈ اور آردخ مین ڈنبلین کے قریب اور اور مقامات پر باقی ہین اونسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ شمال کیجانب خلیج موری تک پہونچ گئے تھے لیکن دریاے فورتھ کے شمال کی سمت کے جنگل ایسے گھنے تھے کہ فوج وہان بقاعدہ نہ لڑسکتی تھی پس وہان کے وحشی لوگون نے افواج روم کو فتح دائمی نہ حاصل ہوئی۔ رومیون کے زمانہ کے آخر مین جزائر ارکنی اور شٹلینڈ اور اضلاع شمالی اسکنڈنیویا کے لوگون نے چھین لیے تھے چنانچہ انکی نسل سے لوگ ابتک وہان موجود ہین۔ آیرلنڈ

استیصال سلطنت روم از انگلستان سنہ ۴۱۰ع

کے کنارے کو اسکنڈ نیویا کے ڈاکوون سے بچائین اور وہ خود انگلستان کا
حاکم بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعوی سلاطین روم سے زبردستی
قبول کروالیا - برٹن لوگون مین سے ایک شخص اگلبرٹس نامے نے حاکم موصوف کو
شہر یورک مین کٹار سے مار ڈالا اور تخت سلطنت انگلستان پر قبضہ کرلیا لیکن
تین برس کے بعد وہ خود بھی کانسٹین شیس کلورس قیصر سے لڑائی مین
مارا گیا اور رومیون کی سلطنت انگلستان مین پھر قائم ہوگئی - اس قیصر نے
برٹن کی ایک شاہزادی ہیلینا نامے سے شادی کرلی اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطین اعظم کے نام سے مشہور ہوا
یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب شائستہ قومین غیر شائستہ قومون کو مغلوب کرلیتی ہین
تو جو فائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہین وہ اون نقصانون سے بمراب
بڑھ جاتے ہین جو اونھین اول مین ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رومیون
کی حکومت انگلستان مین رہی تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے صبح کاذب قبل طلوع
آفتاب - اول صدی عیسوی کے آخر مین مذہب عیسائی انگلستان مین رائج ہوا
بعضے کہتے ہین کہ پطرس یا پولوس حواری نے یہ دین وہان رائج کیا تھا
ڈیاکلیشین قیصر کے عہد مین برٹن لوگون نے صلیب مسیحی کے لیے
بڑی بڑی ظلم وستم سہے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ مین شہید ہوا وہ سینٹ البن
تھا اور جس شہر مین یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ہرٹ فرڈ شیر مین ہے
اور اوسکا نام انھین شہید کے نام پر سینٹ البن رکھا گیا ہے -
قسطنطین اعظم شہر یورک مین پیدا ہوا تھا اوسکی ولادت سے

کارنامہ قیصر کلورس ۲۹۶ء

تاریخ شہادت سینٹ البن ۳۰۳ء

ڈی پر ایک دریاے سوَرن پر اور ایک دریاے ٹیمس پر۔
۳۔ بریٹنیا سِکنڈا۔ اس صوبے مین ملک ویلس اور دریاے ٹیمس و ڈی کے مغرب کیطرف کا ملک داخل تھا۔
۴۔ مَیکسِما سِزَرکینسِس۔ اس صوبے کی حدّ جنوبی خلیج واش اور دریاے ڈی تھی اور حدّ شمالی اَڈرِیَن کی دیوار واقع دریاے ٹائین تھی۔
۵۔ والنشیا۔ اس صوبے مین وہ ملک داخل تھا جو اَڈرِیَن اور اَنٹونائین کی دیوارون کے درمیان مین واقع تھا۔
۶۔ وسپیشیانا یا کیلیڈونیا۔ اس صوبے مین تمام ملک شمالی دیوار انٹونائین داخل تھا۔

ان صوبون مین سے چار صوبے تو رومیون نے بالکل مغلوب کر لیے تھے اور پانچوین صوبے کو کچھ اگرکولا نے فتح کیا تھا کچھ آرلیکس نے اور کچھ تھیوڈوسیشس نے۔ یہ شخص والنٹینین قیصر کے عہد مین ہوا تھا اور اسنے پانچوین صوبے کا نام والنشیا اپنے بادشاہ کے نام پر رکھا تھا۔ چھٹی صوبے مین سے فوج روم گذر تو گئی تھی لیکن کبھی اوسے فتح نہین نصیب ہوئی۔

یہ اچھی طرح نہین معلوم کہ رومیون کے زمانے کے سالہاے آخری مین انگلستان کی کیا کیفیت تھی یہ معلوم ہے کہ بارہ برس تک اوسی جزیرے کے لوگ خود سری ڈیا کلیشین اور میکسمین بادشاہ نے کارائشیس کو اوس ملک کا رئیس مقرر کیا سیکسن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شخص نے بہت سے جہاز اکھٹا کر کے روانہ کیے کہ انگلستان

وہ لوگ بالکل وحشی تھے اور اونکے ہتھیار یہ تھے کہ ایک خنجر اور ایک بڑی سی تلوار کمر مین لوہے کی زنجیر مین لٹکی رہتی تھی اور ایک برچھی اوسکے ایک طرف ایک گھنٹہ لگا رہتا تھا اور حفاظت کے واسطے ایک بے ڈول چمڑے کی ڈھال اونکے پاس رہتی تھی - فوج روم کی شجاعت اور ہنرمندی اور خوش انتظامی سے ان وحشیون کا کچھ بس نہ چل سکا اور سیورس کیلیڈونیا کے جنگلون کو طے کر گیا اور سابق مین جو لوٹ مار اونھون نے کی تھی اوسکی سزا سخت اونھین دی اور اڈرین کی دیوار سے چند قدم کے فاصلے پر ایک مضبوط دیوار پتھر کی بنوائی کہ اوسکی حفاظت کو دس ہزار آدمی درکار تھے - ہنوز سیورس جنوب کی طرف نہ پھرنے پایا تھا کہ کیلیڈونیا کے لوگون نے پھر فساد کیا پھر وہ شمال کی جانب پھرا کہ ان مفسدون کو زیر کرے اور اس اثنا مین شہر یورک مر گیا جسے اوس زمانے مین ابورکم کہتے تھے - سیورس قیصر کی بیٹی کیرکلا نے جسقدر ملک کہ اوسکے باپ کی بنوائی ہوئی دیوار کے شمال کی جانب تھا وہ سب کیلیڈونیا کے لوگون کو دیدیا -

رومیون نے انگلستان کو چھ صوبون پر منقسم کیا تھا جنکے نام ذیل مین مرقوم ہین

۱ - بریٹینیا پرائیما - اس صوبے مین تمام بلاد جنوبی گلوسٹر ویلس داخل تھے -

۲ - فلیویا سزاریئنسس[1] - اس صوبے مین وسط کے ضلعے داخل تھے اور یہ ایک مربع مین واقع تھے جسکا ایک زاویہ خلیج وَاش پر تھا ایک دریا

[1] - یعنی اضلاع متوسطہ ۱۲ -

ہین واقع ہے - جب اگرکولا کے جہازران اپنے جہازون کو انگلستان کے کنارے کنارے لیگئے تو اونھین معلوم ہوا کہ یہ جزیرہ ہے +

بنا دیوار اگرکولا سنہ ۱۲۰ء

اس سردار جلیل الشان نے جنوبی صوبون کی حفاظت اور استحکام کے واسطے ایک دریا سے دوسرے دریا تک دو قطارین قلعون کی بنوائین ایک قطار دریاے ٹائین سے خلیج سولوی تک بنوائی اور ایک قطار دو برس کے بعد فرتہ اف فورتہ سے دریاے کلایڈ تک بنوائی - جب اڈرین سے شمالی فصیلین نہ سنبھل سکین تو اوسنے ایک اور دیوار بنوائی اور اوسکا نام ویلم اڈریانی اور پکس وال رکھا - یہ دیوار اگرکولا کی بنائی ہوئی قلعون کے پہلے قطار کے متصل بنی تھی - آنٹونائین قیصر کے عہد مین رومیون نے اپنی عملداری شمال انگلستان مین دور تک بڑہائی اوس زمانے مین اونکا سردار لولیس اربکس تھا اوسنے اگرکولا کی دوسری دیوار پھر بنوائی اور اوسکا نام ویلم انٹونائینی رکھا بعد اوسکے اس دیوار کا نام گریمس ڈایک ہوگیا - کئی مرتبہ عمال روم خود قیصر روم بن گئے چنانچہ سوریس قیصر کے عہد مین البانیس ناظم انگلستان اپنی فوج بادشاہ سے لڑنے کو گال مین لیگیا لیکن سوریس حریف پر غالب آیا اور حکومت انگلستان اپنے دو افسرون پر تقسیم کردی - تھوڑے عرصے کے بعد کیلیڈونیا[1] کے لوگون نے اوسپر حملے کرنے شروع کیے اور اونکی گوشمالی کے واسطے سوریس کو خود وہان جانا پڑا قیصر مذکور نے مع فوج کوچ کیا اور چاہا کہ دشمنون کو اونکے پہاڑون کی گڑہیون مین مارے -

بنا دیوار ویلم انٹونائینی سنہ ۱۳۰ء

[1] — اسکاٹ لینڈ کا قدیم نام ہے ۱۲ —

اوٹھائے کہ اوسنے اپنی رعایا کو لڑائی پر آمادہ کیا اور اونھین میدان جنگ مین لائی اور کیملوڈیونم اور لنڈن کو بالکل برباد کر دیا۔ شہر لنڈن اوس زمانے مین بھی سرسبز و آباد تھا اور یہان تجارت بہت ہوتی تھی۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کو سوٹونیس پالینس افسر رومی نے شکست دی اور اس صدمہ سے اوسنے اپنی تئین خود مار ڈالا۔

بربادی کیملوڈیونم و لنڈن سلطنت

ابتک تو انگلستان فقط برائے نام رومیون کا ملک کہلاتا تھا مگر اب جولیس اگریکولا نے جو ڈومشین قیصر کی طرف سے اوس ملک کا حاکم تھا اوسے فی الحقیقت روم کا صوبہ کر دیا۔ اس حاکم کی کارگذاریان اسکے داماد ٹاسیٹس مورخ کی کتابون مین مرقوم ہین۔ اسنے رومیون کا رعب و سطوت انگلستان کے لوگون پر غالب رکھا اور کسیطرح کا بلوے اور فساد نہونے دیا اور بہ نسبت اور حکام و عمال روم کی رعایا سے بلطف و نرمی پیش آیا اور اونھین اچھے اچھے ہنر سکھائے اسی حاکم کے وقت مین اکثر شرفا و رؤسائے انگلستان نے رومیون کا لباس اور زبان اور طرز معیشت اختیار کیا اور اسنے وہ کام کیا جو ابتک کسی سپہ سالار رومی نے نہ کیا تھا یعنی وہ کیلیڈونیا کے جنگلون مین گھس گیا جہان بالکل راہ نتھی اور ساحل خلیج مورے تک رومیون کی سلطنت قائم کر دی۔ اس مہم مین افسر مذکور کو بہت سے سخت دشمنون سے لڑنا پڑا اور کوہ گرمپیس براوس سے اور گیلگیکس سردار کیلیڈونیا سے لڑائی ہوئی قبل اسکے کہ سپہ سالار رومی اوس کوہ عظیم کو طے کرے۔ اس لڑائی کا مقام متیقن نہین ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ لڑائی شہر ارڈاک مین ہوئی تھی جو ضلع پرتھ شین

حکومت جولیس اگریکولا سنہ

جنگ کوہ گرمپیس سنہ

جب بادشاہ آچکا تو رومیون کی فوج دریائے مذکور کے پار اوتری اور ضلع اسکاٹس تک پہونچ گئی اور وہان ایک بستی بسائی اور اوسکا نام کیملوڈیونم رکھا اب اس بستی کا نام کولچسٹر اور مالڈن ہے - وسپیشین تیسرا لڑائیون سے زیادہ لڑا جب کہین اوسے ہیمپ شیئر اور جزیرہ وائیٹ کی قومون پر فتح نصیب ہوئی -

پلاشیس کی جگہہ پر اوسٹوریس اسکیپیو کا صوبہ دار انگلستان مقرر ہوا اور جو لوگ قوم برٹن سے رومیون کی سرحد مین رہتے تھے اون سب کے ہتھیار چھین لیے - اوسکی اس حرکت سے اوس ملک کے لوگ برہم ہوئے اور قوم سلیورس نے جو ویلس کے جنوب مین رہتی تھی بلوے مین پیش قدمی کی اور اونکا سردار کیرکٹکس نو برس برابر رومیون سے لڑا کیا آخرالامر رومی برٹنس کی گڑھیون مین گھس گئے اور کیرکٹکس کی فوج کو شکست دی - یہ افسر اپنی سوتیلی مان کارٹسمنڈوا پاس بھاگ گیا کہ وہ قوم برگنٹس کی شاہزادی تھی اوسنے اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور رومیون نے اوسے روم کی بازارون مین تشہیر کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا لیکن جب اوسے قیصر روم کے حضور مین لائے تو اوسنے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر کی کہ اوسکا گناہ معاف ہوگیا -

بوڈسیا بھی قوم برٹنس کی سردار تھی - یہ عورت نیرو قیصر کے زمانے مین قوم اسینی کی شاہزادی تھی - یہ قوم ضلع نورفک اور سفک مین رہتی تھی - اس شاہزادی نے رومیون سے ایسی ذلتین اور ضرر

دریاؤن کی آڑ مین خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لشکر کو ریلتا ہوا ٹیمس کے پار اوتر گیا اور فوج مخالف تک پہونچ گیا کہ اوسنے گھنے جنگلون اور فریب آمیز ترائیون مین مورچے باندھے تھے۔ تھوڑی دیر تک تو فوج برٹن کا افسر خوب لڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قومون کے سردار رومیون کا کمپو لے لینگے اور اونکے جہاز جلا دینگے لیکن جب اوسنے یہ سنا کہ یہ کوشش اونکی کارگر نہوئی تو قیصر سے مصالحہ کر لیا اور چند شخص یرغمال دیے اور کچھ خراج سالانہ مقرر کر دیا پس قیصر گال کو پھر گیا۔

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیون نے انگلستان پر دوبارا حملہ نہین کیا۔ اگسٹس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہوسکی۔ کیلیگیولا قیصر حماقت شعار اپنی فوج گال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہونچ گیا اور اپنی فوج والون کو برٹن کے پہاڑون کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خودون مین یہان کی سیپیان بھر لو تاکہ معلوم ہو کہ ہمنے سمندر کو فتح کر لیا اور یہ وہان کی غنیمت ہے۔ جب قیصر مذکور روم کو پھرا تو فتح کی خوشی مین جشن کیا۔

پلاشیس اور وسپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد سخت لڑائی کے برٹن پر کچھ دخل پایا۔ پلاشیس نے تمام اسباب ضروری لڑائی کا گال سے مہیا کر کے برٹن لوگون کو ٹیمس کے اوس پار بھگا دیا لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکا یہانتک کہ پادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا۔

رومیون کا دوسرا حملہ انگلستان پر ۵۳ء

جولیس قیصر روما کا پہلا حملہ انگلستان پر ۵۵ قبل مسیح

بھی تھی کہ وہان بیش بہا موتی بکثرت نکلتے تھے اور فلزات کے بڑے بڑے معدن تھے۔ پہلے قیصر نے چند گال کے سوداگرون کو جمع کیا لیکن اونھون نے کوئی کام کی بات نہ بتائی۔ تب اوسنے ایک افسر کو ایک جنگی جہاز لیکر انگلستان کے معائنہ کے واسطے بھیجا بعد اوسکے ۵۵ قبل مسیح اوسنے اسّی جہاز جنمین دو دستے بارہ ہزار آدمی کے تھے ہمراہ لیکر آب ناے ڈوور سے جسے لاطینی مین فرِٹم اوسِینی کہتے ہین عبور کیا اور جب انگلستان مین پہونچا تو دیکھا کہ کینٹ کے بلند اور سفید کنارون پر برٹن لوگون کے گروہ کے گروہ آمادۂ جنگ بیٹھے ہین اور قیصر کو جہاز سے اوترکے مقام کرنے مین بڑی مشکل پڑی لیکن دسوین دستہ کا نشان بردار آگے بڑھا اور رومیون کے قواعد کام آئے۔ چار دن کے بعد ایسا شدید طوفان آیا کہ قیصر کے جہاز پریشان ہوگئے لیکن اوسنے اپنے شکستہ جہازونکو پھر درست کرلیا اور بمصلحت وقت گال کو مراجعت کی اور اس آمد و رفت مین اوسے سترہ دن لگے۔

جب گرمی کی فصل پھر آئی تو قیصر پانچ دستے فوج کے لیکر جنمین تیس ہزار پیادے اور دس ہزار سوار تھے پھر انگلستان کو فتح کرنے گیا اور ضلع کینٹ مین دریا کے کنارے پر مقام کیا۔ اس اثنا مین انگلستان کی قومون نے اپنی فوجین جمع کرلی تھین اور اونکا سردار کیسیوکانس تھا جسکا ملک ٹیمس دریا پر واقع تھا۔ اس افسر نے داد مردانگی و ہنرمندی دی اور کچھ عرصے تک رومیون کی فوج کو آگے نہ بڑھنے دیا اور درختون اور

زمانۂ سلطنت رومیان[1] در انگلستان

از ۵۵ قبل مسیح تا سنہ ۴۱۰ ع - ہمگی ۴۶۵ سال

باب اوّل

تہذیب و شائستگی اہل انگلستان و شیوع مذہب عیسائی دران ملک

جب جُولیس قیصر روم گال کی قومون کو مغلوب کر چکا تو اوسنے چاہا کہ انگلستان کو بھی اپنے ممالک مفتوحہ مین داخل کرے - اوسنے ایکدستہ فوج کا بسرداری پبلیس کریسس جزائر وِنیٹِک کی حفاظت کے واسطے چھوڑا تھا یہ چند جزیرے ہین اور انمین سے بڑے جزیرے کا نام بیل ایل ہے - قیصر نے اس دستہ کے سپاہیون سے وہ راہ دریافت کی جو بڑی مدت سے اور بڑی ہوشیاری سے لوگون نے مخفی کر رکھی تھی اور اوس راہ سے گال کے سوداگر انگلستان کو جاتے تھے - علاوہ حرص ناموری کے قیصر کو انگلستان کے فتح کرنے مین یہ طمع

---

[1] - یہ خوب یاد رہے کہ انگریزی مین روم سے مراد روم جدید یعنی استنبول نہین لیتے بلکہ روم قدیم یعنی اطالیہ مراد لیتے ہین اسے عربی مین رُوما کہتے ہین اور یہان بھی سلطنت رومیان سے مقصود سلطنت روم قدیم یعنی اطالیہ ہے - اگلے زمانے مین یہ سلطنت بہت عظیم و وسیع تھی اور تمام ملک اطالیہ اور ایشیاے کوچک اور شام اور کردستان وغیرہ اسمین داخل تھا اور یہان کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور اس ملک کا پایۂ تخت روم دریاے ٹیبر پر واقع ہے اور یہان کا بادشاہ پُوپ ہے اسے رُومَن کیتھولِک یعنی نصاریٰ قدیم حضرت عیسیٰ کا خلیفہ جانتے ہین اور کسی زمانے مین پُوپ کو تمام یُورپ پر اختیار حاصل تھا اور وہان کی بادشاہ اسکے مطیع و منقاد تھے لیکن جب سے یہ دین مہذب یعنی مذہب پراٹسٹنٹ شائع ہوا جب سے پوپ کی قوت روز بروز زائل ہوتی گئی یہانتک کہ اب فقط وہ اپنے دولت خانے کے حاکم ہین تفصیل اس اجمال کی آگے چل کے معلوم ہو جائے گی - متعلقات اطالیہ مین رُوم - وِنس - جنوا - فلورنس - پیزا - ٹیورِن - یہ بہت مشہور شہر ہین - ۱۲ مترجم

بند کرکے جلا دیتے ہین اور اکثر ایسے آدمیون کی قربانی چڑہاتے ہین جنکی نسبت چوری یا اور کوئی جرم ثابت ہوتا ہی اسواسطے کہ انکے عقیدے مین یہ ہی کہ مجرمون کی قربانی انکے معبودون کی درگاہ مین زیادہ تر مقبول ہے اور اگر مجرم نہین ملتے تو بلا تکلف بیگناہون کو قربان کر ڈالتے ہین ۔ بعضے گمان کرتے ہین کہ ان پتھر کے مکانات مین جنکا ذکر سابق مین کیا گیا وہ لوگ آدمیون کو قربان کرتے تھے مگر اغلب یہ ہے کہ یہ عمارتین قربان گاہین نہ تھین بلکہ اونکے سردارون کے روضے تھے ۔

ڈرُوِڈس بلوط کے درختون کے نیچے رہا کرتے تھے اور وہین اپنا پوجا پاٹ کرتے تھے اور سال مین تین دن عید کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج بویا جاتا ہے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج پکتا ہے اور ایک اوسدن جبکہ غلہ کاٹا جاتا ہے علاوہ ان تین عیدون کے ہر سال اوس مہینے کی چھٹی تاریخ جو قریب دسوین ماہ مارچ کے شروع ہوتا تھا اونکے یہان نوروز ہوتا تھا اس عید مین یہ دستور تھا کہ اونکے ملاؤن مین سب سے بڑا ملا سونے کی چھری سے بلوط کے درخت پر کی بیل[1] کاٹ کاٹ کر نیچے پھینکتا تھا اور جب اوس مقدس بیل کی ٹہنیان گرنے لگتی تھین تو اور ملا اپنی سفید قباؤن کے دامن پھیلا کر اونھین لیلیتے تھے ۔ ان رسوم کی علامتین ابتک موجود ہین خصوصًا انگلستان کے جنوبی صوبون مین کہ وہان کے لوگ ابتک مئی کی عید مین خوشیان اور تماشے کرتے ہین اور جب اناج کاٹا جاتا ہے جب بھی ایک عید کرتے ہین اور وسط گرما کی عید مین شام کو آگ روشن کرتے ہین اور کرِسمس (یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو درختون پر سے بیلین[2] کاٹتے ہین ۔ فقط

---

[1] اس بیل کا نام مسل ٹو لکھا ہے ۱۲ ۔ [2] اس سے بھی وہی بیل مسل ٹو مراد ہے ۱۲ ۔

اور وہ ایک قسم کے اونی کپڑے پہنتے تھے کہ اونمین بہت سے رنگ ہوتے تھے اور سونے اور چاندی اور برنج کی زنجیرین پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر مین سونے اور چاندی کے زیور پہنتے تھے اور قیصر روم کہتا ہے کہ یہ لوگ روپیہ کے بدلے سونے اور چاندی وغیرہ کی انگوٹھیان اور زیور استعمال کرتے ہین اور اونکی برچھیان اور تیرون کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے ہوتے تھے اور ایسی نفاست و لطافت سے بنے ہوتے تھے کہ ہم لوگ باوجود ایسی ایسی عمدہ کلون کے اون وحشیون سے اس امر مین بڑھ نہین سکتے اور اونھون نے بڑی بڑی عمارتین پتھرون کو تلے اوپر رکھکر بنائی تھین چنانچہ ان بیڈھنگی عمارتون مین سے اِسٹُونْ ہِنْجْ ضلع ولٹ شِیَرْ مین اور اِسْٹَنْسْ جزائر اورکنی مین ابتک موجود ہین ان اگلے زمانے والون کی یادگار چیزون مین سے بس یہی چیزین رہ گئی ہین جو ہمنے بیان کین اور انھین سے اونکی کیفیت دریافت ہوسکتی ہے۔

قوم سِلٹ کا مذہب مذہب ڈُرُوِاڈ تھا اور انکے ملاّون کو ڈُرُوِاڈس کہتے تھے اور انکا بڑا معبد جزیرہ مُونا مین تھا جسے اب انگلسی کہتے ہین۔ یہ مُلاّ یعنی ڈُرُوِاڈس علاوہ ملاّگری کے کبت بھی کہتے تھے اور قانون بھی بناتے تھے اور لوگون کو تعلیم بھی کرتے تھے اور انمین اور عوام الناس مین مابہ الامتیاز یہ تھا کہ انکی قبائین لنبی ہوتی تھین اور داڑھیان بڑی ہوتی تھین اور انھین سب پر اختیار کلی تھا۔ یہ مُلاّ تناسخ ارواح کے قائل تھے اور لوگون کو ایک خدا کی عبادت تعلیم کرتے تھے لیکن سانپ اور چاند اور سورج اور درخت بلوط کو بھی بہت مانتے تھے اور انکی قربان گاہین مردون اور عورتون کے خون سے رنگین رہتی تھین چنانچہ قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ وحشی ہزارہا آدمیون کو بڑے بڑے جھانکڑون کے پنجرون مین

برٹن کا اگلے زمانے کا حال جولیس قیصر روم ٹاسیٹس مورخ جرمنی
ڈیوڈورس سکیولس اور اور مورخین رومی نے کچھ تھوڑا سا لکھا ہے
انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین اس ملک مین جنگل اور ترائیان
بہت تھین اور فقط چند قطعات زمین جو سمندر کے کنارے ملک گال کے قریب واقع تھے
مزروع تھے اور وسط ملک مین لوگ زراعت مطلق نہ کرتے تھے فقط دودہ اور گوشت پر
اوقات بسر کرتے تھے لیکن شمال کے رہنے والون کو یہ غذائین بھی نہ میسر آتی تھین
تو وہ بہ مجبوری جنگلی درختون کی جڑ اور پتے کھاتے تھے اور جانورون کی کھالین
پہنتے تھے مگر اونکے دست و پا برہنہ رہتے تھے اور ان اعضاے برہنہ کو وہ ایک
درخت کے رس مین جسے وڈ[1] کہتے ہین نیلا رنگتے تھے ۔ یہ لوگ بڑے بہادر
اور مضبوط اور جفاکش تھے اور فن جنگ بھی کچھ جانتے تھے چنانچہ جولیس قیصر روم
لکھتا ہے کہ یہ لوگ پیدل بھی لڑتے ہین گھوڑون پر بھی اور رتھون مین بھی اور
اب جو کچھ ٹکڑے ہتھیارون کے اوس زمانے کی لڑائی کے میدانون سے کھود کر نکالے گئے ہین
اونسے معلوم ہوتا ہے کہ جن گاڑیون پر وہ لوگ لڑتے تھے اونکی دھرون مین ہنسیان
باندہ دیتے تھے اور اگرچہ اون لوگون کے بہت سے قبیلے علیحدہ علیحدہ تھے
لیکن جب اونکے ملک پر کوئی بلا آنیوالی ہوتی تھی تو سب متفق ہوکر ایک شخص کو اپنا
سردار بنا لیتے تھے اور جب وہ متفق ہوجاتے تھے تو اونسے مقابلہ کرنا بہت دشوار
ہوجاتا تھا ۔ جو لوگ کہ برٹن کے جنوب مین رہتے تھے وہ بسبب اسکے کہ اونسے اور
فرانسیس کے لوگون سے راہ و رسم رہتا تھا بہ نسبت اور لوگون کے مہذب و شائستہ تھے

[1] اس سے مراد نیل ہے ۱۲

پس واضح ہو کہ قدیم باشندے جزائر برطانیہ کے سِلٹ لوگ تھے اور اب ان جزیرون مین دو قومون کے لوگ رہتے ہین کہ اونمین فرق بیّن ہی یعنی سِلٹ اور گوتھ - ان دونو قومون کی اصل ایک اور قوم عظیم ہے کہ وہ یافث بن نوحؑ کی نسل سے تھی - قوم سِلٹ کے لوگ ویلس کارنوال جزیرۂ مین بلاد کو[1] ہی اسکاٹ لینڈ اور بلاد جنوبی و شرقی ایرلینڈ ان مقامات مین رہتے ہین - ان سب ملکون کے لوگون کی زبان ایک ہے اگرچہ محاورات مین فرق ہی اور انکے اوضاع و اطوار اور لباس مین ابتک بہت سی باتین اگلے زمانہ کی موجود ہین - قوم گوتھ کے لوگ مقامات مذکورہ سے پست تر اور شاداب تر اضلاع مین رہتے ہین - قوم سِلٹ کے قریب ہی قریب بریتان لوگ ہین یہ لوگ صوبہ برتانگ کے رہنے والے ہین جسے اگلے زمانے مین ارمورکا کہتے تھے اور وہ فرانسیس کے انتہاے مغرب مین واقع تھا - کئی سے برس پیشتر سنہ مسیحی کے فنیقیہ کے جہازران افریقیہ اور اسپانیہ کے نوآباد[2] ملکون سے انگلستان مین آیا کرتے تھے اور اونکے آنے کی یہ وجہ تھی کہ اونھون نے سنا تھا کہ ان جزیرون مین ٹین کے بڑے بڑے معدن ہین چنانچہ ہیروڈوٹس مورخ یونانی جسنے قریب ساڑھے چار سے برس پیشتر حضرت مسیح کے تاریخ لکھی تھی چند جزائر کا ذکر کرتا ہے اور اونکا نام کیسی ٹریڈیز یعنی ٹین کے جزیرے لکھتا ہے بعضے یہ گمان کرتے ہین کہ یہ جزیرے جزائر سلی ہین مگر اوس زمانے مین یونانی ان جزیرون کا حال اور کچھ نہ جانتے تھے سوا اسکے کہ یہ موجود ہین

[1] - ان بلاد کو انگریزی مین ہائی لینڈس کہتے ہین ۱۲
[2] - ان نوآباد ملکون سے مراد افریقیہ مین کارتھیج اور اسپانیہ مین کیڈیز یعنی قادس ہی ۱۲

شاید اس قوم مین اور سیلٹس مین جو یورپ کے شمالی ملکون مین رہتے تھے کچھ مناسبت ہے۔ یہ لوگ (اسکوٹی) اوائل قرن مسیحی مین ایرلینڈ کے شمال سے برٹن مین آئے تھے لیکن کئی سے برس کے بعد اسکاٹ لینڈ انکے نام سے مشہور ہوا۔ جب رومیون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس ملک کے جنوب کے باشندے شمال کے لوگون کو کیول ڈیون یعنی جنگل کے رہنے والے کہتے تھے چنانچہ اسیوجہ سے رومیون نے اسکاٹ لینڈ کا نام کیلیڈونیا رکھا۔ لفظ انگلینڈ کی مشتق منہ مین کچھ شک نہین ہو سکتا کہ یہ لفظ انگل لینڈ کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگلی[1] سے مشتق ہے کہ یہ اقوام سیکسن مین سب سے بڑی قوم کا نام تھا۔ چھوٹا جزیرہ یعنی ایرلینڈ اگلے زمانے مین ایرنی کہلاتا تھا یہ نام سلٹک لفظ ایر سے نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہین۔ رومی لوگ اس جزیرے کو ہای برنیا اور انسیولا سیکرا بھی کہتے تھے لیکن اب اسکا نام ایرلینڈ اور ایرن مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا پتا ملسکتا ہے

یہ دونو جزیرے یعنی برطن اعظم اور ایرلینڈ۔ امریکاء برطنی اسٹریلیا۔ کیپ گالونی۔ ہندوستان اور اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ملک جو زمین کے ہر طبقے مین ہین ان سب کے مجموع کا نام سلطنت برطانیہ ہے۔ اس کتاب کی تالیف سے ہماری یہ غرض ہے کہ وہ سوانح و وقائع لکھین جو زمانہ قدیم سے ابتک گذرے ہین اور جنکا علم قطعی ہمین ہے اور جنکے سبب سے اتنے ملک کہ تمام روے زمین پر منتشر ہین ایک بادشاہ کے تحت حکومت ہو گئے۔

[1] یہ ایک قدیم قوم کا نام ہے جو جرمنی کے شمال مین رہتی تھی۔

ٹرائی[۵۱] کا رہنے والا تھا - بعضے کہتے ہین کہ گال لوگون نے اس جزیرہ کا نام آلبین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اسکے جنوب اور مشرق کے کنارے کھریا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہائی لینڈ کے لوگ اِسکاٹ لینڈ کو ابتک اسی نام سے پکارتے ہین لیکن اسکے املے مین گونہ فرق کردیا ہے اور آلبائن یا آلبین کہتے ہین - یہ لفظ (آلبین) سِلٹِک زبان کا ہے اور اسکے معنی سفید جزیرہ ہین اغلب ہے کہ لفظ آلبس اور الپ سے نکلا ہے - ملک ویلس کے رہنے والے ویلش کہلاتے ہین اسواسطے کہ سیلسن لوگون کا قاعدہ تھا کہ جن لوگون کو وہ نہ جانتے تھے اونھین ویلش کہتے تھے کیا عجب ہے کہ یہ لفظ ملچھ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جسکے اصلی معنی شخص اجنبی یا باشندۂ ملک غیر ہین - ویلس کو کمبر یا بھی کہتے تھے مگر یہان کے لوگ ہمیشہ سے اپنی تئین سمری کہتے ہین اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قدیم قوم سمبری سے علاقہ رکھتے ہین - اِسکاٹ لینڈ کا نام ایک قوم کے نام سے مشتق ہے جسے اِسکوٹی کہتے ہین -

---

۵۱ ٹرائی ایک بڑا شہر ایشیای کوچک مین تھا یہان کے بادشاہ پرآیم کے بیٹے پاریس پر اِسپارٹا کی شاہزادی ہیلن عاشق ہوئی اور اپنی معشوق یعنی پاریس کے ساتھ بھاگ گئی - اہل اِسپارٹا اپنی شاہزادی کے ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانے کو بڑی ہتک اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر ٹرائی پر چڑھائی کی دس برس تک لڑائی رہی آخر ۱۱۸۳ پیشتر حضرت مسیح کے اِسپارٹا والون نے اہل ٹرائی کو شکست دی اونمین سے ایک شاہزادہ اِنیس نامے اپنے بڈھے باپ آنچیزیز کو اپنی پیٹھ پر لادکر بھاگا اور یوروپ کے ملکون مین آوارہ و سرگردان رہا - اسکینیس اسی اِنیس کا بیٹا تھا - اس لڑائی کے حال مین ہومر شاعر یونانی نے جسے ابوالشعرا کہتے ہین ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اوسکا نام الیڈ ہے اور اوسکا ترجمہ انگریزی اشعار مین پوپ شاعر نے کیا ہے ۱۲ - مترجم

۵۲ - یہ فرانسیس کا قدیم نام ہے ۱۲

وقائع نگار انگلستان

مقدمہ

واضح ہو کہ جزائر برطانیہ اقلیم یورپ کے شمال و مغرب مین واقع ہین۔ ان جزیرون مین سب سے بڑا جزیرہ جسے برطن اعظم کہتے ہین بڑا اعظم یورپ کے قریب واقع ہی اور چھوٹا جزیرہ جسکا نام ایرلینڈ ہی اوس سے ہٹکر مغرب کیطرف بحر اوقیانوس مین واقع ہی۔ برطن اعظم کو اگلے زمانہ کے لوگ البین اور بریٹنیا یعنی برطانیہ کہتے تھے۔ اس جزیرے مین تین ملک ہین۔ انگلینڈ۔ ویلس۔ اسکاٹ لینڈ۔ برٹن۔ البین۔ ویلس۔ اور اسکاٹ لینڈ ان نامون کی اصل بخوبی معلوم نہین ہی۔ بعضون نے یہ گمان کیا ہی کہ لفظ برٹن۔ برٹس کے نام سے نکلا ہے اور برٹس۔ اسکینیس کا بیٹا اور شہر

نئی تاریخ ہے اور اسکے حالات ایسے عجیب وغریب ہین کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ اور خاص کرکے امیدواران امتحان کلکتہ یونیورسٹی اور طالبعلمان مدارس انگلو ورنیکیولر کے واسطے تو یہ تاریخ نعمت عظمیٰ ہے کہ اسکے سبب سے اصل تاریخ انگریزی کہ داخل کورس ہے پانی ہو جائے گی اور حالات کے یاد کرنے مین بالکل دقت نہ پڑے گی۔ اِس کتاب کے ترجمہ مین صحت محاورہ اور سلاست عبارت کا زیادہ لحاظ کیا گیا ہے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لہذا اسے تالیف کہنا چاہیے ترجمہ نہ سمجھنا چاہیے۔ مترجم چاہتا تھا کہ ایسا ترجمہ کرے کہ یہ مطلق نہ محسوس ہو کہ یہ ترجمہ ہے مگر انگریزی نامون سے اور بعض اصطلاحات مخصوصہ سے ناچار ہو گیا کہ اون مین کچھ تغیر و تبدّل نہ کر سکا۔ ادائے مضامین مین حتی الامکان نہایت احتیاط اور کمال تدبر و تحقیق کی گئی ہے اور صحّت محاورہ اور توضیح مطلب اور سلاست و متانت عبارت کا زیادہ تر لحاظ کیا گیا ہے طول و قصر کلام کا چندان لحاظ نہین کیا گیا۔ ظاہر اکہین غلطی اور تسامح کا احتمال نہین ہے لیکن اگر بمقتضاے بشریت غلطی ہو گئی ہو تو مولّف امیدوار عفو اور مترقّب اصلاح ہے وَالْعَفْوُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِيْ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْغُرِّ الْمَيَامِيْنِ وَصَحْبِهِ الْهُدَاةِ الرَّاشِدِيْنَ +

کہ از ابتداے خلقت عالم تا ایندم کسی پادشاہ اور کسی حاکم کے
وقت مین علم کو یہ رونق اور یہ فروغ نہین ہوا جواب ہے یہی وجہ
ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قوم کو ایسا سرفراز و ممتاز کیا ہے کہ اب انسی
سب کی آنکھہ نیچی ہے اور سبکی جان نکلتی ہے چاہین کوئی صاحب بھلا
مانین چاہین بُرا مانین راقم بلا تقیہ عرض کرتا ہے کہ الحمد للہ علیٰ عظیم احسانہ
کہ خدا نے ایسی قوم کو ہمپر حاکم کیا جسے اپنے نفع سے ہمارے فائدے
کا زیادہ خیال ہے جسکے عہد معدلت مہد مین شیر اور بکری ایک گھاٹ
پانی پیتے ہین جسکی عدالت مین امیر و فقیر حاکم و محکوم شاہ و گدا بوقت
انصاف برابر کھڑے ہوتے ہین اور جسکی بدولت دولت علم ایسی ارزان
و فراوان ہے کہ ہر غریب و فقیر کہ و مہ کو میسر ہے اب بھی اگر اس نعمت کی
دولت کو ہم اپنے ہاتھہ سے گنوا دین اور اسسے متمتّع نہون تو یہ ہماری
شومی طالع ہی — غرض آمدم برسر مطلب - یہ بات بمظاہر ہے کہ ہم
ہندوستانیون کو حکّام وقت کے حالات سے واقف ہونا اور اونکی
عادات و اطوار و اخلاق و طرز معاشرت و عنوان سیاست جاننا اور
اونکے ملک کی تاریخ اور تغیّرات قومی اور انقلابات ملکی سے ماہر ہونا
بہت ضرور ہے اور اب تک جو ناظرین نے تاریخین ملاحظہ فرمائی
ہین وہ ایشیا کی تاریخین ہین غالب ہے یورپ کی اور خاص کرکے
انگلستان کی تاریخ نظر اقدس سے نہ گذری ہو خدا سے امید ہے کہ
اس کتاب سے بہت لطف اوٹھائین گے اسواسطے کہ یہ ایک بالکل

وہ اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہے مگر یہی لوگ ایسے ہین کہ کوئی قوم
اور کوئی فرقہ انسے آنکھ نہین ملا سکتا مقابلہ اور ہمسری کرنا تو درکنار
جب یہ خیال آتا ہے تو کیا عقل حیران ہوتی ہے کہ آخر یہ اوج و رفعت
اور حشمت و شوکت جو اس قوم کو حاصل ہو گئی اسکا کیا سبب ہی
کیا یہ لوگ دائرہ بشریت سے خارج ہین یا انکے قوای نفسانی و جسمانی
جمیع افراد انسان سے زیادہ ہین مگر پھر عقل یہ کہتی ہے کہ یہ کچھ نہین
ہے یہ بھی بشر ہین انکی کامیابی اور سرسبزی کا سبب فقط یہ ہے کہ
انہین خدا نے عقل دی ہے اور یہ اوسے کام مین لاتے ہین ہماری
طرح عقل کو ضائع و برباد نہین کرتے اِن لوگون کی ہمت عالی شب و روز
اسی مین مصروف رہتی ہے کہ کوئی ایسی بات کیجیے جس سے ہماری قوم
اور ہمارے ملک کا بھلا ہو ہمین کچھ نہ ملا نہین سہی بخلاف ہم لوگون کے
کہ منافع شخصی کو منافع قومی پر مقدم جانتے ہین ہر شخص کو اپنے فائدہ
سے غرض ہے تمام ملک کی نفع رسانی اور بہبودی کی فکر نہین مگر
آفرین صد آفرین دانایان فرنگ کو کہ نہین محض اپنی قوم کی نفع اور
بہبودی کا خیال نہین اور قومون کی بہتری کا اپنی بہتری سے زیادہ
خیال ہے آپ دیکھین ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ سرکار لاکھا روپیہ
ہم لوگون کی تعلیم مین صرف کر رہی ہے بھلا ہمسے سرکار کو کیا نفع ہے
سچ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایسے مقام پر ہوتے تو خدا جانے یہ لاکھا روپیہ
کدھر اوڑا دیتے رعایا کی تعلیم کیا چیز ہے تاریخ اِس بات پر شاہد ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

پاک جانتا ہون مین تجھے ای خدا کہ تو مالک ہی تمام دنیا کا تو دیتا ہی ملک جسے چاہتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

اور تو لے لیتا ہی ملک جسسے چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جسہی چاہتا ہی اور تو ذلیل کرتا ہی جسہی چاہتا ہے

بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بیچ ہاتھہ تیرے کے ہی نیکی بتحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے فقط

فی الحقیقت تاریخ انگلستان کے دیکھنے سے عجب کارخانے قدرت خدا کے نظر آتے ہین کہ بشر کی عقل نہین کام کرتی یہی انگریز جو بالفعل ثلث دنیا پر قابض ہین اور صدہا منزل سے اتنے بڑے سمندر کو طے کرکے ہم پر آکے حکومت کرتے ہین یہی لوگ کئی سے برس پیشتر جیسے تھے

	صفحہ
زمانۂ پادشاہانِ اسٹوارٹ	۴۰۹
باب اوّل - جیمس اوّل	۴۱۰
" دوم - چارلس اوّل	۴۲۲
" سوم - سلطنت جمہوری	۴۴۷
" چہارم - چارلس دوم	۴۶۱
" پنجم - جیمس دوم	۴۸۶
" ششم - ولیم سوم و میری دوم	۵۰۳
" ہفتم - ملکۂ این	۵۱۴
" ہشتم - طرز معاشرت اہل انگلستان در زمانۂ خاندان اسٹوارٹ	۵۲۷
مشاہیر اہل تصنیف	۵۴۲
تاریخات سوانح عظیمہ	۵۴۸
شجرۂ نسب	"
زمانۂ پادشاہانِ گولف یا بورنزوک	۵۵۱
باب اوّل - جارج اوّل	۵۵۲
مشاہیر اہل تصنیف	۵۶۷
" دوم - جارج دوم	۵۶۸
مشاہیر اہل تصنیف	۵۹۶

	صفحہ
باب سوم - جارج	۵۹۸
" چہارم - بقیہ حالات عہد جارج سوم	۶۱۴
مشاہیر اہل تصنیف	۶۴۵
" پنجم - جارج چہارم	۶۵۰
مشاہیر اہل تصنیف	۶۵۹
" ششم - ولیم چہارم	۶۶۱
مشاہیر اہل تصنیف	۶۶۹
" ہفتم - ملکۂ معظمہ وکٹوریا خلد اللہ ملکہا	۶۷۰
مشاہیر اہل تصنیف	۷۰۶
" ہشتم - آئین سلطنت و عنوان حکومت انگلستان	۷۱۱
تاریخات سوانح عظیمہ	۷۲۰
شجرۂ نسب	"
خاتمہ	
ممالک نو آباد و متعلقات و مضافات سلطنت برطانیہ	۷۲۶

تمت

	صفحہ
؍؍نہم- حالات اسکاٹ لنڈ	صفحہ
وایرلنڈ درزمانہ ہفت	۲۰۵
پادشاہان پلین ٹیجنٹ	؍؍
؍؍دہم- طرز معاشرت اہل انگلستان	۲۱۷
درعہد پادشاہان پلین ٹیجنٹ	
مشاہیر اہل تصنیف	۲۲۴
تاریخات سوانح عظیمہ	۲۲۶
شجرۂ نسب	؍؍
زمانہ پادشاہانِ خاندان لینکسٹر	۲۲۹
باب اوّل- هنري چہارم	؍؍
؍؍ دوم- هنري پنجم	۲۳۷
؍؍ سوم- هنري ششم	۲۴۵
زمانہ پادشاہانِ خاندان یورک	۲۵۸
باب اوّل اڈورڈ چہارم	۲۵۹
؍؍ دوم- اڈورڈ پنجم	۲۶۸
؍؍ سوم- رچرڈ سوم	۲۷۰
؍؍ چہارم- طرز معاشرت	
اہل انگلستان درزمانہ	

	صفحہ
پادشاہان خاندان	
لینکسٹر و یورک	۲۷۵
مشاہیر اہل تصنیف	۲۸۰
تاریخات سوانح عظیمہ	۲۸۱
شجرۂ نسب	؍؍
زمانہ پادشاہان ٹیوڈر	۲۸۵
باب اوّل- هنري هفتم	۲۸۶
؍؍ دوم- هنري هشتم	۳۰۷
؍؍ سوم- اڈورڈ ششم	۳۳۴
؍؍ چہارم- ملکہ میري اولے	۳۴۳
؍؍ پنجم ملکہ الزبتہ	۳۵۲
؍؍ششم- حالات اسکاٹ لنڈ	۳۷۰
وایرلنڈ درزمانہ پادشاہان ٹیوڈر	۳۸۴
؍؍ هفتم- طرز معاشرت اہل انگلستان درزمانہ پادشاہان ٹیوڈر	۳۸۷
مشاہیر اہل تصنیف	۴۰۰
تاریخات سوانح عظیمہ	۴۰۶
شجرۂ نسب	؍؍



تفصیلِ مضامینِ تاریخِ نگارِ انگلستان

زمانۂ رومیان

	صفحہ
باب اوّل سلطنت رومیان در انگلستان	۱۲
تاریخات سوانحِ عظیمہ	۲۳
باب اوّل ہفت ریاستہائے سیکسن	۲۴
״ دوم- اوّل پادشاہانِ سیکسن	۳۱
״ سوم- زمانۂ سلطنتِ پادشاہانِ ڈینیمارک	۴۷
״ چہارم- عود سلطنتِ پادشاہانِ سیکسن	۵۲
״ پنجم- حالات اسکاٹلنڈ و ایرلنڈ در زمانۂ پادشاہانِ سیکسن	۵۱
״ ششم- طرز معاشرتِ قومِ انگلو سیکسن	۶۲
مشاہیر اہل تصنیف	۷۳
تاریخات سوانح عظیمہ	۷۵
شجرۂ نسبِ سلاطین سیکسن	״
زمانۂ پادشاہانِ نورمن	۷۶
باب اوّل ولیم اوّل ملقب بہ منصور	״
״ دوم- ولیم دوم	۸۷

	صفحہ
باب سوم- شاہ ہنری اول	۹۴
״ چہارم- اسٹیون	۱۰۳
״ پنجم- طرز معاشرتِ قومِ نورمن	۱۱۴
مشاہیر اہل تصنیف	۱۲۷
تاریخاتِ سوانحِ عظیمہ	۱۲۸
شجرۂ نسب	״
زمانۂ سلاطینِ پلینٹیجنٹ	۱۲۹
باب اوّل ہنری دوم	۱۳۰
״ دوم- رچارڈ اوّل	۱۴۱
״ سوم- جان	۱۵۰
״ چہارم- ہنری سوم	۱۵۹
״ پنجم- ادورڈ اوّل	۱۷۰
״ ششم- ادورڈ دوم	۱۸۰
״ ہفتم- ادورڈ سوم	۱۸۵
״ ہشتم- رچارڈ دوم	۱۹۸

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا

مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

تاریخ دولت جلیلۂ برطانیہ وایالت رفیعۂ انگلشیہ

مُلَقَّب بہ

وقائع نگار انگلستان

سررشتۂ تعلیم اودہ مین کالیں صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہوکر

سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

Wahaya Niyaz Eslahlane

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا

مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

تاریخ دولت جلیلۂ برطانیہ وایالت رفیعۂ انگلشیہ

مُلَقَّب بہ

وقائع نگار انگلستان

سررشتۂ تعلیم اودہ مین کالین صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہوکر

سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

Waqā'ĕ-nigār-ĕ-Inglistān.





